اسمین لوگ سب اطراف وجوانب اور دیہات اور دیرون سے اور قائم ہوتی ہی اسکے نزدیک ایک بازار کہ ظاہر کیے جاتے ہین اسمین
اچھے کپڑے اور رخت دیباج کے اور سونا چاندی اور ٹھہرتے ہین لوگ اسکے نزدیک تین یا سات دن پھر متفرق ہوجاتے ہین اور تحقیق
نزدیک آیا ہی وہ وقت ہونے بازار کا پس اگر بھیجو تم اسکی طرف ایک لشکر کو جسمین عرب کے لوگ ہون کہ جا پڑین اس بازار پر در انحالیکہ
وہان کے لوگ بیخوف اور مطمئن ہونگے پس لیوینگے مسلمان سب مال جو بازار مین ہوگا اور مار ڈالینگے مردون کو اور پکڑ لینگے عورتون کو
اور انکی اولاد کو اور ہوگا یہ معاملہ باعث شکستگی مشرکین اور حاصل ہونے مال غنیمت کا مسلمین کے واسطے پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رض
نے یہ حال بہت خوش ہوے باامید اسکے کہ واقع ہووہ بات جو معاہدی نے ظاہر کی ہی اور پوچھا اس سے کہ ہمارے اور دیر کے بیچ مین
کسقدر مسافت ہی اسنے کہا کہ دس فرسنگ ایک دن کی راہ ہی واسطے جلد چلنے والے کے پھر پوچھا کتنے دن باقی ہین بازار کے جمع ہونے
کو اسنے کہا کہ تھوڑے دن ہین پھر پوچھا کہ آیا کوئی حامی بھی انکا رومیون سے ہی اسنے کہا کہ نہین مشہور ہوا ہی یہ معاملہ بازار وغیرہ کا
بادشاہ کے شہرون مین اسواسطے کہ ہرقل بادشاہ کی ہیبت انکے نزدیک بہت ہی پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال
پوچھا کہ آیا قریب دیر کے کوئی شہر شام کا ہی اسنے کہا ہان ای سردار قریب بازار قوم کے ایک شہر ہی جسکا نام طرابلس ہی اور وہ
شہر فرضہ ہی ملک شام کا اور اسی کی طرف کشتیان ہر جگہ سے آتی ہین اور اس شہر مین ایک بطریق بڑا متکبر رہتا ہی کہ دے دی ہی بادشاہ
بطور جاگیر کے وہ زمین اسکے حصہ مین بسبب مغرور ہونے اسکے اور وہ نہین آتا ہی بازار مین اور مین نہین اقرار کر سکتا ہون تمسے اس بات کا
کہ کوئی رومی اس بازار کا حامی ہی مگر یہ کہ اب حامی ہوجاوے بسبب خائف ہونے انکے تمسے اور اگر روانہ ہو دین ادنی مسلمان بجانب
دیر اور بازار کے ہر آئینہ امید رکھتا ہون مین فتح اور حصول مال غنیمت کی اگر چاہا اللہ تعالے نے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے مسلمانون سے کہ ای لوگو کون شخص تم مین سے ہبہ کریگا اپنی جان کو واسطے اللہ تعالے کے اور روانہ ہوگا اس لشکر کے ساتھ
جسکو مین اس بازار کی طرف بھیجونگا پس شاید اللہ تعالے مدد کرے اسکی اور ہووے یہ امر فتح واسطے مسلمانون کے راوی نے بیان
کیا ہی کہ سکوت کیا مسلمانون نے اور نہین جواب دیا انکو کسی نے پس دوبارہ پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور نہین ارادہ کیا
ابو عبیدہ رض بن الجراح نے اپنے کلام سے مگر خالد رض بن الولید کو اور براہ شرم انکو خاص مخاطب نہین کیا پس خاموش رہے خالد بن الولید اور
کچھ کلام نہین کیا پس اٹھ کھڑے ہوے سامنے ابو عبیدہ رض بن الجراح کے درمیان لوگون سے ایک شخص جوان سبزہ آغاز اور یہ تھے جوان
عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما اور تھین والدہ انکی اسماء رض بنت عمیس الخثعمیہ اور باپ انکے جعفر طیار رضی اللہ عنہ جو غزوہ موتہ مین
شہید ہوے اور ہاتھ انکے کاٹ ڈالے گئے تھے اور چھوڑا تھا انھون نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو کم سن پس نکاح کیا حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے ساتھ اسماء بنت عمیس کے اور کفالت اور پرورش کی حضرت صدیق رض نے عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کی پس جب زیادہ
ہوا سن عبد اللہ بن جعفر طیار کا کہتے تھے وہ اپنی مان سے کہ ای مان ہمارے باپ نے کیا کام کیا پس کہتی تھین وہ کہ ای بیٹے انکو رومیون نے
شہید کیا پس کہتے تھے عبد اللہ رض کہ اگر مین جیتا رہا تو بدلا اپنے باپ کا لونگا پس جب وفات پائی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اور خلیفہ ہوے
حضرت عمر رض آئے عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما جانب شام کے اس لشکر مین جسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ

ابن انیس الجہنی کے ساتھ بھیجا تھا اور عبد اللہؓ بن جعفر طیار مشابہ تھے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صورت اور سیرت مین
اور بڑے بھی اور جوانمرد تھے پس جب کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے مسلمانون سے کہ کون شخص تم مین کا جائیگا بجانب اس دیر کے
پس اُٹھ کھڑے ہوئے عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما اور کہا کہ ای امین الامۃ مین پہلا ہون اُس شخص کا اس لشکر مین جسکو تم بھیجا چاہتے ہو
پس خوش ہوئے ابو عبیدہؓ بن الجراح انکے اُٹھ کھڑے ہونے اور آمادگی سے اور منتخب کیا انکے ساتھ جانے کے واسطے لوگون کو مسلمانون سے
اور شہسواران موحدین کو اور کہا عبد اللہؓ بن جعفر طیار سے کہ تم سردار ہو ای میرے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور طیار کیا
انکے لیے ایک نشان سیاہ رنگ فوج کا اور سپرد کیا انکے اور تھا یہ گروہ پانچ سو سواران کا کہ بعض انمین کے اہل بدر سے تھے اور منجملہ
ہمراہیان عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے ابوذرؓ غفاری اور عبد اللہؓ بن ابی اوفی اور عامرؓ بن ربیعہ اور
عبد اللہؓ بن انیس الجہنی اور عبد اللہؓ بن ثعلبہ اور عتبہؓ بن عبد السلمی اور واثلہؓ بن الاسقع اور سہیلؓ بن سعید اور سعدؓ
بن مالک السہمی اور عبد اللہؓ بن بشر السلمی اور سائبؓ بن زید اور انسؓ بن صعصعہ اور محمدؓ بن ربیع ابن سراقہ اور عمروؓ بن
نعمان المعتمر اور تھے یہ بدری اور سالمؓ بن فالغ اور یہ بھی بدری تھے اور جابرؓ بن مسروق الربعی اور یہ بھی بدری تھے اور رفاعؓ
بن خرغل اور تھے یہ بدری اور ناجیؓ بن معاذ الاسلمی اور یہ بھی بدری تھے اور مثل ان لوگون کے اور بھی رئیس تھے رضی اللہ عنہم

واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب جمع ہوئے پانچ سو سوار تحت نشان حضرت عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے
نہین تھے انمین کوئی مگر وہ کہ موجود ہوئے تھے بدر مین اور درآئے تھے معرکون اور لڑائیون مین نہین پیٹھ پھیرتے تھے اور نہین
میل کرتے تھے بجانب فرار کے پس جب قصد کیا اُنھون نے روانگی کا کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ
عنہما سے کہ ای بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ تاخت تاراج کرو تم قوم کو مگر پہلے دن مین ایام قائم ہونے بازار کے
پھر رخصت کیا انکو روانہ ہوئے وہ لوگ واثلہ بن الاسقع نے بیان کیا ہی کہ تھا مین بیچ لشکر ہمراہی عبد اللہ بن جعفر طیار کے اور
واقع ہوئی روانگی ہماری دمشق سے بجانب دیر ابی القدس کے نصف مہینے شعبان کی رات مین اور روشنی چاندکی زیادتی
مین تھی اور مین بجانب پہلوے عبد اللہؓ بن جعفر کے تھا پس کہا اُنھون نے کہ ای ابن الاسقع کیا اچھی چاندنی اس رات کی ہی مین نے
کہا کہ ای بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ رات نصف شعبان کی بڑی برکت کی رات ہی پس کہا اُنھون نے
کہ سچ ہی اس رات مین لکھی جاتی ہی موت اور روزی بخشے جاتے ہین گناہ اور میرا ارادہ اس شب مین بیداری کا تھا پس کہا مین نے
کہ یہ ہمارا چلنا بہتر ہی قیام سے اور اللہ تعالے بہت دینے والا بخشش کا ہی اُنھون نے کہا سچ کہتے ہو تم پس چلے ہم وہ تمام رات
صبح تک پس صبح کی ہمارے ساتھ اس راہبر معاہدی نے ایک بڑے پہاڑ پر پس اس حال مین کہ چلے جاتے تھے ہم کہ دفعۃً پہونچے
ہم قریب صومعہ ایک راہب کے اور وہ ہمارے داہئین جانب راہ کے تھا پس پھرے عبد اللہؓ بن جعفر اسکی طرف اور ہم لوگ
بھی انکے ساتھ اُسکی طرف چلے پس نکل آیا راہب صومعہ سے ہمارے پاس اور وہ ایک ٹوپی بالون کی پہنے تھا پس دیکھتا تھا
وہ ہمکو تامل کی نگاہ سے اور پوچھا کہ تم کون ہو ہمنے کہا کہ اہل عرب ہین پس کہا اُسنے کہ تم محمدی ہو ہمنے کہا ہان پس تامل لگا ایک ایک کو

ہم مین سے وہ دیکھتا تھا پھر دیر تک دیکھتا رہا بجانب عبد الرحمن بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے پس کہا اُسنے کہ یہ جوان تمھارے
نبی کے بیٹے ہین ہمنے کہا نہین پس کہا اُسنے کہ نور نبوت کا ظاہر ہوتا ہی انکی دونون آنکھون سے پس آیا کوئی قرابت ہی انکو تمھارے نبی سے
ہمنے کہا یہ ہمارے نبی کے بھتیجے ہین پس کہا اُس راہب نے کہ پتے ہین اور پتے درخت سے ہوتے ہین پس کہا عبد اللہ بن جعفر نے کہ ای راہب
آیا جانتا اور پہچانتا ہی تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اُسنے کہا کیونکر نہین جانون اور پہچانون انکو حالانکہ نام انکا لکھا ہی
توریت اور انجیل اور زبور مین اس صفت سے کہ وہ صاحب اونٹ اور شمشیر برہنہ کے ہین پھر کہا عبد اللہ بن جعفر نے پس کیون تو انکا ایمان
نہین لاتا اور تصدیق انکی نہین کرتا ہی پس اُٹھایا راہب نے اپنے ہاتھون کو بجانب آسمان کے اور کہا کہ یہ امر اسوقت ہوگا جسوقت
چاہیگا مالک اس آسمان سبز کا پس تعجب کیا اُسکے کلام سے ہم لوگون نے اور روانہ ہوے ہم اور راہب ہمارے آگے تھا تا آنیکہ پہونچے ہم
ایک جنگل بہت درخت اور پانی والے مین اور راہبر نے ہمسے کہا کہ چھپکر ٹھہرین ہم وہان اور اسنے عبد اللہ بن جعفر طیار سے کہا کہ مین
جاتا ہون اس غرض سے کہ دریافت کرون مین تمھارے لیے خبر قوم کی پس کہا عبد اللہ بن جعفر طیار نے کہ جلدی کر تو اپنے جانے مین اور پھر آ
ہمارے پاس پس روانہ ہوا وہ بعجلت اور ٹھہرے عبد اللہ بن جعفر مع ہمراہیان اپنے اُس جنگل مین پوشیدہ ہوکر پس درست کیا ہمنے
اپنی زاد راہ کو اور رکھا ہمنے پس جب گذری تھوڑی رات اُٹھ کھڑے ہوے عبد اللہ بن جعفر رضی درانحالیکہ بذات خود نگہبانی مسلمانون کی
کرتے رہے وہ صبح تک پس جب صبح ہوئی نماز پڑھی ہمنے اور بانتظار پھر آنے راہبر کے منتظر تھے پس نہین آیا وہ اور دیر ہوئی اسکے حال
معلوم ہونے مین پس بے چین ہوے مسلمان اسکے دیر رہنے سے اور خوف کیا مکر اور فریب سے اور تشویش کیا شیطان نے انکو اور بدگمان
ہوے نسبت راہبر کے پس مسلمانون نے اُسکے نسبت گمان بُرائی کا کیا مگر ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا گمان نیک رکھو اسکے ساتھ
اور نہ خوف کرو تم اسکے جانب سے کسی مکر و فریب کا اسکے واسطے ایک شان و حال ہی جسکو تم لوگ آئندہ معلوم کروگے پس تسکین ہوئی
مسلمانون کو اور اُسی وقت راہبر پہونچا پس ہم لوگ اسکو دیکھکر خوش ہوے اور سمجھے ہم کہ وہ کہیگا ہمکو واسطے چلنے کے بجانب دشمن کے
پس آکھڑا ہوا وہ مسلمانون کے بیچ مین اور کہا کہ ای اصحاب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قسم ہی حق مسیح کی کہ جو حال مین نے تمسے بیان کیا تھا
اسمین کوئی میل اور خیانت کی بات نہ تھی اور مین امید رکھتا ہون تمھارے واسطے حصول غنیمت کی مگر ایک امر مانع اور حائل ہوگیا ہی
تمھارے اور غنیمت کے بیچ مین پس کہا عبد اللہ بن جعفر طیار نے کہ کیونکر حائل ہوگیا ہی ہمارے اور غنیمت کے بیچ مین پس کہا اُسنے کہ حائل ہوگیا ہی
ایک دریا بڑے زور و شور کا اور تھپیڑ مارنے والا موجون سے اور وہ یہ ہی کہ مین گیا تھا قوم کے قریب بازار مین اور اسمین خرید و فروخت قائم
ہوچکی تھی اور اہل مرج نصرانیہ وہان مجتمع ہوے ہین اور اکثر انمین سے گرد حصن ابی القدس کے یکجا ہین اور جمع ہوے ہین قسیس اور راہب اور ملوک
اور بطارقہ پس جب مین نے یہ حال دیکھا جا ملا انمین اور سبب انکے اکٹھا ہونے کا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سردار طرابلس نے
کسی ایک بادشاہ رومی کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کیا ہی اور لائے ہین اس لڑکی کو نزدیک دیر ابی القدس کے تاکہ بموجب رسم
اپنے دین کے اسکے واسطے قربانی کرین اور جمع ہوے ہین گرد اسکے بہادران روم اور عرب متنصرہ بکثرت مع ہتھیارون کے اور اس جمعیت سے
یکجا ہونا انکا بسبب خوف کے ہی تمسے اگر وہ عرب کے اور میرے نزدیک قرین صواب نہین ہی تم لوگون کا جانا انکی طرف کہ وہ ایک جماعت

کثیر و صبیح اور تشریف یکجا ہین پس عبداللہ بن جعفر نے کہا کہ کسقدر ہین وہ لوگ تیرے اندازہ لگانے مین پس کہا اُسنے کہ بازار مین تو زیادہ
بیس ہزار سے عوام الناس رومی و ارمنی اور نصاری اور قبطی مصر کے اور یہودی اہل سواد اور بطارقہ اور تنصرہ ہین اور وہ جو استعداد
لڑائی کی رکھتے ہین اُنکی تعداد پانچ ہزار سوار ہی اور تمکو طاقت اُنکے مقابلہ کی نہین ہی اور اگر پکارینگے وہ تو اور لوگ مثل انکے یکجا ہو جاوینگے
اسواسطے کہ شہر اُنکے نزدیک ہین اور تمھاری جماعت تھوڑی ہی اور فریادرس تمسے دور ہی **راوی نے بیان** کیا ہی کہ دشوار گذرا
یہ معاملہ مسلمانون پر پس کہا عبداللہ بن جعفر رضی نے کہ اے گروہ مسلمانون کے کیا کہتے ہو تم اس امر مین مسلمانون نے کہا رائے یہی ہی کہ ہم اپنے تئین
معرض ہلاکت مین نہ ڈالین جیسا کہ ہمکو ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب بزرگ مین حکم دیا ہی اور پھر چلین ہم سردار اپنے ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پاس اور اللہ تعالے نہ رائگان کریگا ہمارے اجر کو پس جب سُنا عبداللہ بن جعفر رضی نے قول مسلمانون کا کہا اُنسے کہ مجھکو تو یہ بات ہی
کہ اگر مین ایسا کرونگا تو لکھیگا اللہ تعالے میرے تئین بھاگنے والون مین اور مین واپس نہ جاؤنگا یا یہ کہ ظاہر کرون مین کوئی عذر
اللہ تعالے کے نزدیک پس جو شخص قوت دیگا مجھکو اجر اسکا اللہ تعالے کے ذمے ہی اور جو پھر جاویگا پس نہین سرزنش ہی اسپر پس جب سُنا
مسلمانون نے یہ کلام عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کا درباب خرچ کرنے اپنی جان کے اللہ کی راہ مین ٹھہرائے اُنسے اور منظور کیا اُنکی رائے کو
اور کہا کہ تم جو ارادہ رکھتے ہو اسواسطے کہ نہین نفع کرتی ہی احتیاط امر تقدیر سے پس خوش ہوئے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما انکے
قبول کرنے سے پھر پہنا اُنھون نے اپنی زرہ کو اور رکھا سر پر خود کو اور مضبوط باندھا کمر کو پٹکے سے اور گردن مین لٹکایا اپنے باپ کی تلوار کو
اور سوار ہوئے گھوڑے پر اور لیا نشان اپنے ہاتھ مین اور حکم کیا مسلمانون کو واسطے ساختگی سامان لڑائی کے پس پہنین مسلمانون نے
زرہین اپنی اور لگائے ہتھیار اور سوار ہوئے اپنے گھوڑون پر اور کہا راہبر سے کہ چل تو ہمارے ساتھ قوم کی طرف پس قریب دیکھیگا تو
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے معاملہ عجیب کو **واثلہ** بن الاسقع نے **بیان** کیا ہی کہ دیکھا مین نے راہبر کو کہ چہرہ اسکا
زرد ہو گیا اور بدل گیا تھا رنگ اسکا اور کہا اُسنے کہ چلو تم اپنی رائے سے مجھپر تمھارے اس کام مین کچھ الزام اور رنگ گیری
نہوگی **ابوذر** غفاری رضی اللہ عنہ نے **بیان** کیا ہی کہ دیکھا مین نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کو کہ مہربانی اور
لطف کرتے تھے راہبر کے ساتھ یہانتک کہ چلا وہ اُنکے سامنے ہو کر راہ بتلاتے ہوئے بجانب قوم کے ایک ساعت پھر ٹھہر گیا وہ
اور کہا اُسنے کہ ٹھہر جاؤ تم لوگ کہ نزدیک پہونچے ہو تم قوم سے پس رہو تم اپنی جگہون مین پوشیدہ ہو کر صبح ہونے تک پھر تاخت
و تاراج کرو تم قوم کو **واثلہ** بن الاسقع نے **بیان** کیا ہی کہ رات گذرانی ہمنے اُسی حالت پوشیدگی مین اور ہم مانگتے تھے اللہ تعالے
سے کشود کار کو اور مدد دشمنون پر پس جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی مسلمانون کو عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے اور جب
فارغ ہوئے وہ نماز سے مسلمانون سے کہا کہ کیا رائے ہی تمھاری تاخت کرنے قوم مین پس عامر بن ربیعہ رضی نے کہا کہ مین ایک رائے
تم سب کو بتلاؤن کہ اُسکے موافق عمل کرو مسلمانون نے کہا کہ بیان کرو تم عامر بن ربیعہ رضی نے کہا کہ رائے یہ ہی کہ چھوڑ دو قوم کو
خرید اور فروخت مین اور دیکھنے اور دکھانے مال مین پھر جا پڑو تم اُنپر بسبیل غفلت کے پس مناسب اور بہتر جانا مسلمانون نے
اُنکی رائے کو اور صبر کیا وقت قائم ہونے بازار تک پھر نکالا اُنھون نے تلوارون کو میان سے اور بڑھایا گھوڑون کو اور زبان لیا

نیزون کو اور عبد اللہ بن جعفر انکے آگے تھے اور نشان انکے ہاتھ مین تھا پس جب نکلا آفتاب قصد کیا عبد اللہ بن جعفر نے
مسلمانون کی طرف اور کیے انکے پانچ گروہ ہر گروہ مین ایک سو سوار تھے اور ہر گروہ پر ایک شخص واقفکار کو سردار مقرر کیا
اور کہا کہ ہر ایک گروہ تم مین کا ایک جانب باز رہے لیوے اور نہ مشغول ہو تم لوٹ بات مین ولیکن مارو اور رکھو تم تلوارون کو
انکے سرون پر یہ کہکر آگے ہوے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نشان لیے ہوے اور جبکہ ظاہر ہوے قوم پر پس دیکھا قوم کو پھیلی ہوئی
زمین مین مثل چیونٹیون کے بسبب کثرت کے اور ٹھیرے ہوے تھی ایک جماعت کثیر دیر راہب کو اور وہ اپنے دیر سے سر
نکالے ہوے لوگون کو نصیحت اور وصیت کرتا تھا اور سکھلاتا تھا علوم انکے ہلاکی کے اور وہ لوگ اسکی طرف ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے تھے
اور لڑکی بادشاہ کی دیر مین اسکے نزدیک تھی اور بطارقہ اور اولاد انکی کپڑے دیباج کے پہنے تھے اور اسکے اوپر زرہین اور جوشن
اور خود پہنے ہوئے اور منتظر اسکے آنے کے اپنے پاس تھے اور احتیاط کو انھون نے چھوڑ دیا اپنی گردانی تھی گویا کہ وہ منتظر تھے کسی ورود
آواز کے اپنے سامنے سے یا کسی سختی کے جو آوے گی انپر اور دیکھا عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے یہ سب معاملہ پس خوفناک کیا
انکو اس حال نے یہ کام قوم کے اور پکار کر کہا اپنے ساتھیون سے قبل حملے کے کہ اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانو کہ تم برکت دلوگے
اللہ تعالیٰ تم مین پس اگر حاصل ہوئی غنیمت اور خوشی پس وہ فتح اور سلامتی ہے اور ہوگی یکجائی دیر راہب کے پاس اور اگر ہے سواے
اسکے اور امر اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے پس وعدہ گاہ ہماری اور تمھاری بہشت ہے اور ملاقات ہماری نزدیک حوض کے ہے
جو کہ بنیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوگی پھر جنبش دی انھون نے نیزے کو اور حملہ کیا طرف مشرکین کے اور سو سوار
ساتھی انکے گرد انکے تھے اور انکے حملے کے ساتھ حملہ کرتے تھے اور اسمین سابق الایمان لوگ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے
اور طلب کیا عبد اللہ بن جعفر رض نے اس جگہ کو جہان مجمع عظیم تھا پس در آئے اسمین اور مارتے تھے انکو کبھی تلوار سے اور کبھی نیزے سے
اور مسلمان بھی انکے پیچھے حملے مین شریک تھے اور سنی رومیون نے آواز تہلیل اور تکبیر مسلمانون کی پس یقین کیا
انھون نے اس امر کا کہ لشکر مسلمانون کا آپہونچا انپر اور وہ اسی کی راہ دیکھتے تھے اپنے کام مین بیدار اور ہوشیار تھے
اور بازالیون کا یہ حال ہوا کہ دوڑے وہ اپنے ہتھیارون کی طرف اور بجانب باز رکھنے مسلمانون کے اپنی جانون اور مالون سے
اور پس ملے انھون نے تلوارین اور عمود اور پھرے بجانب مسلمانون کے مثل بھیڑئیے شکاری کے پس طلب کیا انھون نے
صاحب نشان مسلمانون کو اور نہ تھا مسلمانون کے ساتھ سواے اس نشان کے جو عبد اللہ بن جعفر رض کے پاس تھا پس
گھیر لیا انھون نے نشان کو ہر طرف سے اور قائم ہوئی اور رچ گئی لڑائی اور بلند ہوا غبار اور گھیر لیا انھون نے مسلمانون کو
ہر طرف سے پس تھے مسلمان انمین مثل سپیدی کے پوست مین اونٹ سیاہ کے اور نہین پہچانتے تھے اصحاب عبد اللہ بن
جعفر کے ایک دوسرے کو اپنی جماعت سے مگر ساتھ تکبیر اور تہلیل کے اور ہر شخص کو اپنی ذات سے کام تھا اور باز رہا تھا دوسرے سے
ابو سیف رض بن ابراہیم بن عبد العزیز بن ابی قیس نے جو سابق الایمان صاحب ہجرت ہین بیان کیا ہے کہ حاضر ہوا تھا مین لڑائی
حبشہ مین ساتھ جعفر بن ابی طالب کے اور حاضر ہوا تھا مین بدر اور احد اور حنین کی لڑائیون مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وسلم کے پس کہا تھا مین کہ ایسے معرکے کبھی نہین دیکھنے مین آوینگے پس جب وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غمگین ہوا مین اس سانحے سے اور نہ ٹھہر سکا مین مدینہ منورہ مین بعد وفات آپ کے اور چلا گیا مین مکہ معظمہ کو اور اقامت اختیار کی وہان پس عتاب کیا گیا مین خواب مین بسبب باز رہنے اور بچھڑ جانے اپنے کے جہاد سے پس روانہ ہوا مین بجانب ملک شام کے اور حاضر ہوا تھا مین وہان اور تھین میرے ساتھ زوجہ میری ام کلثوم بنت سہیل رضی اللہ عنہ بن عمرو بن العاص پس آیا مین ملک شام مین اور حاضر ہوا تھا مین لڑائی اجنادین اور سریہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مین بجانب توما اور ہربیس کے اور حاضر ہوا تھا مین ساتھ عبد اللہ رضی اللہ عنہ ابن جعفر مین اور تھا مین اُنکے ساتھ دیر ابی القدس پر پس بھولا دیا مجھکو دیر ابی القدس کے واقعے نے اُن لڑائیون کو جنمین سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین موجود تھا اور کیفیت یہ گزری کہ دیکھا مین نے رومیون کو جس وقت حملہ کیا ہمنے اُنکی جماعت کثیر پر اور کہا ہمنے کہ انکے سوا سے اور کوئی نہین ہے اور نہ کوئی جماعت پوشیدہ بطور گارڈ کے ہے یکدفعہ نکلی ایک بڑی جماعت اُنکی گارڈ سے پس دیکھا ہمنے انکے قدون کو بڑا مہیب اور زرہین پہنے ہوے تھے کہ نہین دکھائی دیتی تھی انکے جسم سے کوئی چیز سوائے پتلی آنکھون کے اور بلند تھین آوازین اُنکی اور انکے گھوڑون کی ٹاپون کی وقت حملہ کرنے کے یہان تک دیکھا مین مسلمانون کو چھپ گئے اُنکے بیچ مین اور نہین سنتا تھا مین مگر آوازون کو ایک بار پھر بلند ہو جاتی تھین آوازین پس کہتا تھا مین کہ ہلاک ہوے مسلمان پھر دیکھا مین نے نشان کو بلند عبد اللہ بن جعفر کے ہاتھ مین پس خوش ہوا مین اُسکے دیکھنے سے اور عبد اللہ بن جعفر نشان لیے ہوے لڑتے تھے اور حملہ کرتے تھے سخت کین پر پس نہین دیکھا گیا دوسرا شخص جہاد اور کوشش کرنے والا مثل اُنکا اور برابر قائم تھی لڑائی اور جہان تک بڑھتی جاتی سرت لڑائی کی بڑھتی تھی گرمی اُسکی اور بلند ہوتی تھی گرد اُسکی اور شعلہ زن تھی آگ اُسکی اور تھے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما قوم کے بیچ مین اور وہ لوگ انکے اور اُنکے ساتھیون کے گرد تھے مثل حلقہ دائرہ کے پس اگر عبد اللہ بن جعفر حملہ کرتے تھے داہین جانب کو مین بھی حملہ کرتا تھا داہین جانب کو اور اگر حملہ کرتے تھے وہ بایئن طرف کو مین بھی حملہ کرتا تھا بایئن طرف کو اور برابر یہ لوگ لڑتے رہے تھے یہان تک کہ تھک گئے بازو اور سن ہو گئے شانے ہمارے اور دشوار دکھائی دیا معاملہ اور سخت گزرا اُنپر صبر کرنا اور لے لیا اُنکو عاجزی اور زاری نے اور بیٹھ پھیری دل نے اور رخنہ دار ہو گئی تلوار عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن جعفر کی اور قریب تھا کہ ٹھہر جاوے اور گر پڑے گھوڑا اُنکا اُنکے نیچے سے پس پناہ لی اُنھون نے مع اپنے ساتھیون کے ایک جگہ مین تاکہ یکجا ہو وین لوگ انکے پاس پس دیکھا مسلمانون نے نشان کو اور قصد کیا اُسکی طرف اور سب خستہ بازو تھے بسبب مشقت کین کے پس تنگی کی عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن جعفر کی زرہ نے اُنپر بسبب اس معاملے کے اور نہین رنج تھا انکو اپنی ذات کے واسطے اسقدر جتنا کہ مسلمانون کے واسطے تھا پس التجا کی اُنھون نے اپنے کام مین اللہ کی طرف اور حوالہ کیا اپنے کام کو علام الغیوب پر اور اُٹھایا اپنے دونون ہاتھون کو آسمان کی طرف اور کہے اُنھون نے یہ کلمات یا من خلق خلقہ فاحسن خلقہم وابلی بعضہم ببعض وجعل ذلک محنۃ لہم اسالک بجاہ محمد عبدک الا جعلت لنا من امرنا فرجا ومخرجا پھر رجوع کیا طرف لڑائی کے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑتے تھے انکی معیت مین انکے

الشان سے ہے پس اللہ کے واسطے تھی نیکوکاری ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی کہ مدد دی انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے چچا کے بیٹے کو اُس دن اور جہاد اور کوشش کی انکے سامنے عمرو رضؓ بن ساعدہ نے بیان کیا ہو کہ دیکھا مین نے
ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو کہ باوصف زیادہ ہونے سِن کے تلوارین مارتے تھے رومیون پر اور آہ لیتے تھے اپنی قوم مین اور حملون کے وقت
اپنا نام لیتے اور کہتے کہ ابوذر ہون اور سلمان بھی کام کرتے تھے مثل انکے کام کے یہان تک کہ آگئے اور آ پہونچے دل اور کلیجے منھون تک
اور جانا مسلمانون نے کہ وہی جگہ انکی قبر دن کی ہو **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہو عبد اللہ بن انیس سے کہا عبد اللہ
بن انیس نے کہ دوست رکھتا تھا مین جعفر رضؓ کو اور انکی اولاد سے عبد اللہ کو پس جب وفات کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
دیکھا اپنی مان اسماء بنت عمیس کو ملول اور غمگین اور برا جانا انکو حالت رنج مین دیکھنے کو اور تھے ابوبکر رضؓ صدیق بجاے جعفر رضی اللہ عنہما
والد عبد اللہ رضؓ کے اور بہت دوست رکھتے تھے عبد اللہ رضؓ کو پس اجازت کی عبد اللہ بن جعفر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے واسطے
جانے ملک شام کے اور کہا مجھسے کہ اے ابن انیس رضؓ خواہش رکھتا ہون مین شام کے جانے اور جہاد کرنے کی پس ساتھ دو تم میرا مین نے
کہا کہ ہان مین ہمراہ ہونگا پس رخصت ہوے عبد اللہ رضؓ اپنے چچا علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور مسلمانون سے
اور روانہ ہوے ہم بارادہ ملک شام کے اور ہمارے ساتھ بیس سوار مین اور قوم آزاد سے تھے یہان تک کہ پہونچے ہم تبوک مین
پس کہا عبد اللہ نے کہ اے ابن انیس رضؓ آیا جانتے ہو تم جگہ قبر میرے باپ کی مین نے کہا ہان قبر انکی موتہ مین ہو انھون نے کہا کہ خواہش
رکھتا ہون مین کہ دیکھون اُس جگہ کو پس چلے ہم یہان تک کہ آگئے ہم انکے باپ کی قبر اور اس جگہ پر جہان لڑائی ہوئی تھی
اور قبر پر انکی پتھر تھے جو قوم کلب نے واسطے تبرک کے رکھے تھے پس جب دیکھا عبد اللہ نے قبر اپنے باپ کو اُترے وہان اور گئے
قبر پر اور روئے پھر دعاے رحمت مانگی انکے واسطے اور قیام کیا ہمنے قبر کے پاس تا وقت صبح دوسرے دن کے پس جب کوچ
کیا ہمنے دیکھا مین نے عبد اللہ رضؓ بن جعفر کو کہ روتے تھے اور چہرہ انکا مثل رنگ زعفران کے ہوگیا تھا پس پوچھا مین نے
سبب اسکا پس کہا انھون نے کہ مین نے رات اپنے باپ جعفر رضؓ کو خواب مین دیکھا اور وہ دو کپڑے سبز پہنے ہوے تھے
اور انکے دو پر تھے اور انکے ہاتھ مین ایک تلوار برہنہ خون آلودہ تھی پس دی انھون نے وہ تلوار مجکو اور کہا کہ اے بیٹے لڑو تم ساتھ
اس تلوار کے دشمنان خدا اور اپنے دشمنون سے اور نہین پہونچا مین اس مرتبے کو جسکو تم دیکھتے ہو مگر بسبب جہاد کے اور گویا مین
لڑتا ہون ساتھ اس تلوار کے یہان تک کہ رخنہ دار ہوگئی وہ تلوار میرے ہاتھ مین عبد اللہ رضؓ بن انیس نے کہا ہو کہ روانہ ہوے ہم یہان تک کہ پہونچے
ابوعبیدہ رضؓ بن الجراح کے لشکر مین بمقام دمشق کے پس بھیجا انھون نے عبد اللہ کو اپنے ہمراہ سریہ کا سردار مقرر کرکے بجانب دیر
ابی القدس کے پس جب دیکھا مین نے یہ واقعہ انکے اور رومیون کے بیچ مین کہا مین نے اپنے دل مین کہ قریب ہو کہ سختی مین پڑین
عبد اللہ ابن جعفر رضؓ پس روانہ ہوا مین مثل برق کے اور آیا مین ابوعبیدہ رضؓ بن الجراح کے لشکر مین پس کہا انھون نے کہ خوشخبری ہو اے بیٹے
انیس رضؓ کے یا نہین پس کہا مین نے کہ بھیجو تم مسلمانون کو بجانب مدد ہی عبد اللہ رضؓ بن جعفر کے پھر بیان کیا مین نے سبب لڑائی کا
پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے انا للہ وانا الیہ راجعون ہ مقام رنج اور افسوس کا ہو اگر ہلاک ہوے عبد اللہ رضؓ بن جعفر اور ساتھی انکے

روانہ ہونا [illegible] عبد اللہ [illegible] اور [illegible] ابوعبیدہ [illegible] ابن الجراح [illegible]

تیرے نشان کے نیچے ای ابا عبیدہؓ اور یہ پہلا معاملہ ہی تیری سرداری مین پھر متوجہ ہوے وہ بجانب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے
اور کہا کہ درخواست کرتا ہوں مین تمسے بواسطہ خدا کے کہ جاملو تم عبد اللہؓ مین کہ تمھین لائق اور باسامان ہو انجام اس کام کے واسطے
پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ مین ایسا ہی کرونگا قسم ہی خدا کی اگر چاہا اللہ تعالے نے اور مین تمھارے حکم کا منتظر تھا پس کہا ابو عبیدہؓ
بن الجراح نے کہ مین نے شرم کی تھی تمسے خالدؓ بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ اگر سردار مقرر کرین مجھپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ
لڑکے کو تو اطاعت کرونگا مین اُسکی پس کیونکر مخالفت کرسکتا ہون مین تمسے حالانکہ تم مقدم ہو ایمان مین مجھسے اور آگے ہو تم
بسبب اپنے ایمان لانے کے اور ملگئے ہو سابقین مین اور جلدی کی ہی تمنے نسبت اختیار کرنے دین اسلام کے اور ملگئے ہو جلدی
کرنے والون مین اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمھارا نام امین رکھا تھا پس کیونکر سبقت کرسکتا ہون مین تمسے
اور کسطرح پہونچ سکتا ہون تمھارے مرتبہ کو قسم ہی خدا کی کہ شمشیر زنی کی ہی مین نے مسلمانون کے سامنے مدت تک اور اب
گواہ کرتا ہون مین تمکو اس بات پر کہ قید کیا ہی مین نے اپنی ذات کو اللہ کی راہ مین اور قریب ہے ظاہر کرونگا مین حال اپنی جانبازی کا
امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کہ میری نسبت کہا اُنھون نے کہ مین نہین ارادہ کرتا ہون جہاد کا مگر واسطے بلند نامی کے
پس قسم ہی خدا کی کہ نہین خواہش کی مین نے کبھی امارت اور سرداری کی پس مستحسن معلوم ہوئی یہ گفتگو خالدؓ بن الولید کی
مسلمانون کو اور ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ ای ابا سلیمانؓ روانہ ہو تم اور جاملو اپنے مسلمان بھائیون مین پس اٹھ کھڑے ہوئے
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مثل شیر کے اور گئے اپنے اسباب کی طرف اور پہن لی زرہ مسیلمہ کذاب کی جو بروز لڑائی یمامہ کے انکو
ملی تھی اور رکھ لیا خود کو سر پر اور حمائل کرلیا تلوار کو گردن مین اور جابیٹھے گھوڑے کے زین پر اسطرح سے کہ گویا وہ مثل کندہ
اور نقش چوب تھے اور پکار کر کہا لشکر زحف کو کہ چلو بجانب شمشیر زنی کے پس قبول کیا ان لوگون نے انکے پکارنے کو اور جلدی چلے وہ
مثل چڑیون تیز جنگل مین پر اترنے والیون کے اور دوڑے بجانب خدا کے اور لیا خالدؓ بن الولید نے نشان کو اپنے ہاتھ مین اور جنبش
دی اور رکھ لیا اسکو اپنی رکاب مین اور یکجا ہو گیا گرد آنکے آکر لشکر زحف کا ہر جگہ سے اور رخصت ہوے مسلمانون سے اور سلام کیا
خالدؓ بن الولید نے مسلمانون پر اور عبد اللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ انکو راہ بتلاتے تھے رافع بن عمیر الطائی نے بیان کیا ہی
کہ تھا مین اُس دن ہمراہیان خالدؓ بن الولید سے اور بہت کوشش کی ہمنے چلنے مین اور اللہ غالب اور بزرگ نے لپیٹ دیا تھا
ہمارے واسطے راہ دور کو پس وقت غروب آفتاب کے قریب پہونچے ہم قوم کے اور رومی مثل ٹڈیون کے پھیلے ہوے تھے اور انکے
بیچ مین آگئے تھے مسلمان بسبب انکی کثرت کے پس خالد بن الولید نے کہا کہ ای ابن انیسؓ کس جانب مین تلاش اور طلب کرون مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے کو پس کہا ابن انیسؓ نے کہ عبد اللہ بن جعفر نے وعدہ کیا تھا اپنے ساتھیون سے یہ کہ
ہمین اور انکی ہو وین وہ سب دیر راہب کے پاس یا وعدہ گاہ انکی بہشت ہی پس دیکھا خالدؓ بن الولید نے بجانب دیر کے اور دیکھا انھون
نے نشان اسلامیہ کو عبد اللہؓ ابن جعفر کے ہاتھ مین اور نہین تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ زخمی اور عیناک ہو اتھا اور نا امید ہو گئے تھے
مسلمان زندگی فانی سے اور طمع اور امید کی تھی اُنھون نے زندگانی دایمی مین اور مرو منوئن نے ڈال رکھی تھی اُنپر لڑائی کی سختی اور نیزہ زنی اور شمشیر زنی کو

اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کہتے تھے اپنے ساتھیون سے کہ لو تم مشرکین کو اور صبر کرو اس گروہ خوار کی لڑائی مین اور جان لو تم

تحقیق اللہ دیکھ رہا ہی تمکو اور تجلی کی ہی تمپر ارحم الراحمین نے پھر پڑھا اُنھون نے اس آیت کو کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین

پس جب دیکھا خالد بن الولید نے مسلمانون کے صبر اور مضبوطی کو دشمنون کی لڑائی مین نہو سکا صبر انسے سوا

اسکے کہ جنبش دیا نشان کو اور کہا اپنے ہمراہیون سے کہ لو تم قوم قبیح اور زشت کو اور سیراب کرو تم انکے خون سے تلوارون کو

اور بشارت حاصل کرو ساتھ بر آنے حاجت کے ای اہل رستگاری اور فتحمندی کے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی

کہ اسی حال مین کہ ہمراہیان عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے سختی مین تھے کہ ناگہان نکلے انکی طرف لشکر مسلمین اور گروہ

موحدین کے اور گویا تھے وہ مثل مرغان تیز چنگل اور شیرون حملہ آور کے اور ڈوبے تھے وہ لوہے اور زرہون مین اور بلند تھین

انکی آوازین اور آوازین ہنہناہٹ گھوڑون کی پس جب دیکھا ہمراہیان عبد اللہ ابن جعفر نے یہ حال یقین ہو گئی انکو اپنی

ہلاکی کی اور دیکھنے لگے اُس گروہ کی طرف اور وہ انکی جانب آتے تھے پس گھبرائے اور ڈرے اور جانا اُنھون نے کہ یہ لشکر کا ہے کا ہی

رومیون سے کہ انکے مار ڈالنے اور پکڑنے کو نکلا ہی پس دشوار گذرا اُنپر یہ معاملہ پس اسی حالت مین سُنی اُنھون نے آواز ہاتف کی کہ

کہتا تھا ان الفاظ سے خذل الآمن ونصر الخائف یا حملۃ القرآن جاءکم الفرج من الرحمن ونصرتم علی عبدۃ الصلبان اور بتحقیق

آگئے اور پہونچے تھے دل اور کلیجے مسلمانون کے منھون تک اور کام کیا تھا شمشیرہای بران نے انمین اور اسی وقت ایک سوار

آگے اس لشکر کے مثل شیر ڈکارنے والے کے دکھائی دیا اور اُسکے ہاتھ مین نشان چمکنے والا تھا ساتھ نور کے مثل چمکنے چاند کے

پس پکار کر کہا اُس سوار نے کہ بشارت ہو تمکو ای گروہ مسلمانون کے ساتھ مدد ہلاک کرنے والے کافرون کے مین خالد بن الولید ہون

پس جب سنی مسلمانون نے آواز انکی اور گویا تھے وہ دریا کی موجون مین پس جواب دیا اُنھون نے خالد بن الولید کو ساتھ تہلیل

اور تکبیر کے پس تھین آوازین انکی مثل آواز سخت رعد اور ہوائے تند کے پھر حملہ کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مع لشکر زحف کے

جو کبھی انسے جدا نہین ہوتے تھے اور رکھا تلوارون کو رومیون کے سرون پر عامر بن سراقہ نے بیان کیا ہی کہ تھا حملہ انکا

رومیون مین مثل شیر کے بکریون مین پس متفرق کر دیا انکو داہنے اور بائین پر اور ثابت قدمی کی کافرون نے واسطے لڑائی کے

اور باز رکھا مسلمانون کو اپنی جانون اور مالون سے اور خالد بن الولید چاہتے تھے کہ پہونچ جاوین وہ عبد اللہ بن جعفر تک

پس جب دیکھا مسلمانون نے بجانب گروہ آنے والے کے اپنی طرف نہین جانا اُنھون نے کہ یہ کیا ہی یہان تک کہ سنی انھون نے

آواز خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی اور وہ اظہار اپنی بندگی اور فخر کا کرتے تھے اپنی ذات اور نسب مین اور سُنا اسکو عبد اللہ

بن جعفر نے پس کہا اُنھون نے اپنے ہمراہیون سے کہ لو تم دشمنون کو پس بتحقیق آئی تمکو مدد آسمان سے پھر حملہ کیا عبد اللہ

بن جعفر اور مسلمانون نے ابن الاسقع نے بیان کیا ہی کہ تھے ہم لوگ مایوس اپنی جانون سے یہان تک کہ بھیجی اللہ تعالی نے

مدد پس نہین ہوتی تھی تاریکی شب کی یہان تک کہ دیکھا ہمنے خالد بن الولید کو کہ نشان انکے ہاتھ مین تھا اور بھگاتے اور چلاتے تھے کافرون کو

مثل چلانے بکریون کے بجانب چراگاہ کے اور مسلمان قتل کرتے تھے اور قید کرتے تھے انکو اور واسطے اللہ کے ہی نیکوکاری ابی ذر غفاری

ترجمہ بہت جگہ تھوڑی سی جماعت غالب ہو جاتی ہی بڑی جماعت پر بحکم اللہ کے اور اللہ ساتھ ہی صبر والون کے ۱۲

ترجمہ خوار ہوا ... اور خوار ہوا ... ڈرا اور مدد پائی ... والی ... آئی تمکو ... اللہ ... اور غلبہ دیے گئے ...

اور ضرار بن الازور اور مسیب بن نجبۃ الفزاری رضوان اللہ علیہم کی کہ بتحقیق بلایا تھا انھون نے شانون کو اور جنبش دی تھی
تلوارون کو اور قتل کیا تھا رومیون کو ہر طرف مین اور ملاقی ہوئے ضرار بن الازور عبد اللہ بن جعفر سے پس دیکھا ضرار نے انکی طرف اور خون انکی
زرہ کی آستینون اور بدن پر مثل ٹکڑے کلیجی اونٹ کے تھا پس کہا ضرار بن الازور نے کہ فائدہ مند کرے اور جزاے خیر دے اللہ تعالی انکو
اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس بتحقیق لے لیا تمنے بدلا اپنے باپ کا اور سکون اور آرام دیا تمنے اپنی سوزش دل کو پس کہا
عبد اللہ بن جعفر نے کہ یہ کون شخص ہین کلام کرنے والے اور ہو گئی تھی تاریکی شام کی اور ضرار بن الازور ڈھاٹا باندھے تھے پس کہا انھون نے
کہ مین ضرار صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون پس کہا عبد اللہ بن جعفر نے کہ فراخی اور کشائش ہو تمکو بسبب تمھارے آنے کے
ہماری مساعدت اور مدد دہی کو عبد اللہ بن انیس نے بیان کیا ہے کہ وہ دونون اسی حال مین تھے کہ آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
اور لوگ لشکر زحف کے اور کہا عبد اللہ بن جعفر نے کہ فائدہ مند کرے اللہ اور جزاے خیر دے اللہ تعالی تمکو پھر کہا عبد اللہ بن جعفر نے
کہ اے ضرار بطارقہ حمایت کرنے والے رومیون کے نزدیک دیر کے ہین بسبب ہونے لڑکی حاکم طرابلس کے اس مقام مین اور بتحقیق ٹھیر گیا ہے
دیر در انجا ایک باز رکھا ہے لوگون کو اس لڑکی سے اور گھیر لیا ہے ہر سوار دلیر نے اسکو پس آیا ہو سکتا ہے تمسے اے بیٹے ازور کے کہ حملہ کرو میرے
ساتھ ضرار نے کہا کہ وہ لوگ کہان ہین عبد اللہ بن جعفر نے کہا کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم انکو پس نگاہ بڑھا کر دیکھا انھون نے اور
تھے اسوقت بطریقان مسلح رومی اور حاکم طرابلس گھیرے ہوئے دائین جانب دیر کو باز رکھتے تھے اس لڑکی سے اور آگ روشن تھی اور
صلیبان چمکتی تھین آگ کی روشنی مین مثل دیوار لوہے کے پس کہا ضرار نے کہ راہ بتلا دے اللہ تمکو پس کیا خوب راہ بتلانے والے
ہو تم حملہ کرو تم تا کہ حملہ کرون مین ساتھ تمھارے حملے کے پس حملہ کیا خالد بن الولید نے ایک طرف سے اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما
ایک جانب سے اور حملہ کیا ضرار بن الازور نے ایک طرف سے اور تبعیت کی انکی لوگون نے اور ڈانٹا رومیون کو اور بچایا مشرکین سے اپنی
اپنی جانون کو اور سب سے زیادہ اور سخت لڑنے والا انکا بطریق تھا پس نکلا وہ واسطے لڑائی کے آگے قوم کے گویا وہ اچھا شیر تھا
اور ڈھنکتا تھا مثل ڈھنکنے شیر کے اور قصد کیا اسنے ضرار بن الازور پر اور حملہ سخت کیا انپر اور ضرار تعجب کرتے تھے اسکے بھاری ڈیل ڈول
اور اسکے قرار پکڑنے سے زین پر اور اسکی شدت حملہ اور جست اور احتیاط بچانے سے اپنے کو پس ہوشیار ہو گئے ضرار بن الازور اس سے
اور وہ انکی طلب مین شدت کرتا تھا اور ہر ایک ان دونون سے امید رکھنے والا تھا اپنے ساتھی مقابل پر اور اکیلا اور الگ ہو گیا
وہ ضرار کے مقابلے مین پس کشادہ ہو گئے ضرار اسکے سامنے اور ارادہ کیا اسنے اور اسکے ساتھیون نے ضرار کی طلب مین پس قصد کیا ضرار نے
ایسی جگہ کی طرف جو صلاحیت پھیرنے اور دوڑانے گھوڑے کی رکھتی تھی پس پھیل کر کھڑے ہوئے ضرار اور حائل ہوئے اسکے بیچ مین ایک
میدان کی اندھیری رات مین پس اوندھا ہو گیا گھوڑا ضرار کا اور جھک کر گر پڑے ضرار زمین پر پھر ضرار نے گر پڑنے سے غصہ مین آکر قصد لینے گھوڑے
کا کیا مگر کوئی سبیل اس امر کی انسے نہو سکی پس ٹھہرے اور قائم رہے وہ اپنی جگہ پر اور ڈھال تلوار انکے ہاتھ مین تھی اور کوشش اور جہاد کرتے تھے
انکے ساتھ بحالت پیادہ پائی کے اور صبر کیا تھا انکے مقابلے مین مثل صبر اچھے لوگون کے پس آیا انپر بطریق رومی اور آگے اگر چاہا کہ وار کرے
انپر عمود آہنی سے پس جب متصل انکے آیا اور وار کیا انپر عمود کا خالی دیا ضرار نے اسکے وار کو پھر جھپٹے اسکی طرف مثل جھپٹنے شیر کے

قتال ضرار بن الازور

پس تندی کی بطریق کے گھوڑے نے اسکے پیچھے اور کھڑا ہو گیا وہ دونوں پاؤن کے بل اور اوندھا ہو گیا زمین کیطرف پس پہونچا
وار عمرو کا گھوڑے کی گردن مین اور گر پڑا بطریق پشت گھوڑے سے اور اٹھ کھڑا ہوا مکا اسواسطے کہ وہ چمٹ گیا تھا گھوڑے کی
زین مین پس جلدی کی ضرارؓ نے اسکی طرف قبل پہونچنے اسکے غلامون کے اور ماری تلوار اسکی گردن پر پس وار نرم ہوئی تلوار نے اور چھپا کر گر
نہوئی پس اٹھنا چاہا کافر نے اور یقین ہو گیا اسکو اپنی ہلاکت کا پس جھپٹے ضرارؓ اور رفیق ہو گئے آپسمین اور تھا وہ مثل بڑے پہاڑ کے پس پھینک
اٹھا کر اسکو ضرارؓ نے اور کر لیا اسکو اپنے نیچے اور چڑھ بیٹھے اسکے سینے پر اور تھی ضرارؓ کے پاس چھری یمن کی بنی ہوئی اور اسکو اپنے پاس سے
کبھی جدا نہین کرتے تھے پس نکالا اسکو میان سے اور ماری ایک ضرب چھری کی اسکے سینے مین پس گر پڑا وہ مردہ ہو کر اور جلدی روانہ کردی
اللہ تعالی نے اسکی روح کو بجانب آگ دوزخ کے پھر جھپٹے ضرارؓ اور لے لیا اسکے گھوڑے کو اور تھا اس گھوڑے پر جڑاؤ زیور سونے
اور چاندی کا جسکی قیمت کثیر تھی پس جب سوار ہوئے ضرارؓ گھوڑے پر تکبیر کہی انھون نے اور حملہ کیا رومیون پر پس متفرق کیا انکو
داہنے بائین اور سبب فراخی اور کشادگی حاصل کی ضرارؓ بن الازور نے آگے دشمن خدا کے مالک ہو گئے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما
دیر کے اور جو کچھ اسمین تھا اور گھیر لیا اسکو مسلمانون نے پس نہین لی انھون نے اسمین سے کوئی چیز اسوقت تک پھرے خالدؓ بن الولید
رومیون کے تعاقب سے اور صورت یہ گذری کہ خالدؓ بن الولید نے تعاقب کیا تھا ایک بڑی نہر تک جو انکے اور طرابلس کے
بیچ مین تھی اور رومی جانتے تھے اسکی راہ کو پس اتر گئے وہ لوگ پار اسکے اور ٹھہر گئے خالدؓ بن الولید اور واپس آئے اپنے
ساتھیون کی طرف پس پایا انکو اس حال مین کہ مالک ہو گئے تھے وہ دیر کے اور اکٹھا کیا غنائم کو اور جو چیز متاع اور اقسام پارچہ اور طعام
بازار مین تھی **واقدی** نے **بیان** کیا ہے کہ جمع کیا ہمنے اس سب مال کو پالانون مین اور کھائین ہمنے اچھی چیزین کھانے کی اور
نکالا مسلمانون نے ان اشیاء کو جو دیر مین تھین اقسام ظروف چاندی اور جانور وغیرہ سے اور نکالی گئی اسمین سے حاکم کی لڑکی
اور اسکے ساتھ چالیس لڑکیان تھین اور زیور اور کپڑا اٹھا اور بار کیا اور سوار کر لیا سب کو براذین اور خچرون پر اور پھر کر روانہ ہوئے
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غنیمت اور بہت مال کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ شمار
کی گئی یہ لڑائی تین شخصون کے نام سے عبد اللہؓ بن جعفر سردار اسکے تھے اور عبد اللہؓ بن انیس پہونچنے والے اور خبر دینے والے
اور خالدؓ بن الولید کمک کرنے والے اسکے تھے اور خالدؓ بن الولید کو اس لڑائی مین بہت مشقت سے سامنا ہوا تھا اور زخم رنج
دہندہ انکے جسم مین پہونچا تھا پس جب روانہ ہوئے اس مقام سے آئے وہ بجانب راہب دیر کے اور آواز دی اسکو پس کلام کیا اسنے انکو
دوبارا پکارا اور دھمکایا اسکو پس نکلکر آیا وہ انکے پاس اور کہا کہ جو کچھ کہنا ہو کہو تم پس قسم ہے حق مسیح کی کہ ہر آئینہ مطالبہ کریگا تمسے
مالک اس آسمان سبز کا ساتھ خون مقتولین کے پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ کیونکر مطالبہ کریگا وہ ہمسے حالانکہ ہم مامور ہین اس امر پر
کہ لڑین اور جہاد کرین تمسے اور وعدہ کیا گیا ہے ہمسے اس امر پر ثواب کا قسم ہے خدا کی اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ فرماتے کہ مت
لڑو ہم تمسے ہر آئینہ نیچے اتار لیتا مین تجکو تیرے صومعہ سے اور مار ڈالتا تجکو سختی سے پس چپ ہو رہا راہب اور روانہ ہوئے خالدؓ
بن الولید ساتھ مال غنیمت کے یہان تک کہ پہونچے دمشق مین اور ابو عبیدہؓ بن الجراح منتظر تھے انکے آنے کے پس جب دیکھا

انھون نے غنائم کو بہت خوش ہوے وہ اور مسلمان ہمراہی انکے اور استقبال کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکا اور سلام کیا
خالد بن الولید براور شکریہ انکا ادا کیا اور سلام کیا مسلمانون اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما پر اور آئے اپنی جگہ مین اور پانچوان حصہ
جدا کیا مال غنیمت سے اور بانٹ دیا باقی غنائم مسلمانون کو اور دیا ضرار بن الازور کو گھوڑا البطریق کا مع زین اسکے اور جو کچھ تھا
اُسپر زیور جڑاؤ سونے اور چاندی کا پس لائے ضرار بن الازور وہ سب زیور اپنی بہن کے پاس راوی نے بیان کیا ہے کہ دیکھنے مین
انکی بہن کو کہ نکال لیے تھے انھون نے نگینے جواہر کے اُس زیور سے اور تقسیم کر دیے سب مسلمان کی عورتون پر اور ایک ایک نگینہ
بڑی بڑی قیمت کا تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ لائے گئے قیدی ابو عبیدہ بن الجراح کے سامنے اور اُن سب مین لڑکی
بطریق کی بھی پس درخواست کی عبداللہ بن جعفر نے کہ اسکو مجھے دو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اجازت طلب کرلون مین
اِس مقدمے مین امیر المومنین سے اور لکھا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو متضمن اِس حال کے پس جواب مین لکھا حضرت عمرؓ نے کہ
دے دو اور حوالہ کر دو اسکو عبداللہ ابن جعفر کے راوی نے بیان کیا ہے کہ مقیم رہی وہ عورت انکے نزدیک مدت تک اور سکھلایا
عبداللہ بن جعفر نے اسکو کھانا پکانا اور وہ رومی کھانے اچھے پکاتی تھی پس تھی وہ عبداللہ جعفر کے نزدیک تا زمانہ یزید کے پس
بیان کیا لوگون نے حال اسکا یزید سے اور طلب رہا سکے طلب کیا اُسکو یزید نے پس بھیجدیا عبداللہ بن جعفر نے اسکو یزید کے پاس
عامر بن ربیعہ نے بیان کیا ہے کہ میرے حصے مین غنائم دیر سے کپڑے دیباج حریر کے ملے تھے جسمین صورتین رومیون کی
بنی ہوئی تھین اور منجملہ اسکے ایک کپڑے مین صورت مریم اور عیسٰی علیہما السلام کی تھی پس لگیا مین وہ کپڑے یمن مین
اور بیچا اسکو بعوض قیمت کثیر کے اور مول لیا مین نے اسباب طائفہ یمن اور لکھا مجکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حال نامہ تھا مین ابو عبیدہ
بن الجراح کے ساتھ اِس مضمون کا خط اپنے بیٹے میرے بھائی کے ایسی قسم کے کپڑے میرے پاس بھیجا کہ وہ کام آوین مسلمانون
اور غربا کے نفقہ مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب واپس آیا لشکر مسلمانون کا ساتھ فتح اور غنائم کے لکھا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے ایک خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مشعر حال فتح دیر ابی القدس اور حصول غنائم کے اور تعریف اور شکر گزاری خالد بن الولید
کے اور جو گفتگو انھون نے وقت روانگی دیر ابی القدس کی تھی اور لکھا اور درخواست کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ آپ
خالد بن الولید کو کلمات بشارت اور مہربانی کے لکھین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ لکھا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے
یہ خط وقت روانگی بجانب ہرقل اور بجانب بیت المقدس کے اور لکھا تھا اِسمین حال بعض مسلمانون کا جنھون نے شراب پی تھی
عاصم بن ذوبہ عدری نے بیان کیا ہے کہ موجود تھا مین ملک شام کی لڑائی مین اور فتح دمشق اور اسکے غوطہ مین اور عرب آئے ہوئے
مین سے جنھون نے شراب پی تھی اور پاک جانا تھا اسکو پس بُرا جانا اس امر کو ابو عبیدہ بن الجراح نے پس کہا ایک شخص نے اہل عرب سے
ان لوگون سے اور زیادہ وہ شراف یمن عام تھے ندا کی گروہ مسلمانون کے چھوڑ دو شراب خواری کو اسواسطے کہ وہ کھو دیتی ہے عقل کو اور برتا دیتی ہے
ارتکاب گناہ کو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعنت فرماتے تھے شراب پینے والے کو یہان تک کہ لعنت فرماتے تھے
اسکے لیجانے والے اور طلب کرنے والے کو اُسامہ بن زید اللیثی نے حمید بن عبد الرحمن ابن عوف الغسانی سے روایت کی ہے کہ

نفقہ جرزیہ
بجہت زن
و فرزندان
مساکین
مقرر کنند
۱۲

کہا حمید نے کہ تھا مین ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے ملک شام مین پس لکھی انھون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر فتح بازار کی اور یہ بھی لکھا کہ مسلمانون نے شراب پی اور سزاوار اسکی حد کے ہوے ہین پس روانہ ہوا مین یہ خط لیکر اور پہونچا مدینہ طیبہ مین اور پایا مین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور بیٹھے تھے آپکے نزدیک چند اصحاب آپ کے جنمین حضرت عثمان اور حضرت علی اور طلحہ اور عبد الرحمن ابن عوف رضی اللہ عنہم تھے اور باہم دیگر باتین کر رہے تھے پس دیا مین نے خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس جب پڑھا انھون نے خط کو سوچنے لگے مضمون خط مین پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درے لگائے ہین شراب پینے والے کو اور پوچھا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور کہا کہ تمھاری راے اس معاملے مین کیا ہے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہ اذا سکر ہذا واذا ہذا افتری واذا افتری فعلیہ ثمانون جلدۃ فاجلد فیہ ثمانین جلدۃ پس لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا ان الفاظ سے اما بعد فقد ورد کتابک وفہمتہ من شرب الخمر فاجلدہ ثمانین جلدۃ ولعمری ما یصلح لہم الا الشدۃ والفقر ولقد کان حقہم ان یخشوا ربہم ویعبدوا ربہم عزوجل ویعبدوہ ویومنوا بہ ویشکروہ فمن عاد فاقم فیہ الحد **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ جب پہونچا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور پڑھا اسکو پکار کر منادی مسلمانون کو یہ بات کہ جس شخص پر ہووے حد اللہ کی پس وہ قبول کرے اور لیوے اس حد کو اپنی ذات سے اور توبہ کرے اللہ تعالے کے حضور مین پس ایسا ہی کیا لوگون نے اور جسنے شراب پی تھی اُسنے اجراے حد اپنے اوپر قبول کی پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ مین ارادہ رکھتا ہون انطاکیہ کے جانے کا بقصد رومیون کے اور شاید کہ اللہ تعالے فتح کرے اسکو ہمارے ہاتھون پر پس کہا مسلمانون نے کہ چلو تم جہان منظور ہو تمکو ہم تمھارے تابع حکم ہین پس خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح انکے کلام سے اور کہا کہ مستعد ہو جاؤ تم واسطے کوچ کے پس مین تم سب کو لیکر حلب کو جاؤنگا پس جس وقت ہم حلب کو فتح کر لیوینگے تو اگر خدا نے چاہا پھر متوجہ انطاکیہ ہونگے پس تعجیل کی مسلمانون نے بجانب اصلاح اپنے حالات اور خبر گیری اسباب اور تیاری ساز و سامان جنگ کے پس جب فراغت پائی ابو عبیدہ بن الجراح نے سب کامون سے حکم کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اس بات کا کہ لیوین وہ اپنے نشان عقاب کو جو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے بروز روانگی انکے بجانب ایلہ کے بنایا تھا اور روانہ ہوں آگے فوج کے لشکر زحف کو ساتھ لیکر پس روانہ ہوے خالد بن الولید مقدمۃ لشکر مین اور تھے انکے ساتھ ضرار بن الازور اور رافع بن عمیر الطائی اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور لوگ ایک دوسرے کے پیچھے تھے اور چھوڑا ابو عبیدہ بن الجراح نے دمشق مین صفوان بن عامر السلمی کو اور چھوڑا انکے ہمراہ پانچ سو مسلمانون کو اور روانہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح پیچھے مسلمانون کے اور ہمراہ انکے عرب یمن اور مصر تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ روانہ ہوے ابو عبیدہ ابن الجراح براہ **بقاع** اور لبوہ کے پس جب پہونچے وہان تک بھیجا انھون نے خالد بن الولید کو بجانب حمص کے اور کہا کہ اے ابا سلیمان کوچ کرو تم اللہ تعالے کی برکت اور مدد پر اور جا پڑو تم بر اور تاخت و تاراج کرو ارض عواصم اور قنسرین کو اور مین بعلبک کو روانہ ہوتا ہون اور شاید کہ اللہ تعالے آسان اور میسر کرے ہم پر فتح اسکی پھر رخصت کیا انکو اور روانہ ہوے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیون کے بجانب حمص کے اور متوجہ ہوا ابو عبیدہ بن الجراح بطرف بعلبک کے اور اُسی وقت آیا ایک بطریق جوسیہ سے اور اُسکے ساتھ ہدایا اور تحفے تھے اور مصالحہ کیا اُسنے مسلمانون سے ایک سال کامل کا اور کہا اُسنے

اگر فتح کرلیا تمنے حمص اور بعلبک کو پس ہم تمہارے سامنے حاضر ہونگے اور کسی بات مین تمہارے خلاف نکرینگے پس مصالحہ کیا
اُس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے چار ہزار درہم اور پچاس کپڑے دیباج پر پس جب مضبوط ہوگئی صلح روانہ ہوا ابو عبیدہ بن الجراح
بعلبک کے پس وہ چل کر نہین دور گئے تھے کہ دکھائی دیا ایک ناقہ سوار اور وہ کھائے جاتا تھا زمین کو اپنی تیز روی سے پس ٹھہر گئے
ابو عبیدہ بن الجراح یہانتک کہ اُنکے قریب آیا وہ ناقہ سوار اور وہ اُسامہ بن زید طائی تھے پس پوچھا اُنھون نے کہاں اُسامہ ہم کہاں سے
آتے ہو پس بٹھایا اُسامہ نے اپنے ناقہ کو اور سلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانوں پر اور کہا کہ مین مدینہ منورہ سے آتا ہون
اور دیا اُسامہ نے ایک خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اُنکو پس توڑا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسکی مہر کو اور پڑھا اُسکو اُسمین لکھا تھا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰی اَبِیْ عُبَیْدَۃَ اَمِیْنِ الْاُمَّۃِ سَلَامٌ عَلَیْکَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اللّٰہَ الَّذِیْ
لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاُصَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّہٖ اَمَّا بَعْدُ فَلَا مَرَدَّ لِقَضَاءِ اللّٰہِ وَقَدَرِہٖ مَنْ کُتِبَ فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ کَافِرًا فَلَا اِیْمَانَ لَہٗ وَذٰلِکَ اَنَّ جَبَلَۃَ
بْنَ الْاَیْھَمِ الْغَسَّانِیَّ کَانَ قَدِمَ عَلَیْنَا فِیْ بَنِیْ عَمِّہٖ وَسَرَاۃِ قَوْمِہٖ فَاَنْزَلْتُھُمْ وَاَحْسَنْتُ اِلَیْھِمْ وَاَسْلَمُوْا عَلٰی یَدَیَّ وَفَرِحْتُ بِذٰلِکَ
اِذْ نَصَرَ اللّٰہُ عَضُدَ الْاِسْلَامِ بِھِمْ وَلَمْ اَعْلَمْ مَا فِیْ کَمِیْنِ الْغَیْبِ وَاَمَّا اَسِیْرُنَا اِلٰی مَکَّۃَ حَرَسَھَا اللّٰہُ لِطَلَبِ الْحَجِّ فَطَافَ جَبَلَۃُ بْنُ الْاَیْھَمِ
بِالْبَیْتِ سَبْعًا فَوَطِیَ اِزَارَہٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ فَزَارَۃَ فَسَقَطَ الْاِزَارُ عَنْ کَتِفِہٖ فَالْتَفَتَ اِلَی الْفَزَارِیِّ قَالَ یَا وَیْلَکَ اَتَکْشِفُنِیْ فِیْ حَرَمِ
اللّٰہِ تَعَالٰی فَقَالَ الْفَزَارِیُّ وَاللّٰہِ مَا تَعَمَّدْتُکَ فَلَطَمَ الْفَزَارِیَّ لَطْمَۃً ھَشَّمَ اَنْفَہٗ وَکَسَرَ ثَنَایَاہُ الْاَرْبَعَ فَاَقْبَلَ الْفَزَارِیُّ اِلَیَّ
مُسْتَعْدِیًا عَلٰی جَبَلَۃَ فَاَمَرْتُ بِاِحْضَارِہٖ وَقُلْتُ مَا حَمَلَکَ عَلٰی اَنْ لَطَمْتَ اَخَاکَ فِی الْاِسْلَامِ فَکَسَرْتَ ثَنَایَاہُ الْاَرْبَعَ
وَھَشَمْتَ اَنْفَہٗ فَقَالَ اِنَّہٗ وَطِیَ اِزَارِیْ فَحَلَّہٗ وَاللّٰہِ لَوْلَا حُرْمَۃُ الْبَیْتِ لَقَتَلْتُہٗ فَقُلْتُ قَدْ اَقْرَرْتَ عَلٰی نَفْسِکَ فَاِمَّا اَنْ یَّعْفُوَ عَنْکَ
وَاِمَّا اَنْ اٰخُذَ مِنْکَ الْقِصَاصَ لَہٗ فَقَالَ اَتَقْتَصُّ مِنِّیْ وَاَنَا مَلِکٌ وَھُوَ سُوْقِیٌّ قُلْتُ قَدْ شَمِلَکَ وَاِیَّاہُ الْاِسْلَامُ
بِالْفَضْلِ اِلَّا بِالْاِسْلَامِ فَقَالَ یَا عُمَرُ تَتْرُکُنِیْ اِلٰی غَدٍ فَتَقْتَصُّ مِنِّیْ فَقُلْتُ لِلْفَزَارِیِّ تَتْرُکُہٗ اِلٰی غَدٍ فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا کَانَ اللَّیْلُ
رَکِبَ فِیْ بَنِیْ عَمِّہٖ وَتَوَجَّہَ اِلَی الشَّامِ اِلَی الْکَلْبِ الطَّاغِیَۃِ وَاَرْجُوْ اَنْ یَّظْفَرَکَ اللّٰہُ بِہٖ فَانْزِلْ عَلٰی حِمْصَ وَلَا تَبْعُدْ عَنْھَا
فَاِنْ صَالَحَکَ اَھْلُھَا فَصَالِحْھُمْ وَاِنْ اَبَوْا فَقَاتِلْھُمْ وَابْعَثْ عُیُوْنَکَ اِلَی الطَّاغِیَۃِ وَکُنْ عَلٰی حَذَرٍ مِّنَ الْمُتَنَصِّرَۃِ وَالسَّلَامُ
عَلَیْکَ وَعَلٰی مَنْ مَّعَکَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط کو آہستہ آواز سے
پڑھا اسکو دوبارہ بلند آواز سے پھر میل اور رجوع کیا بطلب حمص کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ایک تہائی لشکر
لیکر پہلے وہان پہونچ گئے تھے پس پہنچے تھے وہان روز جمعہ ماہ شوال سن چودہ ہجری مین اور تھا وہان ایک بطریق
ہرقل کی طرف سے اور نام اسکا نقیطا ابن گرگس تھا اور بروز پہونچنے خالد بن الولید کے وہ مرگیا تھا پس جب دیکھا
اہل حمص نے کہ لشکر خالد بن الولید اور مسلمانوں کا وہان پہونچ گیا ہے جمع ہوے وہ سب ایک بڑے کنیسہ مین اور کہا انکے
بطریق نے اُنسے کہ جان لو تم لوگ اس امر کو کہ ساتھی یا بادشاہ کا مرگیا اور بادشاہ کو ان اہل عرب کی خبر نہین ہے اور وہ لوگ
ہمارے اوپر آئے ہین حالانکہ یہ بات خلاف ہمارے ظن اور علم کے واقع ہوئی اور ہم جانتے تھے کہ وہ لوگ ہمارے یہان

نہ آوینگے جبتک کہ جوسیہ اور بعلبک کو فتح نہ کرلینگے اور اگر لڑوگے تم اُنسے اور بادشاہ کو خبر لکھ کر لشکر اور سردار بھیجنے کی درخواست کروگے پس تحقیق اہل عرب کسی ایک کو لشکر بادشاہ سے تم تک نہ آنے دینگے اور تمھارے نزدیک سامان کھانے کا نہین ہی جو باعث قوت وقت محصور ہونے کے ہوگا پس اُن لوگون نے کہا کہ تیری رائے اس معاملے مین کیا ہی اُسنے کہا کہ مصالحہ کرلو تم مسلمانون سے اُس چیز پر جسکو وہ چاہین اور طلب کرین تمسے اور کہو تم کہ ہم تمھارے تابع ہین اور تمھارے سامنے قابو مین ہونگے اگر فتح کرلوگے تم حلب اور قنسرین کو اور شکست دوگے ہرقل بادشاہ کے لشکر کو پس بعد اس قرارداد کے جب قوم مسلمان ہمارے یہان سے چلے جائینگے کسی کو بھیج کر طلب کرینگے ہم ہرقل سے لشکر کثیر کو اور ایک سردار اُسکے گھر والون یا اُسکے حاجبون سے اور اکٹھا ہوجائیگا ہمارے واسطے غلہ اور سامان اور بعد اُسکے ہم لڑینگے اُنسے پس قرین صواب دید سمجھا قوم نے اُسکی رائے کو اور کہا اُس سے کہ تو اپنی اچھی تدبیر اور رائے سے ہمارے اس کام کا سامان اور بندوبست کردے پس بھیجا بطریق نے ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح کے پاس جاثلیقا کو جو اُسکے نزدیک معزز تھا واسطے منعقد کرنے صلح کے اُنکے اور مسلمانون کے بیچ مین پس نکل کر روانہ ہوا اور پہونچا ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس اور اُنسے صلح کے باب مین اور جو بطریق نے درباب چلے جانے مسلمانون کے بجانب حلب اور قنسرین اور عواصم اور انطاکیہ کے کہا تھا بات چیت کی پس قبول اور منظور کیا اُسکو ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اور مصالحہ کیا اہل حمص سے بارہ ہزار دینار اور دو سو کپڑے دیباج پر اور مدت صلح کی ایک سال قرار پائی کہ ابتدا اُسکی ماہ ذیقعدہ اور انتہا شوال سن پندرہ ۱۵ ہجری تھی

راوی نے بیان کیا ہی کہ مضبوط ہوگئی صلح اور نکلے بازاری لوگ حمص سے اور معاملہ خرید و فروخت اشیا کا مسلمانون سے جاری کیا اور دیکھا اہل حمص نے جو انحرفی اہل عرب کی خرید و فروخت مین اور نفع کثیر حاصل کیا اُن لوگون نے اور ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بلایا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اور ساتھ کیا اُنکے چار ہزار سوار قوم لخم اور جذام اور کندہ اور کہلان اور سنبس اور نبہان اور طی اور خولان سے اور کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہ ای ابا سلیمان روانہ ہو تم یہ لشکر لیکر اور قصد کرو تم معرات کا اور نزدیک ہو تم حلب سے اور تاخت تاراج کرو بلاد عواصم کو اور پھر واپس آؤ تم اپنے پیچھے کو اور بھیجو تم جاسوس اپنے تاکہ لادین وہ لوگ خبر تمھارے پاس اور دیکھو تم اور دریافت کرو اس امر کو کہ قوم کا کوئی معین اور مددگار اُنکی قوم سے ہی یا نہین پس منظور کیا اس بات کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور لیا نشان اپنا اور آگے ہوے لشکر کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور پہونچے بمقام تیزر کے اور وہان نہر مقلوب پر دو دن قیام کیا پھر بلایا اُنھون نے مصعب بن محارث الیشکری کو اور ساتھ کیا اُنکے پانچ سو سوار اور حکم کیا اُنکو کہ تاخت تاراج کرین بلاد عواصم کو اور روانہ ہوے خالدؓ بن الولید بجانب کفرطات اور پھر وہان سے بطرف معرات سے دیرسمعان تک اور مقرر کیا اُنھون نے اپنی فوج کو اسطرح پر کہ لوٹتے تھے وہ داہنی بائین گاؤن کو اور حاصل کرتے تھے غنائم اور قیدی پس جب بوجھل ہوگئے اُنکے ہاتھ غنائم اور قیدیون سے پھر آئے خالدؓ بن الولید ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس پس جب دیکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے غنائم اور قیدیون کو جو اُنکے ساتھ تھے بہت خوش ہوے اور ابو عبیدہؓ بن الجراح اسی حال مین تھے کہ دفعۃً سنا اُنھون نے ایک بڑا شور جو واقع ہوا بسبب کلمات تہلیل اور تکبیر کے اور تھے وہ کچھ مرد مسلمان اور اُنکے ساتھ ایک بڑی جماعت تھی پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ ای ابا سلیمان یہ کون لوگ ہین خالد بن الولید نے کہا

کہ ای سردار یہ مصعب بن محارث الیشکری ہین جنکے واسطے بنایا تھا مین نے ایک نشان پانچسو سوار پر انکی قوم اہل یمن سے اور انھون نے
تاخت وتاراج کیا زمین عواصم کو اور آئے ہین قیدی اور مال لیکر پس ملاقات کی انسے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے اور دیکھا انکے ساتھ ایک بڑا
گلہ گاے اور بکریون اور بزادین کا جنپر مرد اور عورتین اور لڑکے سوار تھے اور انکے پیچھے چلاہٹ اور شدت رونیکی آواز تھی پس متوجہ
ہوئے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح آواز شور و غل کی طرف اور تھے وہ کفار اہل زمین بندھے ہوئے رسیون مین اور روتے تھے اپنے لڑکے
بالون اور لٹ جانے گھرون اور مالون پر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے ترجم سے جو کبھی انسے جدا نہین ہوتا تھا کہ پوچھ تو انسے کہ کیون روتے ہو تم
اور کس وجہ سے داخل نہین ہوتے ہو دین اسلام مین اور کیون نہین طلب کرتے ہو ذمہ داری کو اور کیون بے ڈر نہین ہو جاتے ہو اپنی جان
اور مالون اور لڑکے بالون سے پس کہا ان لوگون نے کہ ہم قوم دور کے رہنے والے ہین اور تمھارے اخبار ہمکو پہنچتے تھے اور نہین جانتے تھے
ہم کہ تم لوگ ہم تک پہونچ گئے پس نہین خبر ہوئی ہمکو یہانتک کہ آگئی ہمپر یہ قوم تمھاری پس لوٹ لیا انھون نے ہمارے مالون کو اور
باندھ لیا ہمکو رسیون مین اور لے لیا ہمارے جانورون کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ کہتے ہین کہ قریب چار سو کے
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے انسے کہ اگر احسان کرین تمپر اور رہا کرین قید سے اور پھیر دیوین تمکو تمھاری اولاد کو پس آیا
تم ہمارے مطیع ہوگے اور جزیہ اور خراج دوگے ہمکو انھون نے کہا کہ یہ باتین ہمارے ساتھ کون کریگا اور ہم تو تمھارے سب
شرائط پر عمل کرینگے پس بعد اس گفتگو کے آئے ابو عبیدہ بن الجراح روسائے مسلمین کے پاس اور کہا انسے کہ میری راے یہ ہے کہ امن
دون مین اس قوم کو قتل سے اور پھیر دون انکو انکے لڑکے بالون کو پس ہو جاوینگے وہ لوگ ہمارے تابعدار اور آباد کرینگے زمین
کو اور لوگے تم خراج اور جزیہ انکا پس تم لوگ اس باب مین کیا کہتے ہو کہ مین بدون تمھارے مشورے کے کوئی کام نہین کرتا ہون
پس کہا مسلمانون نے کہ ای سردار حکم اور راے وہی ٹھیک ہے جو تم کہو اور کرو اگر تمھارے نزدیک یہ اقرب صلاح ہے مسلمانون کے واسطے
پس کرو تم جو تمنے تجویز کیا ہے پس مقرر کیا انھون نے ہر شخص کے ذمے انمین سے چار دینار اور اسی طرح سے لکھا تھا انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
پھر بعد اسکے پھیر دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکے اہل و عیال اور موال کو اور چھوڑ دیا انکو اور ساکن کر دیا انکو انکی زمینون مین
اور لکھ لیے نام انکے اور حکم کیا انکو واپس جانے کا پس پھر گئے وہ اپنے وطنون کو اور جب قرار پکڑا انھون نے اپنی جگھون پر تو
آگاہ کیا ان لوگون نے اپنے قرب و جوار کے لوگون کو عادت نیک عرب اور انکی عدل انواع نیکیون سے اور کہا انسے کہ ہم جانتے تھے
کہ اہل عرب ہمکو مار ڈالینگے اور ہمکو اور ہماری اولاد کو غلام بنا دینگے پس رحم کیا انھون نے ہمپر اور مقرر کر لیا ہمسے جزیہ اور خراج کو
پس جب سنا قرب و جوار کے رومیون نے یہ حال آئے وہ لوگ ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کے پاس بطلب امان اور اقرار ادا جزیہ کے پس
قبول کیا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے انکی درخواست کو اور لکھ لیے نام انکے قلعون اور گانؤن کے اور پہونچی یہ خبر اہل قنسرین اور حاضر کو کہ
ابو عبیدہ رضہ بن الجراح امان دیتے ہین اس شخص کو جو انکے پاس جاتا ہے پس بہتر اور پسندیدہ جانا انھون نے اس امر کو کہ حاصل کرین وہ اپنے
واسطے امان کو ابو عبیدہ رضہ بن الجراح سے اور متفق الراے ہوئے وہ لوگ اس بات پر کہ بھیجین کسی ایلچی کو بدون علم اور آگہی اپنے
بطریق حاکم کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ تھا حاضر اور قنسرین مین ایک بڑا بطریق البطارقہ بادشاہ اور تھا وہ بہت سخت

لڑائی کا جوانمرد اور وہان کے لوگ اُس سے ڈرتے تھے اور نام اُسکا لوقا تھا اور حاکم حلب سے ملک اور سلطنت مین دشمنی رکھتا
واقدی رحمۃ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ ہرقل بادشاہ نے دونون کو اپنے پاس بلا کر کہا تھا کہ اہل عرب کے مقدمے مین تمھاری کیا رائے ہے
پس کہا تھا دونون نے بادشاہ سے کہ ہم اُنمین نہین ہین کہ چھوڑ دیوین اپنے ملک کو بدون لڑے بھڑے اہل عرب سے پس وعدہ کیا تھا ہرقل
نے اُنسے لشکر کے بھیجنے کا اُنکے پاس اور وہ دونون اس امر کی راہ دیکھتے تھے اور ہر ایک کے ساتھ اُن دونون مین سے دس دس ہزار سوار
تھے مگر وہ دونون اکٹھے نہین ہوتے تھے پس جب سُنا حاکم قنسرین نے ارادہ اہل قنسرین کا واسطے صلح کے ابو عبیدہ بن الجراح رض سے
شدت سے غضبناک ہوا اُنپر اور ارادہ مکر و فریب کا اُنکے ساتھ کیا پس بلایا اُسنے اہل قنسرین کو اپنے پاس اور کہا کہ او بنی الاصفر عباد المسیح
کیا رائے دیتے ہو تم اس بارے مین کہ کیا کرون مین اہل عرب کے مقدمے مین اور تم گویا اُنکے سامنے ہو اور وہ آئے ہین ہماری طرف پس
فتح کرلینگے وہ ہمارے شہر کو جیسا کہ فتح کیا ہے اُنھون نے تمام شہرون کو پس جواب مین کہا اُن لوگون نے کہ اے سردار ہمنے سنا ہے کہ وہ
لوگ اہل وفا اور ذمہ داری کے ہین اور بتحقیق فتح کیا ہے اُنھون نے اکثر بلاد شام کو پس جو شخص لڑا اُنسے قتل کیا اُنھون نے
اسکو اور لونڈی اور غلام بنایا اُسکی اولاد کو اور جو شخص داخل ہوا اُنکی ذمہ داری اور اطاعت مین اُسکو برقرار اور قائم رکھا
اُسکے شہر مین اور ہو گیا وہ بے ڈر اُنکے دبدبہ سے اور رائے ہماری نزدیک یہ ہے کہ مصالحہ کرلیوین ہم اُنسے اور ہو جاوین بے ڈر اپنی جانون پر
بطریق نے کہا کہ کلام نیک کیا اور مشورہ بہتر دیا تم لوگون نے اسواسطے کہ یہ عرب فتحمند ہوئے ہین ہر شخص پر جو لڑا ہے اُنسے درہم
منعقد کرینگے اُنسے صلح کو ایک سال کامل کے واسطے یہانتک کہ پورا کرلینگے ہم لشکر کو ہرقل بادشاہ کے پاس سے اور بالکین پھرینگے ہم اُنکی
طرف حالانکہ وہ مطمئن اور بے خوف ہونگے پس ہلاک کر ڈالینگے ہم اُن سب کو پس کہا اُن لوگون نے کہ تو جو تونے تجویز کیا ہے اور متفق ہوئی رائے
اہل قنسرین اور رائے بطریق کی اس امر پر اور اُنکے دلون مین غدر اور فریب کی بات تھی پس بلایا لوقا بطریق نے ایک شخص اپنے ہمراہیون سے
جسکا نام اصطخر تھا اور تھا وہ شخص بڑا راہب اور عالم دین نصرانیہ کا اور دین یہودیہ کو بھی جانتا تھا اور زبان عربی مین بھی فصیح تھا
پس کہا لوقا نے کہ جا تو سرداران اہل عرب کے پاس اور کہہ اُنسے کہ مصالحہ کرلیوین ہمسے ایک سال کامل کے واسطے یہانتک کہ مٹا دینگے اور
ہلاک کرینگے ہم اُنکو ساتھ حیلے اور مکر کے اور لکھا اُسنے ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح رض کے جسکا مضمون بعد ذکر کرنے کلمات
کفر کے یہ تھا کہ شہر ہمارا باز رکھنے والا ہے اور اُسمین آدمی اور سامان اور رکھانا بہت ہے اور کسی چیز کی کمی نہین ہے اور تم اگر چاہین پس ہمکو
گھیرے اور یہان مقیم رہو گے تب بھی ہمپر قادر نہو سکو گے اسواسطے کہ بادشاہ نے کمک طلب کی ہے رومیون کی تمھارے مقابلے مین
خلیج سے رومۃ الکبری تک اور ہم مصالحہ کرتے ہین تمسے ایک سال کے واسطے یہانتک کہ دیکھین ہم شہرون کو کہ کسکی ملکیت اور قبضے
مین آتے ہین اور چاہتے ہین کہ مقرر ہو جاوے ایک نشانی ہمارے تمھارے بیچ مین حد قنسرین اور عواصم سے یہانتک کہ جسوقت ارادہ کرین اہل عرب
تاخت اور تاراج کرنے کا اور دیکھین اُس نشانی کو پھر جاوین اور باز رہین دست اندازی سے اور ہم بادشاہ سے حالت پوشیدگی مین تمسے
مصالحہ کرتے ہین کسواسطے کہ اگر بادشاہ کو معلوم ہو جاویگا یہ حال تو مار ڈالیگا وہ ہمکو اور سلامتی ہو تمپر پھر بھاری اور عمدہ خلعت دی
اصطخر کو اور دیا اُسکو ایک استر اپنی سواری کا اور ساتھ کیا اُسکے دس غلامون کو اور روانہ ہوا اصطخر اور پہونچا

حمص میں اور پایا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس حال میں کہ پڑھتے تھے وہ نماز عصر کی ساتھ لوگوں کے پس ٹھہر گیا
اصطخر اور دیکھتا تھا وہ مسلمانوں کے فعل کو پس جب فارغ ہوئے مسلمان نماز سے نظر کی بجانب قس اور اُسکے ساتھیوں کے
اور معلوم کیا اُنھوں نے کہ وہ ایلچی ہے پس نزدیک گئے اُسکے عبد اللہ بن ربیعہ اور پوچھا کہ تو کون ہے اُسنے کہا کہ میں ایلچی ہوں اور میرے
پاس ایک خط ہے پس سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے لائے اُسکو اور تھے داہنی جانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے خالد بن الولید
اور بائیں جانب عبد الرحمن ابن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور مسلمان آگے سامنے تھے پس ارادہ کیا قس نے سجدہ کرنے کا پس باز رکھا ابو عبیدہ
بن الجراح نے اسکو سجدہ کرنے سے کہ ہم لوگ بندگان خدائے غالب اور بزرگ کے ہیں ہم میں برے بھی ہوتے ہیں اور اچھے بھی ہوتے ہیں
پس جو برے ہیں اُنکے واسطے دوزخ ہے جسمیں آواز سخت ہے مثل آواز خر کے اور جو اچھے ہیں وہ بہشتی ہیں پس پکار کر پوچھا اُس سے
خالد بن الولید نے کہ اے شخص کیا تیرا حال ہے اور تو کون ہے اور کسکا بھیجا ہے اُسنے کہا کہ آیا تم سردار قوم کے ہو خالد بن الولید نے
کہا نہ بلکہ میں ایک شخص ہوں قوم سے اور یہ یعنی ابو عبیدہ بن الجراح ہمارے سردار ہیں اصطخر نے کہا کہ میں ایلچی بھیجا ہوا حاکم قنسرین کا
اور حاضر ہوا ہوں بجانب تمھارے سردار کے پھر نکالا اُسنے خط اور دیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس لیا اُنھوں نے خط اور
پڑھ کر سنایا مسلمانوں کو پس جب سنا خالد بن الولید نے مضمون اور صفت اُنکے شہر اور کثرت آدمیوں اور زاد کی اور دھمکانا اُنکا
ساتھ لشکروں ہرقل کے حرکت دی اپنے کو اور کہا اے سردار قسم ہے حق اُسکی کی جسنے تائید ہماری کی ساتھ مدد دینے اور گرامی کیا
ہمکو امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہ تحقیق یہ خط ایسے شخص کا ہے جسنے نہیں ارادہ کیا ہے اس خط سے مصالحے کا اور نہیں چاہتا ہے
وہ مگر مکر کرنا ہمارے ساتھ پس قبول کرو تم اُسکی درخواست کو اور چلو یہانتک کہ اُترو اُسپر پس قسم ہے حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی اور قسم ہے حق بیعت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امارت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ ہم آمیختہ کردینگے ہم اُسکو
اور اُسکے شہر والوں کو غنیمت واسطے مسلمانوں کے اور ڈراوینگے ہم بسبب اُنکے اوروں کو جو گرد نواح میں اُنکے اہل حصنوں اور
قلعوں اور دیروں سے ہیں ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ توقف کرو اے ابا سلیمان اسواسطے کہ اللہ تعالے نے
اپنے امور غیبی اور پوشیدہ پر کسی کو آگاہی نہیں دی ہے اور سوائے اللہ تعالے کے کوئی حال پوشیدہ بندوں کا نہیں جانتا ہے
حالانکہ اُنھوں نے ہمکو طلب کیا ہے بجانب صلح کے ہے پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے سردار نہ مصالحہ کرو تم اُنسے مگر ہمیشہ کے واسطے
پس اگر منظور کریں وہ اس امر کو تو بہتر ہے ورنہ چھوڑ دو اُنکو اُنکے حال پر اور ہم اُنکے واسطے ساتھ مدد اللہ کے مثل آگ کے کافی ہیں
راوی نے بیان کیا ہے کہ اصطخر سنتا تھا یہ گفتگو خالد بن الولید کی اور اُنکی فصاحت بیانی کو اور ظاہر ہوئی اس کلام میں چالاکی
اور شدت اور شجاعت اُنکی پس سامنے آیا وہ خالد بن الولید کے اور کہا کہ اے سردار کیا نام ہے تمھارا اور کس شیخ اور نشان سے تم ہو
اہل عرب کے بیچ میں کہ بہ تحقیق ہمنے سنا ہے کہ تمھارے ساتھ ایسے لوگ ہیں کہ بعض اُنکے افضل ہیں بعض سے شدت اور شجاعت میں
پس کہا اُنھوں نے کہ میں خالد بن الولید المخزومی ہوں میں دلیر جنگجو ہوں میں تلوار مٹانے والی اور ہلاک کرنے والی ہوں اصطخر نے
کہا کہ بہ تحقیق معلوم کیا میں نے کہ تم اہل شجاعت سے ہو اور قسم ہے حق مسیح کی کہ میں نے پہچان لیا تھا جسوقت دیکھا تھا اور سنا تھا

کلام تمھارا اور اسی طرح سے تمھارے حال کی ہمکو خبر پہونچی تھی کہ چالاک مضبوط ہو اور دلیر جنگجو ہو اور یہی بات تمھاری ہمکو
پہونچی ہی بلکہ عادات نیک اور راستی قول اور نرمی طبیعت تم لوگون کی اور جوانمردی اور مردمی تمھارے گروہ کی بھی اُس شخص کی نسبت
تمھارے پاس آتا ہی جسنے سنتی ہی اور تم اُمت نبی رحیم کے ہو اور اُمت ہماری مرحومہ ہی تم سے ہوا ہمین معاملے کو خلاف ان سب باتون کے دیکھتا ہون اسواسطے
کہ تم سے مصالحہ چاہتے ہین پس انکار کیا تمنے اور ہم طالب امن ہین تم سے پس باز رکھتے ہو تم پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ
ہم ایسی قوم ہین کہ مکر و فریب مین نہین آتے ہین اور پہچان لیتے ہین ہم کلام مکر و فریب کا اور تحقیق جان لیا ہی ہمنے اس امر کو تمھارے
مضمون خط سے در باب صلح کے پس بحالت صلح کے اگر آویگا لشکر بادشاہ کا اور رہا ہوگے تم قوت اپنی جانب کی توڑ دوگے عہد ہمارا
اور ہوگے تم پہلے اُن لوگون کے جو ہمسے لڑینگے اور اگر دیکھوگے تم غلبے کو تو بھاگ جاؤگے بجانب فرمانبردارون کے پس اگر تو چاہتا ہے
کہ ہم تیرے ساتھ صلح کرین تو اس اقرار سے کرینگے کہ نہ لڑینگے ہم بدون اسکے کہ ہو جاوے ایکسال کامل پس اگر آملا تم مین کوئی لشکر
اس سال مین ہرقل کی طرف سے پس اُس لشکر سے ہم ضرور لڑینگے اور جو شخص تم مین کا مقیم رہیگا شہر مین اور لشکر کے ساتھ شریک
ہوکر نہ لڑیگا اُس سے ہماری صلح بدستور رہیگی اور کچھ تعرض ہم اُس سے نکرینگے اصطخر نے کہا کہ ہمنے یہ صورت منظور کی پس اسی مضمون کی ایک
دستاویز تم لکھ دو پس کہا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ ای سردار لکھ دو تم اسکے واسطے ایک دستاویز مصالحہ لکھا گیا کہ
جسکی ابتدا چاند ماہ ذیحجہ سنہ چودہ ہجری ہوگی پس ایسا ہی کیا اُنھون نے پس جب فارغ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح دستاویز کے
لکھنے سے اصطخر نے اُنسے کہا کہ ای سردار ہمارے شہر کی حد معلوم اور مشہور ہی اور ہمارے شہر کے سامنے حاکم حلب کا ہی اور اُسکے شہر کی بھی
حد ہی اور ہم چاہتے ہین کہ تم مقرر کرو ہمارے واسطے اُس جگہ مین جو ہمارے اور مسلمانون اور رومیون کے بیچ مین ہی کوئی علامت
کہ تمھارے ساتھی اُس علامت سے تجاوز نکرین پس راضی ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اس امر پر اور کہا اس سے کہ یہ بات اچھی
ہی اور مین مقرر کرکے بھیج دونگا کسی شخص کو کہ وہ نشانی حد کی بناویگا تمھارے واسطے پس کہا اصطخر نے کہ تم کسی کو اپنے
ساتھیون سے نبھیجو بلکہ ہم ایک ستون بنا کر کھڑا کرینگے اور اُسپر صورت ہرقل بادشاہ کی ہوگی پس جب دیکھین تمھارے ساتھی
اُسکو نہ تجاوز کرین اُس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تو ایسا ہی کر اور دے دی دستاویز صلح کی اسکو اور پکار کر کہا
ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے اور تاخت اور تاراج کرنے والے لوگون سے کہ جو شخص دیکھے ستون کو نہ تجاوز کرے اُس سے
بلکہ تاخت تاراج کرے زمین حلب اور اسکی حد کو اور نہ تجاوز کرے ستون سے وہ شخص اور پہونچا دے خبر اسکی حاضر غائب کو
پس واپس گیا اصطخر بجانب حاکم قنسرین کے اور دے دیا صلحنامہ اور مطلع کر دیا اسکو سب گفتگو سے جو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
کے ساتھ ہوئی تھی پس خوش ہوا وہ اور بنایا اُسنے ایک ستون اور اُسپر صورت ہرقل بادشاہ کی اس حیثیت سے کہ وہ بیٹھا ہوا ہی تخت پر
کہا ہی ملک مین واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ بعد اسکے گروہ مسلمانون کے تاخت تاراج کرتے تھے انتہاے بلاد حلب اور
حمص اور انطاکیہ کو اور نگاہ رکھتے تھے حد قنسرین اور حاضر کو اور نزدیک نہین جاتے تھے عمرو بن عبد العزیز نے بسلسلہ راویون
کے بیان کیا ہی کہ صلح مسلمانون سے ساتھ اہل قنسرین اور حاضر کی چار ہزار دینار دمشقی اور ایکسو اوقیہ چاندی اور ایکہزار

بڑے حلب کے اور ایک ہزار وسق غلے پر واقع ہوئی تھی عامر بن رفاعہ نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح سنا میں نے معاذ بن جبل کو
بیان کرتے ہوئے مگر وہ چار سو وسق غلہ ذکر کرتے تھے **واقدی** رحمۃ اللہ نے ملتمس رض بن عامر سے روایت کی ہے کہا ملتمس نے
کہ تھے ہم بعض تاخت میں کہ دفعتہً دیکھا ہمنے بجانب ستون کے اور اوسپر صورت ہرقل بادشاہ کی تھی پس متعجب ہوئے ہم اس سے
اور ہم لوگ اسکے گرد گھومتے اور گھوڑا دوڑاتے تھے اور انکو کاوے پھیرنا سکھلاتے تھے اور قصد کیا اور دوڑے ابو جندلہ بن سہیل
بن عمرو اور انکے ایک چلانے تھے وہ ایک تیر کو اور ہم چاہتے تھے کہ بازی کے کھیل میدان میں کھیلیں اور ابو جندلہ کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا
پس جب نزدیک ہوا گھوڑا انکا منہ پھیر نیزے کا ہرقل کی تصویر سے اور یہ امر انسے قصداً اور عمداً نہیں ہوا پس اندھی ہوگئی نیزے سے آنکھ
تصویر کی اور رومی غلام حاکم قنسرین کے مامور بحفاظت ستون کے تھے پس گیا بعض انمین کا پاس حاکم کے اور یہ حال اس سے بیان کیا
پس دی اسنے ایک صلیب سونے کی اپنے بعض ساتھیوں کو اور سپرد کیا اسکے ایک سو سوار رومی جو کپڑے دیباج کے پہنے اور انکی گردن
میں پٹکے تھے اور حکم کیا اصطخر کو کہ جاوے انکے ساتھ اور کہا اس سے کہ جا تو سردار عرب کے پاس اور کہہ اُنسے کہ غدر اور فریب کیا تمنے ہمسے اور نہ
وفا کیا اپنی ذمہ داری کو اور جس شخص نے فریب کیا وہ خوار ہوا پس لیا اصطخر نے صلیب کو اور چلا ساتھ ایکسو سوار کے یہانتک کہ آیا
ابو عبیدہ رض بن الجراح کے پاس پس جب دیکھا مسلمانوں نے بجانب صلیب کے اور انکے کہ وہ بلند تھی دوڑے مسلمان اور اوندھی کر دیا اسکو
اور اٹھ کھڑے ہوئے ابو عبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ اور استقبال کیا انکا اور پوچھا تم کون ہو اصطخر نے کہا کہ میں ایلچی ہوں بھیجا ہوا حاکم
قنسرین کا تمھارے پاس اور تحقیق تمنے غدر اور نقض عہد کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیا سبب ہے ہمارے توڑ دینے کا تمھاری صلح کو اور کسنے توڑا ہے
اسکو انھوں نے کہا کہ اس شخص نے توڑا ہے جسنے اندھا کر دیا ہے آنکھ ہمارے بادشاہ کی ابو عبیدہ رض بن الجراح نے کہا قسم ہے حق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجکو یہ حال معلوم نہیں ہے اور قریب ہے تحقیقات کرونگا میں اسکی پھر پکار کر کہا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے اہل عرب
کو کہ اے گروہ عرب جس شخص نے پھوڑی ہو آنکھ تصویر کی وہ مجکو اس امر سے آگاہ کرے ابو جندلہ ابن سہیل نے کہا کہ یہ امر مجھسے ہوا ہے بغیر قصد
اور ارادے کے پس کس امر پر تم لوگ راضی ہو کافروں نے کہا کہ نہ راضی ہونگے ہم یہانتک کہ پھوڑ ڈالینگے آنکھ تمھارے بادشاہ کی اور
اس کلام سے انکا قصد یہ تھا کہ وفائے ذمہ داری مسلمانوں کا امتحان کریں پس ابو عبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں موجود ہوں
کرو تم میرے ساتھ اسی طرح جیسا کہ تمھاری تصویر کے ساتھ کیا گیا ہے انھوں نے کہا کہ اس امر میں ہماری رضامندی نہوگی بلکہ رضامندی
ہماری اسمین ہے کہ تمھارے بڑے بادشاہ کے ساتھ جو کل عرب کے مالک ہیں ایسا کریں ابو عبیدہ رض بن الجراح نے کہا کہ آنکھ ہمارے بڑے بادشاہ کی
بڑی باز رکھنے والی ہے اس امر سے **راوی** نے بیان کیا ہے کہ پس ہم اور خشمناک ہوئے مسلمان جسوقت کافروں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی
آنکھ کا ذکر کیا اور ارادہ انکے مار ڈالنے کا کیا پس منع کیا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے انکو اس امر سے پس کہا مسلمانوں نے کہ ہم لوگ اپنے
امام کے عوض میں جان فدا کرنے اور آنکھیں دینے پر موجود ہیں پس جب اصطخر نے مسلمانوں کا ارادہ نسبت اپنے قتل کے دیکھا کہا نہ پھوڑینگے ہم
اصلی آنکھ کو اور نہ تمھاری آنکھیں مگر بناوینگے ہم تصویر تمھارے سردار کی ایک ستون پر اور ویسا اسکے ساتھ کرینگے جیسا کہ تمنے
ہمارے بادشاہ کی تصویر کے ساتھ کیا پس مسلمانوں نے کہا کہ ہمارے ساتھی نے یہ امر عمداً اور قصداً نہیں کیا ہے اور تم یہ امر عمداً کیا چاہتے ہو

پس ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہا کہ چھوڑ دو اور توقف کرو تم لوگ اس امر مین پس اگر راضی ہو وین یہ لوگ ساتھ بری
تصویر کے تو مین اسکو منظور کرتا ہون کہ بیوفائی اُسمین نکروںگا اور نہ کہینگے یہ لوگ ہماری نسبت کہ عہد کیا تھا تمنے پھر بیوفائی
کی ہمنے اسواسطے کہ یہ قوم احمق اور بیعقل ہین پھر منظور کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر کو راوی نے بیان کیا ہے کہ بنائی
رومیون نے ایک تصویر مثل صورت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ایک ستون پر جسمین دو شیشے کی آنکھین تھین پس آگے آیا
ایک شخص اُنمین کا بحالت خشمناکی کے اور پھوڑ دی اُسنے آنکھ تصویر کی اپنے نیزے سے پس واپس گیا اُسطرح بجانب حاکم قنسرین کے
اور آگاہ کیا اُسکو اس حال سے پس کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ ایسی ہی باتون سے سب ارادے اُنکے پورے ہوتے ہین پس ابو عبیدہ
بن الجراح تاخت و تاراج کرتے تھے اُنکی بانتظار خبر حمص کے پس تمام ہونے سال کے اور دیر ہوئی ابو عبیدہ بن الجراح کو خبر ہونے
مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کہ نہ دیکھا اُنھون نے کوئی خط اُنکا اور نہ کسی فتح کو پس برا جانا اُنکے کام کو اور ہر طرح کا گمان کیا
اُنکی نسبت اور جانا کہ اُنکے دل مین نامردی سما گئی ہے اور میل کیا ہے اُنھون نے بیٹھے رہنے پر جہاد سے پس خط لکھا اُنکو اسی
عبارت اور مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم الی ابی عبیدہ بن الجراح سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو و اصلی
بتقوی اللہ و احذرک معصیتہ و انہاک ان تکون ممن قال اللہ فیہم فی کتابہ قل ان کان اباءکم و ابناءکم
و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم الآیہ صلی اللہ علی خاتم النبیین اور روانہ کیا خط اُنکے پاس پس جب پڑھا ابو عبیدہ
بن الجراح نے خط اور سنا یا مسلمانون کو جانا اُنھون نے اس امر کو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ برانگیختہ اور آمادہ کرتے ہین اُنکو جہاد پر
اور نادم ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح مصالحہ قنسرین سے اور نہ تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ رویا مضمون خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
اور کہا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار کس چیز نے باز رکھا ہے تمکو جہاد سے پس چھوڑ دو تم اہل قنسرین کو اور ارادہ
کرو تم ہمکو ساتھ لیکر حلب اور انطاکیہ کا اور شاید اللہ تعالی فتح کرے اسکو اگر چاہا اللہ تعالی نے اور تحقیق گذر گئی مدت اور نہین باقی رہے
مگر تھوڑے دن پس ارادہ روانگی کا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب حلب کے اور طیار کیا ایک نشان واسطے مصعب بن محارث
الیشکری کے اور بنایا دوسرا نشان واسطے سہیل بن عمرو کے اور سردار کیا عیاض بن غنم الاشعری کو اُنکے مقدمہ لشکر پر اور پیچھے اُنکے مقرر کیا
خالد بن الولید کو اور روانہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح بجانب رستن کے اور مصالحہ کیا وہان کے لوگون سے اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح
بطرف حمات کے پس آئے وہان کے لوگ اور تھی اُنکے ساتھ انجیل جسکو اُٹھائے ہوئے تھے راہب اپنے ہاتھون مین اور قسیس آگے قوم کے تھے
اور وہ آئے تھے واسطے مصالحہ کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو ٹھہرایا اُنکو اور پوچھا کہ کیا چاہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم چاہتے ہین
کہ ہو جاوین ہم تمہارے عہد اور ذمہ داری مین کہ تم ہمارے نزدیک محبوب تر ہو ہماری قوم سے پس مصالحہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے
اُنسے اور لکھدی اُنکو ایک دستاویز صلح اور ذمہ داری کی اور درخواست کی اُنھون نے کہ کسی ایک شخص کو اُنکے پاس چھوڑ دین
اور روانہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح یہانتک کہ پہونچے شیزر مین پس استقبال کیا اُنکا وہان کے لوگون نے
اور اُنسے بھی مصالحہ کیا اور پوچھا اُنسے کہ آیا معلوم ہے تمکو خبر ہرقل کی اُنھون نے کہا کہ ہمنے اور کوئی خبر اُسکی نہین سُنی ہے

سوا اسکے کہ حاکم قنسرین نے ہرقل کو لکھ کر کمک طلب کی ہی اور اسکو بلایا ہی واسطے اپنی مدد کے اور بھیجا ہی ہرقل نے اسکے واسطے
جبلہ بن ایہم الغسانی کو ساتھ قوم غسان اور عرب متنصرہ کے اور اسکے ساتھ حاکم عمودیہ ہی جمعیت دس ہزار لشکر کے اور وہ لوگ مع اپنی
فوج کے لوہے کے پل پر ٹھہرے ہین پس تم انسے ہوشیار ہو جاؤ ابو عبیدہ بن الجراح رض نے کہا حَسْبُنَا اللّٰہُ نِعْمَ الْوَکِیْلُ پس توقف کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے قنسرین مین اور وہ متحیر تھے اور کہتے تھے کہ کدھر جاؤن پس کبھی کہتے تھے کہ حلب کو جاؤن اور کبھی کہتے تھے کہ انطاکیہ کا
ارادہ کرون پس بلایا انھون نے مسلمانون کو اور کہا انسے کہ مین نے سنا ہی کہ حاکم قنسرین نے بادشاہ سے کمک طلب کی ہی اور
سبب اسکا نہین ہی مگر یہ کہ اسنے دل مین ارادہ بیوفائی اور مکر کا کیا ہی پس خالد بن الولید رض نے کہا اے سردار آیا مین نے تمسے
نہین کہا تھا کہ کلام اسکا مکر اور فریب پر دلالت کرتا ہی ابو عبیدہ رض بن الجراح نے کہا کہ اے ابا سلیمان نہ نفع کریگا حیلہ اور مکر اسکا
حالانکہ اللہ تعالے اسکی راہ اور گھات مین ہی واقدی علیہ الرحمۃ نے بیان کیا ہی کہ ابو عبیدہ رض بن الجراح اپنے نفس سے
مشورہ اس امر کا کرتے تھے کہ ابتدا جہاد کی کرین ساتھ اہل قنسرین کے جبکہ فارغ ہو وین وہ انکے عہد اور صلح سے اور باقی تھا
مدت صلح مین ایک مہینا یا کمتر پس توقف کیا بانتظار توڑنے عہد کے راوی نے بیان کیا ہی کہ غلام اہل عرب کے لاتے تھے
جڑین زیتون اور انار وغیرہ ان درختون کی جنکے پھل کھائے جاتے ہین پس گران گذرا یہ امر ابو عبیدہ بن الجراح پر اور بلایا
انھون نے غلامون کو اور کہا کہ برا کرے اللہ تمھارا یہ کیا فساد کی بات ہی انھون نے کہا کہ اے سردار لکڑیان ہمسے دور ہین اور یہ
درخت ہمسے نزدیک ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہی میری طرف سے ہر آزاد اور غلام کو کاٹنے ایسے درخت کی جسمین فائدہ اور پھل ہی
اور مین ہر آئینہ سختی اور عذاب کرونگا ایسے درخت کے کاٹنے پر پس جب سنا غلامون نے یہ کلام تو ڈرے وہ یاداشت اور عذاب سے اور
لاتے تھے وہ لکڑیان دور سے سعید بن عامر نے جو مسلمانون کے لشکر مین تھے بیان کیا ہی کہ تھا ایک غلام شریف کہ نام اسکا
مبحج تھا اور حاضر ہوا تھا وہ میرے ساتھ لڑائیون مین اور لڑائی مین دل کا مضبوط تھا اور جب وہ جاتا تھا لڑائی کی تلاش مین
یا واسطے تاراج کے جدا ہو جاتا تھا اپنے ساتھیون سے اور لڑتا تھا ڈھلواسی کی اچھی لڑائی پس نکلا وہ اور ایک جماعت تیزرو سے
جہان ابو عبیدہ رض بن الجراح مقیم تھے بتلاش لکڑیون کے پس دیر کی اسنے اپنی خبر پہونچانے مین اپنے مالک کو کہ سعید رض بن عامر تھے پس سوار ہوے
سعید مالک اسکے اپنے گھوڑے پر اور نکلے تلاش مین اور اسکو ڈھونڈ رہے تھے کہ دفعتہ دکھلائی دیا انکو ایک شخص پس گئے وہ اس شخص کے
پاس اور تھا وہ غلام انکا شکستہ سر اور خون بہتا تھا اسکے منھ پر سعید رض بن عامر نے بیان کیا ہی کہ کہا اور پوچھا مین نے اس سے کہ اے مبحج
تیرے پیچھے کیا حال اور کیا خبر ہی اسنے کہا مصیبت اور بلا کی ہی اے میرے مالک پس کلام سخت کہکر مین نے اسکا حال پوچھا پس تھوڑا عرصہ بھی
نہین گذرا کہ وہ ٹھہر جاوے یہانتک کہ گر پڑا منھ کے بل پس تھا مین اور گیا مین اسکے پاس اور چھڑکا مین نے پانی اسکے منھ پر پس تسکین ہوئی
اسکو اور کہا اسنے مجھسے کہ اے میرے مالک بچاؤ تم اپنے تئین ورنہ پہونچ جاوینگے قوم تم تک اور کرینگے وہ لوگ تمھارے ساتھ مثل اسکے
کہ میرے ساتھ انھون نے کیا پس پوچھا مین نے کہ قوم کون لوگ ہین اسنے کہا کہ اے میرے مالک گیا تھا مین اور میرے ساتھ ایک
جماعت غلامون کی تھی تاکہ جمع کرین ہم لکڑی کو اور دور گئے تھے ہم اور ارادہ پھرنے کا کیا تھا کہ دفعتہ ملا ایک گروہ اکیڑ اسوار کا

وہ سب اہل عرب تھے اور اُنکے گردن مین سونے کی صلیبان لٹکتی تھین اور وہ باندھے تھے نیزون کو درمیان رکابون کے پس جب دیکھا مَین اُنھون نے ہمکو دوڑے ہماری طرف اور گھیر لیا ہمکو اور ارادہ ہمارے مار ڈالنے کا کیا پس کہا مین نے اپنے ساتھیون سے کہ اُنکو اُنھون نے کہا افسوس ہی تجھپر کس سے لڑین ہم اور کیونکر ہی ہمکو طاقت مقابلے کی اس لشکر سے اور نہین ہو سکتا ہے مگر یہ کہ اچھے ہو کر قیدی ہو جاوین کہ یہ آسان تر ہی قتل سے پس کہا مین نے قسم ہی خدا کی مین تو اپنے تئین کبھی اُنکے سپرد نکرونگا سوا قتل کے پس جب دیکھا ساتھیون نے میری کوشش کو گیا اُنھون جیسا کہ مین نے کیا اور لڑے ہم قوم سے پس قید کر لیا اُنھون نے ہم مین سے دس کو اور مین سست ہو گیا تھا بسبب زخم کے اور گر پڑا مین منھ کے بھل پس پلٹ گئے وہ لوگ پس اُٹھ کر چلا آیا مین جیسا کہ تم مجھکو دیکھتے ہو پس غم مین گیا مجھکو اُسکے حال نے اور اپنے پیچھے سوار کر لیا مین نے اُسکو اور چاہتا تھا مین پلٹنے کو کہ دفعۃً دیکھا مین نے ایک گروہ کو اپنے پیچھے کہ دوڑتے تھے قتل ہو جانے والی کے اور وہ غسّان سے تھے پس گھیر لیا مجھکو نیزون نے اور وہ کہتے تھے کہ ہم اہل غسّان سے ہین ہم گروہ صلیبان اور رہبان کہ پس پکار کر کہا مین نے کہ ہم گروہ محمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین پس جلدی کی بعض نے میری طرف اُنمین سے اور چاہا کہ بلند کرے تیر اور بر تلوار کو پس کہا بعض نے کہ ٹھہرو ہی تجھپر آیا قتل کریگا تو ایک شخص کو اپنی قوم سے اُسنے کہا کہ تم کن لوگون سے ہو مین نے کہا کہ قوم خزرج بزرگ سے ہون پس پھیر اُسنے تلوار کو مجھسے اور کہا کہ تمکو طلب کیا ہی ہمارے سردار جبلہ نے قسم ہی مسیح کی پس کہا مین نے کہ کہان ہے بھیجا مجھکو جبلہ نے جو طلب کرتا ہی پس کہا اُسنے کہ وہ طلب کرتا ہی ایک شخص سا کنین کو انصار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پھر کہا اُسنے چلو تم خوشی سے اگر منظور رہو تمکو ورنہ باکراہ و ناگواری چلو گے پس گیا مین اُنکے ساتھ اور غلام میرے ساتھ تھا یہانتک کہ پہونچا مین ایک بڑے لشکر اور اچھے سامان اور بھاری نعمت پر اور صلیبان بلند تھین پس مین اُنکے ساتھ تھا یہانتک کہ آئے وہ میرے ساتھ جبلہ بن ایہم خیمے تک اور وہ بیٹھا تھا سونے کی کرسی پر اور پہنے تھا کپڑے دیباج کے موتی جڑے ہوئے اور اُسپر لڑیان جواہر کی تھین اور اُسکے گلے مین ایک صلیب یاقوت کی تھی اور رکھی تھین اُسکے سامنے اُٹھایا اُسنے اپنے سر کو اور کہا کہ کس عرب سے ہو تم مین نے کہا مین پس کہا کہ کس گروہ مین سے مین نے کہا کہ مین اولاد حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بن حارثہ بن ثعلبہ بن امرء القیس بن عبد الصمد بن الازد بن عوف بن نبت ابن مالک بن زید بن کہلان بن سبا سے ہون پس کہا اُسنے کہ کس لڑکے کی اولاد مین ہو تم اُن دونون لڑکون سے جو منسوب اپنی ماں کی طرف ہین مین نے کہا کہ اولاد خزرج بن حارثہ الکرام انصار محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہون پس اُسنے کہا کہ مین بھی تمھاری قوم اور غسان سے ہون پس مین نے کہا کہ تو اُس قبیلے سے ہی جو منسوب کیا گیا ہی جانب نسب مادری کے اُسنے کہا ہان مین جبلہ ابن ایہم وہ شخص ہون کہ پھر گیا مین اسلام سے تاکہ ظلم نہ گردن مین آیا نہ راضی ہوئے تمھارے سردار اس امر پر کہ ہو دے مجھسا شخص اُس دین پر یہانتک کہ لیتے تھے مجھسے قصاص بعوض ایک شخص حقیر کے اور مین سردار قوم غسّان اور بادشاہ ہمدان کا ہون پس کہا مین نے کہ ای جبلہ اللہ تعالی کا حق تیرے حق سے زیادہ واجب ہی اور ہمارا دین نہین پائیدار ہوتا ہی مگر انصاف کرنے سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہین لیتے ہین اپنے ذمے حقوق خدا مین کسی کی ملامت کو پس کہا جبلہ نے کہ تمھارا نام کیا ہی مین نے کہا کہ میرا نام سعید بن عامر انصاری ہی پس کہا اُسنے مجھسے کہ ای سعید بیٹھو تم پس بیٹھا مین اور کہا اُسنے مجھسے کسقدر زمانہ گذرا تمکو حسّان بن ثابت انصاری سے

ہین نے کہا کہ وہ شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور اُنکے حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
انت حسان ولسانک حسام پس کہا اُسنے کتنے دن ہوئے تمکو اُنکو چھوڑے ہوے مین نے کہا تھوڑے دن گذرے ہین اور
اُنھون نے ایک مجلس دعوت منعقد کی تھی کہ مجھکو اُسمین بُلایا تھا اور اُنھون نے اشعار ہمارے واسطے کہے اور پڑھے تھے پھر وہان سے
ہم ملک شام مین آئے اور پچھلی وقت ہی مین اُنکو چھوڑے ہوے پس کہا اُسنے آیا یاد کر او گے تمکو وہ اشعار مین نے کہا ہان پس
حکم کیا اُسنے میرے واسطے ایک کتان رومی کا اور کہا کہ مین کتان تمکو اسواسطے دیتا ہون کہ پہنو اور نہ حرام جانو تم اسکو پھر کہا
اُسنے کہ جہان سے تم آئے ہو وہان کیا کام کرتے تھے مین نے کہ سچ بولنا پورا کرتا ہون مین دن کے کام کو مین سردار ابو عبیدہ رض
بن الجراح کے لشکر سے ہون اور ہم ارادہ حلب اور انطاکیہ کا رکھتے ہین پس کہا اُسنے ہرقل بادشاہ نے بھیجا ہے مجھکو درمیان بطریق
تاکہ مدد دیوین ہم قنسرین کو اسواسطے کہ اُسنے فریب کیا ہے تمھارے ساتھ مصالحہ کرنے مین اور پلٹ جاؤ تم اپنے سردار ابو عبیدہ بن الجراح
کے پاس اور ڈراؤ اُنکو ہمسے اور ہماری تلوارون سے اور کہو اُنسے پلٹ جاوین وہ جسطرح سے کہ آئے ہین اور نہ متعرض ہوین بادشاہ
تھہرنے سے اور ہم نیکی اور جوانمردی کرینگے ساتھ مدد دین بادشاہ کے اور قریب تر چھین لینگے ہم تمھارے ہاتھون سے
وہ جزیرہ جولی ہین تمنے ملک شام سے پس بعد اس گفتگو کے سوار ہوا مین اپنے گھوڑے پر اور پیچھے اپنے سوار کر لیا مین نے اپنے
غلام کو اور روانہ ہوا یہانتک کہ آیا مین مسلمانون کے لشکر مین پس دوڑے مسلمان میری طرف اور کہا کہ ای ابن عامر تم کہان تھے
کہ تمھارے گم ہونے سے ہم لوگ رنج مین ہین پس آیا مین ابو عبیدہ رض بن الجراح کے پاس اور بیان کیا مین نے اُنسے اپنے حال کو
جو ساتھ جبلہ بن ایہم کے گذرا تھا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بتحقیق نجات اور رہائی دی تمکو اللہ تعالی نے
بسبب شکر کرنے تمھارے حال حسان بن ثابت کو پھر پوچھا کیا اُنھون نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واسطے مشورے کے
اور کہا کیا رائے دیتے ہو تم لوگ ابن البطریق کے معاملے مین کہ جسنے اُس سے وفاے عہد کی اور اُسنے ہمارے ساتھ فریب کیا پس کہا
خالد بن الولید نے کہ ظلم اور بغاوت کرنے والے کے واسطے جگہہ ہی اُسکے گر پڑنے کی اور اللہ تعالے اُسکی گھات مین ہے اور قریب تر
فریب کرینگے ہم اُسکے ساتھ جو اُسکے فریب سے بڑا ہوگا اور جاؤنگا مین اُسکی ملاقات کو ساتھ دس آدمیون کے اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو بمنزلہ دس ہزار سوار کے ہین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ یہ کام تمھین سے ہوگا ای ابا سلیمان
ولکن کہ چھانٹ لو تم اپنے ساتھ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جسکو تم دوست رکھتے ہو پس کہا
خالد بن الولید نے کہان ہین عیاض بن غانم اشعری اور عمرو بن سعد الیشکری کہان ہین سہیل رض
بن عامری اور رافع ابن عمیرۃ الطائی اور سعید بن عامر الانصاری اور عمرو بن معدیکرب اور عبدالرحمن بن ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہما اور ضرار بن الازور اور مسیب بن نخبۃ الفزاری اور قیس رض بن ہبیرہ پس آکر موجود ہوے یہ لوگ
اُنکے پاس پس کہا خالد بن الولید نے اُنسے کہ ہوشیار ہو جاؤ تم بحرکت عطا فرماوے اللہ تعالے تم مین اور یکجا ہوے سب پس
اُس مین پہنین مسلمانون نے اور لیا اپنے سب سامان جنگ کو اور آئے خالد بن الولید کے پاس پس پایا اُنکو اس حال مین کہ

زرہ پہنی تھی اُنھون نے اور سوار ہوے تھے اپنے گھوڑے پر پھر کہا اُنھون نے اپنے غلام سے جسکا نام ہمام تھا کہ چل تو
میرے ساتھ یہانتک کہ دیکھیگا تو مجھسے معاملہ عجب کو پس جلدی چلا ہمام اور چلے خالد بن الولید اور آئے دسون ساتھی اُنکے
اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دعا کرتے تھے اُنکے واسطے پس جب روانہ ہوے خالد ابن الولید سامنے آئے سعید بن عامر الانصاری
کے اور کہا اُنسے کہ ای سعید جبلہ نے تمسے کہا تھا کہ حاکم قنسرین اُسکے پاس آویگا سعید نے کہا ہان کہا تھا خالد بن الولید نے کہا پس
لیچلو تم اُس راستے مین جو بجانب لشکر جبلہ کے ہی تا کہ پوشیدہ ہوکر ٹھہرین ہم وہان پس جسوقت آویگا حاکم قنسرین اُسطرف
لے لینگے ہم اُسکو اور اُسکے ساتھیون کو اور ہلاک کرینگے ہم اُنکو پس روانہ ہوے سعید بن عامر آگے قوم کے در انحالیکہ کوشش
کرتے تھے ساتھ اُنکے راہ چلنے مین بجانب لشکر جبلہ کے اور تھا چلنا اُنکا رات کو پس جب قریب ہوے اُسکے اور پہونچے نزدیک
روشنی آگ کے اور سنی اُنھون نے آواز قوم کی پھرے سعید بن عامر مسلمانون کو ساتھ لیکر بجانب راہ بطریق قنسرین کے اور تا
پوشیدہ ہوکر ٹھہرے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ وہان مع اپنے ساتھیون کے صبح تک پس نہ آیا اُنکی طرف کوئی شخص پس
نماز صبح کی پڑھی خالد بن الولید اور مسلمانون نے اور تھے وہ گاڑے مین پس وہ اُس حالت مین تھے کہ دفعۃً دکھائی دیا اُنکو
اور آیا لشکر جبلہ بن ایہم اور حاکم عموریہ کا اُنکی طرف گویا کہ تھا وہ ایک برج مضبوط اور دوڑے جاتے تھے ارض عواصم کو پس کہا
مسلمانون نے خالد بن الولید سے آیا دیکھتے ہو تم اس لشکر کو جو آتا ہی ہماری طرف بشمار ریگ اور ڈھیلون اور بعدد کانٹون اور
درختون کے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ نہ کچھ ہو سکیگا اُنکی کثرت سے جسوقت ہوگی ہمارے واسطے مدد اُس
اللہ تعالے ہمارے ساتھ ہی ملجاؤ تم اُنمین اور ہوجاؤ منجملہ اُنکے گویا کہ تم اُنکے لشکر سے ہو یہانتک کہ ملجاوے بطریق قنسرین اور
کرے اللہ تعالے جو چاہے پس اُسی وقت مل گئے مسلمان اُنمین اور ہوگئے منجملہ اُنکے اور وہ چپ تھے اور نہین کلام کرتے تھے رافع بن
عمیر الطائی نے بیان کیا ہی کہ جب چلے ہم اور ظاہر ہوے ہمکو شہر عواصم اور قنسرین کے کہ دفعۃً حاکم قنسرین ہمارے آگے آیا اور بلند کی گئی تھی آگے
اُسکے صلیب اور قسیس لوگ اُسکے آگے تھے انجیل پڑھتے ہوئے اور بلند تھا اُنکے بیچ مین کلمہ کفر کا اور قریب تھے بعض اُنکے بعض سے اور نکلا
حاکم قنسرین آگے اپنے ساتھیون کے تا کہ آوے وہ جانب جبلہ اور حاکم عموریہ کے اور سلام کرے اُن دونون کو پس سامنے گئے اُسکے
خالد بن الولید اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرد اُسکے تھے پس جب نزدیک ہوئے وہ اُس سے کہا بطریق قنسرین نے
سلامت اور باقی رکھین مسیح اور صلیب تمکو خالد بن الولید نے اُس سے کہا کہ سختی ہو تجھپر ہم لوگ بندگان صلیب سے نہین ہین
بلکہ ہم اصحاب محمد حبیب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین اور رکھو لا خالد بن الولید نے ڈھاٹا اپنا اور پکار کر کہا لا الہ الا اللہ
وحدہٗ لا شریک لہٗ و ان محمدا عبدہٗ و رسولہٗ اور مین خالد بن الولید ہون اور مارا خالد بن الولید نے اپنا ہاتھ
اُسپر اور کھینچ لیا اُسکو زین سے اور دوڑے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُسکے ساتھیون کی
طرف اور کھینچا مسلمانون نے تلوارون کو اور بلند ہوئی آواز شور و فریاد کی اور اعلان کیا دشمنان
خدا نے ساتھ کلمہ کفر کے اور شور کیا مسلمانون نے ساتھ کلمہ توحید کے اور سنی جبلہ اور ہمراہیان حاکم عموریہ نے

ذکر گرفتار کرنیکے خالد بن الولید کا حاکم قنسرین کو

آواز مسلمانون کی ساتھ تہلیل اور تکبیر کے پس جنبش مین آئے وہ دونون اُن معاملے سے اور دیکھا انھون نے تلوارون کو ہاتھ
اور نیزون کو راست پس دوڑے وہ بجانب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اور گھیر لیا انکو ہر جگہ سے پس جب
دیکھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنی اور اپنے ساتھیون کی طرف آئی ہوئی بلا کو اور حاکم قنسرین انکے ہاتھ اور قابو مین
تھا کہ نہین جدا کرتے تھے اسکو اور تحقیق مالک ہوگئے تھے اُسکی رسی کے اور وہ ڈرتے تھے اس امر سے کہ مبادا نکل جاوے وہ انکے
ہاتھ سے یا آجاوے اُنپر کوئی حادثہ قبل اسکے کہ مار ڈالین اسکو پس ارادہ کیا اُسکے مار ڈالنے کا اور بلند کیا تلوار کو اُسپر پس
سنا وہ بطریق انکے اس کام سے اور تعجب کیا خالد بن الولید نے اسکی ہنسی سے پس کہا انھون نے کہ سختی ہو تجھپر کس چیز نے
تجھکو ہنسایا ہی اُسنے کہا کہ مین اسوجہ سے ہنستا ہون کہ تم اور تمھارے ساتھی تو خود ہی مار ڈالے جاوگے اور تم میرے مار ڈالنے کا
ارادہ رکھتے ہو اور اگر تم مجھکو باقی رکھو گے مین تمکو بھی باقی رکھونگا پس روک لیا خالد بن الولید نے ہاتھ کو اُسکے مار ڈالنے سے
پھر پکار کر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہ اے اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہو تم گرد میرے
اور حمایت کرو تم میری اور حمایت کرون مین تمھاری اور صبر کرو تم سختی پر پس بہت نہ جانو تم اس چیز کو جسنے تمکو گھیر لیا ہی
اسواسطے کہ سخت تر اس چیز کا جس سے تم ڈرتے ہو موت ہی اور مارا جانا تو خواہش تمھاری اور آرزو خالد کی ہی اللہ کی راہ مین
اور مین نے قسم ہی خدا کی کہ ہبہ کر دیا ہی اپنی جان کو بطرف قتل کے اور ڈالا ہی مین نے اُسکو معرض ہلاکت مین شاید
کہ پاؤن مین شہادت کو اور جان لو تم رحمت کرے اللہ تمپر اس امر کو کہ راہ ہماری اللہ کی طرف کھلی ہی اور گویا تم
پہونچ گئے ہو بجانب پروردگار کریم کے اور جا رہے ہو ایسے گھر مین کہ نہین مرتا ہی رہنے والا اُسکا اور نہین بڈھا ہوتا ہی
جوان اُسکا پھر پڑھا اس آیت کو لَا یَمَسُّهُمْ فِیْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِیْنَ **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ
جمع ہوے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بجانب خالد بن الولید کے اور ہو گئے گرد انکے اور گئے عبد الرحمن
بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما داہنی جانب انکے اور رافع بن عمیر الطائی بائین طرف انکے اور غلام انکا ہمام
انکی پشت پر اور باقی لوگ گرد انکے تھے پس سپرد کیا خالد بن الولید نے بطریق قنسرین کو اپنے غلام کے اور
کہا کہ مضبوط کر کے رکھ تو اُسکے بازو کو اپنے ہاتھ مین اور نہ جدا ہو اپنی جگہ سے **راوی** نے **بیان** کیا ہی
کہ آے مسلمانون کی طرف عرب متنصرہ قوم غسان کے آگے انکے جبلہ بن ایہم الغسانی تھا اور اُسکی گردن مین طوق سونے
کا تھا جسمین صلیب جواہر کی تھی اور پہنے تھا بھاری کپڑے دیباج کے اور اُسکے اوپر زرہ اور سر پر اُسکے خود لوہے کا اور
اُسکے اوپر دوسرا خود سونے کا تھا جسکے اوپر صلیب جوہر کی تھی اور اُسکے ہاتھ مین ایک بڑا نیزہ تھا جسکا پھل مثل ستارے کے
چمکتا تھا اور حاکم عموریہ کا ایک جانب مین اُسکے مثل برج مضبوط کے تھا اور اُسکے گرد قوم مدلجہ کافرون سے تھے اور گرد اُن
دونون کے لشکر تھا پس جب دیکھا بطریق عموریہ نے خالد بن الولید کو اس حال سے کہ وہ مالک ہو گئے ہین حاکم قنسرین کے
اور وہ انکے ہاتھ مین ہی کہ نہین جدا کرتے ہین اُسکو ڈرا وہ اس امر سے کہ جلدی کرینگے خالد بن الولید اُسکے مار ڈالنے مین

ترجمہ نہ پہونچیگی انکو وہان تکلیف اور نہ انکو وہان سے کوئی نکالیگا ۱۲

اور آیا جبلہ بن ایہم کے پاس اور کہا نہیں ہیں یہ عرب مگر شیطان آیا نہیں دیکھتا ہے تو اس عربی اور اسکے ساتھی بارہ
شخصوں کو اور یہ تحقیق گھیر لیا ہے انکو ہمارے گھوڑون کی باگون نے محاصرہ کر لیا ہے انکا اس بڑے لشکر نے اور وہ کچھ اندیشہ
نہیں کرتے ہیں اس امر مین اور ہلاک ہو گئے ہیں ہمارے ساتھی سے اور وہ انکے ساتھ قید ہے اور نہیں چھوڑتے ہیں اسکو اپنے
ہاتھوں سے اور مین خوفناک ہون اس امر سے کہ مار ڈالینگے اسکو بس جا تو اس عربی کی طرف اور کہہ تو انسے کہ پھیر دیوین وہ
ہمارے ساتھی کو ہماری جانب تاکہ جوانمردی اور نیکی کرین ہم انپر ساتھ انکی جانون کے پس جب چھوڑ دینگے وہ ہمارے
ساتھی کو میل کرینگے ہم انپر اور مار ڈالینگے ان سب کو رافع بن عمیر الطائی رض نے بیان کیا ہے کہ تھے ہم انکے بیچ مین
مثل گردہ کے بیچ میدان مین اور ہمکو انکی کثرت سے کچھ فکر و اندیشہ نہ تھا کسواسطے کہ ہمکو اللہ تعالے پر اعتماد تھا اور
اسی وقت آیا ہماری طرف جبلہ بن ایہم الغسانی اور وہ اپنی بلند آواز سے پکار کر پوچھتا تھا کہ تم کون ہو آیا تم لوگ صحابہ رض
مشہورین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو یا عرب تابعین سے ہو آگاہ کرو مجھکو اپنے حال سے قبل اسکے کہ آوے تمپر بلائی اور پھر
ہماری طرف سے گفتگو کرنے والے خالد بن الولید رض اور کہا انھون نے کہ ای جبلہ ہم صحابہ مشہورین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین ہم اہل قبلہ
اور اہل اسلام ہین اور بزرگی اور بخشش کے لوگ ہین ہم کئی متفرق قبیلون سے ہین اور اللہ تعالے نے ہمارے دلون کو ایک کر دیا ہے ہم لوگ
متفق ہین ایک کلمے پر اور وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے پس جب سنا جبلہ نے کلام خالد بن الولید کا بہت خشمناک ہوا اور کہا انسے
کہ ای جوان عرب کے آیا تم سردار ہو عرب کے خالد بن الولید نے کہا کہ مین سردار انکا نہیں ہون بلکہ مین انکا بھائی ہون
اسلام مین پس کہا جبلہ نے کہ تم کون شخص ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انھون نے کہا کہ مین مشہور سردار بنی مخزوم سے
ہون مین خالد بن الولید ہون اور یہ جو میرے داہنی طرف ہین عبد الرحمن ابن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور یہ جو میرے بائین
طرف ہین وہ ایک مرد اہل یمن بزرگ اور بلند قبیلہ طے سے ہین اور یہ رافع بن عمیر الطائی ہین اور لیا ہے مین نے اپنے ساتھ
ہر قبیلے سے بہادر مشہور اور دلیر بتعریف کیا گیا اسکا پس حقیر نہ جان تو ہمکو بسبب ہماری قلت کے اور نہ خوش ہو تو اپنی کثرت پر
اور نہیں ہو تم ہمارے نزدیک لڑائی مین مگر مثل چڑیون کے کہ آپڑا شکاری انکا اور پوشیدہ ہین خانون مین پس ڈال دیا
شکاری نے جال کو انپر پس نہ نکل سکے انمین سے مگر بہتر اور برگزیدہ انکے پس زیادہ ہوا غصہ جبلہ کا خالد بن الولید رض کے
کلام سے اور کہا اسنے کہ قریب تر جانو گے تم ای بیٹے مخزوم کے کہ کلام تمہارا بمنزلہ فال کے ہوگا جس وقت گھیر لینگے تمکو بھیل نیزون کے اور ہو جاوینگے تم
اور تمہارے ساتھی غذا جانوران وحشی کے اس میدان مین کہ پھاڑینگے وہ تمکو صبح سے تا شام تک پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ وہ
بات ہے کہ نہ گران گذریگی ہمپر اور یہ آسان ہے ہمارے نزدیک پس تو اپنا حال بیان کر کہ جن عرب نے کوشش کی ہے واسطے عبادت
صلیب کے انمین سے تو کون ہے اسنے کہا کہ مین سردار غسان اور بادشاہ ہمدان کا ہون مین جبلہ بن ایہم ہون خالد بن الولید نے کہا کہ تو ہی ہے
پھرنے والا اسلام سے اور اختیار کرنے والا گمراہی کا ہدایت پر اور راہ تیری راہ تاریک اور گمراہی کی ہے جبلہ نے کہا کہ ایسا نہیں بلکہ
مین نے اختیار کیا ہے بزرگی کو ذلت پر خالد بن الولید رض نے کہا کہ تو اپنے نفس کی ذلت پر طمع کرنے والا ہے اور تو نے نفس کا خوار اور سبک کرنے والا

ذکر گفتگوے خالد بن الولید اور جبلہ بن ایہم الغسانی کا

اور نہین ہی بزرگی مگر اس گھر مین جو ہمیشہ باقی ہی اور دور رہتے ہین اس بد مگو سے پس کہا جبلہ نے کہ ای بھائی بنی مخزوم زیادہ گوئی نہ کرو تم اسواسطے کہ ہیر چھوڑ دینا اور باقی رکھنا تمکو اور تمھارے ساتھیون کو نہین ہی مگر بسبب اس قیدی کے جو تمھارے روبرو ہاتھہ بندہے کر مین خوف اس امر کا رکھتا ہون کہ بحالت میرے حملہ کرنے کے تم اسکو مار ڈالوگے اور وہ آبرو والا ہی بادشاہ کے نزدیک اور نسب مین اس سے ملتا ہی پس چھوڑ دو تم اسکو اپنے ہاتھہ سے تاکہ چھوڑ دون مین تمکو اور تمھارے ساتھیون کو قتل سے کہ تم لوگ تھوڑے ہو اور ہم بہت ہین خالد بن الولید نے کہا کہ قیدی کو تو مین نہ چھوڑونگا تا اینکہ اسکو مار ڈالونگا اور نہین پروا ہی مجھکو اس خبر سے جو بعد اسکے قتل کے تم کروگے اور جو تو کہتا ہی کہ مین باوصف اپنی کثرت کے تمسے اور تمھارے ساتھیون سے لڑائی نہین کیا کرتا ہون یہ کہنا تیرا کلام انصاف کا نہین ہی اور یہ بات تو تمکو معلوم ہی کہ تم جماعت مین کثیر ہو اور ہم بارہ آدمی ہین اور گھیر لیا ہی ہمکو تمھارے گھوڑون کی باگون نے اور تمھارے نیزون کی نوکون اور تمھاری تلوارون نے پس اگر چاہتے ہو تم عدالت کو لڑائی مین پس نکلو واسطے لڑائی کے ہماری طرف ایک بعد ایک کے پس اگر مار ڈالا تمنے ہمکو تو قیدی تمھارا تمکو آسانی سے ملجاویگا اور اگر غلبہ دیا اللہ تعالی نے ہمکو تمپر اسواسطے کہ مدد اور غلبہ اللہ تعالے کی طرف سے ہی جسکو چاہے دیوے پس گمان نہ کرنا کہ تیرا یہ گذر لگا ہلاک ہونا اسکا جس وقت کہ تم خود ہلاک ہو جاؤگے پس جھکالیا جبلہ نے اپنے سر کو اور آیا وہ حاکم عموریہ کے پاس اور بیان کیا اس سے حال گفتگو سے خالد بن الولید کا پس بہم اور خشمناک ہوا وہ بطریق اور نکال لیا اپنی تلوار کو میان سے اور دیکھا خالد بن الولید نے اسکی طرف کہ نکالا ہی اسنے تلوار کو پس جانا انھون نے کہ وہ غصے مین ہی اور ارادہ لڑائی کا رکھتا ہی پس جب قصد کیا حاکم عموریہ نے لڑائی کے واسطے نکلنے کا روکا اسکو جبلہ نے اور کہا اسنے خالد بن الولید سے کہ لڑائی بیشک عدالت کو چاہتی ہی جیسا کہ تمنے بیان کیا ہی اور یہ قوم بنی اصفر کی مثل بھیڑ و بکری کے ہین کہ نہین سمجھتے ہین بات کو اور مین نے اپنی اور تمھاری گفتگو سب انسے بیان کردی پس راضی ہوئے ہین وہ میدان مین نکلکر لڑنے کو پس جس شخص کو تم مین سے منظور ہو وہ میدان مین نکلے پس ارادہ کیا خالد بن الولید نے نکلنے کا پس روکا اور باز رکھا انکو عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے اور کہا ای ابا سلیمان قسم ہی حق رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی کہ نہ نکلے انکے مقابلے کو کوئی شخص سوا میرے اور مین خرچ کرونگا کوشش کو نہین کہ شاید کہ جا ملون مین اپنے باپ سے پس چھوڑ دیا خالد بن الولید نے انکو انکے ارادے پر اور کہا انسے شکر اللہ مساعیک و عرف فعالک پس نکلے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیون کے بیچ سے اور وہ سوار تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر جو دیا تھا انکو قسمت واقعہ اجنادین سے اور تھا وہ گھوڑا اغرب منصرہ کا قوم لخم سے اور تھا وہ مثل پہاڑ کے اور پہنے تھے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ زرہ اور انکے ہاتھہ مین ایک پورا نیزہ تھا پس گھوڑا دوڑایا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے میدان مین دونون صفون کے بیچ مین تا اینکہ کم ہوئی تیزی انکے گھوڑے کی پھر متوجہ ہوئے انکی طرف اور طلب کیا میدان مین لڑنے والے کو اور کہا جانو تم ای بنی الاصفر کہ مین بیٹا صدیق کا ہون پھر اشعار رجز کے پڑھے رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی کہ نکلے پانچ سوار بہادران روم سے ایک کے پیچھے ایک پس نہین گردا وا دیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے ہر ایک پر انمین سے زیادہ ایک گردا دے سے یہانتک مار ڈالا اسکو پس

قتل کیا اُنھون نے پانچون کو ایک کے بعد ایک پھر ارادہ حملے کا کیا اُنھون نے قلب لشکر روم پر اور اسی وقت نکلا اُنکے مقابلہ
کو جبلہ بن ایہم اور بہت خشمناک تھا اور کہا اُسنے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کہ بہ تحقیق تجاوز کیا تمنے حد سے ہمارے اوپر اپنے کامون
اور لڑائی مین بس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ یہ امر کیونکر ہے حالانکہ بغاوت اور بیوفائی ہماری عادت سے نہین ہے جبلہ نے
کہا تمنے بھر دیا زمین کو ہمارے ہمراہیون کی لاشون سے اور مین اسواسطے نہین آیا ہون کہ مار ڈالون مین تمکو کیونکہ تم مثل نہین ہو بلکہ
مین اسواسطے آیا ہون کہ باز رکھون مین تمھارے ساتھیون کو تمھاری اعانت سے ہواسطے کہ جبلہ کا کوئی ساتھی تمھارے مقابلے کو نہ نکلا تو نکلا
ایک شخص تمھارے ساتھیون سے تاکہ اعانت کرے وہ تمھاری اُسپر اور نہین ہے یہ بات عادت انصاف اور کامون اشراف سے واقدی رحمۃ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ جب سُنا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کلام جبلہ بن ایہم کا ہنسے وہ اور کہا کہ اے بیٹے ایہم کے کیا میرے ساتھ تو
مکر اور فریب کا ارادہ رکھتا ہے حالانکہ مین تربیت یافتہ علی چچا کے بیٹے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون اور مین حاضر ہوا ہون
سحر کے اور لڑائیون مین جبلہ نے کہا کہ مین مکار نہین ہون اور نہین کہا مین نے مگر امر حق پھر کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے
اُس سے کہ نکل تو اور نکلے تیرے ساتھ کوئی دوسرا تیری قوم سے اگر سچا ہے تو اپنے کلام مین اور حملہ کرو تم دونون مجھپر اسواسطے کہ مین
مثل اور کفو جوانمردون کے ہون پس جب دیکھا جبلہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو اس حال مین کہ کسی طرح نہین ہٹتے ہین وہ اُسکے
فریب اور حیلے مین متعجب ہوا اُنکے کام اور درخواست اور جرأت اور تیزی نیزہ اور اُنکی کم سنی سے اور پکار کر کہا جبلہ نے اُنسے
کہ آیا ہو سکتا ہے تمسے کہ آؤ تم ہم مین اور غوطہ دون مین تمکو معمودیہ کے پانی مین پس نکلو تم اُسمین سے پاک گناہون سے اسطرح
کہ نکلے تم ماں کے پیٹ سے اور ہو جاؤ گے تم گروہ صلیب اور راہب بن مسیح سے اور رکھاؤ تم قربان کو اور لو تم انعام بادشاہ
رحیم سے اور بیاہ دون مین تمھارے ساتھ اپنی بیٹی کو اور ہو جاؤ تم مثل میرے بیٹے کے اور زیادہ کرونگا مین تمپر اپنی نعمتون اور بخشش کو
اور مین وہ ہون کہ تمھارے نبی کے شاعر نے میری تعریف کی ہے پس جلدی کرو تم اس امر کے کرنے مین جو مین نے تمسے بیان کیا ہے
تاکہ نجات پاؤ تم ہلاکی سے اور داخل ہو جاؤ تم نعمت باقی اور زندگانی بہتر مین پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے لا الٰہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ سخت ہو تجھپر اے جبلہ آیا بلاتا ہے تو مجھکو ہدایت سے ضلالت اور گمراہی کی طرف
اور ایمان سے جہل کی جانب اور مین ان لوگون سے ہون جو ایمان لایا ہے ساتھ اللہ تعالے کے اور جگہ پکڑی ہے اسلام نے
اُسکے دل مین اور جانا اور پہچانا اُسنے راہ راست کو گمراہی سے اور تصدیق کی ہے اللہ کے نبی کی اور دشمن ہے کفار کا پس لے تو اور آمادہ ہو
لڑائی کو اگر ارادہ رکھتا ہے تاکہ لگاؤن مین تجھپر ایسی ضرب کہ جلدی کرون مین اس ضرب سے تیری موت مین اور خاک مین ملا دون تیری
ناک کو اور راحت حاصل کرین اہل عرب اس امر سے کہ نسبت دیا جاوے تجھسا شخص اُنکی طرف اسواسطے کہ تو بزرگان صلیب سے ہے پس خشمناک ہوا
جبلہ اُنکے کلام سے اور نکالا اُسنے اپنی تلوار کو اور ارادہ کیا نیزہ مارنے کا اُنپر اور کرتے تھے دونون آپسمین دونون بیچ لڑائی کے یہانتک
کہ گران گذرا الیسبانگی سے اُٹھانا اپنے نیزے کا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو پس ڈالدیا اُسکو زمین پر اپنے ہاتھ سے اور نکال لیا تلوار کو میان سے
اور نزدیک ہو جبلہ سے اور مل گئے وہ دونون پس ڈانٹا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے جبلہ کو اور مارا ایک وار تلوار کا اُسپر پس کاٹ ڈالا اُسکے

ف ۱ ذکر ترغیب دینا جبلہ کا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو واسطے ملت جاہلیت کے

ف ۲ ذکر لڑائی جبلہ کا ساتھ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے

نیزے کو اور پھینکے باجبلہ نے باقیماندہ نیزے کو اور نکالا اسنے اپنی تلوار کو میان سے اور تھی وہ تلوار قوم کندہ کی جو منجملہ باقیماندگان قوم عاد کے
تھا چمکتی تھی مثل بجلی کے اور جس چیز پر پڑتی تھی اسکو کاٹ ڈالتی تھی پس حملہ کیا جبلہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پر رافع رض بن
عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی کہ تعجب مین تھے ہم عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے استقلال اور صبر سے جبلہ کی لڑائی مین اسواسطے کہ تھکے تھے وہ
جبلہ کے مقابلے مین بعد ازینکہ تھک گئے تھے پیشتر اسکے پانچ سواران کی لڑائی مین اور سخت اور دشوار ہو گیا معاملہ اُن دونون کی لڑائی کا اور
دونون نے ایک ہی ساتھ وار تلوار کا کیا لیکن سبقت لیگئے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ جبلہ پر تلوار مارنے مین اور لیا جبلہ نے اُس وار کو اپنی ڈھال پر
اور کاٹ ڈالا تلوار نے ڈھال کو اور پہونچی خود تک پس وہ ہری ہو گئی تلوار عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی اسواسطے کہ وہ تلوار بار بار رکھی ہوئی تھی
پس زخمی کیا جبلہ کو اور جاری ہو لہو اسکا اور مارا جبلہ نے ایک وار تلوار کا عبدالرحمن رض پر پس کاٹ ڈالا اُنکی زرہ کو اور زخمی کیا اُنکے مونڈھے
کو پس جب جانا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کیفیت ضرب تلوار کو ثابت رکھا اپنے تئین اور چھپایا زخم کے پہونچنے کو اور فی الفور پیچھے پھیر اپنے
گھوڑے کو پھانک کے ملے خالد بن الولید اور مسلمانون مین پس جب دیکھا مسلمانون نے اس چیز کو جو لاحق ہوئی اُنکو اُتارا اُنکو گھوڑے سے
اور مضبوط باندھا اُنکے زخم کو اور کہا خالد رض بن الولید نے کہ ای بیٹے صدیق رض کے مین جانتا ہون کہ جبلہ نے تمکو رنج آگین کیا ہی ساتھ
ضرب تلوار کے اور قسم ہی حق تمھارے باپ رض اور اُنکے صدق کی کہ مرا تنہ مصیبت اور درد مین ڈالونگا مین اُسکو عوض مین اُسکے جیسا کہ
دردمند کیا اُسنے ہمکو بسبب تمھارے رنج پہونچانے کے پھر آواز دی خالد رض بن الولید نے اپنے غلام ہمام کو اور کہا کہ لا تو گبر کو میرے پاس پس
لایا ہمام جا کر قنبر کو اُنکے پاس پس کاٹ کر زمین پر پھینک دیا خالد رض بن الولید نے اُسکے سر کو اور دیکھا رومیون نے اپنے ساتھی کی طرف
کہ مار ڈالا اُسکو خالد رض بن الولید نے پس مصیبت اور رنج مین ڈالا اُنکو اس امر نے اور غضبناک ہوا جبلہ اور کہا مسلمانون کہ بدعہدی اور
بیوفائی کی تمنے اور ہوے تم مستوجب قتل کے بسبب مار ڈالنے ہمارے ساتھی کے پس پکارا اُسنے عرب متنصرہ اور قوم روم اور ارمن کو اور
برانگیختہ کیا اُنکو لڑائی پر اور کہا اُنسے کہ نہ باقی چھوڑو تم اُنمین سے کسی کو پس بگڑا ہوا ہے ردّی اور آگے گیا اُنھون نے صلیب کو اور دیکھا
خالد رض بن الولید نے اُنکو کہ ارادہ حملے کا رکھتے ہین پس آواز دی اور کہا اُنھون کہ ای ہمام ٹھہر تو سامنے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے
اور بار رکھ تو اسکو چار ادہ اُلکا کرے پھر کہا اپنے ساتھیون سے کہ نہ جدا ہو کر نکلے کوئی تم مین سے اور ہو جاؤ تم گرد میرے پس نہین جلدی
کرتا ہون مین اور روزہ ہوتی ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پس ٹھہرے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد خالد رض بن الولید رضی اللہ عنہ کے جسطرح
کہ حکم کیا تھا اُنھون نے اور سب ناامید ہو گئے تھے اپنی جان سے اور حملہ کیا رومیون نے مسلمانون پر اور ہوئی بہت سخت لڑائی اور مار دھاڑ ہوئی
انمین ربیعہ رض بن عامر نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی کہ جب حملہ کیا رومیون نے ہمپر سامنا کیا اُنکا خالد رض بن الولید نے بذات خود
اور دور کر دیا اُنکو ہمسے نبرد اپنی تلوار کے اور اسی طرح ہمارے اور آگے شدت کی لڑائی ہوتی تھی کہ نہین پاتے تھے ہم کوئی راہ خلاص
کی اور معلوم ہوئی پیاس اور زیادہ ہوئی ہمپر شدت گرمی اور پسینے کی رافع رض بن عمیرہ نے بیان کیا ہی کہ جب دیکھا مین نے یہ حال کہا مین نے
خالد بن الولید سے کہ ای ابا سلیمان آئی ہمپر قضا پس کہا اُنھون نے کہ قسم ہی خدا کی کہ سچ کہا تنے ای بیٹے عمیرہ رض کے اسواسطے کہ مین
بھول گیا اپنی کلاہ مبارک کو اور نہین ساتھ لایا اسکو اور ہوتی تھی بڑی برکت اُسمین حالت شدت اور سختی مین اور نہین بھولا مین اُسکو

مگر بسبب قضائے ہمت کے راوی نے بیان کیا ہے کہ دشوار اور بڑا دکھائی دیا مسلمانوں کو معاملہ اور سختی اور دشواری کی
اُس پر صبر نے اور لاحق ہوئی اُنکو زاری اور آئی کافروں پر ہلاکی اور روشن کیا اُنہیں لڑائی نے آگ کو اور تلواریں چمکتی تھیں اور سر
لوگوں کے کٹ کر گرتے تھے اور زمین بھر گئی تھی مُردوں سے اور تھے مسلمان رومیوں کے بیچ میں خیل قیدیوں کے اور قوم سخت
لڑائی میں تھی اور تلواریں کام کر رہی تھیں لوگوں میں کہ دفعۃً پکار کر کہا مسلمانوں سے ہاتف غیبی نے خذل اللعین و نصر الٰہی
یا حملۃ القرآن جاءکم الفرج من الرحمٰن و نصرکم علی عبدۃ الصلبان اور آگے تھے کلیجے منہوں میں اور کام کیا تھا شمشیر ہائے
بُرّان نے اور ہر شخص اپنے نزدیک کے مقابلے میں صبر کرنے والا تھا اور ٹھہرے ہوئے تھے مسلمان اور لاحق ہوئی تھی اُنکو تشنگی
اور ہر شخص نے اپنے نزدیک کو بیچ میں ڈالا تھا واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے ابی مسلم حضرمی سے روایت کی ہے
کہا ابی مسلم نے کہ تھا میں ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہر لڑائی اجنادین وغیرہ میں اور موجود تھا میں اُنکے ساتھ
قنسرین اور حلب میں اور نہیں دیکھی میں نے اپنے معاملات جہاد میں مگر بہتری اور مدد اور غلبہ لیکن اُسی حال میں کہ ہم بمقام
شیزر تھے اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ایک رات کو اپنے خیمہ میں تھے کہ دفعۃً نکلے وہ خیمے سے مسلمانوں کو آواز دیتے ہوئے
اور وہ پکارتے تھے النفیر النفیر فقد احیط بفرسان الموحدین پس دوڑے ہم سب اُنکی طرف ہر جگہ اور مکان سے اور کہا ہم نے کیا حال ہے
تمہارا اے سردار اُنھوں نے کہا کہ میں اسوقت سوتا تھا کہ دفعۃً جگا دیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور جھڑکا
اور درشتی سے فرمایا مجھکو یا ابن الجراح أتنام عن نصرۃ القوم الکرام قم والحق بخالد فقد احاط بہ اللئام فانک تلحق
بہ ان شاء اللہ تعالی بمشیئۃ رب العالمین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب سنا مسلمانوں نے
کلام ابوعبیدہ بن الجراح کا دوڑے وہ بجانب ہتھیاروں کے اور سوار ہوئے گھوڑوں کسے اور بے کسے ہوئے پر اور
جلدی کی اُنھوں نے چلنے میں بارادہ جا ملنے خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیوں سے پس اُسی حال میں کہ ابوعبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ لگے اس گروہ کے تھے کہ دیکھا اُنھوں نے ایک سوار کو کہ جلد جاتا تھا آگے قوم کے پس حکم کیا مسلمانوں
کو کہا ملیں اُس سوار سے لیکن نہ مل سکے وہ لوگ بسبب تیز رفتاری گھوڑے اُس سوار کے ابوعبیدہ بن الجراح نے بیان
کیا ہے گمان کیا میں نے کہ وہ سوار کوئی فرشتہ ہے جسکو اللہ تعالی نے ہمارے لشکر کے آگے بھیجا ہے راوی نے بیان کیا ہے
جب تھک گئے گھوڑے اُسکے پانے سے پکار کر کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُس سوار سے کہ ٹھہر جا تو اپنے طریقے
اور روش نرم پر اے سوار کوشش کرنے والے اور دلیر سختی اور جلدی کرنے والے نرمی کر تو اپنی ذات کے ساتھ رحمت کرے اللہ تجھپر
پس ٹھہر گیا وہ سوار جسوقت سُنا اُسنے آواز کو پس جب قریب ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اُس سے تو دیکھا کہ وہ ام تمیم
زوجہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ہیں پس جب ابوعبیدہ بن الجراح نے پہچانا اُنکو کہا کہ اے ام تمیم کیا چیز باعث تمہارے چلنے کی
ہوئی پس کہا اُنھوں نے کہ اے سردار جب سُنا میں نے اس بات کو کہ خالد بن الولید کو دشمنوں نے گھیر لیا ہے پس کہا میں نے اپنے دل میں کہ خالد بن الولید
کبھی پست اور مغلوب نہونگے حالانکہ گیسوے مبارک مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکے پاس ہیں اے سردار جسوقت پھر مجھے خیال آیا اُنکو دیکھا میں نے

بجانب کلاہ کے جسمین موے مبارک تھے کہ بھول گئے خالد بن الولید اُسکو پس لیا مین نے اُسکو اور بعجلت چلی ہون اُنکی طرف پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح رض نے کہ واسطے اللہ کے ہی یہ کام تمھارا ای ام تمیم چلو تم اللہ تعالی کی برکت اور مدد پر ام تمیم نے بیان کیا ہے کہ تھی مین
ساتھ ایک جماعت عورات قوم مذحج وغیرہ کے اور گھوڑے ہمارے سواری کے تیز رفتاری مین مثل چیونٹی اڑتے تھے یہانتک کہ ہوپنچے ہم قریب ایک
غبار اور لڑائی کے اور دیکھین نیزون کی چمکتی تھین بیچ گرد کے مثل ستارون کے اور مسلمانون کی کوئی حس اور آواز نہین سنی جاتی تھی پس برا
جانا ہمنے اس امر کو اور کہا مین نے کہ قوم مسلمانون پر غالب ہو گئے ہین دشمن اُنکے پس تکبیر کہی ابو عبیدہ بن الجراح اور اُنکے ساتھیون نے حملہ کیا
دشمنون پر رافع رض بن عمیرہ الطائی نے بیان کیا ہے کہ اس حال مین کہ ہم اپنی جانون سے مایوس ہو گئے تھے سنی ہمنے آواز تہلیل اور
تکبیر کی پس کہا ہمنے کہ لایا ہمارے واسطے اللہ تعالی کشود کار کو اگر چاہا اللہ تعالی نے پس نہین کچھ عرصہ گذرا تھا کہ گھیر لیا مسلمانون نے
لشکر مشرکین کو اور رکھا اور مارا اُنھین تلوار کو ہر جگہ سے اور اونچی ہوئین تلوارین اور بلند ہوا شور مصعب بن محارب نے بیان کیا ہے کہ
دیکھا مین نے بندگان صلیب کو اور گویا وہ بھاگنے والے ہین اور دیکھا مین نے خالد رض بن الولید کو کہ وہ ثابت اور قائم تھے اور دیکھتے اور دریافت
کرتے تھے آوازون کو کہ وہ کسکی اور کہان سے ہین پس اُسیوقت ایک سوار نکلا گرد سے اور وہ پھاڑتا تھا رومیون کو یہانتک کہ دور کر دیا اُسنے
اُنکو جو ہمارے گرد تھے پس جلدی گئے خالد بن الولید اُسکی طرف اور پوچھا کہ تو کون ہے اُنھون نے کہا کہ مین تمھاری زوجہ ام تمیم ہون اے
ابا سلیمان لائی ہون تمھاری اس کلاہ مبارک کو جس سے کہ مدد چاہتے ہو اور توسل ڈھونڈھتے ہو تم بجانب اللہ پاک کے پس قبول کر لیا ہے
اللہ تعالی نے دعا کو تمھاری لیے لو تم اُسکو اپنے پاس پس قسم ہے خدا کی کہ نہین بھول گئے تھے تم اُسکو مگر اسی دن کے واسطے پھر دی کلاہ اُنکو
پس چمکا گیسو مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قدر حُسنہ وجمالہ سے ایک نور مثل بجلی کے پس قسم ہے عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
کہ نہین رکھا تھا خالد بن الولید نے کلاہ کو اپنے سر پر اور حملہ کیا تھا قوم پر مگر یہ کہ پھیرا اور ملا دیا اُنکے آگے والون کو پیچھے والون مین اور
حملہ کیا اُنکے ساتھ مسلمانون نے پس نہین ہوئی تھی بہت دیر یہانتک کہ پیٹھ پھیری کافرون نے اور اُتری اُنپر بلا کی اصحاب محمد مختار صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھون سے اور نہین تھے قوم رومیون مین مگر کشتہ اور زخمی اور قیدی اور پہلے سب کے بھاگنے والون مین جبلہ تھا اور
تنصرہ اُسکے پیچھے تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ پھرے مسلمان اُنکے تعاقب سے اور پلٹے ہوئے گرد نشان ابو عبیدہ بن الجراح کے
اور آئے خالد بن الولید اور ساتھی اُنکے اور سلام کیا اُنھون ابو عبیدہ رض بن الجراح اور مسلمانون پر اور ادا شکر اللہ تعالی کا کیا سلامتی
مسلمانون پر کافرون سے اور دیکھا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو گویا وہ قتل کے ٹکڑے گل ارغوان ہین کیسے سرخ ہو رہا ہے
پس مصافحہ کیا اُنسے اور کہا کہ واسطے اللہ کے ہی نیکو کاری تمھاری پس بتحقیق تسکین دی تمنے سوزش دل کو اور راضی کیا تمنے خدائے بزرگ کو
پھر مسلمانون سے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ فوراً چلین ہم بجانب قنسرین اور اُسکے حاضر کے پس مسلمانون نے کہا کہ بہتر رائے تمھاری ہی رائے
امین الامۃ پس چن لیا اور جدا کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دلیر مسلمانون کو اور مقرر کیا مقدمہ لشکر مین ساتھ عیاض رض
بن غانم الاشعری کے اور کہا اُنسے کہ قریب ہو اور جاؤ تم قنسرین اور حاضر پر اور تاخت و تاراج کرو تم اور قید کرو اُنکی اولاد کو اور مار ڈالو
اُنکے حامیون کو لیکن جب دیکھا اہل قنسرین نے اس خبر کو جو اُتری اُنپر بند کر لیا اُنھون نے دروازون کو اور قبول کیا اُنھون نے

۵۷ حاضر بعض روایات مین بالکسر و [illegible] ۱۲

صلح اور جزیہ دینے کو پس منظور کیا اس امر کو ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اور لکھ دی انکو دستاویز صلح کی اور فرض و مقرر کیا بالغ
جوان پر چار دینار یا اڑتالیس درہم بدلے دینار کے اور اسی طریقہ پر حکم کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے واقدی رحمۃ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ روایت کی مجھ سے عبد الملک بن محمدؓ بن ابی عبد اللہ نے سلمانؓ بن علی سے کہا سلمانؓ نے کہ تھا میں قیدیوں میں حاضر
قنسرین میں پس جب بھیجا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے پانچواں حصہ مال غنیمت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اسکے ساتھ مجکو بھیجا
پس جب سامنے لائے گئے ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سنا ہمنے انکو کہ اپنے ہمنشینوں سے کہتے تھے کہ میری رائے میں یہ آتا ہے کہ مقرر کروں
میں اس قیدی کو مکتب میں پس تعلیم پاوے اور دین سیکھیں بعض مرد لوگ ہمارے پھر سپرد کیا قیدی کو زیدؓ بن ثابت کے اور کہا انسے کہ جاؤ اور داخل کرو تم
قیدی کو حارث انصاری کے بیٹے کے گھر میں اور یہی دستور تھا عہد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زمانہ خلافت حضرت ابوبکر صدیق
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما میں پس جب فتح کیا اللہ تعالے نے قنسرین اور حاضر کو ابو عبیدہؓ بن الجراح اور مسلمانوں کے ہاتھ پر پھر رائے میں
حیثیت سے کہ شہر کو امن دیکر صلح اور دیہات گرد و نواح اور زمین مزروعہ کو ساتھ قہر اور غلبہ کے اور مال غنیمت حاصل کیا مسلمانوں نے اور بھیجا
پانچواں حصہ غنیمت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے مسلمانوں سے کہ مشورہ دو مجکو اپنی رائے سے رحمت کرے اللہ
تمہارے اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے المستشار موتمن اور اللہ تعالے نے ارشاد فرمایا ہے وشاورھم فی الامر آیا
چلیں ہم بجانب حلب اور اسکے حصار کے یا بطرف انطاکیہ اور اسکے ملوک کے پیچھے کو پھریں ہم لیکن مسلمانوں نے کہا اے سردار کیونکر ہو سکتا ہے
کہ چلیں ہم بجانب حلب اور انطاکیہ کے اور مشغول ہوویں ہم ہرقل کی لڑائی میں اور حال یہ ہے کہ زمانہ صلح کا ہمارے اور اہل شیزر اور حماۃ اور رستن
اور حمص اور جوسیہ کے بیچ میں گذر گیا ہے اور بیشک ان لوگوں نے بہم کیا ہے سامان اور اسباب قلعہ داری کا اور مضبوط کیا ہے اپنے شہروں کو ساتھ
غلات اور لشکروں کے پس ہم ڈرتے ہیں اس امر سے کہ پراگندہ اور متفرق کرینگے وہ لوگ ان شہروں کو جو ہمارے قبضے میں ہیں اور تاخت و تاراج
کرینگے انکو خصوصاً اہل بعلبک اسواسطے کہ وہ لوگ صاحب شدت اور سختی اور صاحب فوج ہیں اور ہماری رائے یہ ہے کہ چلیں ہم اور لڑیں انسے شاید
اللہ تعالے فتح کرے اسکو ہمارے ہاتھوں پر پس بہتر جانا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے انکی رائے کو اور پھرے وہ اپنی راہ پر پس پایا شہروں کو
جیسا کہ مسلمانوں نے کہا تھا کہ مضبوط کیے گئے ہیں ساتھ سامان جنگ اور گیہوں اور جو کے اور نہ تھا ارادہ ابو عبیدہؓ بن الجراح کا مگر واسطے
حمص کے پس پایا اسکو اس حیثیت سے کہ مضبوط کیا گیا تھا وہ اور بھیجا تھا بادشاہ نے اسکی طرف ایک بطریق سخت اور لڑنے والے کو اپنیکو والو
جسکا نام ہربیس تھا ساتھ لشکر کثیر کے پس جب دیکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اس حال کو چھوڑا خالدؓ بن الولید کو واسطے محاصرہ کرنے حمص کے اور خود
متوجہ ہوئے بجانب بعلبک کے پس جب پہنچے قریب اسکے دیکھا ایک بڑی جماعت کو جنکے پاس طرح طرح کے سامان تجارت کے کناروں دریا کے تھے پس جب
دیکھا انکو دور سے کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ یہ لشکر کیسا ہے لوگوں نے کہا ہم نہیں جانتے ہیں پس گیا ایک گروہ اس قافلے کی طرف اور دریافت
کی خبر انکی اور بعض انمیں کے یہ خبر لیکر آئے کہ یہ قافلہ رومیوں کا ہے مال متاع لیے ہوئے شدادؓ بن عدی التنوخی نے بیان کیا ہے کہ بڑا بوجھ قافلے کا
شکر تھی جو اہل بعلبک کے واسطے لائے تھے پس جب سنا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے یہ حال کہا مسلمانوں سے کہ بعلبک ہمارے واسطے دارالحرب ہے اور ہمارے
انکے بیچ میں کوئی قول و قرار نہیں ہے پس یہ مال غنیمت ہے جسکو اللہ تعالے نے تمہارے واسطے بھیجا ہے شدادؓ نے بیان کیا ہے کہ گھیر لیا ہمنے قافلے کو اور

اُسمین چار سو بوجھ شکر اور قند اور انجیر وغیرہ کے تھے اور اہل قافلہ کو قید کر لیا ہمنے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
کہ باز رہو انکے مار ڈالنے سے اور طلب کرو اُنسے فدیہ کو پس عوض لیا ہمنے اُنسے سونا اور چاندی اور کپڑے اور جانور وغیرہ اور بنایا ہمنے
لشکر سے عصیدہ اور فالوذج ساتھ گھی اور روغن زیت کے پس جب صبح ہوئی حکم کیا ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
چلنے کا بجانب بعلبک کے اور اُترنے کا اُسپر اور کچھ لوگ بھاگ گئے تھے قافلے کے پس بیان کیا اُنھوں نے اہل بعلبک سے اپنے حال کو اور
تھا بعلبک مین ایک بڑا بطریق جسکا نام ہربیس تھا اور وہ مضبوط لڑائی کا اور بہادر دل کا مہیب صورت تھا پس جب پہونچی
اُسکو خبر بلکی کیا اُسنے شہر کے لوگون کو اپنے پاس اور حکم کیا اُنکو ہتھیار اور ساز جنگ پہننے کا اور چلا ہربیس آگے لشکر کے بارادہ مڈبھیڑ کی قافلے
اور وہ نہین جانتا تھا کہ ابو عبیدہ بن الجراح مع لشکر مسلمانون کے اُسکی طرف آتے ہین پس جب دوپہر ہوئی دیکھا ایک جماعت نے دوسرے کو
اور ہربیس ملعون کے ساتھ سات ہزار سوار تھے سوائے اُن لوگون کے جو دیہات اور شہر اور بازاریون سے اُسکا ساتھ دیا تھا
پس جب دیکھا اُنکو مردم فوج طلیعہ ابو عبیدہ بن الجراح نے پکارا اُنھون نے کہ چلو چلو دشمن پر اور اُسی وقت دوڑے دلیر لوگ اور جلدی کی
شہسوارون نے اور آگے ہوئے شجاع اور راست کر لیا اُنھون نے نیزون کو اور نکال لیا تلوارون کو اور مرتب کین ہربیس نے صفین اپنے
ساتھیون کی مثل صف بندی لڑائی کے پس کہا بعض بطارقہ نے اُس سے کہ اہل عرب کے ساتھ تیرا کیا ارادہ ہے اُسنے کہا کہ مین لڑونگا تاکہ مبید
کر دین وہ لوگ ہم مین اور اُترین وہ ہمارے شہرون پر پس کہا بطریق نے اُس سے کہ واپس چل تو اور نہ لڑ اُنسے اسواسطے کہ نہ اہل دمشق
نے اُنپر قدرت پائی نہ لشکر اجنادین نہ فوج فلسطین نے آیا نہین معلوم ہے اہل بعلبک کو وہ امر جو واقع ہوا ہے کل ساتھ حاکم قنسرین اور
حاضر عرب متنصرہ اور حاکم عموریہ کے کہ پھیر دیا اس گروہ نے اُنکو بھگا کر اُنکی پشتون کی طرف اور بہتر تو یہ ہے کہ نہ غرور کر اور نہ فریب مین آجا اور
اپنے ساتھیون پر اور پھر چل بحالت سلامتی کے پس کہا ہربیس نے کہ یہ تو مین نہ کرونگا اور نہ بھاگونگا ان عربیون کے آگے سے اور تحقیق
یہ خبر پہونچی ہے کہ بڑا لشکر مسلمانون کا سردار سابق یعنی خالد بن الولید کے ساتھ حمص مین ہے اور یہ لشکر مال غنیمت ہے جسکو شیخ نے
ہماری طرف بھیجا ہے پس بطریق نے کہا کہ مین تیری رائے کی متابعت نکرونگا اور نہ غرور و فریب مین آؤنگا اپنے ساتھیون پر پھر واپس گیا بعلبک کو
اور جمعیت کی اُسکی بہت لوگون نے قوم سے اور آمادہ ہوا ہربیس اور دلیر ہوا وہ واسطے لڑائی مسلمانون کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
اُنکو آمادہ اور مائل لڑائی پر آمادہ کیا اپنے ساتھیون کو لڑائی پر اور مرتب کیا اُنکو گروہ گروہ کر کے اور کہا اُنسے کہ اے لوگو جان لو تم رحمت
کرے اللہ تمپر اس امر کو کہ اللہ تعالے نے تائید کی تمھاری ساتھ مدد دہی اپنی کے یہانتک کہ شکست دی تمنے بہت لشکرون کو اس قوم سے اور
شہر جسکا تم ارادہ رکھتے ہو بیچ مین ان شہرون کے ہے جنکو تمنے فتح کیا ہے واقع ہوا ہے اور اس شہر کے لوگ بہت کھانا اور سامان رکھتے ہین اور احتیاط
کرو تم غرور سے اور دیکھو تم اس امر کو کہ کس دین سے لڑتے ہو اور کس چیز پر مدد دیے جاتے ہو پس لو تم لڑائی کو اور جان لو تم کہ اللہ تعالے تمھارے
ساتھ ہے اور مدد دیگا تمکو پس حملہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون نے عامر بن ربیعہ نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے عیش رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ تھا ہمارا اور اُنکے بیچ مین مگر ایک گردا و یہانتک کہ پیٹھ پھیری اُنھون نے بطلب شہر کے اور ہربیس کے سات زخم لگے تھے
پس ملامت کی اُسکو بطریق اور کہا اُس سے کہ کیا ہوئے غنائم عرب کے جو لوٹتا تھا تو پس کہا اُس سے ہربیس نے تیرا ابرا کرین مسیح ٹھٹھول کرتا ہے تو مجھسے

عصیدہ ایک قسم کا کھانا ہے
ف — صفوف اپنی درست کرکے اور لشکر اپنا آراستہ کرکے لڑائی مسلمانون سے اور بھاگنا ہربیس کا اور محصور ہونا اہل شہر بعلبک مین ۱۲

حالانکہ مار ڈالا عرب نے میرے لوگون کو اور زخمی کیا مجکو ان زخمون سے پس کہا بطارق نے اُس سے کہ مین نے نہین کہا تھا تجھسے کہ تو ہلاک کریگا اپنی قوم اور لوگون کو اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چلے اور پہونچ کر اُترے بعلبک پر پس دیکھا شہر کو ڈرانے والا اور شہر پناہ کو مضبوط اور بند کر لیا تھا ان لوگون نے دروازہ ہاے شہر کو اور جمع کر لیا تھا اپنے جانورون کو شہر کے اندر اور چڑھ گئے تھے اوپر شہر پناہ کے اور برجون پر پھیلی ہوئی تھی کثرت انکی پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بجانب مضبوطی شہر اور بلندی دیوار شہر پناہ اور شدت سردی اُس مقام کے اور ہمیشہ اس شہر مین گرمی اور جاڑے مین سردی رہتی تھی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے خواص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانان اہل رائے اور مشورے سے کہ اے لوگو صلاح دو تم مجکو اپنی راے سے رحمت کرے اللہ تم پر پس متفق ہوئی راے سب لوگون کی ایک ہی مشورے پر کہ اُترے رہو اُن پر اور تنگی مین ڈالو اُنکو پس کہا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہ نیکی کرے اللہ تعالے تمھارے ساتھ اے سردار مین جانتا ہون کہ قوم اس شہر مین ٹکراتے ہین بعض اُنمین کے بعض سے بسبب کثرت کے اور مین نہین جانتا ہون کہ شہر وسعت کرے اُنکو اور اگر لڑینگے اور غلبہ کرینگے ہم اُنپر تو امید رکھینگے ہم اللہ تعالے سے کہ فتح کریگا اُسکو مسلمانون کے ہاتھ پر اور ہمیشہ اللہ تعالے وارث اپنی زمین کا کرتا ہی اپنے نیک بندون کو پھر پڑھا اُنھون نے اس آیت کو ولقد کتبنا فی الزبور آخر تک پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے بیٹے جبل کے کہان سے جانا تم نے کہ قوم آپس کی تنگی مین ہین اُنھون نے کہا کہ اے سردار تھا مین اول اُن لوگون کا جسنے گھوڑا دوڑایا جماعت مسلمانون سے پس قریب پہونچا اُس حصار سپید کے اور امید کی مین نے اس امر کی کہ ملجاؤن مین اُنکے گروہ مین پس حائل ہو جاؤن مین درمیان قوم اور اُنکے شہر کے پس نہ ملا میرے ساتھ کوئی ایک بھی مسلمانون سے اور دیکھا مین نے قوم کو کہ شہر مین داخل ہوتے ہین وہ سب وارد ہے جسطرح کہ میدانون مین پانی کی بہیا آتی ہی پس شہر ڈھک گیا وہان کے لوگون اور زمین والون اور گانون والون سے اور سوا اُسکے جانور قوم کے بھی اُنکے ساتھ ہین اور وہ مثل شہد کی مکھی کے ہین کثرت مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ سچ کہا تمنے اے معاذ اور نصیحت کی تمنے اور نہین جانا مین نے تمکو مگر مبارک بیچ مشورے کے اور اللہ سے مدد چاہتے ہین ہم اور اُسی سے درخواست کرتے ہین ہم توفیق کی اور شب گذرانی مسلمانون نے در انحالیکہ نگہبانی کرتے تھے بعض اُنکے بعض کی صبح تک پس جب صبح کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط اُنھون نے بنام اہل بعلبک کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من امیر جیوش المسلمین بالشام وعامل علیہم وخلیفۃ امیر المؤمنین فہم ابو عبیدۃ عامر بن الجراح الی اہل ہذہ المدینۃ من المخالفین والمعاندین اما بعد فللہ المنۃ ذو الطول وقد اظہر الدین واعز اولیائہ المؤمنین علی الجنود الکافرین وفتح علیہم البلاد واباد اہل العناد وان کتابنا انما ہو معذرۃ بیننا وبینکم ولقدمۃ الی کبیرکم وصغیرکم لاننا قوم لا نرتضی فی دیننا البغی والعذر وما کنا بالذین نقاتلکم او نعذر الیکم ونعلم ما عندکم لکان دخلتم فیما دخل فیہ اہل المدن من قبلکم من الصلح والامان صالحناکم وان اردتم الذمام او ہمنا لکم فان ابیتم الا الحرب والقتال پھر خط کے آخر مین اس آیت کو لکھا انا قد اوحی الینا ان العذاب علی من کذب وتولی پھر لپیٹا خط کو اور دیا ایک دہقانی معاہدین سے اور حکم کیا اُسکو کہ خط لیکر جاوے اہل شہر کے پاس اور نہ جدا ہو اور نہ پھرے مگر ساتھ جواب کے اور ضمانت اور اقرار کیا اُسکو بیس درم دینے کا مال مسلمانون سے اور کہا نہین کام لیتا ہون مین کسی سے مگر ساتھ پورا کرنے بخشش کے پس لیا معاہدی نے خط کو اور آیا اُسکو لیکر دیوار شہر پناہ تک اور گفتگو کی اُنسے

اُنکی زبان مین اور کہا کہ مین بھیجا گیا ہون تمہارے پاس پس لٹکایا اُنھون نے اُسکے واسطے رسّی کو اور باندھا رسّی کو اُسکی کمر مین اور
لے لیا اُسکو قوم نے اپنے پاس اور لیگئے نزدیک ہربیس کے پس سلام کیا اُسنے ہربیس کو اور دیا خط اُسکو پس یکجا ہوے بطارقہ اور ملوک اور بڑے
لوگ اور پڑھکر سُنایا اُنکو ہربیس نے خط ابو عبیدہ رض بن الجراح کا راوی نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہے کہ کہا سفیان رض بن خرزجہ نے کہ
سوال کیا مین نے اپنے باپ خرزجہ رض بن عوف المازنی سے جو برابر فتوح ملک شام مین موجود ہے اس امر کا کہ کیونکر پڑھا ہربیس نے خط ابو عبیدہ رض
بن الجراح کا حالانکہ وہ خط زبان عربی مین تھا پس کہا اُنھون نے کہ اے بیٹے میرے موجود تھا مین اُسدن کہ لکھا تھا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے
خط بنام اہل بعلبک کے اور صورت اسکی یہ ہوئی کہ بُلایا تھا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے ایک شخص نصرانی کو شام سے اور اُسکو کاتب اپنا مقرر کیا تھا
کہ لکھواتے تھے اُس سے جسوقت چاہتے تھے بنام اہل روم کے اور نام اُسکا قیس بن کورک یا جرجیس تھا اور اللہ بڑا جاننے والا ہے پس جب پڑھا
ہربیس نے اُس خط کو اپنی قوم پر کہا اُسنے کہ مشورہ دو تم مجکو اپنی رائے سے پس کہا بطریق صاحب مشورہ نے کہ میری رائے یہ ہے کہ نہ لڑین ہم اہل
عرب سے کسواسطے کہ ہم طاقت اُنکے مقابلے کی نہین رکھتے ہین اور جب مصالحہ کرلیوینگے تو ہوجاوینگے ہم بیچ فراخی اور فارغ البالی کے جیساکہ ہوا اہل ارکہ
اور تدمر اور حوران اور بصرہ اور دمشق سوائے اُنکے اور جسنے مصالحہ کیا ہے اُس قوم سے اگر ہم لڑینگے اُنسے اور لیوینگے وہ ہمکو بیچ لڑائی کے تو
مار ڈالینگے وہ ہمارے بہتر لوگون کو اور غلام بناوینگے ہمارے لڑکون کو اور عورتون کو اور صلح کرنا موافق تمہاری ہے پس کہا ہربیس نے کیونکر کرین
مسیح پر سجدہ پر پس نہین دیکھا مین نے روم مین ڈرنے والا تجھسے اور کیونکر حکم کرتا ہے تو ہمکو اس امر کا کہ سپرد کرین ہم اپنا شہر مردم بازاری عرب کو
خصوصاً اُس حالت مین کہ پہچان لیا ہے مین نے اُنکی لڑائی کو اور آزمایش کی ہے مین نے اُنکے حملون کی اور مین نے حملہ کیا تھا اُنکے لشکر کے
حمایت کرنے والون پر میمنہ مین اور اگر حملہ کرتا مین میسرہ مین تو بھگا دیتا اُنکو پس کہا بطریق نے آیا فوج میمنہ اور قلب ڈرتی تھی تجھسے اور
جدا ہوگئے اہل بعلبک دو گروہ پر ایک قوم طلب کرتی تھی صلح کو اور ایک قوم چاہتی تھی لڑائی کو اور پھاڑ کر ڈال دیا ہربیس نے خط کو
معاہدی کے پاس اور حکم دیا اپنے غلامون کو کہ اُسکو باہر شہر کے کردیوین اور آیا وہ ابو عبیدہ رض بن الجراح کے پاس اور بیان کیا اُسنے سب
حال قوم کا اور کہا کہ اکثر قوم نے چھوڑ دیا ہے تمسے لڑائی کو پس کہا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے مسلمانون سے کہ شدت اور سختی کرو
اُنپر اور جانلو تم اس امر کو کہ یہ شہر تمہارے عمل اور شہرون کے بیچ مین ہے پس اگر باقی رہیگا یہ شہر تو ہوگا گران اُن لوگون پر
جنھون نے تمسے مصالحہ اور معاہدہ کیا ہے یا نہ طاقت رکھینگے وہ سفر کرنے اور کسی امر کی پس پہنا اصحاب رض رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ہتھیارون کو اور آگے بڑھے اور آوازین طبل کو دی گئین اُنپر رومیون نے اور لڑے وہ اور دشمن خدا ہربیس کے واسطے
رکھا گیا تھا ایک تخت بڑے برج پر طرف نکلے اور باندھے گئے زخم اُسکے اور اُسکے سر پر ایک صلیب جواہر کی تھی اور گرد اُسکے
قوم ازادرہ اور داراجیہ اور داردخانیہ تھی جنکے جسمون پر زرہین طلائی اور اُنکے سرون پر لڑیان موتیون کی تھین اور اُنکی
گردنون مین صلیبان سونے کی اور جواہرات کی تھین اور اُنکے ہاتھون مین تیر اور کمان تھی عامر بن قیس سے بیان
کیا ہے کہ تھا مین موجود بعلبک کی لڑائی مین اور مسلمان قریب شہر پناہ کے تھے اور رومیون کے تیر مثل پھیلی ہوئی ٹڈیون کے
پڑتے تھے اور بعض لوگ عرب کے بدون ہتھیار کے تھے پس پہونچے اُنپر تیر قوم کے اور دیکھا مین نے ایک قوم کو

گرتے تھے وہ بلندی شہر پناہ سے مثل چڑیون کے خندق مین پس میل کیا مین نے ایک شخص کے اُن لوگون سے جو گرتا تھا ساتھ
تلوار کے اس ارادے سے کہ مارون مین اُسکو پس چلا کر کہا اُسنے اُفون پس کہا مین نے افسوس ہی تجھپر ترے واسطے امان ہی پس
پس خنجر نے ڈال دیا ہی مجھکو ہماری طرف شہر پناہ کے اوپر سے پس کلام کیا اُسنے مجھسے زبان رومی مین اور نہ جانا مین کہ وہ کیا کہتا ہی
پس کھینچ لیگیا مین اُسکو بجانب خیمہ سردار ابو عبیدہ رض بن الجراح کے اور کہا مین نے اُنسے دعا دے کر کہ اے سردار طلب کرو تم
اُس شخص کو جو پہچانتا ہو اس گبر کے کلام کو اسواسطے کہ مین نے دیکھا ہی قوم کو کہ بعض رومی بعض کو گرا دیتے ہین بلندی شہر پناہ سے
پس بلایا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے اپنے مترجم کو اور کہا اُس سے کہ سوال کر تو اس سے پس سوال کیا ترجمان نے اور کہا اُس سے کہ افسوس ہی
تجھپر ترے لیے امان ہی پس سچ بول تو ہمسے پس کہا اُسنے کہ مین دیہاتی لوگون سے ہون پس جب سُنا ہمنے تمھارے چلنے اور
پھرنے کو قنسرین سے یکجا ہو کر چلے ہم لوگ دیہاتون سے تاکہ پناہ لیوین ہم شہر مین اور آئی ایک جماعت کثیر ہم لوگون سے بجانب
شہر پناہ کے اسواسطے کہ نہین ہی ہمارے واسطے کوئی جگہ کہ رجوع کرین ہم طرف اُسکے پس جب چلے تم لوگ واسطے لڑائی کے نکلے تمھارے
مقابلے کو لڑائی کو لوگ پس ڈھانپ لیا اُن لوگون نے پس جسوقت سخت ہوئی اُنپر لڑائی اور آگے اُنپر تیر تمھارے لشکر سے دفع کیا بعض لوگون نے
اُنہین سے بعض ہم لوگون کو اور گرا دیا تمھاری طرف پس جب سُنا ابو عبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال خوش ہوے اور کہا کہ امید
رکھتے ہین ہم اس امر کی اللہ تعالے سے کہ اُنکو ہماری غنیمت کرے اور کیا لڑائی نے اپنی جگہ کو اور چلی چلنی اُسکی اور بلند ہوا شور فریاد کا
اور گرد ہوے رومی اپنی شہر پناہ کے پس نہین طاقت رکھتا تھا کوئی مسلمان اُنکے نزدیک جانے کی بسبب تیر اور پتھر اور ڈھیلون کے
پس مارے گئے مسلمانون سے بارہ آدمی اور رومیون سے بہت لوگ اور وہ جو گر پڑے شہر پناہ کی بلندی سے اور پھرے مسلمان اپنے
قیامگاہ کی طرف اور نہین تھا اُنکو قصد کھانے پانی مین سوا روشن کرنے آگ کے بسبب شدت سردی کے پس رات گذرانی ہم لوگون نے
درانحالیکہ آگ روشن کرتے تھے ہم اور نوبت بہ نوبت نگاہبانی کرتے تھے اور اعلان کرتے تھے ہم ساتھ تہلیل اور تکبیر کے صبح تک پس
جب نماز صبح کی پڑھی ہمنے پکار کر کہا منادی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہی سردار کی طرف سے ہر مرد مسلمان پر
اس امر کی کہ نہ نکلے کوئی واسطے لڑائی اس قوم کے یہانتک کہ صبح کرے وہ اپنی جگہ مین اور تیار کرے اپنے واسطے نان خورش گرم
تاکہ ہووے وہ قوت دینے والی دشمن کی لڑائی پر پس دوڑے ہم لوگ واسطے اصلاح اپنے کامون کے اور دیکھا اہل بعلبک نے ہمارے توقف
اور ٹھہر جانے کو اپنی لڑائی سے اور گمان کیا اُنھون نے اس امر کو ہماری عاجزی سے پس امید کی اُنھون نے ہم پر اور پکار کر کہا اُنسے سردار ملعون نے
کہ نکلو تم اُنکی طرف پس نہین جانا ہمنے مگر یہ کہ دروازے شہر کے کھولے گئے اور نکلے سوار اور پیدل مثل ٹڈیون پھیلی ہوئی کے
اور بعض ہمارون نے بڑھایا تھا اپنے ہاتھ کو کھانے کی طرف اور بعض پکاتے تھے کلیہ اور بعض فارغ ہو چکے تھے پس اسوقت
پکار کر کہا پکارنے والے نے کہ اے گروہ الحمد چلو چلو دشمن لڑو لو تم قوم کو قبل اسکے کہ ہجوم کرکے آپڑین وہ تمپر حمران بن اسد حضرمی نے
بیان کیا ہی کہ تھا میرے پاس ایک کلیجہ کہ پکاتا تھا مین اُسکو اپنے ساتھیون کے واسطے اور رلا کر دیا تھا مین نے زیت و نمک سے نان خورش کو
کہ دفعتہً آواز چلو چلو کی واقع ہوئی پس قسم ہی خدا کی کہ نہین رعایت کی مین نے اُسکی تاانکہ نکال لیا مین نے اُسکو آگ سے اور لے لیا اُس سے

ف اُفون لغت رومی یعنے امان ۱۲

ف خلاصہ ترجمہ یہ ہی کہ لڑائی ... بھی ۱۲

ایک ٹکڑا اور ڈال دیا مین نے اسکو روغن زیت مین اور لیگیا مین اسکو اپنے منھ مین جلدی سے اور مارا مین نے اپنے ہاتھ کو گھوڑے کی
باگ مین پس سوار ہوا مین اور حملہ کیا رومیون پر پس قسم ہی خدا کی کہ نہین خبردار ہوا مین اپنی ذات سے تا آنکہ ہوگیا مین بیچ مین رومیون
اسواسطے کہ وہ ناگاہ در آئے ہمپر ہمارے لشکر مین اور گویا تھے وہ ایک ٹکڑا اندھیری رات کا پس توڑتا تھا مین اُنکو عمود سے اور
دھکیلتا تھا مین اُنپر تا آنکہ بھاگ گئے وہ اور دیکھا مین نے گروہ مسلمانون کو متفرق اور جدا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بلند اور
کھڑا کیا تھا اپنا نشان کو اور لوگ دوڑ کر جاتے تھے اسکی طرف اور منتشر تھے ہمارے لشکر کے بیچ مین تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح پکار کر
کہتے تھے کہ اے گروہ جوانان عرب کے آج کا دن ہی کا دن ہے اچھی طرح سے جنبش دو اپنی امید اور طمع کو پس نہ دیکھو گے تم اپنے مین خوف اور بزدلی اور
ضعف کو اور احتیاط کرو تم اس امر سے کہ مشہور اور منتشر ہو ذکر تمہارا اس باب مین کہ اہل بعلبک غالب ہوگئے تمہاری زمین اور اہل و عیال
پر اور گرد ہوگئے وہ اس چیز کے جو تمہارے لشکر مین ہی مطرف رض بن عبداللہ تمیمی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین بعلبک کی
لڑائی کے دن اور گروہ ہمارے بنی تمیم اکثر پیدل تھے اور پکار کر کہا ہمکو پکارنے والے نے کہ یا تمیم پس ڈالا ہمنے اپنی ذاتون کو
قوم روم پر بیچ آگے پس دوڑے آپسمین قبیلے اور ملایا آپسمین ایک نے دوسرے کو اور ہر گروہ یہ سمجھتا تھا اپنی اصل کی طرف
اور دیکھا ابو عبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ نے شدت صبر رومیون کو مسلمانون کی لڑائی پر پس حملہ کیا اُنھون نے
سوارون پر اور گھیر لیا رومیون کو اور تھے متفق گروہ ہمراہی اُنکے عمرو رض بن معدیکرب الزبیدی اور عبدالرحمن رض بن ابی ربیعۃ العامری
اور مالک اشتر نخعی رض اور ضرار رض بن الازور اور ذوالکلاع رض الحمیری پس تحقیق یہ لوگ آزمایش کئے گئے بلاے نیک مین اور اُنھون نے
رومیون مین وہ کام کیا جو لکڑی آگ مین کام کرتی ہی اور نہین پایا رومیون نے کسی کو حرم اور اولاد مسلمین سے اور نہین لیا اُنھون نے
مگر اسباب اور کپڑے اور غلہ اور کھانا اور داخل ہوا وہ شہر مین اور بند کرلیا دروازون کو اور اسید کی مسلمانون مین اور جراءت کی اُنسے
لڑنے مین پس جب دیکھا مسلمانون نے ایسے کام اُنکے پھرے وہ بجانب اپنے لشکر کے اور روشن کی آگ اور باندھا خستگیون کو اور علاج کیا زخمیون کا
اور دفن کیا اپنے مردون کو پس وہ سب جو مارے گئے پہلے دن وقت آخر لڑنے رومیون کے آٹھ آدمی اور سات اُنکے غلام تھے پس جب رات ہوئی
نکلے سب رئیس مسلمانون کے اور بڑے بڑے سردار ابو عبیدہ رض بن الجراح کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار بتحقیق دیکھا تمنے اُس
چیز کو جو آئی ہمپر آج کے دن قوم کے کردار سے پس کیا کام کرنے کا ارادہ کیا ہی تمنے اور کیا راے ہی تمہاری رحم کرے اللہ تمپر پس کہا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ یہ ایک فتنہ تھا جو لکھا تھا اللہ تعالی نے ہمارے اوپر اور یہ مراتب ہین کہ بلند کرتا ہی اللہ تعالی اُن لوگون
کے واسطے جو ہم مین سے مارے گئے ہین اور قوم کل ضرور ہمسے لڑینگے اور راے میری یہ ہی کہ تم لوگ جمع ہو جاؤ صبح اپنے خیمون اور خرگاہون اور
جماعتون کے شہر سے بقدر ایک تک گھوڑ کے تا کہ ہوجاوے تمہارے واسطے جگہ گھوڑے دوڑانے اور بازر کھنے کی اور مدد ہوتی ہی
اللہ تعالی کی نزدیک سے پھر بلایا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے سعید رض بن زید بن عمرو بن نفیل عدوی کو اور بنایا ایک نشان برات کو اور سردار مقرر کیا اُنکو
پانچ سو سوار اور تین سو پیدل پر اور حکم کیا اُنکو کہ اتریں وہ میدان مین اور لڑیں وہ دروازہ جبلی پر اور بازر کھیں اُنکو مسلمانون سے
تا کہ متفرق ہو جاوے جماعت اُنکی اور ہو جاوین وہ منتشر اور پراگندہ اور وصیت کی اُنکو مسلمانون کے واسطے سعید نے کہا

کرہین کفایت کرونگا تمھارے واسطے اگر چاہا اللہ تعالےٰ نے اور نہین قوت اور طاقت ہی مگر بسبب اللہ بزرگ و برتر کے پھر بلایا ابوعبیدہ
بن الجراح نے ضرار کو اور دیا انکے لیے ایک نشان سرداری کا تین سو سوار اور دو سو پیدل پر اور روانہ کیا انکو دروازہ شام پر اور
حکم کیا انکو لڑنے کا اُن لوگون سے جو اُس دروازے مین تھے پس روانہ ہو وہ جیسا کہ حکم دیا تھا انکو پس جب صبح کی مسلمانون نے نماز صبح کی پڑھائی
ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کو تاریکی شب مین اور پہنے اُنھون نے ہتھیار اپنے پس جب آفتاب قریب طلوع کے ہوا کھولا گیا
بڑا دروازہ شہر کا جسپر ابوعبیدہ بن الجراح اُترے تھے اور نکلے لوگ واسطے لڑائی کے اور صف بندی کی اپنے ساتھیون کی ابوعبیدہ رضہ
بن الجراح نے اور وہ دیکھتے تھے کثرت اُن لوگون کی جو شہر سے اُنکی طرف نکلے تھے اور ابوعبیدہ بن الجراح رضہ مشورہ کرتے تھے اپنے
ساتھیون سے لڑائی کے باب مین اور قوم روم لوہے ہوتے جاتے تھے گرد اپنے بطریق کے اور وہ کہتا تھا اُنسے کہ اے گروہ نصرانیہ کے وہ لوگ
جو تمسے پہلے تھے بتحقیق بزدلی اور خوف کیا اُنھون نے عرب کی لڑائی سے اور تمنے ہبہ کر دیا ہی اپنی جانون کو مسیح کے واسطے اور تم حمایت
اور نگہبانی کرتے ہو اپنے دین اور اہل اور گھر بار اور ملک کی پس کہا بڑے لوگون نے قوم کے کہ اے سردار خوش رکھ تو اپنی جان اور
ٹھنڈی رکھ اپنی آنکھ کو پس بتحقیق ہم لوگ ڈرتے تھے عرب سے قبل لڑنے اور آگاہ ہونے کے اُنکی لڑائی سے اور اب جان پہچان گئے ہم اُنکی لڑائی کو
اور معلوم کیا ہمنے اس امر کو کہ وہ ایسی قوم ہین کہ جسوقت راست کیا اُنھون نے لڑائی کو تو نہ تھے زیادہ تر سخت ہمسے اور نہ بڑے صبر کرنیوالے
ہمسے اور اُنمین کا مرد نکلتا تھا لڑنے کو بدون ہتھیار کے اور نہین ہی اُنمین ہر ایک کے پاس مگر ایک کپڑا جس سے چھپاتا ہی وہ اپنے بدن کو
یا پوستین ہی اور بچھتا جنگی استر اہل عرب کے اور ذات ابرہ انکا ہی اور ہم ایسی قوم ہین کہ ہمارے پاس پوری زرہین اور دوہرے جوشن اور
مضبوط خود ہین علاوہ اسکے ہم جان دینے کی لڑائی لڑتے ہین پس جب دیکھی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کثرت رومیون کی پکارا
اپنی بلند آواز سے اور کہا کہ اے گروہ مسلمانان تمکو نہ خوف اور نہ بزدلی کرو تم کہ جاتی رہیگی ہوا تمھاری اور گر جائیگی ہیبت تمھاری اور
ضرب المثل ہو جاؤ تم لوگون کے نزدیک اس امر مین کہ اہل بعلبک نے بھگا دیا تمکو اور خونریزی کی تمھاری اُنھون نے پس صبر کرو تم کسواسطے کہ
اللہ تعالےٰ نے وعدہ نیک فرمایا ہی صابرین کے واسطے پس کہا مسلمانون نے کہ اے سردار قریب ہے صرف کرینگے ہم کوشش کو پھر رومیون کے دلون مین
داخل ہوئی طمع اور لیسبت مسلمانون کے سہیل رضہ بن صباح العیسی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین بعلبک مین اور نکلے وہان کے لوگ
ہماری طرف دوسرے دن اور انکو زیادہ طمع اور امید ہوگئی تھی ہم مین اور ارادہ مضبوط کیا تھا اُنھون نے حملے کا ہمپر اور مین زخمی اور
زخم میرے داہنے بازو مین تھا اور مین نہ ہاتھ کو جنبش دیسکتا تھا اور نہ تلوار اُٹھاتا تھا پس پیادہ ہو گیا مین اُترکر اپنے گھوڑے سے
اور نکلا اپنے ساتھیون کے بیچ سے اور کہا مین نے کہ اگر قصد میرا کریگا کوئی ان گبرون سے پس نہ قدرت ہوگی مجکو اُسکے دفع کرنے کی اپنی
ذات سے پس پھر امین بجانب بلندی پہاڑ کے اور چڑھ گیا اُسپر اور بلند ہوا مین دونون لشکرون پر اور دیکھتا تھا مین اُنکی لڑائی کو
اور رومیون نے طمع کی تھی مسلمانون مین اور مسلمان پکارتے تھے اللہ اکبر اللہ اکبر اور ابوعبیدہ بن الجراح رضہ وعدہ کرتے تھے اُنسے ساتھ مدد اور
قتال اور گروہ مسلمانون کے اظہار فخر اور بڑائی کا کرتے تھے اور مین دیکھتا تھا ضرب تلوارون کو خود اور ڈھال پر اور چنگاریان اُڑتی تھین
اُسکی آگ سے اور باہم مل گئے تھے دونون فریق پس کہا مین نے کہ نہین قریب ہی کہ نفع کرے ہمکو سعید بن زید اور ضرار بن الازور کا بند دروازون مین

حالانکہ سردار مسلمانون کے اسطرح کی لڑائی مین ہین پھر جلدی کی مین نے بجانب درختون کی جڑون کے کہ توڑتا تھا مین انکو اور رکھتا تھا
ایک لکڑی کو دوسری پر اور قصد کیا مین نے بجانب سنگ چقماق کے اور روشن کیا مین نے آگ کو پس شعلہ زن ہوئی آگ اور رکھا
مین نے ایک ہری لکڑی کو خشک لکڑی پر پس بلند ہوا دھوان اور تھی یہ بات ہماری نشانی اور پہچان سے کہ جسوقت ہم چاہتے تھے
اکٹھا ہونا بعض کا طرف بعض کے ملک شام مین تو رات کو آگ روشن کرتے تھے اور دن کو دھوان بلند کرتے تھے پس تھوڑے عرصہ مین
بلند ہوا دھوان اور چڑھا وہ کرانون آسمان تو نہین ملا تھا کہ دیکھا اسکی طرف سعید بن زید رضؓ اور انکے ساتھی اور ضرار بن الازور اور انکے
ہمراہیان نے پس پکارا بعضون نے بعضون کو کہ پہونچو اور خبر لو تم سردار کی رحم کرے اللہ تمپر اسواسطے کہ نہین ہے یہ دھوان
مگر کسی بڑے امر پر اور بہتر ہے کہ ہوجاوین ہم سب ایک جگہ ہین پس جلدی سوار ہوے قوم اپنے گھوڑون پر اور چلے یہانتک کہ قریب
پہونچے مسلمانون کے اور وہ لڑائی سخت اور اندوہ عظیم مین تھے اور تلوارین چمکتی تھین اور سر لوگون کے کٹتے تھے اور جاڑا انپر گرمی ہوگیا تھا
اور دشوار ہو گیا تھا انپر کام اور صبر اور بلند ہوا تھا دن اور لے لیا تھا انکو گھبراہٹ لڑائی نے اور آئی تھی مشرکین پر بلا کی اور
روشن کی گئی تھی انمین آگ لڑائی کی اور پہونچی تھین جانین حلقون مین اور کام کیا تھا شمشیر ہاے برندہ نے اور ہر شخص
اپنے نزدیکی کے مقابلے مین صبر کرنے والا تھا کہ دفعۃً پکارا انمین غیب کے آواز دینے والے نے کہ خذل اللہ الکافر و نصر الحنیف اور
نکلا اور ظاہر ہوے سعید بن زید اور ضرار بن الازور رضؓ آگے قوم کے اور راست کیا تھا انھون نے نیزون کو اور نکال لیا تھا تلوار کو
میان سے اور زمین جنبش کرتی تھی ان دونون کے نیچے اور یقین کیا تھا رومیون نے اپنے غالب ہو جانے کا کہ اسی وقت ظاہر ہوے
انپر نشان مسلمین اور گروہ گروہ لشکر موحدین کے پس توجہ کی انھون نے واسطے دریافت حال کے کہ دفعۃً دیکھا انھون نے مسلمانون کو
اپنے پیچھے کہ حائل ہو گئے وہ انکے اور انکی عورتون اور اولاد کے بیچ مین پس فریاد کی انھون نے ساتھ سختی اور بلا کی کے اور نقصان کے
اور جانا انھون نے کہ مسلمانون کی مدد آگئی ہے اور فریب اور جرأت کیا ہے انکے بطریق نے پس جب دیکھا انکے سردار نے بجانب انکے
مقابلہ کرنے کے ڈانٹا انکو اور کہا کہ سختی ہو تمپر نہ پھرو تم بجانب شہر کے حائل ہو گیا ہے لشکر تمھارے اور شہر کے بیچ مین اور یہ بات
مکر و فریب اہل عرب سے ہے پس جب سنی مسلمانون نے یہ گفتگو گھیر لیا انکے بطریق کو مثل حلقہ مدور کے در آنحالیکہ حمایت کرتے تھے
بعض انمین کے بعض کی پس پھرا اور چلا البطریق مع اپنی قوم کے بائین جانب مسلمانون کی بطرف پہاڑ کے اور سعید اور ضرار رضؓ مع اپنے
لشکر کے آتے تھے داہنی جانب شہر پناہ سے پس تعاقب کیا انکا مسلمانون نے تا اینکہ چڑھ گئے وہ پہاڑ پر اور پناہ لینا چاہا
رومیون نے بیچ ایک حصار کے پہاڑ مین اور تھی وہ جگہ مضبوط اور لوگون سے خالی تھی پس ٹھہر رکھی قوم نے طرف اسکے اور قرار دیا
بطور پناہ کی اسمین اور مسلمانون سے جسنے تعاقب کیا تھا انکا وہ سعید ابن زید رضؓ تھے مع پانچ سو سوار کے جو انکے ساتھ تھے اور
حال یہ ہوا کہ ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح نے جب دیکھا ہزیمت روم کو اور شدت بچانے اور نگاہ رکھنے اپنی جانون کو پکار کر کہا اے
گروہ مسلمانون کے نہ پیچھا کرے انکا کوئی تم مین سے اور نہ متفرق اور جدا ہو کوئی تم مین کا اسواسطے کہ مین ڈرتا ہون اس امر
کہ ہووے یہ ہزیمت روم کی مکر اور فریب تمھارے لیے تا اینکہ جب متفرق ہو جاوے جماعت تمھاری تو پھرین تمھاری طرف اور

سعید بن زید نے نہین سنا تھا آواز ابو عبیدہ بن الجراح کو اور اگر سنتے وہ آواز کو تو نہ تعاقب کرتے قوم کا اور نہ جاتے انکے
پیچھے اور نہین جانا سعیدؓ نے مگر یہ کہ مسلمان سب کے سب آنہین مل گئے ہین اور پوچھا کیا ہی انکے نشان قدم کا پس جب پناہ لی بطریق اور
بڑے بڑے لوگون نے اُس حصار مین کہا سعیدؓ بن زید نے کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ ہلاکی اس گروہ کا کیا ہی پس گھیر لو انکو ہر طرف سے اور
نہ چھوڑو کسی کو انمین سے کہ نکالے سر کو اپنے ساتھیون سے تاکہ ملجاوین اگر تم مین مسلمان اور معلوم ہو تمکو یہ تجویز اور رائے سردار کی پھر آگے
سعیدؓ ایک بڑے مرتبے والے شخص کے پاس مسلمانون سے اور کہا کہ تم میرے قائم مقام رہو یہانتک کہ جاؤن مین اور دریافت
کرون رائے سردار کی ان رومیون کے مقدمے مین پھر لیا سعیدؓ نے قریب بیس سوار کے اپنے ہمراہیون سے اور چلے تا اینکہ آملے
وہ مسلمانون کی طرف پس جب دیکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے انکی طرف کہا انا للہ و انا الیہ راجعون گئے قسم ہی خدا کی مسلمان پس
آگے آئے انکے اور پوچھا کہ ای سعیدؓ کہان ہین لوگ ہمراہی تمھارے اور کیا کام کیا تمنے انکے ساتھ پس کہا سعیدؓ نے
اُنسے کہ بشارت ہو تمکو ای سردار کہ مسلمان ساتھ بہتری اور سلامتی کے ہین اور محاصرہ کیا ہی اُنھون نے دشمنان خدا کو ایک حصار مین
اور بیان کیا سب حال اور کہا کہ جب دیر کی مجھپر پہونچنے خبر مسلمانون نے اُترا مین خود پہاڑ سے تاکہ دریافت کرون مین خبر
مسلمانون کی اور تمھاری تجویز کو رومیون کے مقدمے مین پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ شکر اور تعریف ہی
اُس خدا کی جسنے بھگا دیا انکو انکے گھرون سے اور انکی جگہ سے انکو جنبش دی پھر کہا اُنھون نے سعیدؓ اور ضرارؓ سے کہ یہ کیا مخالفت
تھی تمھاری اکثر ساتھ رحمت کرے اللہ تمپر کیا نہین حکم دیا تھا مین نے تم دونون کو ٹھہرنے کے لیے شہر کے دروازے پر اور بار بار دیکھنے
قوم کے پس کس چیز نے تمکو میرے نزدیک کر دیا پس بتحقیق بیقرار کر دیا تم دونون نے میرے دل اور میرے ساتھیون کے دلون کو اور گمان کیا
مین نے کہ تمھارے ہمراہی مسلمان ہلاک ہوگئے اور شہر والون نے مکر اور فریب کیا اسلیے اسی امر نے باز رکھا مجکو تعاقب کرنے منفرد رہنے
تا اینکہ چڑھ گئے وہ پہاڑ پر پس کہا سعیدؓ نے کہ ای سردار نہین نافرمانی کی ہمنے تمھاری کسی امر مین اور نہین مخالفت کی
ہمنے تمسے کسی قول مین اور ہم ٹھہرے تھے جسطرح سے کہ تمنے حکم دیا تھا کہ دفعۃً دیکھا ہمنے ایک دھوین کو کہ بلند ہوئی گرد اُسکی اور
دیکھائی دیا ہمکو ظاہر ہونا اسکا پس کہا ہمنے کہ یہ ایک سخت اور بڑا کام ہی کار ہاے رومیون سے یا نشانی پکارنے کی ہی مسلمانون کو
پس جلدی آئے ہم تمھاری طرف یہانتک کہ ہوا وہ جو دیکھا تمنے اور ہم ڈرے اس امر کو کہ ٹھہرے مین اپنی جگہ پر اور ہووین خلاف
کرنے والے تمھارے حکم کے پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر و ما توفیقی الا باللہ قسم ہی خدا کی کہ آپڑے تھے رومی
ہمپر اور حملہ کیا تھا ہمارے لشکر پر تا اینکہ کہا تھا مین نے اپنے دل مین کہ کاش ہوتا ہمارے واسطے کوئی چلا کر پکارنے والا کہ پکارتا
وہ سعیدؓ اور ضرار انکے ساتھیون کو مسلمانون سے کہ ہوتے وہ ہمارے ساتھ اور ہوتا کوئی ایسا کہ چڑھ جاتا اس پہاڑ پر اور دھوان
کرتا اور دیکھتے وہ دھوین کو اور آتے ہمارے پاس پس کہا سعیدؓ بن زید نے قسم ہی خدا کی کہ دیکھا مین نے آگ کو پہاڑ پر اور
دھوان اسکا پہونچا تھا بجانب ابر آسمان کے اور اسی ذکر مین پکارا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے لشکر مین کہ ای
گروہ مسلمانون کے جس شخص نے تم مین سے روشن کیا تھا آگ کو پس آوے وہ سردار کے پاس سہیل بن صباح

بیان کیا ہی کہ جب سُنا مین نے آواز کو اور وہ قسم دیتے تھے ہمکو اللہ غالب اور بزرگ اور حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور
مین پھر آچکا تھا لشکر مین بعد عزیمت قوم روم کے پس جواب دیا مین نے پکارنے والے کو اور آیا مین سردار کے پاس اور کہا
مین نے کہ یہ کام مین نے کیا ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ کیا باعث ہوئی تمکو اسپر پس مین نے اپنا سب
قصہ بیان کیا پس کہا ابو عبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بہ تحقیق توفیق دیا تمکو اللہ تعالے نے بجانب جنت کے پس
احتیاط کرو تم بعد اسکے نئی بات کرنے مین بدون حکم اپنے سردار کے پس ابو عبیدہ بن الجراح سہیل بن صباح سے یہ باتین
کر رہے تھے کہ دفعۃً ایک شخص مسلمانون سے اُترا پہاڑ سے اور پکارا اُسنے کہ چلو چلو پہونچو اور خبر لو اپنے بھائیون کی پس بہ تحقیق
گھیر لیا ہی انکو رومیون نے اور وہ شدت لڑائی اور بڑے اندوہ اور سختی مین ہین اور حال یہ ہوا کہ جب بطریق ملعون نے دیکھی قلت
مسلمانون کی جو اُسکو گھیرے تھے پس پکار کر کہا اُسنے اپنی قوم سے نکلو تم اس تھوڑے گروہ کی طرف جسنے احاطہ کیا ہی ہمکو پس
مار ڈالو انکو اور پھر چلو شہر کو اور اگر مار ڈالوگے تم انکو توڑ دوگے تم عرب کی تیزی کو اور پلٹ جاوینگے وہ تمھارے یہان سے
مصعب رض ابن عدی تنوخی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین بروز لڑائی بعلبک کے بیچ ہمراہیان سعید بن زید رض کے اور ہم گھیرے
ہوئے تھے بطریق اور رومیون کو حصار مین اور ہم قریب پانچ سو کے تھے پس نہین خبردار ہوئے ہم مگر اس حال مین کہ بطریق
اور ساتھی اسکے دوڑے ہماری طرف ہر جگہ سے پس پکارا ہمنے ایک دوسرے کو اور یکجا ہوگئے ہم سب اور قسم ہی خدا کی کہ موجود تھا
مین اکثر وقائع شام اور لڑائی رومیون مین پس نہین دیکھا تھا مین نے شدید اور سخت تر اُن لوگون سے جو سردار بعلبک کے
ساتھ تھے اور ثابت اور قائم تر اُنسے لوہے کے نیچے در آنے مین قسم ہی خدا کی کہ دفعۃً ہجوم کیا اُنھون نے ہمپر اور پھیل گئے وہ گرد
ہمارے تا اینکہ گھیر لیا اُنھون نے ہمکو بعد اسکے کہ ہم انکو گھیرے ہوئے تھے اور تھی نشانی ہماری اُسدن آپسمین یہ کلام الصبر
یعقبہ الظفر اور ہم اسی شدت لڑائی مین تھے کہ دفعۃً سُنا ہمنے ایک آواز بلند کو کہ بھر لیا تھا اُسنے پہاڑ کو ان الفاظ سے اما من
رجل یہب نفسہ للہ تعالیٰ ولرسولہ ولیستنقذ المومنین فانہم بالقرب منا ولا یعلمون ما نزل بنا پس جب سُنا مین نے آواز کو
دبایا مین نے اپنے گھوڑے کے پہلو کو اور گرم کیا مین نے اُسکو کوڑے سے اور تھا وہ گھوڑا مثل پہاڑ کے کہ برابری کرتا تھا
ہوا کی پس نکلا وہ مثل بجلی کے اور نہ مل سکا مجھسے کوئی رومی مگر گرد کو بعد اسکے کہ مار ڈالا تھا مین نے اُنمین سے دو شخصون کو
اور دیکھا مین نے گھوڑے کو کہ وہ اُچک جاتا تھا بڑے پتھر کو اور چلتا تھا وہ جاے دشوار پر تا اینکہ قریب پہونچا مین مسلمانون کے
پس پکار کر کہا مین نے اُنسے چلو چلو پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے آواز کو پکارا اُنھون نے
تیر اندازون کو پس آئے اُنکے پاس منجملہ تیر اندازون کے ایک سو تیر انداز جنکے پاس کمانین عربی تھین پس بلایا اور
ساتھ کیا انکو سعید رض بن زید کے اور کہا اُنسے کہ جا ملو تم اپنے ساتھیون مین قبل اسکے کہ آوے دشمن اُنکی طرف پھر بلایا ضرار رض
بن الازور کو اور کہا اُنسے کہ قوت دو تم اپنے بھائی سعید کو پس روانہ ہوئے وہ پہاڑ کے چوٹی پر اور قریب رومیون کے پہونچے
اور وہ گھیرے ہوئے تھے اصحاب رض رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابو رشید بن عامر زبیدی نے بیان کیا ہی

لغات ترجمہ اور بعض شخص ایسا ہے کہ بیچ ڈالتا ہے اپنی جان کو واسطے اللہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور طلب رضامندی کی کرے مسلمانون سے گروہ نزدیک ہین ہمسے اور نہین جانتے ہین وہ جو اُتری اور آئی ہم پر ۱۲ منہ

که مین موجود تھا اس لڑائی مین ہمراہیان سعیدؓ بن زید مین اور گھیر لیا تھا ہمکو رومیون نے اور صبر کیا تھا ہمنے اُنکے مقابلے مین
مثل بڑے مرتبے والون کے اور زمین پر گر کے بیہوش ہو گئے تھے ہم مین سے ستر آدمی مردہ اور زخمی ہو کر اور ہم مستغنی تھے تنگی مین
اور امید اور طمع کی تھی رومیون نے ہم مین تا اینکہ سُنی ہمنے آواز تکبیر اور نفیر کو پس جب قریب آئے نشان مسلمانون کے پھرے
رومی پیچھے کو در آنحالیکہ پیٹھ دینے والے تھے وہ بطرف حصار کے اور جا ملے ہم اُنکے پیچھے لوگون مین اور بہت لوگ اُنمین سے
مارے گئے اور زخمی ہوے بسبب کثرت کے اور پناہ لی اُنھون نے حصار مین اور گھیر لیا ہمارے ساتھیون نے اُنکو اور نہین چھوڑا ہمنے
کسی کو اُنمین سے اس امر پر کہ نکالے اپنے سر کو حصار سے بسبب خوف تیر کے اور پہونچی خبر ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو
اُن لوگون کی جو شہید ہوے مسلمانون سے اور جو مار ڈالے گئے مشرکین سے اور یہ کہ گھیر لی گئی قوم روم اور نہین ہی اُنکے نزدیک
کھانا اور پانی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ شکر اور تعریف ہی اُس خدا کی جسنے متفرق کر دیا اُنکو بعد مجتمع ہونے کے
پھر پڑھا اُنھون نے یہ آیت وحیل بینہم آخر تک پھر آئے وہ مسلمانون کے پاس اور کہا اُنسے کہ پھر چلو تم اپنی جگہون پر
اور کھڑے کرو تم گرد شہر کے خیمون کو اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے مکر کیا تمھارے دشمنون پر اور وفا کیا اُسنے تمسے اپنے
وعدہ کو ذلک بان اللہ مولی الذین آمنوا وان الکافرین لا مولی لہم پس پھر آئے مسلمان اپنی جگہون پر جہان تھے
وہ پہلی مرتبہ اور کھڑا کیا اپنے خیمون کو اور مقرر کیا اور بھیجا اُنھون نے لشکر طلایہ کو اور بھیجا چراگاہ کی طرف اپنے
اونٹون کو اور روانہ کیا واسطے لکڑی لانے کے اپنے غلامون کو پھر روشن کیا اُنھون نے اپنی آگ کو اور جاتا رہا
اُنسے ڈر اور حاصل ہوئی اُنکو طمانینت اور بعلبک کے لوگ چڑھے شہر پناہ پر اور شور اور فریاد کی اُنھون نے اپنی زبان مین
پس سوال کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اپنے مترجم سے بیچ اُنکے کلام کا پس کہا مترجم نے کہ اے سردار وہ بیان کرتے ہین
اوپر کی سختی اور مصیبت کو اور تباہ ہونا اپنے ملک اور گھر بار اور رضا اور معدوم ہونا اپنے لوگون کا وقت آنے اہل عرب کے
اُنکے ملک مین **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان کیا ہی** کہ نزدیک ہوا وقت شام کا پس کہلا بھیجا ابو عبیدہؓ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے سعیدؓ بن زید کے پاس کہ اعتبار رکھو تم اپنے ہمراہی مسلمانون پر اور کوشش کرو تم رحمت کرے اللہ تمپر
اس امر کی کہ نہ جاتا رہے تمسے قوم کا کوئی شخص اور نہ وسعت دو تم جگہہ کو واسطے محصورین کے اسقدر کہ بھاگ جاوے کوئی
اُنمین کا پس متابعت کرے اس پہلی کی دوسرا اُنکا اور ہووے یہ امر مشکل ہو سکے کہ حاصل ہوئی کسی شخص کے ہاتھ مین کوئی چیز
اور ضائع کر دیا اُسنے اُس چیز کو پس جب آیا ایلچی پیام لیکر سعیدؓ کے پاس وصیت کی اُنھون نے اپنے ساتھیون کو اس امر کی
کہ نہ نکلین وہ واسطے تلاش لکڑی کے مگر سو آدمی مسلح اور نہ دور جاوین پس نکلی قوم واسطے لکڑی کے جیسا کہ حکم کیا تھا سعیدؓ نے
اُنکو اور روشن کیا اُنھون نے آگ کو اور رات گذرانی درانحالیکہ وہ تکبیر اور تہلیل کہتے تھے اور گرد حصار کے گھومتے تھے پس جب
دیکھا بطریق نے اس حال کو تو آیا وہ اپنی قوم کے پاس اور کہا اُسنے کہ سختی ہو تمپر تحقیق بری تدبیر کی تمنے اور خطا کی
رائے مین اور نہین ہی ہمارے واسطے مدد اور نہ یاری کرنے والا اور بند اور قید کیا ہی اہل عرب نے ہمکو اس جگہ تنگ مین

تتمۂ آیت یہ ہے [illegible]

ترجمۂ آیت [illegible]

ترجمہ [illegible]

اور نہین ہی ہمارے نزدیک کھانا اور پانی اور اگر رہا یہ معاملہ بھیر دوسرے دن تک گھٹ جاوینگی قوتین ہماری اور مرجاوینگے
ضعیف لوگ اور ہلاک ہوجاوینگے گھوڑے ہمارے اور اگر صبر کیا ہمنے اپنے تئین ناگاہ پس مار ڈالے جاوینگے ہم سب کے سب
پس کہا بطارقہ نے کہ تونے کیا تجویز کی ہے کہ ہم اسکو کرین پس کہا اسنے کہ میری راے یہ ہے کہ مکر اور حیلہ کرین ہم اہل عرب سے
اور درخواست کرون مین انسے صلح کی اپنے اور اہل شہر کے واسطے جسطرح سے کہ وہ چاہین اور ضمانت کرون مین اسلیے اس امر کی
کہ کھولدونگا مین انکے واسطے شہر کو جیسا کہ انکو منظور ہوگا اور ہوجاوینگے ہم انکی ذمہ داری مین پس جب داخل ہونگے ہم
شہر مین اٹھینگے ہم انسے شہر پناہ کی دیوار پر اور بھیجینگے ہم کسی کو حاکم عین الجر اور حاکم جوسیہ کے پاس پس شاید کہ وہ دونون
آوینگے ہماری مدد دینے کو پس لڑینگے وہ شہر کے باہر سے اور ہم شہر پناہ کے اوپر سے اور اب کی بار کفایت کرینگے ہمکو مسیح
پس کہا قوم نے کہ ای سردار حاکم جوسیہ کا کبھی تیری کمک کو نہ آویگا اسواسطے کہ وہ اپنے کام مین ہے اور کبھی وہ بھی
محصور ہوا تھا جیسے کہ ہم محصور ہوے ہین اور ہمنے سنا تھا قبل آنے اہل عرب کے ہمارے اوپر یہ بات کہ انھون نے قصد
کر لیا ہے حاکم جوسیہ سے اور اسکو قوت اور طاقت عرب سے لڑنے کی نہین ہے اور حاکم عین الجر کا حال یہ ہے کہ وہ دیندار اور
زاہد ہے اور اسمین جرات لڑائی کی نہین ہے اور نہ اوسکے پاس لشکر ہے اور جو لوگ اسکے شہر مین ہین وہ تاجر اور سوداگر ہین اور
پھیلے ہوے ہین انتہا اور حدود ملک شام مین اور ہم انکو داخل صلح اہل عرب مین جانتے ہین پس تجویز کر تو اپنی راے سے
اپنے اور ہمارے اور رعیت کے واسطے وہ چیز جسمین بہتری ہو پس منظور کیا اسنے انکے مطلب کو اور جب صبح ہوئی آیا اور بیٹھا
وہ حصار کی دیوار پر اور کہا اسنے کہ ای گروہ عرب کے آیا نہین ہے تم مین کوئی ایسا شخص جو سمجھے میرے کلام کو اور مین سردار
بطریق ہون پس سنا اس کلام کو بعض ترجمان نے جو ساتھ سعید ابن زید کے تھا پس آیا وہ انکے پاس اور کہا کہ ای سردار یہ
ہربیس ہے حاکم قوم کا اور وہ استدعا کرتا ہے تمسے بات چیت کی پس کہا سعید رضی اللہ عنہ نے کہ جا تو نزدیک اسکے اور سوال کر کہ کیا کہتا ہے
پس کہا اس شخص نے ہربیس سے کہ تو کیا چاہتا ہے ہربیس نے کہا کہ تمھارے سردار پناہ دیوین مجھکو اپنے ساتھی سمیت اور آؤن
اور نزدیک ہون مجھے پس گفتگو کرون مین انسے پس بیان کیا ترجمان نے یہ مقولہ اسکا سعید بن زید رضی سے پس کہا سعید نے کہ
نہ بزرگی ہو اسکو اگر اسکا کچھ مطلب ہے تو آوے وہ میرے پاس بحالت خواری اور ذلت کے تاکہ گفتگو کرون مین اس سے پس کہا بطریق نے
ترجمان سے کہ کیونکر آؤن مین انکے پاس حالانکہ میرے انکے لڑائی ہے کیا ڈرتا نہون مین اس امر سے کہ مار ڈالینگے وہ مجکو پس کہا ترجمان نے
کہ مین امان لے لونگا تیرے واسطے انسے کہ اہل عرب نہین جور و ستم کرتے ہین جب وہ امان دیتے ہین اور نہین توڑتے ہین عہد کو جس وقت
کہ عہد کرتے ہین پس کہا بطریق نے ہان سچ ہے ایسے ہی حالات انکے ہمنے سنے ہین اور مین چاہتا ہون کہ طلب مضبوطی کرون اپنی
ذات کے واسطے اور لون تجھسے عہد کو اور ہوجاؤن انکی ذمہ داری مین اسواسطے کہ وہ امانت دار ہین اور سردار غدر اور
بیوفائی نہین کرتے ہین اور لونگا مین اپنے شہر والون کے واسطے امان کو اسواسطے کہ وہ ایسی قوم ہین جنسے لاحق ہوا ہم
کینہ اور انکے ہاتھون سے ہمارا بہت خون ہوا ہے پس کہا ترجمان نے کہ مین ظاہر اور بیان کرونگا سب یہ حال سردار سے

اور آیا ترجمان سعیدؓ بن زید کے پاس اور بیان کیا اُنسے پس کہا سعیدؓ نے کہ چھوڑ دے تو اُسکو اس حال پر کہ متوجہ ہو سکے جس طرف
وہ چاہے اور اُسکے واسطے امان ہے یہانتک کہ پھر جاوے وہ اپنی طرف کو پس آگاہ کیا ترجمان نے اُسکو پس آیا ہربیس ایک
ایک بڑے مرتبے والے اور عاقل ہمراہی کے پاس اور کہا اُس سے کہ بہ تحقیق دیکھا تو نے اس چیز کو جو نازل ہوئی اور
کیونکر لے لیا ہے عرب نے راہ کو ہمارے اوپر اور مسیح نے بلاد شام کی خرابی کا حکم دیا ہے اور غالب ہو گئے ہین عرب ہم پر
اور ہم مبتلا ہے شدت اور سختی ہین اور اگر نہ لیوینگے ہم اُنسے امان کو تو مر جاوینگے ہم بھوکھ اور پیاس سے اور بعد مالک
اسکے حاکم ہو جاوینگے وہ ہمارے گھر بار لڑکے بالون پر اور تقسیم کر لیوینگے وہ ہمارے مال اور ملک کو اور نہین ہے ہمارا کوئی
کمک کرنے والا اسواسطے کہ ہر حاکم اور بطریق مشغول ہے اپنے ذاتی کام مین اور باز رہا ہے اور حمص محصور ہے اور بادشاہ
باز رکھا گیا ہے بسبب فکر اپنی ذات کے ہماری امداد دہی سے پس جا تو اُس قوم کے پاس اور لے اُنسے ہمارے واسطے
امان اور عہد و میثاق کو تا آنکہ جاؤن مین اُنکے پاس شاید کہ ہو جاوے ہمارے اُنکے بیچ مین مصالحہ اور شاید کہ قدرت
مکر اور حیلے کی حاصل کرون مین تا آنکہ پھر چلین ہم بجانب شہر کے پس لڑین ہم اُنسے اور شاید کہ ان مین اُنسے اپنے اور
اور شہر والون کے واسطے امان کو کچھ تھوڑی مقدار پر اپنے مال سے کہ رغبت دلاؤن مین اُنکے سردار کو شاید کہ وہ خواہش
کرین اس مال مین اور چلے جاوین اور باز رہین ہم سے یہانتک کہ دیکھین ہم کہ اُنکے اور بادشاہ کے بیچ مین کیا معاملہ ہوتا ہے پس آیا وہ
شخص اور کھڑا ہوا سامنے سعیدؓ بن زید کے اور ارادہ زمین بوسی اور سجدے کا کیا پس اشارے سے منع کیا اُسکو سعیدؓ بن
زید نے کہ وہ ایسا نہ کرے اور دوڑے مسلمان اُسکی طرف اور روکا اُسکو اُس کام سے پس ڈرا وہ اور کہا ترجمان سے کہ کیون باز رکھتے ہو
تم مجکو اس امر سے کہ تعظیم کرون مین تمہارے سردار کی پس بیان کیا ترجمان نے اُسکے اس کلام کو سعیدؓ بن زید سے پس کہا سعید
بن زید نے کہ ہم اور وہ نہین ہین مگر دو بندے خدائے برتر کے نہین جائز ہے سجدہ مگر اللہ تعالے کے واسطے پس کہا بطریق نے
کہ اسی وجہ سے غلبہ دیے گئے تم ہم پر اور دوسرون پر پس کہا سعیدؓ بن زید نے اُس سے کہ کیا سبب ہے تیرے آنے کا اُسنے کہا کہ مین
اسواسطے آیا ہون کہ حاصل کرون مین تمسے اپنے بطریق کے واسطے امان کو اور یہ بات عادت سرداران اور احکام لشکر سے نہین ہے کہ بیوفائی
کرین وہ بعد دینے امان کے اور توڑین عہد کو سعیدؓ بن زید نے کہا کہ ای شخص شکر ہے خدا کا کہ ہم ان لوگون مین نہین ہین کہ نقض
عہد اور غدر اور بیوفائی کرین کسی کے ساتھ اور بہ تحقیق دی مین نے تیرے سردار کو امان اور اُسکے ساتھیون سے اسکو جو
ڈال دیوے ہتھیار کو اور نکلے بحالت اطاعت بطلب امان کے پس کہا اُسنے کہ یہ امان تمہارے اور تمہارے سردار اور تم دونو کے
ہمراہیون کی طرف سے ہے سعیدؓ بن زید نے کہا ہان ایسا ہی ہے تمہارے لیے پس پھر اور آیا وہ ہربیس کے پاس اور بیان کیا اُس سے
جواب سعیدؓ بن زید کا اور کہا کہ چلو اور پرہیز کرو تم غدر اور بیوفائی سے اسواسطے کہ غدر ہلاک کرتا ہے غدر کرنے والے کو اور یہ قوم
نہین خیانت کرتے ہین اپنی امانت مین اور نہین کبر و غرور کرتے ہین اُس پر جو آتا ہے اُنکے پاس **واقدی** رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ ہربیس نے پہنا لباس صوف کا اور نکال ڈالا اُسنے ریشمی کپڑا اور ڈال دیا ہتھیارون کو در انحالیکہ

صوف ایک قسم کا کپڑا ہے جو بکری یا اونٹ کے بالون یا جانورون کے بالون سے بنا جاتا ہے ۱۲

گرد اگرد اور برہنہ لیے ہتھیار تھے کچھ لوگ اسکی قوم کے اپنی وضع اور لباس مین تا آنیکہ آ کھڑا ہوا وہ سامنے سعید بن زید رضؓ کے
پس جب دیکھا سعید بن زید رضؓ نے اسکو اور وہ لباس صوف کے پہنے تھا گر پڑے وہ اللہ تعالے کے سجدے مین اور کہا الحمد للہ
الذی اذل لنا جبابرتہم وامکننا من بطارقتہم پھر آئے اوسکی طرف اور بٹھایا اسکو اپنے پہلو مین اور کہا اس سے کہ تیرا
لباس ہے اور بدل دیا ہے تو نے اسکو پس کہا اس نے قسم ہے حق مسیح اور قربان کی کہ مین نے کبھی اس لباس کو نہین پہنا تھا
مگر اسوقت اور نہین پہچانا تھا مین نے سوائے حریر اور دیباج کے اور نہین پہنا اسکو مگر اسوقت کہ نہین ارادہ رکھتا ہون
مین تمسے لڑائی کا پس آیا ہو سکتا ہے تمسے کہ صلح کرو تم میرے ساتھ ان میرے ہمراہیون اور اہل شہر کے واسطے پس کہا
سعید بن زید رضؓ نے اس سے کہ آیا نہ مصالحہ کرون مین تجھسے اور تیرے ساتھیون سے ان دو شرطون پر کہ جو شخص داخل ہووے
ہمارے دین مین تو ہمارا اسکا حال یکسان ہوگا اور جو شخص رہے اپنے دین پر اور ڈال دیوے ہتھیار کو ہوگا وہ بے ڈر قتل سے
اور اسپر عہد اس امر کا ہوگا کہ نہ اٹھاوے وہ ہمارے اوپر ہتھیار اور نہ لڑے ہمسے اور شہر کو ہمارے سردار محاصرہ کیے ہوئے ہین
اور نزدیک ہی فتح اسکی اگر چاہا اللہ تعالے نے پس اگر تجھکو یہ منظور ہے کہ چلے تو میرے ساتھ ہمارے سردار کے پاس اور سنین
وہ گفتگو تیری اور مصالحہ کرین تیری قوم سے پس چل تو میری ذمہ داری مین پس اگر اتفاق ہو جاویگا کام مین تیرے اور اونکے
تو بہتر ہے ورنہ پہونچا دونگا مین تجکو اور اس شخص کو جو تیرے ہمراہیون سے ارادہ پھرنے کا کریگا اس جگہ پر تا آنیکہ فیصلہ کر دیگا
اللہ تعالے ہمارے تمھارے بیچ مین پس کہا بطریق نے کہ مین ایسا ہی کرونگا پس اسی وقت بلایا سعید بن زید رضؓ نے واقد بن عوف
العبدی کو اور کہا اس سے کہ ہو تم خوشخبری پہونچانے والے ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس معاملے سے جو سنا اور دیکھا ہے
تمنے پس جلد سوار ہوے واقد رضؓ گل دار گھوڑے پر اور تھا وہ گھوڑا بڑا مضبوط پس روانہ ہوے وہ تا آنیکہ پہونچے ابو عبیدہ رضؓ
بن الجراح کے پاس اور کہا کہ خوشخبری دیتا ہون مین تمکو اے سردار اور بیان کیا سب حال بطریق کا پس سجدہ کیا ابو عبیدہ رضؓ
بن الجراح نے واسطے ادائے شکر اللہ تعالے کے پس جب اٹھایا سر کو کہا اے لوگو آگے ہو واسطے لڑائی شہر کے اور دیکھو تم نے
ہتھیارون کو اور سب ایک ساتھ تکبیر کہو تا کہ رعب مین ڈالدو تم قوم کو پس ایسا ہی کیا مسلمانون نے اور سبھون نے ایک ساتھ
تکبیر کہی پس رعب مین ڈالا انھون نے قوم کو اور چلے لوگ واسطے لڑائی کے پس گھیر لیا انھون نے شہر کو ہر طرف سے پس پہلے سب کے
جو گیا شہر کی طرف اور دی شہر والون کو خبر بطریق کی وہ مرقال رضؓ بن عتبہ تھے اور کہا انسے کہ سختی ہو تمپر ہلاک ہو حمایت کرنے والے
تمھارے اور لے لیا ہمنے تمھارے سردار کو اور ہمارے سردار نے صرف کیا تھا صلح کو تمھاری جانون اور اہل و عیال اور مالون پر پس
انکار کیا تمنے اور اللہ تعالے نے وعدہ فرمایا ہے ہمسے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر اس امر کا کہ فتح کریگا وہ ہمارے لیے
تمھارے شہرون وغیرہ کو اور اللہ تعالے پورا کرنے والا اپنے وعدے کا ہے پس جب سنا اہل بعلبک نے یہ حال تو پھر گئے منھ انکے
اور ڈر گئے دل انکے لڑائی سے اور کہا انھون نے کہ ہلاک کیا ہمکو بطریق نے اور ہلاک کیا اسنے اپنی جان کو اور اگر مصالحہ کر لیتے ہم
اہل عرب سے قبل اسکے کہ آوے ہمپر یہ محاصرہ اور لڑائی تو بہتر تھا ہمارے واسطے اور سخت ہوئی لڑائی انپر اور واقع ہوا انمین خوف

پس پکار کر کہا اُنھون نے لفُون لفُون یعنی امان امان واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
نے جانا اس امر کو کہ آگ لڑائی کی روشن کی گئی ہی اہل بعلبک پر کہلا بھیجا سعید بن زید کے پاس کہ جلد آؤ تم میرے پاس
اُس شخص کو لیکر جسکو تمنے امان دی ہی اور ہماری طرف سے بھی امان ہی اُسکو اور ہم نہین ناچیز کرینگے تمھاری ذمہ داری کو اور
نہ پھیرینگے تمکو کسی کام مین اور نہین توڑینگے تمھارے عہد کو پس جب پہونچا ایلچی ابو عبیدہ بن الجراح کا سعید بن زید رضؓ کے پاس چھوڑا
اور مقرر کیا اُنھون نے اُس حصار پر ایک شخص کو اپنے ساتھیون سے اور چلے وہ مع بطریق کے تا اینکہ پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح رضؓ
کے پاس پس جب ٹھہرا بطریق اُنکے سامنے اور دیکھا اُنکے اور اُنکے ساتھیون کا جہاد اور اُس چیز کو جو سامنے تھے تھہ کے شدت
اُنکی لڑائی سے جنبش دی اُسنے اپنے سر کو اور کاٹین دانتون سے اپنے اُنگلیون کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضؓ نے اپنے
مترجم سے کہ سوال کر تو اُس سے پس سوال کیا مترجم نے پس آیا بطریق آگے مترجم کے اور کہا اُس سے کہ بتحقیق مین سمجھا تھا
اس امر کو کہ تم بہت ہو تعداد مین اُس سے کہ جتنے ہو تم اور خیال مین آتا اور معلوم ہوتا تھا ہمکو تمھاری لڑائی کے وقت اور
ہنگام اُٹھانے شدت کے تمھاری لڑائی مین کہ تم لوگ بہ تعداد دشمنون کے ہو کثرت مین اور ہم دیکھتے تھے سبز گھوڑون کو
کہ سر اُنکے ہوا سے ملے ہوے اور اُنپر لوگ سبز پوش نشان لیے ہوے سوار ہوتے تھے پس جب آیا مین تمھارے بیچ مین نہین دیکھتا ہون مین
کوئی چیز اُنمین کی اور دیکھتا ہون مین تم لوگون کو اب تھوڑی تعداد مین اور نہین جانتا ہون مین کہ کیا کام کیا اُن لوگون نے
اور کیا ہوے آیا اُنھین لوگون کو بھیجا ہی تمنے بجانب عین الجر کے یا اور کسی طرف پس سامنے آئے اُسکے ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ اور کہا مترجم سے کہ کہہ تو اُس سے کہ سختی ہو تجھپر ہم لوگ گروہ مسلمانون کی مین بہت دکھلاتا ہی اللہ تعالے ہماری
تعداد کو مشرکین کی آنکھون مین اور مدد دیتا ہی ہمکو ساتھ فرشتون کے جیسا کہ اُسنے ہمارے ساتھ بدر کی لڑائی مین کیا تھا اور
یہ امر احسان اور بزرگی کا ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے اوپر اور اسی سے فتح کیا اللہ تعالے نے ہمارے اوپر تمھارے شہرون
اور ملکون کو اور رگھڑا دیا اُسنے تمھارے لشکرون کو اور بھگا دیا تمھاری جماعتون کو اور مٹا دیا اُسنے تمھارے بڑون کو پس ناچیز جانو تم
اُس چیز کو جو دی ہی اللہ تعالے نے بڑائی سے مسلمانون کو پس جب سُنا بطریق نے یہ کلام جو بیان کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح رضؓ
کے کہنے سے کہا اُسنے کہ بتحقیق میرے سپرد کیا تمنے اُس ملک شام کو جسنے عاجز کر دیا تھا اہل فارس اور جرامقہ اور ترک کو اور نہین
جانتے تھے ہم کہ ایسا کبھی ہوگا اور یہ ہمارا شہر ایسا ہی کہ نہین محصور ہوتا تھا اور نہین عاجز کرتی تھی اُسکے لوگون کو لڑائی
اسواسطے کہ یہ شہر مضبوط ہی کہ نہین ہی ملک شام مین مثل اُسکا بنایا تھا اُسکو سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے اپنے
واسطے اور مقرر کیا تھا اُسکو گھر اپنے رہنے کا اور رکھنے خزانہ اپنے ملک کا اور اگر نہ واقع ہوا ہوتا نجادر کرنا ہمارا حد سے
اور نکلنا تمھارے مقابلے کو اور منحرف ہونا ہمارا شہر سے نہ مصالحہ کرتے ہم تمسے اور نہ ڈرتے ہم تمھاری لڑائی سے اگر تم مقیم
رہتے سو برس تک اور اب تو جو ہوا سو ہوا پس آیا منظور ہی تمکو کہ مصالحہ کرو تم شہر کے واسطے تاکہ مصالحہ کرلیوین ہم تمسے اور
عہد الت کرو تم اپنی شرائط اور درخواست مین کہ یہ امر نزدیکتر راہ راست کے ہمارے اور تمھارے واسطے ہی اور قسم ہی حق مسیح اور انجیل کی کہ اگر

کھول دیوینگے ہم تمھارے لیے اِس شہر کے دروازے کو تو نہ دشوار ہوگا تمپر ملک شام مین کوئی شہر پناہ نہ کوئی قلعہ پس جب آگاہ کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس گفتگو سے کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے مترجم سے کہ تو اُس سے کہ کہ اللہ تعالے نے قدرت اور جگہہ دی ہمکو تمھاری زمینون پر اور مقرر کیا ہے ہمارے لیے غنیمت تمھارے مالون مین اور ذلیل اور خوار کیا ہمارے واسطے تمھارے بادشاہون کو درانحالیکہ ادا کرتے ہین وہ جزیہ اور ذلیل و خوار ہین اور بہ تحقیق ڈالا تھا تجھمین تیرے نفس نے جھوٹے اعتماد کو اور گمان کیا تھا تو نے ساتھ گمان اپنے فریفتہ کے تا آنکہ پھر اٹھا اللہ تعالے نے تیرے نفس مین بدیون کو اور چکھا دیا تجکو ذائقہ ذلت اور حقارت کا اور ضرور ہے ہمکو کہ ملکیت حاصل کرینگے ہم تمھارے شہر و اس چیز پر جو تمھین ہے اگر چاہا ہے اللہ تعالے نے اور مار ڈالینگے ہم لوگون کو اور قید کر لیوینگے ہم اُن دلیرون کو جنھون نے ارادہ کیا ہے ہم سے لڑائی کا اور نہین داخل ہوے وہ ہماری صلح مین پس جب سُنا بطریق نے یہ کلام زبان مترجم سے کہا اُسنے کہ یقین ہو گیا مجکو اس امر کا کہ مسیح خشمناک ہوے ہین اس شہر اور سوا اسکے اور شہرون پر کہ بھیجا تمکو اُنکی طرف اور غالب کر دیا تمکو اُنپر اور بہ تحقیق مین نے کوشش کی تمھاری لڑائی مین اور مکر اور فریب کیا تمھارے ساتھ مگر کچھ نفع نہ دیا میرے حیلے اور فریب نے اسواسطے کہ تم قوم غلبہ دیے گئے ہو کہ نہین بے پروا کرتا ہے کسی کو تم مین حیلہ اور مکر اور نہین اندوہگین کرتی ہے تمکو لڑائی اور نہین طلب کیا مین نے تمسے مگر سلامتی اور بہبودی کو اسواسطے کہ نہین آیا مین از خود تمھارے پاس مگر بعد کوشش کے نہ بنظر مہربانی کے اپنی جان پر اور نہ بطمع باقی رہنے اپنے ملک کے ولیکن ارادہ کیا ہے مین نے بہتری بندون اور آبادی شہرون کا اسواسطے کہ اللہ تعالے نہین دوست رکھتا ہے فساد کو پس بہ تحقیق منظور کیا مین نے صلح کو پس آیا منظور ہے تمکو یہ امر کہ مصالحہ کرو تم مجھسے شہر اور وہان کے لوگون اور میرے ساتھیون کے واسطے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہ کیا دیگا تو ہمکو اپنی صلح مین اُسنے کہا کہ یہ امر تمپر حوالہ ہے پس دیکھو اور تجویز کرو تم کہ کیا چاہتے ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اگر اللہ تعالے فتح کرے مسلمانون پر صلح سے اس شہر کو درانحالیکہ بھر لیوین وہ سونے اور چاندی کو پس نہین ہے یہ بات پسند اور محبوب تر مجکو خون ایک مرد مسلمان سے ولیکن اللہ تعالے نے دیا ہے شہیدون کو عالم آخرت مین بہت زیادہ اس سے پھر پڑھا اُنھون نے اس آیت کو وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِینَ قُتِلُوا فِی سَبِیلِ اللہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ آخر تک پس کہا بطریق نے کہ اب مصالحہ کرتے ہین ہم تمسے ایکہزار اوقیہ سونے اور دو ہزار اوقیہ چاندی اور ایک ہزار کپڑے ریشمی پر پس سنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور لے آئے مسلمانون کے سامنے اور کہا اُنسے کہ نہین سنتے ہو تم قول اِس گبر کا اُنھون نے کہا ہان سنا ہمنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا پس کیا رائے ہے تمھاری اسکی شرط مین پس کہا اُنھون نے کہ رائے سردار کی بڑی ہے اور شرط اُنکی پسند ہوگی ہمکو ورنہ باہر ہونگے ہم تمھاری اطاعت سے پس آئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بطریق کے پاس اور کہا اُس سے کہ اے شخص مصالحہ کرتے ہین ہم تجھسے دو ہزار اوقیہ سونے اور چار ہزار اوقیہ چاندی اور دو ہزار کپڑے ریشمی اور پانچ ہزار تلوار پر شہر سے اور اُن ہتھیارون پر جو تیرے ساتھیون کے پاس حصار مین ہین اور لیوینگے ہم محصول تمھاری زمین کا آئندہ سال سے

اور جزیہ ادا کرو تم بعد اس مصالحے کے نہ اٹھاؤ ہتھیار ہمارے مقابلے مین اور نہ لکھا پڑھی رکھو کسی بادشاہ سے اور نہ کرو بعد
صلح کے کوئی نئی بات اور نہ بناؤ کوئی کینہ اور نہ کوئی دیر پس جب سنا بطریق نے ان شرائط کو کہا اسنے کہ یہ سب تمھارے
واسطے ہمکو اپنے اوپر منظور رہے اور مین ایک اور شرط کرتا ہون تجپر اور تمھارے ساتھیون پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ
شرط کیا ہے اسنے کہا کہ وہ یہ ہے کہ نہ داخل ہووے تم مین کا کوئی ہمارے پاس اور ٹھہرے وہ شخص جسکو تم بجاے اپنے ہمارے اوپر
مقرر کروگے باہر شہر کے مع اپنے ساتھیون کے پس ہوگی اسکے واسطے نگاہبانی اور جزیہ لینا اور چھوڑ دینے جکو وہ اندر شہر کے
تمھاری طرف سے واسطے اصلاح اور بہتری اور نگرانی امور لوگون کے اور ہم باہر لاوینگے شہر سے اس شخص کے پاس جو
تمھاری طرف سے مقرر ہوگا ایک بازار کو کہ اسمین ہر چیز ہمارے شہر کی ہوگی پس خرید فروخت کرینگے بازاری لوگ انکے ساتھ
اور نہ داخل ہونگے وہ ہمارے یہان اس خوف سے کہ سختی کا ہی کرین وہ ہمارے بڑون سے پس فساد مین ڈالین
معاملے کو ہمارے اور تمھارے بیچ مین اور ہو جاوے وہ معاملہ سبب غدر اور بیوفائی اور عہد شکنی اور آغاز برائی کا پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح رض نے کہ ہم اسوقت مین مصالحہ کرینگے تم سے اپنے ذمے کر لینگے تمھارے کام کو اور باز رکھینگے تم سے اور کوشش
کرینگے تمھارے دشمن پر اسواسطے کہ تم ہو جاوگے ہماری ذمہ داری مین اور ہوگا وہ شخص جسکو ہم مقرر کر جاینگے مثل دیدبانی کے تمھارے
بیچ مین بطریق نے کہا پس مقرر ہو وہ شخص باہر شہر کے اور کرے وہ جو چاہے حمایت اور نگاہبانی سے ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمنے منظور کیا تمھارے واسطے شرط کو اور ہمکو کوئی حاجت تمھارے قلعہ مین داخل ہونے اور
اقامت پس نشست بیٹھنے کی تمھارے شہر مین نہین ہے بطریق نے کہا کہ تمام ہوئی صلح اس قرارداد پر پس روانہ ہوا
بطریق بجانب شہر کے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اسکے ساتھ تھے پس جب پہونچا وہ دروازے پر سجدہ کیا اسنے
اپنے سر کو موافق دستور کے اور آہستہ کلام کیا اسنے اپنی زبان مین پس پہچانا اسکو شہر والون نے اور کہا اس سے کہ کیا
حال ہے تیرا اور تیرے ساتھی کہان ہین پس بیان کیا اسنے سب قصہ اپنا اور اپنے ساتھیون کا اور آگاہ کیا انکو صلح سے
پس رو دیے قوم کے لوگ اور کہا انھون نے کہ ہلاک ہوئین جانین اور گیا مال پس کہا اسنے بطریق نے کہ اے قوم نہین مصالحہ
کیا مین نے انسے مگر اسمین میرا مطلب اور ہے سوا صلح کے پس کہا انھون نے کہ جا تو اپنی ذات کے واسطے صلح کر اور ہم انسے
کبھی مصالحہ نکرینگے اور نہ چھوڑینگے ہم کسی عرب سے اس امر کے واسطے کہ مالک ہو جاوین وہ ہماری گردنون کے اور داخل
ہووین ہمارے شہر مین اور ہمارا شہر مضبوط تر شہرون کا ہے ملک شام مین اور بہت ہی سب شہرون سے مال مین اور ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے آگاہ کیا تھا مسلمانون کو مصالحے بطریق سے اور حکم کیا تھا انکو کہ باز رہین وہ لڑائی سے اور
پلٹ جاوین اپنی جگہون اور خیمون مین پس جب سنی مترجمین نے گفتگو اہل بعلبک کی انکے بطریق سے خبر دی انھون نے
ابو عبیدہ رض بن الجراح کو اس حال سے پس متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رض بطریق کی طرف اور کہا اس سے کہ کیا جواب دیا ہے تو
پس کہا بطریق نے کہ اے سردار تم اپنی روش اور طریق نرم پر رہو اور چھوڑ دو مجکو اور قوم کو پس قسم ہے حق مسیح کی کہ اگر نہ قبول

کرینگے وہ میری صلح کو ہر آئینہ داخل کرونگا مین تمکو شہر پناہ مین بناگواری اُنکے پس رکھو گے تم اُنمین اپنی تلوار کو اور مارڈالو گے
تم اُنکے لوگون کو اور لونڈی غلام بناؤ گے اُنکی عورتون کو اور لوٹ لوگے اُنکے مالون کو سو اسواسطے کہ مین آگاہ ہون ابو عبیدہ اُمور
اُنکے شہر سے اور جانتا ہون اُسکی راہون کو اور اس امر کو کہ کسطرح سے اُسمین داخل ہونا چاہیے پس کہا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے
جو اللہ چاہتا ہی وہی ہوتا ہی اور ہم شکر کرتے ہین اللہ تعالے کا ہر حال مین اور رومی دیوار شہر پناہ پر سنتے تھے کلام اپنے بطریق کا
اور مترجم شرح بیان کرتا تھا اُسکی ابو عبیدہ رضہ بن الجراح سے پس جب سُنی اُنھون نے یہ گفتگو تاریک ہوگئے چہرے اُنکے اور داخل
ہوا خوف اُنکے دلون مین اور بدل گئین رنگتین اُنکی تب اُسی وقت آیا اُنکے سامنے بطریق اور کہا اُسنے کہ کیا کہتے ہو تم لوگ صلح
کرنیکے مقدمے مین اسواسطے کہ مین قید ہوا اُنکے ہاتھون مین اور یہی حال تمھارا اور بنی عمام کا ہی پس اگر نہ مصالحہ کروگے تم تو مار ڈالینگے
وہ ہم سبکو اور بعد ہمارے پھرینگے تمھاری طرف پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار ہم نہین طاقت رکھتے ہین سب اسقدر مال دینے
کی بطریق نے کہا چہارم حصہ اُس مال کا مین دونگا یعنی پانچ سو اوقیہ سونا اور ایک ہزار اوقیہ چاندی اور دو پچاس
کپڑے ریشمی اور اسی قدر تلوارین پس خوش ہوے دل رومیون کے اس بات سے اور کہا اُنھون نے بطریق سے کہ کھولے دیتے ہین
ہم دروازے کو مگر نہ تیرے واسطے اور نہ داخل ہووے تیرے ساتھ کوئی شخص عرب کا جب تک کہ اصلاح کرین ہم اپنے شہر کی اور
اُٹھالیوین ہم اسباب اپنا اور چھپا دیوین اپنی عورتون کو اور مطمئن ہو جاوین اُنکے اور ہمارے دل پس کہا بطریق نے کہ مین نے
اسی بات پر اُنسے مصالحہ کیا ہی کہ کوئی شخص اُنمین کا شہر مین داخل نہوگا اور جسکو وہ تمھارے اوپر مقرر کرینگے وہ شخص مع اپنے
ہمراہیون کے باہر شہر کے رہیگا اور تم مقرر کرکے بھیج دوگے ایک بازار اُنکے پاس کہ خرید و فروخت کرینگے وہ اُس سے پس
خوش ہوئی قوم اس بات سے اور کھول دیا اُنھون نے دروازے کو تب داخل ہوا بطریق اُنکے پاس اور بھیجا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے
سعید رضہ بن زید کو بجانب حصار واقع پہاڑ کے تا اُنکو چھوڑ دیا سعید بن زید نے اُن لوگون کو جو اُسمین محصور تھے اور
لائے اُنکو ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کے پاس پس لے لیے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے ہتھیار اُنکے اور رکھا لوگون کو اپنے پاس بطریق راضی ہی
اسواسطے کہ خوف کیا اُنھون نے اس امر کا کہ اگر چھوڑ دین اُنکو اور جاوین وہ اپنے شہر مین تو غدر اور بیوفائی کرینگے مسلمانون کے ساتھ
اور تھے وہ لوگ ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کے لشکر مین اور نہین کوئی برائی کی جاتی تھی اُنکے ساتھ اور بطریق جمع کرتا تھا مال کو
سہیل رضہ بن صباح نے بیان کیا ہی کہ آیا بطریق مع مال بارہ دن کے بعد اور لائے وہ مسلمانون کے لشکر مین غلہ اور
چارہ پس جب پورا ہو گیا مال اور کپڑے اور ہتھیار سپرد کیا اُسکو بطریق نے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کے اور چھوڑ دیا اپنے لوگون کو
اور کہا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح سے کہ لاؤ تم اُس شخص کو جسکو تم ہمپر مقرر کروگے تاکہ شرط کرلون مین اُس سے تمھارے سامنے اس امر کی کہ
نہ جور و ظلم کرے وہ ہمپر اور نہ مطالبہ کرے ہمسے اُن امور کا جنکے ہم متحمل نہو سکین اور نہ داخل ہو وہ ہمارے شہر مین پس بلایا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک مرد کو بہترین قریش سے جسکا نام رافع رضہ بن عبد اللہ السہمی تھا پس کہا اُسنے کہ مین مقرر کرتا ہون
تمکو اس شہر پر اور متعین کرتا ہون تمھارے ساتھ پانچ سو سوار تمھاری برادری اور گروہ سے اور چار سو سوار مسلمانون سے اور مین

ف
ذکر فتح بعلبک بطور صلح کے ۱۴ھ

حکم کرتا ہون تمکو مطابق حکم اللہ تعالے کے پرہیزگاری کا پس ڈرو اور پرہیز کرو تم اللہ سے اسقدر جو ڈرنے کا حق ہے اور ہو تم
حاکمان عدالت کنندہ سے اور احتیاط رکھو ظلم سے اس حالت مین اٹھائے جاؤ گے تم ساتھ ظالمین کے اور جان لو تم اس امر کو
کہ اللہ تعالے سوال کریگا تمسے ان لوگون کی نسبت اور مطالبہ کریگا تمسے اس کام پر جو خلاف حق کرو گے اور جان لو تم اسکو
کہ مین نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ارشاد فرماتے تھے اِنَّ اللّٰہَ تعالے اَوْحیٰ اِلیٰ دَاوٗدَ یا دَاوٗدُ وَقد وعدتُ مَن
ذکرنی ذکرتہ وَالظَّالِم اِذَا ذکرنی لعنتہ پس قائم اور مقرر کرو تم گاڑ دے اطراف شہرون مین اور نہ لاحق ہو تمکو غرور اسواسطے
کہ تم اپنے دشمنون کے بیچ مین ہو اور اللہ تعالے انکی کمین گاہ مین ہے اور نہین جانا مین نے تمکو مگر ہوشیار اور بیدار رہو اور احتیاط
رکھو سواحل دریا سے اور تاخت تاراج کرو اور رہو تاخت تمہاری جمعیت ایک سو یا دو سو یا کچھ کم تمہارے ساتھیون سے اور جگہ
دو تم کسی کو شہر والون سے اس امر کی کہ شریک ہو اور ملے وہ تمہارے ساتھیون مین کسی تاخت مین تا کہ نہ طمع کرے دشمن تمہارا بسبب
نزدیکی کے تمہاری طرف اور اچھا معاملہ کرو اس شخص کے ساتھ انکی جماعت سے جو امانت چاہے تسے اور اصلاح کرو انکے آپس کے
مقدمات کی اور حکم کرو انکو عدالت کا اور رہو تم قوم مین مثل ایک انکے کے معاملات مین اور حکم کرو اپنے ساتھیون کو اس امر کا کہ
باز رکھین وہ اپنے ہاتھون کو زیادتی سے اور ڈرتے رہو ظلم اور فساد سے واسطے رعیت کے اور اللہ تعالے پر قائم مقام ہے تمہیر اور سلامتی ہو
پھر ارادہ کیا تھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کوچ کا کہ اسی وقت آیا حاکم عین الجر کا پس مصالحہ کیا اس سے نصف اس مقدار پر جس پر اہل بعلبک
مصالحہ کیا تھا اور حاکم مقرر کیا اسپر سالم بن دویب سلمی کو اور وہ ماموں عباسؓ ابن مرداس کے تھے اور وصیت کی انکو جیسے کہ وصیت کی تھی
رافع بن عبد اللہ کو اور کوچ کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے بطلب حمص کے پس جب پہونچے وہ درمیان راس اور فیلکہ کے ملاقات کی
انسے حاکم جوسیہ نے اسکے ساتھ بہت ہدایا اور تحفے تھے پس قبول کیا انکو اس سے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اور از سر نو صلح کی اسکے ساتھ
اور روانہ ہوئے تا اینکہ پہونچے وہ حمص مین حبانؓ بن تمیم نے بیان کیا ہے کہ تھا مین ان لوگون مین جو رافع بن عبد اللہ کے ساتھ تھے
اور حال یہ تھا کہ ہمنے نصب کیے تھے خیمے بنے ہوئے بالون کے اور مضبوط کیا تھا انکو میخون سے اور اقامت کی تھی باہر بعلبک کے نہین داخل
ہوا تھا اسمین کوئی ہم مین کا مگر وقت ضرورت خرید کھانے اور غلہ جو کے اور رہا کرتے ہم تاخت تاراج کرتے تھے سواحل روم کو اور جا پڑتے تھے
ان دہات پر جو ہماری صلح مین نہ تھے اور یہ ہمارے سردار ایک سو آدمیون پر ایک نشان بناتے تھے اور روانہ کرتے تھے ہمکو پس جب ہم پلٹ
آتے تھے اسی طرح اور دوسرون کو بھیجتے تھے اور ہمارے آپسمین شرع کی باری مقرر کردی تھی پس جب ہم جاتے تھے کسی سریہ مین تو بھیجتے تھے
ہم مال غنیمت کو بعلبک مین پس آسانی حاصل کی بعلبک نے ہمارے ساتھ اور خوش ہوے وہ ہماری خرید فروخت سے اور دیکھا انھون نے ہمکو ایسی قوم
کہ نہ تھا ہم مین جھوٹھ اور نہ خیانت اور نہین چاہتے تھے ہم ظلم کو کسی پر اور استعمال کرتے تھے صدق و راستی کو پس مانوس ہو گئے وہ لوگ
اس سبب سے اور خوش ہو گئے دل انکے اور فائدہ حاصل کیا انھون نے تھوڑی مدت مین ساتھ ہمارے مال کے پس جب دیکھا انکے بطریق نے اس خبر کو جو حاصل
ہوئی انکو ہمسے اپنی تجارت مین تو لکھا اسنے انکو ایک کتبہ یہ واقعہ شہر مین اور کہا اسنے کہ اے گروہ تاجرون اور بازاریون کے تحقیق تمنے جانا ہے اس
امر کو کہ مین نے کوشش کی تمہارے کامون مین اور رغبت اور خواہش کی مین نے سلامتی تمہاری جانون اور نگاہ رکھنے اور بچانے

اہل اور اولاد اور حفاظت تمہارے شہر پر اور جانتے ہو تم لوگ اس چیز کو جو گیا ہی میرے مال سے اور مین ایک مرد ہون مثل تمہارے کہ بچے گئے
مال اور ہتھیار میرے اور مارے گئے اکثر غلام اور ساتھی اور یگانے میرے اور تم لوگ پہونچے ہو ساتھ اس گروہ کے معاملہ تجارت مین اور مین نے اکیلے ادا
کیا ہی چہارم اس مال کا جو ادا جب ہوا تھا شہر پر انھون نے کہا کہ تو سچا ہی اپنے قول مین پس اب تو کیا چاہتا ہی اسنے کہا کہ اے قوم نہ تھا مین مشتر
اس دن کے مگر سردار تمہارا اور اب مین مثل ایک مرد کے ہون تم مین سے اور مین چاہتا ہون کہ پھیر دو تم مجکو کسی قدر اس چیز کا جو دیا ہی
مین نے مال عرب کو پس کہا انھون نے کہ اے بطریق ہم یہ کہان سے لادین تیرے واسطے اسنے کہا کہ مین یہ تکلیف تمکو نہین دیتا ہون کہ اپنے
مال سے نکال کر مجکو دو مگر یہ کہ مقرر کرو تم اس خرید و فروخت مین میرے واسطے دسوان حصہ اس چیز سے جو لیتے ہو تم اور دیتے ہو عرب کو
اسواسطے کہ وہ قید کرتے ہین اور لوٹتے ہین روم کو اور لاتے ہین مال کو تمہارے پاس پس بہت گھبرائے وہ لوگ اس گفتگو سے اور دشوار گذرا انپر یہ امر
پس آئے بعض انکے بعض کے پاس اور کہا کہ جو کچھ ہمارے پاس ہی ہمارے سردار کا ہی اور تحقیق کوشش کی تھی اسنے ہمارے کام مین اور حمایت
ہماری اپنی ذات سے پس قبول کیا انھون نے اور مقرر کیا اسکے واسطے اپنا دسوان حصہ پس مقرر ہوا اسکی طرف سے ایک شخص عشر لینے والا
کہ لیتا تھا اسنے دسوان حصہ اور یکجا کرتا اور لیجاتا تھا وہ بطریق کے پاس تیس مقرر رہا وہ شخص اس کام پہ چالیس دن پس جب دیکھا ہرمس نے اس
چیز کو جو جمع ہوا اسکے پاس دسوین حصے سے ایک بڑا مال کہا اسنے کہ یہ شہر بڑا مالدار اور یہان کی سوداگری مین نفع ہی کہ نہین دیکھا ہی اہل بعلبک نے
کسی شہر کو مثل اسکے پس بلا بھیجا انکو دوبارہ کنیسہ مین اور کہا کہ اے قوم تم جانتے ہو جو خرچ کیا مین نے مال سے تمہاری صلح پر اور یہ جو تم مجکو دیتے ہو
وہ میرے تئین کافی نہین ہوتا ہی پس اگر تم چاہتے ہو کہ پھیر دو مجکو مال میرا اور کر دو مجکو مثل ایک اپنون کے پس مقرر کرو تم میرے لیے چہارم حصہ تاکہ
جلد رجوع کرے میری طرف مال میرا پس انکار کیا قوم نے اور شور و فریاد کی انھون نے اور سنی گئین آوازین انکی باہر شہر کے پس جب سنی مسلمانون نے
فریاد انکی بےصبری کی انھون نے اس امر سے اور وہ لوگ نہین جانتے تھے اس قصے کو کہ کیا ہی ہو وہ سب اپنے سردار رافع بن عبد اللہ کے پاس اور کہا
کہ اے سردار ہم سنتے ہین آواز چلانے اس قوم کی انھون نے کہا کہ مین بھی سنتا ہون جیسا کہ تمنے سنا ہی اور نہین قریب ہی کہ مین کچھ انکے ساتھ کرون
نہین حلال ہی مجکو انکے پاس کا جانا اور اسی قرار داد پر ہمارے اور انکے اجراے کار ہوا ہی اور ہم زیادہ مستحق ہین ایفاے عہد کے اللہ تعالی نے
فرمایا ہی و من اوفی بما عاہد علیہ اللہ الی آخر الآیہ پس اگر آوینگے وہ لوگ ہمارے پاس اور آگاہ کرینگے ہمکو اپنے معاملے سے تو اصلاح کر دینگے ہم انکے
بیچ مین اور فکر اور نظر کرینگے ہم انکے کام مین پس نہین تمام کیا تھا رافع بن عبد اللہ نے اپنے کلام کو تا آنکہ دوڑ کر آئے انکے پاس شہر کے لوگ پس
جب ٹھیرے وہ انکے سامنے کہا انھون نے کہ ہم داد خواہ ہین اللہ سے اور تمسے اور بیان کیا سب قصہ اپنا اور جو کچھ کیا تھا بطریق نے انکے ساتھ
اور جو قبول کیا تھا انھون نے اسکے واسطے پہلی مرتبہ اور طمع کرنا اسکا انمین رافع بن عبد اللہ نے کہا کہ نہ جلدی کرو قدرت دینگے ہم اسکو اس امر کی انھون نے
کہا کہ بیشک مار ڈالا ہی ہمنے اسکو پس دشوار گذرا یہ امر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور رافع بن عبد اللہ نے کہا کہ کیا چاہتے ہو تم ہم سے
انھون نے کہا کہ داخل ہو تم ہمارے شہر مین اسواسطے کہ ہمنے چھوڑ دی ہی تمہارے داخل ہونے کی راہ شہر مین رافع بن عبد اللہ نے کہا کہ مین قدرت
داخل ہونے کی نہین رکھتا ہون مگر بحکم و اجازت سردار ابو عبیدہ بن الجراح کے پس اگر اجازت دینگے وہ داخل ہونگا مین والا نہ جدا ہونگا مین اور سے
سلطہ اپنی جگہ سے پھر لکھا انھون نے سب حال ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس جواب لکھا انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ داخل ہو تم شہر مین جسطرح سے

ترجمہ آیت
اور جو وفادار ہو ساتھ اس چیز کے جو عہد کیا اللہ سے اسپر پس جلد دیگا اللہ اسکو اجر عظیم

اجازت دی ہی تمکو اُنھون نے پس داخل ہوئے رافع بن عبداللہ شہر مین اور لیگئے وہ اپنے ساتھ اسباب و جو کچھ باہر شہر کے تھا واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا اللہ تعالے نے بعلبک کو مسلمانون کے ہاتھ پر اور چھوڑا ابوعبیدہ بن الجراح بعلبک مین رافع بن عبداللہ کو متوجہ ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح بجانب حمص کے پس نزدیک جوسیہ کے پہونچے ملاقی ہوا اُنسے حاکم جوسیہ کا ساتھ ہدایا و گھوڑے اور ہتھیارون کے اور تجدید کی اُسنے صلح کی ساتھ ابوعبیدہ بن الجراح کے اور ٹھہرے وہ وہان ایک دن اور روانہ ہوئے طرف حمص کے پس جب قریب ایک جگہ کے پہونچے جسکو زراعہ کہتے ہین روانہ کیا اُنھون نے زبیر بن جبیر کو اور ساتھ کیے اُنکے پانچ ہزار سوار پس روانہ ہوئے زبیر تا آنکہ پہونچے وہ حمص مین پس نکلے اور آئے خالد بن الولید اُنکی ملاقات کو اور سلام کیا زبیر اور مسلمانون پر اور بھیجا تھا ابوعبیدہ بن الجراح نے بعد عبیدہ کے ضرار بن الازور کو ساتھ پانچہزار سوار کے اور بعد ضرار کے بھیجا تھا عمرو بن معدیکرب کو ساتھ پانچ ہزار سوار کے ہمراہ ایک ہزار کو اور روانہ ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح بعد اُنکے ساتھ باقی لشکر کے پس جب وہ قریب حمص کے پہونچے یہ دعا مانگی اللّٰھم عجّل علینا فتحہا واخذل من فیہا من المشرکین اور استقبال کیا اُنکا سب مسلمانون نے اور سلام کیا زبیر اور آترے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نہر پر پس جب ٹھہرے اور مقام کیا لکھا اُنھون نے ایک خط بنام اہل حمص یا درانکے بطریق لیسیع ان الفاظ کے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من ابی عبیدۃ بن الجراح الفہری عامل امیر المؤمنین عمر بن الخطاب علی الشام وقائد جیوشہ اما بعد فان اللہ سبحانہ وتعالی اقد فتح الشّر بلادکم علی ایدینا ولا یغرنکم تعظم مدینتکم وتشیید بنیانکم وکثرۃ زادکم وہول اجناسکم فما مدینتکم عندنا اذ نزلنا لکم الحرب الا کبرمۃ القضبا ہا حلت حجارۃ فی وسط عسکرنا والقیناہ التحم فیہا وجمیع العسکر فیقع الا کل منہا وقد دار اذ ورہا تنتظرون نصحہا اذ یاتی بعود ونذایاتی بحجرۃ ونذایاتی بنار فما اسرع نقضنا جہادا کل ما فیہا وادعونا کم الی دین ارتضاہ لنا ربنا وشریعۃ جاء بہا نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فسمعنا واطعنا فان اجبتم کان لکم مالنا وعلیکم ما علینا وارتحلنا عنکم وخلفنا فیکم رجالا امنا یعلمونکم امر دیننا وما فرض اللہ علینا کما فعلنا بکم اول مرۃ وان ابیتم الاسلام اقررناکم علی اداء الجزیۃ وان ابیتم الجزیۃ فعلموا الی حربنا حتی یحکم اللہ بیننا وہو خیر الحاکمین پھر لپیٹا خط کو اور سپرد کیا ایک شخص معاہدی کو جو زبان عربی اور رومی یاد رکھتا تھا اور کہا اُس سے کر جا تو یہ خط لیکر اہل حمص کے پاس اور لا تو میرے لیے جواب اُسکا پس لیا اُسنے خط کو اور روانہ ہوا تا آنکہ پہونچا وہ نزدیک شہر پناہ کے پس ارادہ کیا اہل حمص نے اُسپر تیر دن کے چلانے کا پس کہا اُسنے کہ اے قوم ٹھہرو اور رد کرو اپنے ہاتھون کو کہ مین ایک شخص تمھین سے ہون اور میرے پاس ایک خط ہی اہل عرب کا پس لٹکائی اُنھون نے اُسکے واسطے ایک رسّی اور باندھ دی اُسکی کمر مین اور چلایا اور کھینچ لیا اُسکو اپنی طرف اور لیگئے اپنے سردار کے پاس پس ٹھہرا وہ اُسکے سامنے اور سجدہ کیا اُسکے لیے اور دیا اُسکو خط پس کہا اُس سے بطریق نے کہ پھر گیا تو اپنے دین سے اس قوم کے دین کی طرف اُسنے کہا کہ ایسا نہین ہی ولیکن مین اور میری اولاد اُنکی سرداری اور عہد مین ہین اور نہین دیکھی مین نے قوم سے مگر نیکی اور بہتر یہ ہی کہ لڑو تم اُنسے اسواسطے کہ قوم بڑی سخت اور شدید ہین لڑائی مین نہین ڈرتے ہین موت اور آواز سخت سے اور جنگل مارا ہی اُنھون نے اپنے دین اور اُس چیز مین جو اُنکے

بنی نے کہا اُنکے واسطے پس مرجانا اُنکے نزدیک بہتر ہی زندگی سے اور بہ تحقیق قسم کھائی ہی قوم نے اپنے دین کی اس بات پر کہ نہ جدا ہونگے
وہ تمھارے شہر سے مگر اس حال مین کہ پھیر کر دوگے تم اُنکو شہر یا فتح کریگا اللہ تعالے اسکو اُنکے ہاتھون پر اور قسم ہی حق مسیح اور اپنے دین کی
مجکو کہ تم محبوب اور دوست تر ہو مجکو اس قوم سے اور مین چاہتا ہون تمھاری مدد کو سوا اُنکے اور مین ڈرتا ہون تمھارے واسطے اُنکی شر
لڑائی اور رو بدے سے پس آشتی اور صلح کرو تم تا کہ سلامت اور محفوظ رہو اور نہ مخالفت کرو تم کہ ندامت اور پشیمانی اُٹھاؤ پس جب سنا
مرلبس نے قول اسکا ظاہر ہوا خشم اور غصہ اُسکے چہرے مین اور بڑبڑانے لگا اور کہا قسم ہی اپنے دین کی کہ اگر نہ ہوتا تو ایلچی تو حکم دیتا مین
تیری زبان کے کاٹ ڈالنے کا بسبب تیری جرأت کے ایسی بات کہنے سے میرے فرزند پر اور دیا اُسنے خط اُس شخص کو جو اچھی
طرح سے پڑھتا تھا عربی کے لکھے ہوے کو اور حکم دیا اُسنے اسکو خط کے پڑھنے کا پس جواب لکھا اور ابتدا بہ کلمۂ کفر کیا اور اُسکے بعد
یہ لکھا اَمَّا بَعْدُ یَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ فَاِنَّہٗ قَدْ وَصَلَ اِلَیْنَا کِتَابُکُمْ وَعَلِمْنَا مَا فِیْہِ مِنَ التَّھْدِیْدِ وَلَا بُدَّ مِنَّا مِنَ الْحَرْبِ وَالْقِتَالِ وَالسَّلَامُ اور
لپیٹا خط اور دیا معاہدی کو اور حکم کیا اسکو اُتار دینے کا ساتھ رسی کے پس جب آیا وہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے
پاس دیا اُنکو خط پس توڑا اور کھولا اور پڑھا اور پڑھکر سنایا مسلمانون کو پس مائل ہوے وہ لڑائی پر اور تقسیم کیا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے لشکر مسلمانون کو چار گروہ پر اس طریقے سے کہ بھیجا اُنھون نے ایک ٹکڑے کو ساتھ مسیب بن نجبۃ الفزاری کے
پس اُترے وہ باب جبیل پر اور بھیجا اُنھون نے دوسرے ٹکڑے کو ساتھ شرحبیل رض بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اور بھیجا ایک ٹکڑے کو ساتھ مرقال ہاشم بن عتبہ کے اور ایک ٹکڑے کو ساتھ یزید بن ابی سفیان کے اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح
اور خالد بن الولید باب رستن پر راوی نے بیان کیا ہی کہ حملہ کیا اور روانہ ہوے مسلمان اُنکے طرف اور تمام دن وہ لڑتے رہے
پس جب دوسرا دن ہوا ایلچی کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے سب غلامون کو جو لشکر مین تھے اور حکم کیا اُنکو جانے کا بجانب شہر پناہ کے
پس کہا ابو عبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ نہ کافی ہونگے ہمکو یہ کام اُنکے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ اے سردار تم اپنی رائے
نرم پر رہو اور نہ مخالفت کرو تم میری اس کام مین جو کیا مین نے تا کہ جانین رومی اس بات کو کہ نہین ہی اُنکے واسطے ہمارے نزدیک کوئی قدر
اور مرتبہ اور نہین لڑتے ہین ہم اُنسے بذات خود ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کرو تم جو تمکو منظور اور پسند ہی اور رکھے وہ غلام
قریب چار ہزار کے راوی نے بیان کیا ہی کہ مطلع ہوا اور دیکھا حصار کے اوپر سے غلامون کو مرلبس ملعون نے اور تحقیق گرد تھے
اُسکے بڑے بڑے بطارقہ او صلیبان باندھی تھین اُنھون نے اپنے سرون پر اور کہا اُنھون نے کہ نہین جانا تھا ہمنے عرب کو اس صفت سے
اور اسوقت تو وہ سب کے سب سیاہ رنگ ہین پس کہا بعض نے اُنمین سے جسنے دیکھا تھا اُنکو اجنادین مین کہ یہ لوگ گروہ عرب کے
نہین ہین بلکہ اُنکے غلام ہین اور یہ بات مکر و فریب سے ہی مطلب جسکا یہ ہی کہ نہین ہی ہمارے واسطے اُنکے نزدیک کوئی قدر اور مرتبہ کہ نہین لڑتے ہین
وہ بذات خود ہمسے راوی نے بیان کیا ہی کہ غلام لڑتے رہے تمام اُس روز آغاز رات تک اور بھیجا مرلبس نے ایک ایلچی کو مع خط کے پاس
ابو عبیدہ بن الجراح کے پس آیا وہ ایلچی بطرف مسلمانون کے اور دیکھا اُسکو مسلمانون نے اور لیگئے اسکو ابو عبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پس پوچھا
ابو عبیدہ بن الجراح نے اُس سے کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ مین ایلچی ہون حاکم کی طرف سے اور چاہتا ہون جواب اس خط کا پس لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے

اور پڑھا خط اور اسمین یہ لکھا تھا اَمَّا بَعد یَا مَعَاشِرَ العَرَب قَد تَبَیَّنَ عِندَنَا ضَعفُکُم وَ سَفَهُ رَأیِکُم اِذ وَجَّهتُم اِلَینَا العَبِیدَ لِلقِتَالِ وَ نَحنُ بِحَمدِ
ہٰذِہِ اللَّیلَةِ نَخرُجُ اِلَیکُم وَ اللّٰهُ یَنصُرُ مَن یَّشَاءُ پس جب پڑھا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس خط کو مشورہ کیا انھون نے
اس بات مین مسلمانون سے پس کہا انھون نے کہ ہماری راے یہ ہی کہ لکھین ہم اس قوم کو اور درخواست کرین ہم انسے اس امر کی کہ دیوین ہمکو
وہ بہت غلہ کھانیکا اور ضمانت کرین ہم انسے اس امر کی کہ کوچ کر جاؤ تم انکے یہان سے تا انیکہ فتح کرے اللہ تعالی بغیر سوا اس شہر کے پھر رجوع
کرینگے اور پھرینگے ہم انکی طرف اور صرف ہو چکا ہوگا غلہ انکے کھانے کا اور متفرق ہو گئے ہونگے وہ سب اپنی جگہون مین پس تاخت تاراج کر ڈالینگے ہم انکو
پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تمھاری راے بہتر اور مضبوط ہی پس اگر چاہا اللہ غالب و زبردست نے تو مین قریب تر ایسا ہی کرونگا جو تمنے بیان
کیا ہی پس طلب کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دوات اور کاغذ کو اور لکھا انھون نے جواب خط اہل حمص کا ان الفاظ اور عبارت سے
بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ اَمَّا بَعدُ فَاِنِّی قَرَأتُ کِتَابَکُم وَ رَأَیتُ اَنَّ قَولَکُم صَلَاحًا وَ لَسنَا مِمَّن یُرِیدُ البَغیَ عَلٰی اَحَدٍ مِّن عِبَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَاِن اَرَدتُم اَن نَرحَلَ عَنکُم فَابعَثُوا اِلَینَا مِیرَةَ خَمسَةِ اَیَّامٍ فَالطَّرِیقُ قُدَّامَنَا شَاسِعٌ وَ اِذَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَینَا رَجَعنَا اِلَیکُم فَاِن
فَعَلتُم ذٰلِکَ کَانَ صَلَاحًا لَکُم وَ السَّلَامُ اور لپیٹا خط کو اور مہر کی اسپر اور دیا ایلچی کو پس پڑھا امر لیس نے خط کو بہت خوش ہوا
اور ایلچی کیا اسنے رئیسون کو اور کہا انسے کہ بتحقیق عرب تمسے غلہ طلب کرتے ہین تاکہ کوچ کر جاوین وہ تمھارے یہان سے اسواسطے کہ
مثل عرب کی مثل جانور درندہ کے ہی کہ جسوقت پاویگا وہ شکار تو نہ تجاوز کریگا اس سے دوسرے کی طرف راوی نے بیان کیا ہی
کہ بھیجا امر لیس نے قسون کو اور کھول دیا انکے واسطے دروازہ شہر کا پس آئے وہ لوگ ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور لیا انھون نے عہد کوچ
کر جانے کا اور پوری ہوئی صلح اس قرارداد پر پھر کہا انسے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ اے اہل حمص ہمنے قبول کیا جو لائے تم ہمارے واسطے
خوشی سے پس اگر تم غلہ اور دانے چارے کو ہمارے ہاتھ بیچنا مناسب جانو پس کرو تم اس کام کو انھون نے کہا کہ ہان ہمکو منظور ہی پس مول لیا
مسلمانون نے وہ چیزین جسکے وہ حاجتمند تھے اور کوچ کیا انکے یہان سے اور اہل حمص خوش تھے عرب کے غلہ لینے اور کوچ کر جانے سے راوی نے
بیان کیا ہی کہ کوچ کیا ابوعبیدہ بن الجراح اور مسلمانون نے حمص سے تا انیکہ آئے وہ رستن مین اور دیکھا اسکو کہ مضبوط اور پانی اسمین کثیر
اور بھرا ہوا لوگون سے ہی پس بھیجا ابوعبیدہ بن الجراح نے انکے پاس ایلچی کو واسطے گفتگو صلح کے پس انکار کیا اور کہا انھون نے کہ ہم صلح
نکرینگے تا انیکہ دیکھین ہم اس امر کو کہ تمھارا معاملہ ہرقل بادشاہ کے ساتھ کیا ہوتا ہی اور بعد اسکے جو اللہ چاہیگا وہ ہوگا ابوعبیدہ بن الجراح نے
کہا کہ ہم جاتے ہین بادشاہ کے شہرون کی طرف اور ہمارے ساتھ اسباب ہی کہ بوجھ ہوگیا ہی ہمکو اور ہم خواہش رکھتے ہین اس امر کی کہ سپرد کرین
اور چھوڑ دیوین ہم اسکو تمھارے شہر مین تا وقت اپنے پھر آنیکے پس لائے اہل رستن ایلچی کو اپنے بطریق کے پاس جسکا نام نقیطا تھا اور کہا
کیا اسکو اس حال سے اسنے کہا کہ ہمیشہ سے دستور ہی بادشاہون کا کہ امانت سپرد کرتے ہین بعض انکے بعض کے پاس اور یہ امر مضرت نہین کرتا ہی پس کہلا بھیجا
اسنے ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس کہ جو حاجت اور کام تمھارا ہوگا ہم اسکو جلد انجام دینگے واقدی رحمہ اللہ نے ثابت بن علقمہ سے روایت
کی ہی کہا ثابت بن علقمہ نے کہ تھا مین حمص مین ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس جب کوچ کیا تھا انھون نے اور اترے تھے رستن مین اور بلایا
انھون نے اہل راے اور مشورہ کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا انسے کہ جان لو تم اس امر کو کہ یہ شہر بڑا مضبوط ہی اور

نہین ہے کوئی سبیل اسکے فتح کی مگر مکر اور فریب سے اور مین نے ارادہ کیا ہی کہ مقرر کرون مین تم مین سے بیس ۲۰ آدمیون کو بیس صندوقون مین
اور ہووین کنجی اور قفل اسکے تمھارے پاس لیس جسوقت پہونچ جاؤ تم شہر مین پس نکلو تم اللہ کا نام لیکر اور تم مدد دیے جاؤ گے پس خالد بن الولید نے
کہا کہ ہرگاہ تمنے یہ ارادہ کیا ہی پس چاہیے کہ ہووین قفل ظاہر سطح صندوقون مین اور نیچے کے تختے مین زیادگی ہووین بدون کسی خبر رکھنے والی
پس جسوقت کہ پہونچین قوم نکلین ایک ہی ساتھ اور تکبیر کہین اسواسطے کہ مدد نزدیک ہوتی ہی ساتھ تکبیر کے پس منظور کیا اس راے کو ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے اور لیا کھانے کے صندوقون کو اور توڑ دیا انکے نیچے کے تختون کو اور زیادگی لگائی اسمین پس پہلے سب کے داخل ہوے
صندوق مین ضرار بن الازور اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور ذوالکلاع الحمیری اور عمرو بن معدیکرب اور مرقال ہاشم بن عتبہ اور قیس بن
ہبیرہ اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور عبد الرحمن بن مالک اشتر اور عون بن سالم اور عامر بن کلکل الفزاری اور رمان بن عامر
اور ربیعہ بن عامر اور عکرمہ بن ابی جہل اور عتبہ بن العاص اور عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما جنکو سردار مقرر کیا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے
ان سب پر رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین پس جب گئین صندوقین رستن مین ڈال دیا انکو نقیطا نے اپنی زوجہ کے محل مین جسکا نام ماریہ
تھا اور کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے تا اینکہ اترے وہ ایک گانون مین جسکو لوگ سمویلہ کہتے تھے پس جب رات ہوئی بھیجا خالد بن الولید کو
ساتھ لشکر زحف کے قریب رستن کے اور اسی وقت بلند ہوا نور رستن کے اندر اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ حال گذرا کہ جب چھوڑ دیا انکو نقیطا نے
ماریہ کے محل مین سوار ہوا وہ طرف اپنے کنیسہ کے مع اپنے بطارقہ کے تاکہ پڑھین وہ نماز شکر کی اور بلند ہوئین آوازین انکی انجیل کے پڑھنے سے
اور سنین اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکی آوازون کو پس اسی وقت نکلے وہ صندوقون سے اور مضبوطی کی انھون نے اپنی
جانون پر اور ظاہر کیا اپنے ہتھیارون کو اور قبضہ کر لیا نقیطا کی زوجہ پر اور کہا اس سے کہ ہم کنجیان شہر کی چاہتے ہین پس دے دین اسنے
کنجیان انکو پس جب آگئین کنجیان انکے ہاتھون مین چلے وہ ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور جا پڑے قوم پر انکے کنیسہ مین پس نہین دلیری کی
کسی نے قوم سے انکی طرف نکلنے اور مقابلہ کرنے کی اسواسطے کہ قوم بدون سامان کے تھے اور مقرر کیا عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے
ربیعہ بن عامر اور اسید بن مسلمہ اور عکرمہ بن ابی جہل اور عتبہ بن العاص کو اور سپرد کیا انکے کنجیان دروازون کی اور کہا انسے کہ کھول دو
دروازے کو اور بلند کرو اپنی آوازون کو ساتھ تکبیر کے اسواسطے کہ بھائی تمھارے چھپے ہوے ہین گرد شہر کے پس انھون نے ایسا ہی کیا پس
جب کھولا دروازون کو اور تکبیر کہین انھون نے جواب دیا انکو خالد بن الولید اور لشکر نے ہر جگہ سے اور آگے لشکر کے خالد بن الولید تھے پس جواب دیا
خالد نے انکو ساتھ تکبیر کے اور داخل ہوے وہ شہر مین اور سنین اہل رستن نے آوازین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس جانا
انھون نے کہ وہ مسلمانون کے قبضے مین ہین پس نکلے انکی طرف بحالت انقیاد کے اور کہا انھون نے کہ نہ لڑینگے ہم تمسے اور ہم تمھارے قیدی ہین پس
عدالت کرو تم ہم مین کہ تم ہمکو دوست تر ہو ہماری قوم سے پس عرض کیا انپر خالد بن الولید نے اسلام کو پس مسلمان ہوے بعض لوگ انمین اور باقی رہے
بہت اپنے دین پر باقرار اداے جزیہ کے اور نقیطا نے کہا کہ مین نہین چاہتا ہون ساتھ اپنے دین کے عوض کو پس کہا خالد بن الولید نے اس سے کہ
نکل جا تو مع اپنے لڑکے بالون کے ہمارے یہان سے پس نکال دیا اسکو اور متوجہ ہوا وہ بجانب حمص کے اور آگاہ کیا اسنے اہل حمص کو حال
فتح رستن سے پس دشوار گذرا انپر یہ معاملہ اور جانا انھون نے کہ اہل عرب صبح کرینگے انکے یہان ساتھ لڑائی اور تاخت کے پس جب

ف

درنسخہ واقدی ابن جبیر نام ... زیادہ ...

پہونچی خبر فتح رستن کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو سجدہ کیا انھون نے واسطے اداے شکر اللہ تعالے کے اور روانہ کیا
ایکہزار مرد کو اور وصیت کی انکو واسطے حفاظت رستن کے اور سردار مقرر کیا اُنپر ہلال بن عامر الیشکری کو پس جب ٹھہرے اور مقام کیا
اُن لوگون نے رستن مین آملے خالد بن الولید اور عبداللہ بن جعفر اور ساتھی انکے ابو عبیدہ بن الجراح کے لشکر مین اور متوجہ ہوے وہ
سب بجانب حماۃ کے پس جب پہونچے اور اُترے وہان صبح کے وقت اور داخل تھے حماۃ کے لوگ مسلمانون کی صلح مین جیسا کہ بیان
کر چکے ہین ہم اور اسی طرح اہل شیزر بھی مسلمانون کی صلح مین داخل تھے مگر یہ کہ بطریق اُنکا مر گیا تھا اور بھیجا تھا اُسکی طرف ہرقل طاغی نے ایک بطریق
ظالم کو جسکا نام نکس تھا پس توڑ دیا اُسنے صلح کو اور چکھایا اہل شیزر کو ذائقہ نقصان کا اور جب خبر ابو عبیدہ بن الجراح کو پہونچی بھیجا
انھون نے ایک گروہ مسلمانان اسپ سوار کو پیشتر اپنے بجانب شیزر کے پس تاخت تاراج کیا گروہ نے انکے ملک کو اور واقع ہوا شور غل اور سنا نکس
بطریق نے شور اور فریاد قوم کو پس آیا وہ اہل شیزر کے پاس اپنے قلعہ سے اور کہا کہ اے اہل شیزر جانو تم اس امر کو کہ بادشاہ رحیم نے حاکم مقرر کیا ہے
مجکو تمپر واسطے حفاظت تمھارے شہر کے پھر کھول دیا اُسنے خزانہ ہتھیارون کا اور تقسیم کیا انکو اور حکم کیا انکو لڑنے کا پس قریب تھی قوم اسی حال مین کہ پہونچے خالد
بن الولید مع اپنے ساتھیون کے اور ڈرایا انکو اس لشکر نے اور حیران ہو گئین عقلین انکی پس لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط بنام اہل شیزر کے ان
الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد یا اہل شیزر فان حصنکم لیس بامنع من حصن بعلبک ولا من رستن ولا رجالکم باشجع
من رجالہم فاذا قرأتم کتابی ہذا فادخلوا فی طاعتی ولا تخالفوا فیکون وبال ذلک علیکم اور لپیٹا اور دیا خط ایک شخص
کو معاہدین سے پس جب پہونچا خط اہل شیزر کے پاس دیا انھون نے اُس خط کو اپنے بطریق نکس کو پس کہا اُسنے کہ کیا رائے ہے تمھاری
اہل شیزر نے کہا انھون نے کیسے ہین عرب اسواسطے کہ نہین ہے ہماری شہر پناہ اُن لوگون کی شہر پناہون سے زیادہ مضبوط جسکو لے لیا ہے
مسلمانون نے پس کیونکر شیزر انکو باز رکھیگا پس بُرا اور سخت کہا نکس نے انکو اور لعنت کی اُنپر اور حکم کیا اپنے غلامون کو انکے مارنے کا
اور نکلے وہ لڑنے کو پس توڑ دیا انکو مسلمانون نے اور داخل ہوے شہر مین اور واقع ہوئی لڑائی پس خوش ہوے مسلمان اس معاملے سے پھر
منادی کرائی ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون مین اس امر کی کہ فتح کیا اللہ تعالے نے اس شہر کو تمپر ساتھ آسانی کے اور بہ تحقیق
نکل گئے ہین اہل حمص اب تمھاری ذمہ داری سے پس اب پھر چلو تم میرے ساتھ انکی طرف کو پس سوار ہوے عرب اپنے گھوڑون پر اور
ارادہ کیا تھا انھون نے روانگی کا کہ دفعۃً ظاہر ہوا انکو ایک بڑا غبار جو آتا تھا انکی طرف انطاکیہ کی راہ سے بیچ جلدی کی ایک گروہ طرف اُسکے اور
تھا وہ ایک بڑا قافلہ اور اُسکے ساتھ ایک سو نوے شتر تھے اور انکو ایک سو گبر گھیرے ہوے تھے اور وہ نہین جانتا تھا مسلمانون کے اُترنے کا حال
شہر مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ڈاکا ڈالا انکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے اور ہانک لیا بزادین کو
اور قید کر لیا قافلہ اور گبرون کو اور لیکر چلے یہ سب بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے اور پایا انکو مہر معلون پر استفسار حال کیا قافلہ سے پس
بیان کیا اُسنے جو کچھ جانتا تھا اپنے بادشاہ کا حال اور یہ کہ سب روم اور روسیہ اور صقالیہ اور افرنج اور آرمن ملک کی ہے بادشاہ کی اور
وہ سب ارادہ رکھتے ہین تمھارے اوپر کا پس بڑا دکھائی دیا یہ امر ابو عبیدہ بن الجراح کو اور عرض کیا انھون نے قافلہ پر اسلام کو پس کہا اُسنے
ترجمان سے کہ کہو تو اپنے سردار سے کہ شب کو دیکھا تھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین اور اسلام قبول کیا مین نے انکے ہاتھون پر اور

عرض کیا ابوعبیدہ رض بن الجراح نے اسلام کو گبرون پر پس انکار کیا انھون نے پس ماریں گردنین انکی اور روانہ ہوئے بجانب حمص کے پس نہین
خبردار ہوئے اہل حمص مگر اسوقت کہ گرد مسلمانون نے تاخت اراضی کی اور پس جنبش کی قوم نے بجانب شہر کے اور بند کرلیا انھون نے دروازون کو اور کہا
غدر اور بیوفائی کی عرب نے راوی نے بیان کیا ہی کہ اترے مسلمان گرد حمص کے اور گھیر لیا اسکو اور سخت گذرا یہ امر اہل حمص پر پس لکھا انھون نے
خط بنام ابوعبیدہ رض بن الجراح کے اس مضمون سے اما بعد یا معاشر العرب انا لم نخبر لغدرکم وانتم صالحتمونا علی المیرۃ فرمایا ابوعبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے جواب اسکا اس مضمون سے دیا کہ ہم نہین بیوفائی کرتے ہین اور نہین عہد توڑتے ہین اور آیا نہین جانا تھا تمنے کہ ہمنے عہد کیا تھا
تمسے اس قرارداد پر کہ پھر جاؤنگا تمھارے یہان سے تا انکہ فتح کرونگا کسی شہر کو شہر ہاے روم سے اور اختیار ہوگا مجکو اس امر کا کہ اگر منظور
ہوگا تو جاؤنگا مین تمھارے کسی دوسری طرف کو یا آؤنگا مین تمھاری جانب کو اہل حمص نے کہا سچ ہی ابوعبیدہ رض بن الجراح نے کہا کہ
بہ تحقیق فتح کیا اللہ تعالے نے ہمارے واسطے شیزر اور رستن کو آسانی سے اور اب نہین ہی تمھارے واسطے ہمارے نزدیک مگر اس حال مین
کہ اگر تم صلح کرو پس کہا افسوس ہی کہ سچے ہو تم نہین ہی تم پر سرزنش خطا ہماری ہی کہ نہ مضبوطی عہد کی کی ہمنے تمسے پھر چلے گئے وہ لوگ
شہر کو اور بلایا ابوعبیدہ بن الجراح نے اپنے لوگون کو اور کہا کہ لو تم سامان لڑائی کو اسواسطے کہ قوم بدون لوٹے کیے ہین اور نہ انکے واسطے
کوئی مدد آنے والی ہی انکے طاغی کی طرف سے اعانت طلب کرو تم اللہ سے اور اسی پر بھروسا کرو تم راوی نے بیان کیا ہی کہ نزدیک ہوے
مسلمان دروازون سے پس اکٹھا ہوئے اہل حمص اپنے بطریق کے پاس اور کہا اس سے کہ تیری کیا راے ہی اسنے کہا کیا تیری راے ہی کہ لڑین ہم
انسے اور نہ رکھا دین ہم انکو اپنی جانب سے ضعف کو انھون نے کہا کہ کھانا کہان ہی اور کیا تدبیر ہی اسنے کہا کہ میرے نزدیک کھانا انکے کافی ہی کہ
کافی ہوگا تمھارے کھانے کو مدت دراز تک پھر کھولا اسنے خزانہ اپنے واداجس کا جسمین غلہ تھا اور تقسیم کیا انکو اور دین انکو زرہین اور
ہتھیار اور آگے رکھی گئی انکے انجیل اور گذرانی انھون نے وہ رات درآنحالیکہ زاری کرتے تھے وہ ساتھ اپنے کلمات کفر کے پس جب
صبح ہوئی کھولے گئے دروازے حمص کے اور نکلی قوم ساتھ اپنی جماعت اور سامان اور نہایت فوج اور پانچ ہزار گبرون کے کہ نہین ظاہر تھی
انکے جسم سے سواے گوشہ پتلی آنکھون کے گویا وہ دیوار لوہے کی تھی اور بے سپر کیا انھون نے اپنی جانون کو واسطے موت کے پیچھے اپنے
مال اور اہل وعیال کے اور دوڑے مسلمان لوگ انکی طرف مثل پھیلی ہوئی ٹیڑیون کے اور حملہ کیا انھون نے اوپر اور گبر لوگ مثل جمے ہوئے
پتھرون کے تھے کہ نہین دور ہوتے تھے اپنی جگہون سے اور نہین اندیشہ مند تھے اس معاملے مین پس اسی وقت شور کیا بطریق نے پس شور کیا
رومیون نے اور گرے وہ مسلمانون پر اور چلائے پیدل لوگون نے تیر تانے زہردار کو اور ہل گئے دونون فریق اور پیچھے کو پھرے مسلمان
اور کثرت سے مقتول اور زخمی ہوئے پس جب دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے بجانب ہزیمت مسلمانون کے بہت سخت گذرا انپر یہ معاملہ اور
پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے کہ ای اولاد زنان عرب یہ پھر دیکھو بجانب دشمن کے برکت دلوے اللہ تم مین اور اس دن کے پیچھے
اور دن بھی ہی حملہ کرو تم ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالے کے پس پھرے مسلمان اور سخت حملہ کیا انھون نے اہل حمص پر اور ڈرائے وہ
سترت سے اوپر اور آگے بڑھے خالد رض بن الولید ساتھ جماعت کثیر کے بنی مخزوم سے پس مارتے تھے انھین ضرب تلوار کو مثل سوختہ
آگ کے اور رکھا مسلمانون نے انھین تلوار اور نیزون کو اور حملہ کیا میسرہ رض بن مسروق نے ساتھ جماعت بنی عبس کے تکبیر اور تہلیل

ف ۱ دربیان محاصرہ مسلمانون کا حمص مین

ف ۲

ف ۳

گھیتے ہوئے اور دوڑے رومی بڑبڑاتے ہوئے اپنی لغت مین بسبب ظاہر ہونے قتل کے انھین اور پھیرے وہ قتل ہونے اپنے اور گھیر لیا
مسلمانون کو اور بیٹھ گئے لوگ زانو کے بل اور چھپے وہ ساتھ ڈھالون کے اور خالی کیے تیر اندازی سے ترکش کو پس جب دیکھا
خالد رض بن الولید نے یہ حال نکلے ساتھ نشان کے اور وہ حمص کی لڑائی مین بموجب حکم ابو عبیدہ رض بن الجراح کے صاحب نشان تھے اور
پکارتے تھے اپنے ساتھیون کو کہ شدت کرو تم برکت دیوے اللہ تعالے تم مین اسواسطے کہ یہ معاملہ قسم ہے خدا کی کہ غنیمت ہے دین اور
دنیا مین پس اس حال مین کہ وہ برانگیختہ کرتے تھے مسلمانون کو لڑائی پر دفعۃً سامنے آیا ایک بڑا رئیس رومی اور وہ زرہ مضبوط
اور بازو بند کھنے والی پہنے اور جوش خروش مین تھا مثل شیر کے پس حملہ کیا اسنے خالد رض بن الولید پر پس خالی دیا خالد بن الولید نے اسکے حملے کو
اور آئے اسپر ساتھ اپنی تلوار کے تا انکہ جسوقت قصد کیا لگانے اور مارنے تلوار کا گبر کے سر پر ٹوٹ کر علیحدہ گر پڑی تلوار انکے ہاتھ سے اور
باقی رہا قبضہ تلوار کا خالد رض بن الولید کے ہاتھ مین پس امید کی گبر نے انھین اور حملہ کیا انپر پس درآئے خالد رض بن الولید اسپر اور چمٹ گئے
اسکو اور لے لیا ایک نے دوسرے کو اپنے گھوڑے کی زین پر اور ملا لیا خالد رض بن الولید نے گبر کو اپنے جسم سے اور گود مین
لیا اسکو درمیان اپنے دونون ہاتھون کے پس پس ڈالین انھون نے پسلیان اسکی اور ڈال دیا اسکو مار کر اور لے لی خالد رض بن الولید
نے تلوار اسکی پس جنبش دی اسکو اپنے ہاتھ مین پس اڑین اس سے چنگاریان مشابہ آگ کے اور رکھ لیا اسکے سر کو کوسہ زین پر
اور پکارا بنی مخزوم کو اور برانگیختہ کیا انکو لڑائی پر پس حملہ کیا انھون نے اور درآئے وہ رومیون مین اور خالد بن الولید شمشیر
زنی کرتے تھے داہنے اور بائین اور پکار کر کہتے تھے کہ مین خالد رض بن الولید ہون اور لڑتے رہے اسی طرح تا اینکہ لٹکا آفتاب
وسط آسمان مین اور گرم ہوئی زرہ انکی بدن پر پس نکلے خالد رض بن الولید معرکے سے اور بنی مخزوم انکے پیچھے تھے اور خون انکی زرہ پر جما ہوا
تھا اور چہرے انکے مثل گل لالے کے تھے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اشعار رجز پڑھتے تھے پس پکار کر کہا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے
کہ واسطے اللہ کے ہے نیکوکاری تمھاری اے ابا سلیمان تحقیق کوشش کی تمنے اللہ کے واسطے جیسا کہ حق کوشش کا تھا اور جب دیکھا
مرقال ہاشم بن عتبہ نے یہ حال پکارا اپنی قوم بنی زہرہ کو اور حملہ کیا میمنہ روم پر اور انکے ساتھ بشیر رض بن مسروق تھے مع اپنی قوم
پس مل گئے ساتھ قوم کے میمنہ مین اور مارا تلوارون سے اور صبر کیا انھون نے موت پر اور حملہ کیا بعد انکے قیس بن ہبیرہ نے
مع اپنی قوم کے میسرۂ روم پر پس وہ قوم کو اپنی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کرتے تھے اور پارہ پارہ کرتے تھے انکو اور حملہ کیا بعد انکے
عکرمہ رض بن ابی جہل نے اور انکے گرد ایک جماعت بنی مخزوم کی تھی اور درآئے وہ جماعت روم مین پس اسی وقت گرم ہوئی لڑائی
اور منتظر ہوئین جانین مسلمانون کی واسطے شہادت کے اور یقین کیا انھون نے شہادت کا پس نہین دیکھا انھون نے حمص کے دن کسی کو
مضبوط زیادہ بنی مخزوم سے سواے اسکے کہ عکرمہ رض بن ابی جہل سخت تر تھے انمین سے لڑائی مین اور وہ امید رکھتے تھے نیزون کی
اور قصد کرتے تھے انکی طرف اور کہا گیا انسے کہ پرہیز کرو تم اللہ تعالے سے اور مہربانی اور نرمی کرو اپنی جان کے ساتھ پس
کہا انھون نے کہ اے قوم ہر گاہ مین لڑتا تھا بتون کی طرف سے پس کیونکر آج کے دن اطاعت اللہ اور رسول مین نہ لڑون
اور بہ تحقیق مین دیکھتا ہون حورون کو ظاہر اور قریب ہونے والی اپنی طرف کہ اگر ظاہر کرے ایک انمین کی اپنے ہاتھ کی

کلائی کو اہل دنیا کے واسطے تو مرجاوین اہل دنیا اُسکی خواہش اور تمنا مین اور مین دیکھتا ہون ایک نگین سے کہ اُسکے ہاتھ مین دستار
ریشمی اور کاسہ جواہر کا ہی اور وہ کہتی ہی کہ جلدی کرو تم ہمارے واسطے جوڑا ہونے کو کہ ہم مشتاق تمھارے ہین اور کہا
عکرمہ نے بہ تحقیق سچا وعدہ کیا تھا ہمسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ اشعار پڑھتے تھے اور نکالا اور راست کیا
اُنھون نے اپنی تلوار کو اور در آئے وہ مشرکین مین اور نہین زیادہ کی اُنھون نے مگر بیش قدمی اور دلیری اور تعجب کیا رومیون نے
اُنکے اچھے صبر کرنے سے اور اُنکے لڑنے سے پس وہ اسی حال مین تھے کہ اُسی وقت قصد کیا لیس بطریق نے اور اُسکے پاس ایک بڑا
حربہ چمکتا ہوا تھا پس جنبش دی اُسنے اُسکو اپنے ہاتھ مین اور چلایا اُسکو پس پڑا وہ عکرمہ رضہ بن ابی جہل کے دل پر پس گر پڑے
وہ مردہ ہوکر رحمت کرے اللہ اُنپر پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اس حال کو کہ اُنکے چچا کے بیٹے مار ڈالے گئے آکر ٹھہرے اُنکی
لاش پر اور بہت روئے اور کہا کہ کاش حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھتے میرے چچا کے بیٹے کے مرجانے کو تاکہ جانتے وہ کہ ہم جستجو
بھڑ لڑتے ہین دشمن سے تو سوار ہوتے ہین اور آجاتے ہین ہم نیزون کی نوکون پر نہایت جانبازی سے اور لڑتے رہے مسلمان
حالت ترس اور خوف مین تا آنکہ آئی رات اور پلٹ گئے رومی اپنے شہر کی طرف اور بند کرلیا اُنھون نے دروازون کو اور پھرے
مسلمان اپنے اسباب اور قیام گاہون کی طرف اور رات گذرانی اُنھون نے پس جب صبح کی نماز پڑھی اُنھون نے کہا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے گروہ مسلمانون کے رحمت کرے اللہ تمپر اگر تمنا کروگے تم اس بات کی کہ اہل حمص ہاتھ آوین تمکو
باہر شہر کے تو ہر آئینہ پوری اور روا ہوگی خواہش تمھاری اسواسطے کہ اللہ تعالے نے قوت اور غلبہ دیا ہی تمکو روم پر اور فتح کیے ہین
تمھارے واسطے شہر بیابون اور قلعون کو پس یہ کیا کمی اور کوتاہی ہی اور اللہ تعالے تمھارے سامنے اور تمکو دیکھتا ہی پس
کہا خالد رضہ بن الولید نے کہ اے سردار یہ اہل حمص شہسوار اور بہادر روم کے اور شیر آدمیون کے ہین اور نہین ہین اُنمین بازاری اور
ڈرنے والے بزدل اور وہ بڑے سخت ہین لڑائی مین ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہا پس کیا صلاح ہی تمھاری اے ابا سلیمان
راہ بر کرے اللہ تعالے تمھارے کامون کو اور مضبوطی اور راستی دیوے تمھاری راے کو خالد رضہ بن الولید نے
کہا کہ میری راے یہ ہی کہ ہم کشادگی دیوینگے قوم کو اور دور ہوجاوین اُنسے اور چھوڑ دیوین ہم اُنکے لیے اپنی
جگہ اور راوٹیون کو پس جب تعاقب کرینگے وہ ہمارا شہر سے اور ہووینگے وہ ہمارے ساتھ راہ ہموار اور برابر مین
باگین پھیرینگے ہم اُنپر اور پچھاڑ ڈالینگے اُنکو بسبب اُنکے دور اور فاصلے پر ہونے کے شہر سے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے
کہا کہ بہتر راے تجویز کی تمنے اور وعدہ کرلیا آپسمین مسلمانون نے کشادہ کرنے اور چھوڑ دینے اپنی جگہ کا رومیون کے
سامنے پس جب صبح کی قوم نے کھولے گئے دروازے اور نکلے وہ واسطے لڑائی کے اور مسلمانون نے امید دلائی اُنکو اپنی
جانون مین اور پھرتے تھے اُنسے تا آنکہ جب روشن ہوا دن اور نکلا آفتاب اور پھیلی خوشبو لڑائی کی طمع اور امید کی قوم نے
مسلمانون مین بسبب اسکے کہ ظاہر ہوئی قوم کو کمی اور کوتاہی کرنا مسلمانون کا لڑائی مین اور شدت کی قوم نے مسلمانون پر
پس بھاگ گئے عرب اُنکے سامنے سے اور چھوڑ دی اپنی جگہ کو راوی نے سُراقہ بن قادم النخعی سے جو فتوح ملک شام مین موجود تھے

بسلسلہ راویون کے روایت کی ہی کہ کہا سراقہ نے کہ بھاگے ہم آگے رومیون کے اور تعاقب کیا ہمارا مرلیس نے ساتھ ایک
جماعت کے اپنے گروہ سے اور وہ ایک ہزار آدمی اور بڑے سخت تھے قوم کے اور بھاگے ہم آگے رومیون کے یہانتک جو سیے کے او
پہونچ گئے اور لے لیا ہمکو بطارقہ نے اور تھا حمص مین ایک قس بڑھا بڑے مرتبے کا کہ مضبوط کیا تھا اسکو تجربے نے اور جانتا تھا
وہ راہین مکر اور فریب کی اور تھا وہ ایک عالم علماے روم سے کہ پڑھی تھی اسنے توریت اور انجیل اور صحف شیث اور ابراہیم علی نبینا
وعلیہما الصلوۃ والسلام کو اور ربانی بھی تھا اسنے صحبت بعض حواری[۱] عیسی علیہ السلام کی پائی جب چڑھا وہ شہر پناہ کے اوپر
اور دیکھا مسلمانون کو کہ بھاگ گئے اور قبضے مین آگئی جگہ انکی اور لوٹا جاتا ہی اسباب انکا پکار کر کہتا تھا وہ کہ قسم ہی حق مسیح اور
انجیل کی کہ بات مکر اور فریب کی ہی اہل عرب کی طرف سے اور مین نے سونگھی ہی بو اس دن کی اہل حمص سختی ہو تمہارا اہل حمص تحقیق
اہل عرب نہ سپرد کرینگے اپنی اہل اور اولاد کو اگرچہ مارڈالے جاوین وہ سب کے سب واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ قس شور
کرتا تھا اور اہل حمص لوٹتے تھے توشہ اور اسباب کو اور بطریق عربس دپے تھا عرب کی طلب مین پس پکار کر کہا ابوعبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے ساتھ بلند آواز کے کہ پھرو پھرو اے گروہ مسلمانون کے برکت دیوے اللہ تعالی تم مین اور مدد کرے تمہاری
دشمنون پر پس جب سنی مسلمانون نے آواز انکی پھرے رومیون پر مثل ستارہ ٹوٹنے والے کے آسمان سے اور مثل تیر چلنے والے کے کمان سے
گویا کہ وہ جانور درندہ گروہ در گروہ مارنے والے تھے تا انکہ گھیر لیا انکے لشکر اور بطریق کو اور رومی مسلمانون کے بیچ مین مثل ال سپید کے سیاہ
بیل مین تھے پس چڑھایا گبرون نے اپنی کمانون کو اور چلائے عرب نے اپنے تیرہاے زہردار کو اور مسلمان حملہ کرتے تھے مثل شیر حملہ کرنے
شیر کے اور منڈل باندھے تھے گرد انکے مثل کرگسون کے پس مار گراتے تھے انکو داہین بائین یہانتک کہ انکو نسار کر دیا بہتون کو انمین سے
عطیہ رض بن فہر الزہری نے بیان کیا کہ جب دیکھا رومیون نے ہمارے معاملے کو اپنے ساتھ حملہ کیا انھون نے ہمپر تا انکہ گرم ہوا تنور لڑائی
کا اور نکل کر دوڑے خالد رض بن الولید وسط معرکہ گاہ سے ایک گھوڑے پر کہ دم اسکی سرخ تھی اور وہ پہنے تھے کپڑے طلائی
حاکم بعلبک کے اور انکے سر پر عمامہ سرخ تھا اور وہ جوش خروش مین تھے مثل شیر مست کے اور نکال لیا تھا اپنی تلوار کو میان سے
اور ہلایا اسکو پس اٹھین اس سے چنگاریان اور چمکین وہ مثل روشنی بجلی کے اور پکارا بلند آواز سے کہ رحمت کرے اللہ تعالے اس شخص پر
جسنے نکالا اپنی تلوار کو اور مضبوط کیا اپنے ارادے کو اور بڑھایا اپنے نیزے کو اور وہ اشعار[ف] رجز پڑھتے تھے پس اسی وقت نکالا
عرب نے اپنی تلوارون کو میان سے اور جا پڑے رومیون پر مثل گرنے چڑیون کے دانے پر اور پکار کر کہا ابوعبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہ اے لوگو لڑو تم اپنے حریم اور جگہ کے واسطے اور حمایت کرو تم اہل اور اولاد کے واسطے کہ تحقیق اللہ تعالے تمہارے
سامنے ہی اور دیکھ رہا ہی تمکو اور مدد دینے والا ہی تمکو تمہارے دشمنون پر اور تھے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اس حال مین کہ علیحدہ ہو گئے تھے
ساتھ پانچ سو سوار کے بجانب جماعت کے پس ٹوٹ پڑے وہ رومیون پر اور نہین آگاہ ہوے گبران رومی مگر اسوقت کہ ضربات نیزون نے لیا تھا
انکو مثل آگ روشن کے اور پکار کر کہا مسلمانون سے معاذ بن جبل رض نے کہ اے جوانمردو لو تم دروازے کو تا کہ نجات پاوین رومی تمہارے
ہاتھون سے پس قصد کیا مسلمانون نے شہر کے دروازون کا جب دیکھا رومیون نے انکو پھینک دیا انھون نے اسباب کو

[۱] حواری معنی لغوی اس لفظ کے [illegible] یاری و مدد [illegible] مراد اصحاب عیسی علیہ السلام مین ۱۲

ف اشعار الیوم یوم [illegible] کا دن [illegible] اور جو [illegible]

اور قصد کیا اُنھون نے دروازون کا پس مارے گئے رومیون سے جو مارے گئے اور بھاگ بچے اُنمین سے جو بھاگ بچے مُهند بن سیف
فزاری نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی نہین بھاگ بچے ایک ہزار سوار ہمراہی ہر قیس سے مگر کچھہ زیادہ ایک سو سوار سے اور تھی بڑی
مصیبت اُنپر مارا جانا اُنکا دروازون پر اسواسطے کہ عوام الناس اُنمین کے باہر شہر پناہ کے تھے سعید بن زید رضہ نے بیان کیا ہی
کہ موجود تھا مین روز واقعہ حمص مین اور رکھا مین حریص ساتھہ شمار کرنے کشتگان کے پس شمار کیا مین نے سو رومیون کو کہ مارے گئے
تھے سواے زخمی اور قیدی کے اُنمین سے پس بشارت دی مین نے اس امر کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس کہا اُنھون نے
کہ آیا دیکھا ہی تمنے مارا جانا اُنکے بطریق کا مین نے کہا کہ اگر وہ مقتولین مین ہی تو سواے میرے اور کسی نے اُسکو نہین مارا ہی ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ کیونکر جانا تمنے کہ وہ تمھارا کشتہ ہی مین نے کہا کہ دیکھا تھا مین نے ایک مرد موٹے تازے بھاری ڈیل ڈول سرخ رنگ
والے کو اور وہ زرہ وغیرہ اس طرح کی پہنے تھا اور خوشبوے مشک پھیلی تھی اُسکے ریشمی کپڑون سے اور تھی اُسکے ہاتھہ مین
ایک سیخ لوہے کی اور تھا وہ رومیون کے بیچ مین پس حملہ کیا مین نے اُسپر اور یہ دعا پڑھی مین نے اَللّٰهُمَّ اِنِّی اُقَدِّمُ قَدَرَکَ قَبْلَ قُدْرَتِی
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ قَتْلَهٗ عَلٰی یَدَیَّ وَارْزُقْنِی اَجْرَهٗ ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا آیا لیے تمنے کپڑے اُسکے مین نے کہا کہ نہین لیکن
میری نشانی اُسمین ایک تیر ہی جسکو مارا اور چبھا دیا ہی مین نے اُسکے دل مین اور دو ضرب تلوار کی ہین اُسکے ازاربند کی جگہہ مین ابو عبیدہ
بن الجراح نے مسلمانون سے کہا کہ جاؤ اور پہونچو تم اُسکے پاس اور لیکر دے دو اسباب اُسکا سعید رضہ کو پس ایسا ہی کیا مسلمانون نے
پس جب رکھہ دیا لڑائی نے اپنے بوجھہ کے لیے مسلمانون کے کپڑے اور زرہین اور ہتھیار اور لائے اُس سب کو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کے سامنے اور واقع ہوا شور اور چلانا رومیون کا حمص مین اور عورتین اُنکی روتی تھین اور بچے ہوے لوگ اور بوڑھے آدمی اُنکے کنیسے مین
اور بات چیت کی اُنھون نے قس اور راہبون سے یہ کہ حمص کو مسلمانون کے سپرد کر دیوین پس نکل کر آئے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پاس اور مصالحہ کیا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے اس امر پر کہ سپرد کردین شہر کو اُنکے اور ہو وین
وہ اُنکی ذمہ داری مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضہ نے کہ تم ہماری صلح اور ذمہ داری مین ہو اور واجب ہوئی ہمپر نیکو خواہی تمھاری
اور چلے جاوینگے ہم تمھارے یہان سے ولیکن نہ داخل ہونگے ہم تمھارے شہر مین اُسوقت تک کہ دیکھین ہم کہ ہمارے اور بادشاہ روم کے
بیچ مین کیا معاملہ ہوتا ہی اور چاہا رومیون نے تعظیم اور تکریم مسلمانون کی ساتھہ ٹھہرانے کے حمص مین لیکن منع کیا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح رضہ نے
اس امر سے اور نہین داخل ہوا کوئی شخص مسلمانون سے حمص مین مگر بعد لڑائی یرموک کے اور یہ سب اسواسطے تھا کہ نزدیک ہو جاوین
مسلمان واسطے رومیون کے ساتھہ عدالت اور نیکو خواہی کے جبیر بن عون رضہ نے بنجار سے روایت کی ہی کہا بنجار نے کہ مصالحہ کیا
اہل حمص نے بعد مارے جانے بطریس کے اور نکلے وہ اور دفن کیا اُنھون نے اپنے مُردون کو اور شہید ہوے جماعت مسلمانون سے اُنتیس
آدمی کہ وہ سب قوم حمیر اور ہمدان کے تھے مگر تین آدمی اہل مکہ سے رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُنپر واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی
کہ پہونچین خبرین ہرقل کو کہ مسلمانون نے فتح کر لیا حمص اور رستن بعد شیزر کو اور چھین لیا اُنھون نے اُس ہدیہ کو جو اُسنے قیصر کے واسطے
بھیجا تھا پس پہونچا وہ اس معاملے سے کاہش جان کو اور توقف کیا اُسنے بانتظار آنے لشکر کے اُن شہرون سے جہان لکھا تھا اُسنے اُنکو

لکھی کیا اُسنے جماعت کو اور آراستہ کیا لشکرون کو پس تھا طول لشکر کا انطاکیہ سے آخر لشکر تک ایک فرسخ اور بھیجا اُسنے فوجون کو بجانب
شہر قیساریہ کنارے ملک شام کے تاکہ نگہبانی کرین وہ صور اور عکا اور طرابلس اور بیروت اور طبریہ کی اور بھیجا اُسنے
دوسرے لشکر کو بجانب بیت المقدس کے اور توقف کیا بانتظار آنے باہان ارمنی کے کہ آوے وہ ساتھ قوم ارمن کے اور جمع کی تھی اُسنے قوم
ارمن سے اسقدر جماعت کہ نہین جمع کیا تھا اسقدر کسی بادشاہ نے پس بعد تھوڑے دن کے آیا لشکر اُسکا ہرقل بادشاہ کے پاس اور نکلا بادشاہ
مع اپنے ارباب دولت کے اور پاپیادہ ہوگیا باہان اور لشکر اُسکا واسطے استقبال بادشاہ کے اور دعائین دین اُسکے تئین اور گیا بادشاہ
بجانب کنیسہ قسون کے اور بیٹھا اُنکے منبر پر اور ٹھہرے ملوک اور بطارقہ اور قیاصرہ کنیسہ مین اور بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازون کو ساتھ گریہ وزاری
کے پس منع کیا ہرقل نے اُنکو اس امر سے اور کہا اے اہل صلیب تحقیق مین نے ڈرایا اور دھمکایا تمکو عرب سے پس نہ مانا تمنے میرے کہنے کو اور قسمیں اپنے
دین کی کہ ضرور وہ مالک ہوجاوینگے میرے اس تختگاہ تک اور یہ بادشاہی کا عزو تمکا ہے اور تحقیق نکالا سوائے تمھارے واسطے اسقدر لشکر
وسامان کہ نہین قدرت رکھتا ہے اس مقدار پر کوئی بادشاہ نصرانی اور تحقیق صرف کیا مین نے اپنے مال اور لوگونکو تاکہ باز رکھون مین اہل
عرب کے تمسے اور تمھارے دین اور آبرو سے پس توبہ کرو تم طرف مسیح کے اپنے گناہون سے اور قصد کرو اپنی رعیت کے واسطے نیکی کا اور نہ ظلم کرو تم انپر
اور صبر کرو تم لڑائی مین اور نہ حسد کرو تم آپس مین اور ڈرتے رہو تم غرور سے کہ جس قوم نے غرور کیا وہ مخذول اور عاجز ہوا اور مین ایک بات
تمسے پوچھتا ہون اور اُسکا جواب تمسے چاہتا ہون پس کہا اُنھون نے کہ سوال کر تو تم سے جو تجھکو منظور ہو پس کہا اُسنے کہ تحقیق تم لوگ بہت زیادہ
از روے کمک اور شمار کے اور بڑے ہین مثل تمھارے اور زیادہ ہے قوت تمھاری اہل عرب سے پس کس وجہ اور کہان سے واقع ہوئی تمپر
بازماندگی اور عاجزی حالانکہ ترک اور اہل فارس ڈرتے تھے تمھارے دبدبہ سے اور مکرر اُنھون نے تمھاری طرف کا قصد کیا اور شکست پاکر
اُٹھاکر پلٹ گئے اور اب غالب ہوگئے تمپر قوم ضعیف ترین خلق کے جو ننگے بدن اور بھوکھے اور بے سامان اور بے ہتھیار ہین اور مار ڈالا اُنھون نے
تمکو بصرے اور حوران مین اور غالب ہوگئے تمپر اجنادین اور دمشق اور بعلبک اور حمص مین پس سکوت کیا قوم نے اس کلام کے جواب سے
اور اُٹھ کھڑا ہوا ایک قسیس عالم اُنکے دین کا اور کہا اُسنے کہ اے بادشاہ آیا جانتا ہے تو کس وجہ سے عرب ہمپر غلبہ دیے گئے ہین اُسنے کہا
کہ نہین قسیس نے کہا کہ وہ اسوجہ سے غلبہ دیے گئے ہین کہ ہماری قوم نے تغیر اور تبدل کیا ہے اپنے دین مین اور انکار کی اُنھون نے اُس خبر کی
جسکو مسیح بن مریم لائے تھے پس ظلم کیا بعضون نے بعض پر اور کوئی ہم مین نہین پایا جاتا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہین ہے اور رائگان کر دیا
اُنھون نے اپنی نماز کو اور کھایا سود کو اور مرتکب ہوے زنا کے اور ظاہر ہوے ہم مین گناہ اور بدکام اور اہل عرب کا یہ حال ہے کہ فرمانبرداری
کرتے ہین وہ لوگ اپنے پروردگار اور اپنے نبی کی عبادت کرتے ہین رات کو اور روزہ رکھتے ہین دن کو اور نہین سستی کرتے ہین وہ اپنے پروردگار کی
یاد اور اپنے نبی پر درود بھیجنے سے اور کوئی اُنمین ایسا نہین ہے کہ ایک دوسرے پر ظلم اور بڑائی کا اظہار کرے اور خصلت اور عادت اُنکی
راستی اور عبادت ہے اگر حملہ کرتے ہین تو وہ نہین پھرتے ہین اور اگر ہم اُنپر حملہ کرتے ہین تو نہین پیٹھ پھیرتے ہین وہ جان لیا ہے اُنھون نے
اس امر کو کہ دنیا نیست ہونے والی ہے اور عالم آخرت پایدار اور باقی ہے پس جب سنا بادشاہ نے یہ کلام کہا اُسنے کہ بالضرور اسی جہہ سے غلبہ دیے گئے ہین
اہل عرب ہمارے اوپر اور ہرگاہ تیرا قول یہ ہے پس کوئی ضرورت نہین ہے مجکو تمھاری مدد دہی کی اور نہ قیام کرونگا مین تمھارے بیچ مین

[illegible]

اور مین نے میل اور ارادہ اس امر کا کیا ہی کہ پھیر دون ان لشکرون کو اُنکے شہرون کی طرف اور لے لون اپنا مال اور لڑکے بالے اور چھوڑ دون
ارض سوریہ کو اور چلا جاؤن بجانب قسطنطنیہ کے پس ہو جاؤنگا مین وہان بے ڈر اہل عرب سے پس جب سُنا قوم نے یہ کلام اُسکا
گر پڑے سجدے مین اُسکے سامنے اور کہا اُنھون نے کہ ای بادشاہ تو ایسا نکر اور نہ خوار اور ذلیل کر تو دین مسیح کو کہ مطالبہ کیا جاویگا تو اس سلطنت
قیامت کے دن اور ملوک سے تجکو عار اور سرزنش لاحق ہوگی اور خوش ہونگے ہمارے غم اور اندوہ پر دشمن ہمارے اور اگر تو چلا جاویگا عمدہ باغ
ملک شام سے تو اقامت کرینگے اہل عرب شام مین بعد ہمارے اور بتحقیق یکجا ہوا ہی ہمارے لیے یہ ایسا لشکر کہ کسی بادشاہ کے واسطے نہین جمع
ہوا تھا اور سامنا کرینگے ہم ساتھ اس لشکر کے اہل عرب کا اور صبر کرینگے ہم اُنکی لڑائی مین اور شاید مدد نازل ہو ہم پر اور اگر ہوگا غلبہ ہمارے دشمنون کے
واسطے طلب کرینگے ہم نجات اپنی جانون کی پس مقدمۃ الجیش کر تو اس فوج کا جس کسی کو منظور ہو اور چھوڑ اور اجازت دے ہمکو کوچ کرنے کی واسطے
لڑائی اہل عرب کے پس خوش ہوا بادشاہ اُنکے کلام سے اور میل اور ارادہ کیا اُسنے اس امر کا کہ بھیجے لشکر کو ہمراہی پانچ بادشاہون روم کے پس پہلے
بنایا اُسنے ایک نشان سنہری دیباج کا اور نشان کے سر پر صلیب جواہر کی تھی اور سپرد کیا اُس نشان کو قناطر ملک رومیہ کے اور ہمراہ کیا اُسکے
ایک لاکھ سوار قوم روس اور صقالیہ سے اور خلعت اور تاج اور پٹکا پہنایا اُسکو اور بنایا دوسرا نشان دیباج سفید کا جسمین دو تسمے سونے کے تھے
اور اُسکے سر پر صلیب زبرجد کی تھی اور دیا اُس نشان کو جرجیر ملک عموریہ و ملطیہ اور انگوریہ کو اور خلعت دی اُسکو اور کہا اُس سے
کہ سردار مقرر کیا مین نے تجھکو ایک لاکھ رومی پر اور بنایا تیسرا نشان اور سپرد کیا دریجان کو اور مقرر کیا ساتھ اُسکے ایک لاکھ قوم
مغلیط اور افرنج سے اور بنایا چوتھا نشان دیباج سیاہ کا اور سپرد کیا قوریر کو اور سردار مقرر کیا اُسکو ایک لاکھ فوج پر قوم
دوقس اور ارمن اور مغلیط سے اور خلعت دی اُسکو اور بنایا پانچوان نشان جڑاؤ موتی اور یاقوت کا ایک سنہری چھڑ سے جسکے سر پر
صلیب یاقوت سرخ کی تھی اور سپرد کیا باہان ارمنی کو اور وہ بہت دوست رکھتا تھا باہان کو اسواسطے کہ تھا وہ عقل اور تدبیر اور
شجاعت والے لوگون سے اور وہ لڑا تھا مکرر لشکر فارس سے اور کہا اُس سے کہ ای باہان مین نے سردار مقرر کیا تجکو اس سب لشکر پر پس
تیرے حکم پر کسی کا حکم نہین ہی اور کہا اُسنے قناطر اور جرجیر اور دریجان اور قوریر سے کہ جان لو تم اس بات کو کہ صلیبان تمھاری تحت
صلیب باہان کی ہین اور کام تمھارا متعلق اُس سے ہی پس نکرنا تم کوئی امر بدون اسکی رائے اور مشورے کے اور تلاش اور طلب کرو تم
اہل عرب کو جہان کہین وہ ہون اور نہ خوف اور بزدلی کرو تم اور لڑو واسطے دین قدیم اور شرع مضبوط کے واسطے اور جدا ہو جاؤ تم
چار راہون مین اسواسطے کہ اگر تم سب ایک راہ لوگے تو نہ وسعت دیگی وہ راہ تمکو اور ہلاک کروگے تم زمین کو پھر خلعت دی اُسنے جبلہ
بن ایہم الغسانی کو اور ساتھ کیا اُسکے عرب متنصرہ قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے اور کہا اُسسے کہ رہو تم آگے لشکر کے اسواسطے
کہ بلا کی بیخ کنی اسکی جنس سے ہوتی ہی اور لوہا لوہے سے کٹتا ہی اور حکم کیا قسون کو اس امر کا کہ نہلاؤ اُنکو معمودیہ کے پانی مین اور قربانی کرو
اور نماز دعا کی پڑھو اُنکے واسطے واقدی رحمہ اللہ نے سالم مولی ہشام بن عمر بن عتبہ سے روایت کی ہی کُل فوج جو ہرقل نے
یرموک کی طرف بھیجی تھی چھ لاکھ تھی تمام گروہ ہون اُن کفار سے جو صلیب کا اعتقاد رکھتے تھے اور ایک روایت مین تعداد اس فوج کی
سات لاکھ راشد بن سعید الحمیری نے بیان کیا ہی کہ مین نے پوچھا عمرو سے کہ آیا تم موجود تھے فتوحات شام مین اُنھون نے کہا کہ ہان مین موجود تھا

اور مجھکو حرص اور خواہش تھی دریافت کرنے تعداد لشکرون کی پس جب قریب ہمارے پہونچین فوجین روم کی یرموک مین چڑھ گیا مین
ایک اونچی زمین پر پس شمار کیا مین نے بیس نشان تب جب ٹھہرے وہ اپنی جگہون مین بھیجا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے روماس
حاکم بصرے کو واسطے دریافت اور تلاش انکی تعداد کے پس گئے روماس تبدیل وضع اپنے اور غائب رہے وہ ایکدن رات پھر واپس آئے
پس جب دیکھا مینے انکو کہا ہوئے ہم ابوعبیدہؓ بن الجراح کے پاس آ اور پوچھا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے انسے انھون نے کہا کہ سنا تھا مینے قوم کو کہ
ذکر کرتے تھے کہ کل فوج دس لاکھ ہے پس نہین جانتا ہون مین کہ وہ اس غرض سے یہ تعداد بیان کرتے ہین کہ سنین اسکو ہمارے جاسوس اور
بیان کرین وہ ہم سے تاکہ ڈرو تم لوگ انسے ابوعبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ ای روماس تمھارے وقت مین ہر نشان کے نیچے کتنے لوگ ہوتے ہین پس کہا
روماس نے کہ ای سردار ہمارے لشکرون مین ہر نشان کے نیچے پچاس ہزار ہوتے ہین پس جب سنا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے اس کلام کو کہا اللہ اکبر اور
پھر پڑھا انھون نے اس آیت کو کم من فئۃ قلیلۃ آخر تک **واقدی** رحمۃ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ جب ہرقل نے مطیع اور محکوم
کیا اپنے لشکر کو باہان ارمنی کا اور خلعت دی اسکو سوار سوا ہرقل اور ملوک اور بجا لائی گئی قرنائے واسطے کوچ کے اور نکلا ہرقل
باب فارس پر واسطے رخصت کرنے اپنے لشکر کے اور چلا ساتھ انکے وصیت کرتا ہوا اور کہا قناطر اور جرجیر اور دریجان اور اپنے مجھے
قوریر سے کہ لیوے اور اختیار کرے ہر ایک تم مین سے ایک راہ کو اور حکم ہر ایک کا تم مین سے جاری اور نافذ ہوگا اسکے لشکر پر اسکو دیکھ
کہ صف بندی کرو تم عرب مسلمین پر پس حکمرانی تم مین واسطے باہان کے ہوگی کہ اسکے ہاتھ کے اوپر کوئی نہوگا اور جان لو تم اس امر کو کہ تمھارے
اور اہل عرب کے بیچ مین یہی واقعہ جنگ ہے پس اگر غالب ہوجاوینگے وہ تمپر پس اکتفا اور قناعت کرینگے وہ شام کے شہرون پر
کبھی بلکہ امید کرینگے تم مین اور ڈھونڈھینگے تمکو جن شہرون مین تم جاؤگے اور نہ اکتفا کرینگے مال پر سوا جان کے اور بنائینگے تمھارے
بیٹون کو غلام اور لاوینگے تمھاری لڑکیون کو ملکیت مین اور تمھاری عورتون کو لونڈیان بناوینگے پس صبر کرو تم لڑائی پر اور مدد دو اپنے
دین اور شرع کو **واقدی** رحمۃ اللہ نے روایت کی ہے کہ پھر روانہ کیا اسنے قناطیر کو اوپر گھاٹی **طرطوس** اور **جبلہ** اور **لاذقیہ**
پہاڑون کے اور بھیجا جرجیر کو راہ پر **معرات** اور **مصرین** کی اور روانہ کیا قوریر کو **حلب** اور **حماۃ** پر اور بھیجا دریجان کو **ارض عواصم**
اور **قنسرین** پر اور روانہ ہوا باہان ارمنی پیچھے ہر قوم کے مع اپنے لشکر کے اور پیدل لوگ اسکے آگے تھے کہ وہ درگذر کرتے تھے پتھرون اور گھنے درختون کی
راہ سے اور نہین گذر کرتے تھے کسی شہر مین مگر یہ کہ سختی کرتے تھے وہان کے لوگون پر اور مانگتے اور لیتے تھے انسے مرغیان اور بکریان اور وہ چیزین
جسکی طاقت اور قدرت انکو تھی اور لوگ دعا کرتے انپر اور کہتے تھے کہ خدا تمکو پھر ہمپر نہ لاوے اور جبلہ بن ایہم الغسانی مقدمۃ الجیش تھا اور اسکے
ساتھ بنو غسان تھے **راوی** نے **بیان** کیا ہے کہ جب بھیجا ہرقل طاغی نے اپنے لشکر کو واسطے لڑائی مسلمانون کے موجود تھے جاسوس ابوعبیدہ
بن الجراح کے معاہدین سے لشکر رومیون مین کہ دریافت کرتے تھے اخبار روم کی پس جب پہونچا لشکر شیزر تک جدا ہوئے انسے جاسوس ابوعبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور چلے ڈھونڈھتے ہوئے مسلمانون کے لشکر کو تب پایا انکو حمص مین اور کہا لوگون نے انسے کہ لشکر مسلمانون کا جابیہ مین ہے
اسواسطے کہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جب فتح کیا حمص کو چھوڑا تھا اہل حمص کے نزدیک اس شخص کو جو لیتا تھا انسے خراج اور
جزیہ اور جاسوس چلکر جابیہ مین پہونچے اور جو دیکھا ابوعبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے بیان کیا پس جب سنا ابوعبیدہ بن الجراح نے

تتمہ آیت یہ ہے غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین
ترجمہ آیت یہ ہے بہت جگہ جماعت تھوڑی غالب ہوئی ہے جماعت بہت پر اللہ کے حکم سے اور اللہ ساتھ ہے صبر کرنے والون کے
ف [illegible] جاسوسون مسلمانون [illegible] کا اور بیان [illegible] لشکر [illegible] مسلمانون کا ساتھ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے

یہ حال بڑا معلوم ہوا اُنپر یہ معاملہ اور کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم اور رات گذرانی حالت قلق اور بیقراری مین نہین آنکھ
بند کی بسبب خوف کے بحال مسلمانون کے پس جب صبح ہوئی اذان کہی اور نماز پڑھی ساتھ مسلمانون کے تاریکی رات مین پس جب فارغ ہوئے
وہ نماز سے متوجہ ہوئے لوگون کی طرف اور کہا او ہم دلائی اُنکو اس امر کی کہ نہ پلٹ جاوین یہانتک کہ سنین اُنکے کلام کو پھر کھڑے ہوئے
بحالت خطبہ پڑھنے کے پس حمد اور تعریف اللہ تعالی کی بیان کی اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا اُنپر اور دعا رحمت
کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور دعا کی واسطے مسلمانون کے ساتھ مدد اور غلبے کے پھر کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے رحمت کرے اللہ تعالی
تمپر تحقیق اللہ تعالی نے آزمایش تمہاری بلاہی نیک مین کی ہی تاکہ دیکھے وہ کہ کیونکر عمل کرتے ہو تم اور سچا کیا اُسنے اپنے وعدہ کو اور لایا تمپر
اپنی مدد اکثر جگہون مین اور تحقیق میرے جاسوسون نے مجکو خبر دی ہی کہ دشمن خدا ہرقل نے طلب مدد کی ہی تمپر ترک کے شہرون سے اور روانہ کیا
ہی اُنکو تمہاری طرف بعد ازینکہ بوجھل کر دیا ہی اُنکو ساتھ زاد اور سامان کے چاہتے ہین وہ کہ بجھاوین نور خدا کو اپنے منہون سے اور
اللہ تعالی پورا اور تمام کرنے والا ہی اپنے نور کا اور جان لو تم اس امر کو کہ روانہ ہوئے ہین وہ مختلف راہون مین اور وعدہ اُن سب کا یہ ہی
کہ ہو جاوین سب تمہارے مقابلے مین اور جان لو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی تمہارے ساتھ ہی اور نہو گا وہ شخص تھوڑا جسکے ساتھ اللہ ہو اور اللہ
تعالی مخذول اور پشیمان کرنے والا ہی تمہارے دشمنون کا اور نہو گا وہ شخص بہت جسکو مخذول اور پشیمان کریگا اللہ تعالی پس کیا رای ہی تمہاری
اس معاملے مین پھر کہا اپنے بعض جاسوس سے کہ اُٹھ کھڑا ہو اور آگاہ کر تو مسلمانون کو اس امر سے جو دیکھا ہی تو نے پس اُٹھ کھڑا ہوا وہ اور آگاہ کیا
اُسنے مسلمانون کو ساتھ اس خبر کے جو دیکھی تھی اُسنے بھاری اور کثیر لشکر سے پس بڑا معلوم ہوا یہ معاملہ مسلمانون پر اور داخل ہوا بعضے کے دلون
مین خوف اور دیکھنے لگے بعض اُنمین کے بعض کی طرف اور کسی نے اُنمین سے کچھ جواب نہ دیا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ یہ کیا سکوت
ہی میرے جواب سے رحم کرے اللہ تعالی تمپر مشورہ دو تم مجکو اپنی رائے سے کہ مین نہین ہون مگر مثل ایک کے تم مین سے پس کلام کیا کچھ لوگون نے
سابق الایمان والون سے اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار تم بزرگی اور مرتبے کے آدمی ہو اور تمہاری شان مین آیات قرآن شریف نازل ہوئی ہین
تم وہ ہو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمکو امین اس امت کا مقرر فرمایا ہی اور ارشاد کیا لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ
اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ پس ایسا مشورہ دو تم ہمکو جسمین بہتری مسلمانون کی ہو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ مین مثل
ایک مرد کے ہون تم مین سے کلام کرتے ہو تم کلام کرتا ہون مین بھی مشورہ دیتے ہو تم مشورہ دیتا ہون مین بھی اور اللہ تعالی توفیق دیتا ہی
پس اُٹھ کھڑے ہوئے اُنکی طرف دس مسلمان جسمین کچھ لوگ یمن اور کچھ لوگ مضر سے تھے اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار تم وہ شخص ہو کہ
تمہارے واسطے بلندی اور مرتبہ ہی اور ہماری رائے تو یہ ہی کہ روانہ ہو تم اپنی اس جگہ سے اور اُترو ایک میدان چراگاہ اور جائے کشادہ مین
جو نزدیک ہووے وادی القری کے پس ہونگے مسلمان قریب مدینہ طیبہ کے اور کمک پہونچیگی ہمکو خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سے
پس جس وقت آوینگے دشمن ہماری طرف ہونگے ہم غالب و فتحیاب پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ بیٹھو تم رحمت کرے اللہ تمپر کہ تحقیق مشورہ
دیا تمنے جو تمہاری تجویز مین آیا حالانکہ اگر مین ایسا کرونگا اور چلا جاؤنگا اپنی جگہ سے برا جانینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے واسطے اس امر کو اور
سرزنش اور ملامت کرینگے وہ مجکو اور کہینگے کہ چھوڑ دیا تمنے اُن شہرون کو جنکو فتح کیا اللہ تعالی نے تمہارے ہاتھ پر اور چلے گئے وہان سے

لطف عجیب
نہین ... اور زمین ... سے ۱۲

[illegible]
... جاسوسون مسلمانون ... کلام ...

... مشرکین کی اور مشورہ کرنا مسلمانون کا ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے
... واسطے ہر امت کے ایک شخص محل اعتماد اور بھروسے کا ہی اور محل اعتماد اور بھروسا رکھنے والے اس امت کے ابو عبیدہ بن الجراح ہین ۱۲

اور یہ امر مثل شکست اور ہزیمت کے ہے واقع ہوا پھر کہا کہ مشورہ دو مجکو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس اُٹھ کھڑے ہوئے قیس بن ہبیرۃ المرادی
رضی اللہ عنہ اور کہا کہ اے امین الامۃ نہ پھرینگے ہم اپنے اہل و عیال کی طرف صحیح و سالم اگر نکل جائینگے ہم ملک شام سے کبھی اور کیونکر چھوڑینگے ہم
چشمے بہنے والے اور نہرین اور کھیتی اور انگور اور سونا اور چاندی اور ریشمی کپڑا اور کیونکر پھرینگے ہم بجانب قحط حجاز اور زمین خشک بے گیاہ
اور غذا لے جو اور لباس صوف کے اور ہم لوگ اس مقام مین مثل ایسی عیش وسیع اور پاک مین ہین کہ اگر مارڈالے جائینگے ہم یہان پس بہشت
وعدہ گاہ ہماری ہے اور ہونگے ہم بیچ ایسی نعمتون کے کہ ہر آئنہ نزدیک کریگا اللہ اُس شخص کے جو چھوڑیگا اور جاویگا طرف عالم ثابت اور
برقرار اور ہمسایگی محمد مختار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچے ہین قیس بن ہبیرہ اور کلام حق کہا
انھون نے پھر کہا کہ اے لوگو آیا پلٹو گے تم بجانب شہر تمہر اور وسیلے کے اور چھوڑ دوگے تم ان گھرون کے واسطے محلون اور شہر پناہون اور باغون
اور نہرون اور کھانون اور پینون اور چاندی کو بہ تحقیق سچے ہین قیس اپنے کلام مین اور ہم نہین جانیوالے ہین اپنی جگہ سے تا اینکہ حکم کرے
اللہ تعالی ہمارے بیچ مین اور وہ بہترین حکم کرنے والا ہے پس اُٹھ کھڑے ہوئے قیس بن ہبیرہ اور کہا کہ سچے کرے اللہ تعالی تمہارا کلام کو
اور اعانت کرے تمہاری سرداری پر اور نہ جدا ہو تم اپنی جگہ سے اور بھروسا کرو تم اللہ غالب پر پس اگر جاتی رہیگی تمسے فتح اس عالم کی امید رکھتے ہین
ہم کہ نہ جاتا رہیگا ہمسے ثواب اُس عالم کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے قیس بن ہبیرہ سے کہ مشکور کرے اللہ تعالی تمہارے کامون کو پس
رائے تمہاری ہے اور یہی درپی ہوا قول مسلمانون کا ساتھ اچھائی تجویز قیس بن ہبیرہ کے مگر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کہ وہ چپ تھے اور
کچھ نہین بولتے تھے پس سامنے آئے اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا کہ اے ابا سلیمان بہ تحقیق تم مرد بزرگ مثل اور تیز ہوا
اور چالاک ہو اور تم صاحب رائے اور ارادہ اور مبصر سب کامون کے ہو پس تم کیا کہتے ہو قیس کے کلام مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ
ہان سنا مین نے مشورہ قیس کا مگر یہ کہ میری رائے سوائے اُنکی رائے کے ہے ولیکن مین نہین چاہتا ہون کہ مخالفت کرون مین مسلمانون
کی اور بہ تحقیق متفق ہو چکی ہے رائے اُنکی اس جگہ کے ٹھہرنے مین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بیان کرو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس اگر ہوگی
رائے تمہاری موافق واسطے مسلمانون کے اختیار کرونگا مین اُسکو اور ہونگا مین تابع تمہاری رائے کا پس کہا خالد بن الولید نے
کہ جان لو تم اے سردار اس امر کو کہ اگر ٹھہرے رہوگے اپنی اس جگہ مین پس بہ تحقیق اعانت دوگے تم اپنے اوپر دشمن کو اسواسطے کہ یہ مقام
جابیہ کا نزدیک ہی قیساریہ سے اور بیٹا قسطنطین ہرقل کا بیٹا چالیس ہزار کی جماعت سے ہے اور اہل اردن بسبب تمہارے خوف
کے وہان یکجا ہوئے ہین اور مین تمکو یہ مشورہ دیتا ہون کہ کوچ کرو تم اپنی جگہ سے اسطرح سے کہ گویا تم استقبال کرنے والے ہو اپنے
دشمن کے اور چھوڑ دو تم اذرعات کو پس پشت اپنے یہانتک کہ جا اُترو تم یرموک مین اور ہوگی مدد اور کمک امیر المومنین کے پاس سے
(نام موضع بشام ۱۲)
آکر ملنے والی تم مین اور تم سامنے اپنے دشمن کے بیچ جگہ کشادہ اور قابل دوڑانے اور گرداوے گھوڑون کے ہوگے پس جب کہا خالد بن الولید نے
یہ کلام مسلمانون نے کہا کہ مشورہ خالد بن الولید کا بہتر ہے ہمکو اسپر عمل کرنا چاہیے اور اُٹھ کھڑے ہوئے ابو سفیان اور کہا کہ اے سردار عمل
کرو تم خالد بن الولید کی رائے پر اور روانہ کرو آنکو اس جانب کو جو نزدیک رقاد کے ہو کہ ہووین وہ بیچ مین ہمارے لشکر اور
رومیون کے لشکر کے جوار دن مین مقیم ہے تا کہ سختی اور دشواری مین نہ پڑے ہمارا لشکر وقت ہمارے کوچ کرنے کے اسواسطے کہ قریب ہے

کہ بلند ہونگی واسطے کوچ لشکر کے ان درختون سے آوازین پس داخل ہوگی تمھارے دشمنون کے دلون مین طمع اور امید پس اگر آوینگے وہ
بارادہ غارتگری یا مکر اور فریب ملاقی ہونگے اُنسے خالدبن الولید مع اپنے ہمراہیون کے پس کہا خالدبن الولید نے کہ قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق کے
یہ بات تونے میرے دل کی کہی اور میری راے یہی تھی پس کوچ کیا مسلمانون نے اور بلایا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُس لشکر خالد بن الولید کو
جو آیا تھا اُنکے ساتھ عراق سے اور خالدبن الولید کے ساتھ کیا اُس لشکر کو اور حکم دیا اُنکو کہ رہین وہ مسلمانون کی نگہبانی پر اور طلیعہ اُنکے
لشکر کے پس ایسا ہی کیا خالدبن الولید نے اور واقع ہوا شور مسلمانون کا وقت اُنکے کوچ کرنے کے یہانتک کہ سنی گئی آواز اُنکے شور کی
ایک فرسخ پر اور طلب کیا اُنھون نے یرموک کو اور سُنی اُن رومیون نے جو کمین گاہ تھے اردن مین آواز مسلمانون کی وقت اُنکے کوچ کے
پس[ف ۲] طلب کیا رومیون نے مسلمانون کو اور گمان کیا فرار کا نسبت مسلمانون کے اور امید کی اُنمین اور ملاقی ہوے وہ خالد بن الولید
اور لشکر زحف سے پس آگے آئے رومی پس جب دیکھا خالدبن الولید نے گروہ مشرکین کی باگون کی طرف درانحالیکہ وہ آگے آنے والے تھے
پس ہنسے اور کہا کہ احتیاط رکھو کیا اچھی زرہ مضبوط ہے پھر پکار کر کہا اپنے ساتھیون سے کہ لو تم یہ نشانی غلبے کی ہے پس نکالا مسلمانون نے
تلوارون کو اور بڑھایا نیزون کو اور حملہ کیا خالدبن الولید اور مرقال اور ضرار بن الازور اور طلحہ بن نوفل عامری اور عامر بن الطفیل
اور زبیر ابن الکامل الدم اور ہلال بن مرہ اور صخر بن غانم اور مثل اُنکے اور لوگون نے پس نہوئی رومیون کو طاقت اُنکے مقابلے کی
پس پیٹھ پھیر کر بھاگے وہ اور مسلمان مارتے اور قید کرتے تھے اُنکو یہانتک کہ ڈال دیا زمین پر اُنھون نے رومیون سے ایک بڑا پشتہ کشتون کا
اور قریب ہوے اُنسے خالدبن الولید وقت ہزیمت کے دریاے اردن تک پس ڈوب گئی اُسمین ایک جماعت کثیر رومیون کی پھر روانہ ہوے
خالدبن الولید مع اپنے ہمراہیون کے بارادہ شمول لشکر ابوعبیدہ بن الجراح کے اسواسطے کہ وہ پہونچ گئے تھے یرموک مین اور چھوڑا تھا اور جماعت
کو پس پشت اپنے اور تھا وہان ایک بڑا ٹیلا مثل پہاڑ کے پس چڑھایا ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کی عورتون اور اُنکی اولاد کو اُس
ٹیلے پر اور حکم کیا اُنکو ہشیار اور بیدار رہنے کا اور کھڑے کیے نگہبان اور مقرر کیے طلائع اور جاسوسون کو ہر راہ پر اور آئے خالدبن الولید
لڑائی سے اور اُنکے ساتھ قیدی اور مال غنیمت کا تھا بس عطاکی جزاے خیر دی اُنکو ابوعبیدہ بن الجراح نے اور کہا کہ قسم ہے خدا کی نشانی
غلبے کی ہے بشارت ہے ہمکو پروردگار عالم کی طرف سے اور ٹھہرایا مسلمانون کو یرموک مین اور وہ لوگ ساتھ سامان اور ہشیاری کے مستعد تھے واسطے
لڑائی دشمنون کے گویا کہ وہ منتظر وعدہ کے تھے اور پہونچی خبر قسطنطین پسر ہرقل کو اس امر کی کہ ملوک نے کوچ کیا ہے بجانب یرموک کے پس بھیجا اُسنے
اپنے ایلچی کو بجانب باہان کے درانحالیکہ وہ سرزنش اور ملامت کرتا تھا باہان کو اور سست سمجھتا تھا اُسکی راے کو توقف روانگی مین اور برانگیختہ
کرتا تھا اُسکو چلنے پر بجانب لڑائی مسلمانون کے پس جب پہونچا باہان کے پاس خط قسطنطین کا بلایا اُسنے بطارقہ اور ملوک کو اور پڑھ کر سنایا خط اُنکو اور
حکم کیا اُنکو چلنے کا اور کہا اُسنے ملوک اور بطارقہ سے کہ نہو گذرو تم کسی شہر مین شہرہاے شام سے مگر یہ کہ اپنے ساتھ لے لو تم وہان کے
لوگون کو خوشی یا جبر سے پس روانہ ہوئی فوج رومیون کی بعض کے پیچھے بعض اور نہین پہونچتے تھے وہ کسی شہر مین اُن شہرون سے
جنکو مسلمانون نے فتح کیا تھا مگر یہ کہ درشتی اور ملامت کرتے تھے اُنکو اور کہتے تھے سختی ہو تمپر چھوڑ دیا تمنے اپنے دین کو اور میل کیا تمنے بجانب
اہل عرب کے پس وہ لوگ کہتے تھے کہ تم ہمسے زیادہ تر مستحق ملامت کے ہو کسواسطے کہ تم لوگون نے فرار اختیار کیا اُنسے اور چھوڑ دیا تمنے

ف ۱ ذکر کوچ کرنے لشکر مسلمانون کا جانب یرموک کے ۱۲

ف ۲ ذکر لڑائی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا ساتھ اہل اردن کے وقت اُنکے یرموک کے ۱۲

ہمکو نشانہ واسطے بلا کے پس مطیع نبایا ہمنے اپنی جان کو واسطے ان عرب کے پس پہچانتے تھے رومی حق بات کو اور سکوت کرتے تھے انکے جواب سے اور ہمیشہ لیتے تھے عوام الناس کو آگے اپنے تا آنکہ پہونچے وہ یرموک مین پس اُترے وہ بمقام دیر الجبیل کے اور وہ نزدیک تھا زمین قاد اور جولان سے اور اپنے اور مسلمانون کے بیچ مین تین فرسخ جگہ چھوڑی اور پڑاؤ انکے لشکر کا چھ فرسخ طول اور عرض مین تھا پس جب پورا ہوگیا لشکر روم کا دکھلائی دیے اور قریب ہوے لگے گردہ انکے مسلمانون کے لشکر پر اور تھا وہ جبلہ بن ایہم غسانی اور ساٹھ ہزار عرب متنصرہ جو مقدمۃ الجیش باہان کے تھے پس جب دیکھا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بجانب کثرت دشمن کے کہا انھون نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم عطیہ بن عامر نے بیان کیا ہے کہ نہین مشابہت دیا جاتا تھا لشکر رومیون کا مگر ساتھ پھیلی ہوئی ٹیڑی کے جسوقت بند کردیتی ہے وہ کنارہ ہاے آسمان اور زمین کو بسبب اپنی کثرت کے اور دیکھا مین نے مسلمانون کو کہ بدل گئین رنگتین انکی اور ظاہر ہوا انسے رنج اور گھبراہٹ اور نہین جدا ہوتے تھے وہ قول لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دیکھتے تھے انکی طرف اور کہتے تھے ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا آخر آیت تک اور اختیار کیا مسلمانون نے احتیاط کو اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے جاسوسون کو اور حکم کیا کہ داخل ہووین وہ قوم کے لشکر مین اور دریافت کرین مسلمانون کے واسطے خبر انکی پس روانہ ہوے اور غائب رہے ایک دن اور ایک رات اور پھرے وہ بجانب لشکر مسلمانون کے اور بیان کیا انسے حال تعداد انکا اور گروہ اور گھوڑے اور ہتھیارون کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ امید رکھتا ہون مین اللہ برتر سے اس امر کی کہ ہو جاوے ساز و سامان انکا مال غنیمت ہمارے واسطے پس جب اُترا باہان مع اپنے لشکر کے مسلمانون کے مقابلے مین نہر یرموک اور بلد رقاد اور ارض جولان اور بلد سواد پر چند روز نہ لڑے وہ مسلمانون سے اور نہین ڈالا انپر لڑائی کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سبب توقف اور سپھر جانے باہان کا مسلمانون کی لڑائی سے یہ تھا کہ ہرقل نے ایک ایلچی بھیجکر باہان کو یہ کہلا بھیجا تھا کہ نہ جاری کر تو لڑائی کو اپنے اور مسلمانون کے بیچ مین یہانتک کہ بھیج تو انکے پاس ایک ایلچی کو اور وعدہ کر تو انسے ہماری طرف سے ہر سال مین ساتھ مال کے واسطے انکے سردار عمر رضی اللہ عنہ اور انکے ہر امیر کے اور یہ کہ انکے قبضے مین رہیگا جابیہ سے حجاز تک پس جب پہونچا ایلچی باہان کے پاس اور بیان کیا اُس سے پس کہا باہان نے کہ افسوس ہے کہ بلاوین عرب ہمکو اس امر کی طرف پس کہا جرجیر نے کہ جو بادشاہ نے کہا اُسکے کرنے مین تجھکو کیا مشقت ہوگی پس کہا باہان نے جرجیر سے کہ جا تو انکی طرف اور طلب کر تو انمین سے کسی ایسے مرد عاقل کو جس سے بات چیت کرے تو اس امر مین جو سنا ہے تو نے اور کوشش کر تو اس معاملے مین پس پہنے جرجیر نے ریشمی کپڑے اور باندھا اُسنے سر بند ریشمی سنہرا اور ڈال لیا گردن مین حمیل وغیرہ کو اور سوار ہوا ایک بڑے شہرتی پر جسپر سنہری زین تھی اور نکلے اُسکے ساتھ ایک ہزار آدمی تو م ندیہ سے پس جب ظاہر اور قریب ہوا وہ مسلمانون کے لشکر کے ٹھہرا انکے سامنے اور کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے سامنے آوے ہمارے تمھارا سردار تاکہ پیش کرین ہم تمپر گفتگو اپنی اور شاید کہ ہم مصالحہ کر لیوین اور نہ خونریزی کرین ہم اور سنا اُسکے کلام کو مسلمانون نے اور آگاہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس سوار ہوے وہ اپنے گھوڑے پر اور چلے بجانب جرجیر کے یہانتک کہ بل گئین گردنین انکے دونون کے جانورون کی اور لوگ

ف ۱ ذکر پہونچنے لشکر روم کا یرموک مین ۱۲
ف ۱ تتمۂ آیت وانصرنا علی القوم الکافرین
ترجمہ تمام آیت
اے پروردگار ہمارے ڈال تو ہم مین صبر اور جتنی مضبوطی ہے اور ٹھہرا تو ہمارے پاؤن کو اور مدد کر ہماری اس کافر قوم پر ۱۲

ف ۲ ذکر نکلنے جرجیر رومی کا بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے اور گفتگو اسکی ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے ۱۲
ف شہرتی نوعی از اسپ تاتاری ۱۲

دیکھتے تھے اُن دونون کی طرف اُنہیں کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے بھائی کفر کے کہ تو جو مجھکو کہتا ہی اور پوچھ جو تجھکو پوچھنا ہی پس کہا جرجیر نے
کہ اے برادر عربی نہ فریب مین ڈال اپنے تئین یہ کہنا تمہارا کہ بھگا دیا ہمنے رومیون کو بہت جگہون مین اور فتح کر لیا ہمنے اُنکے شہرون کو پس دیکھو تم
اب اُس چیز کو جو تمہارے سامنے آئی ہی اسواسطے کہ ہمارے ساتھ تمام مختلف زبانون کے لوگ ہین اور آپس مین قول و قسم کی ہی روم اور
ارمن نے اور معاہدہ اس امر کا کیا ہی کہ نہ بھاگینگے وہ تمہارے مقابلے سے اور تمکو اُنکے مقابلے کی طاقت نہین ہی پس پھر جاؤ تم اپنے شہرون
کی طرف کہ بہ تحقیق پایا اور پہونچ گئے تم بادشاہ کی زمین سے اُسقدر کو کہ پایا تمنے اور بہ تحقیق قصد اور میل اس امر کا کیا ہی عظیم روم نے
کہ نہ ترک کرے تمہارے ساتھ احسان کرنے کو اور وہ دیتا ہی اور ہبہ کرتا ہی اُسقدر جو لیا ہی تمنے شہرون سے سال کی مدت مین اور لے لیا ہی
تمنے گھوڑے اور ہتھیار اور جب تم آئے تھے تو پا پیادہ چلتے تھے اور اب تم نیک اور خوشحال ہوگئے ہو پس منظور اور قبول کرو تم اُس امر کو
جسکی طرف بلاتا ہون مین تمکو ورنہ ہو جاؤ گے تم ہلاک ہونے والون سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آیا تو کہہ چکا اُسنے کہا ہان پس
تمہارا جواب کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جو تونے حال اپنے ساتھیون کا قوم روم اور ارمن سے اور قصد نہ بھاگنے کا اُنکی نسبت بیان
کیا پس خطا کی تونے اس کلام مین اور ہمکو تلوار سے دھمکانے اور ڈرانے مین اسواسطے کہ ہم تلوار سے نہین ڈرتے ہین اور ہم تیز زنی کو
کھلے ہین اور اپنے کام مین ہم یقین کیتے ہین اور ضرور ہم فتح کرینگے تمہاری زمین کو اور لے لینگے تمہارے بادشاہ کے خزانے کو جیسا کہ
وعدہ کیا تھا ہمسے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ہمارے نبی کا وعدہ خلاف نہین ہی اور جو تونے حال معاہدہ رومیون کا
درباب نہ بھاگنے کے بیان کیا ہی پس چھپا لینگی رومیون کو نیزے اور کمین ہماری تلوارون کی پس بھاگینگے وہ اپنے پیچھے کو اور کہنا اور ڈرانا
تیرا ہمکو کثرت تعداد اور جماعت پر پس تحقیق دیکھا ہی تمنے حال قلت اور ضعف ہمارا کیونکر پھرتے ہم تمہاری بڑی جماعتون با سامان
اور ہتھیار سے اور دوست ترین چیزون کا ہمکو وہ دن ہی جسدن جاری کرینگے ہم لڑائی کو یہانتک کہ معلوم ہو جاویگا کہ کون ہم مین کا ایسا
ہی جسکی خواہش اور تمنا لڑائی ہی پس جب سنا جرجیر نے کلام اُنکا متوجہ ہوا وہ ایک مرد ارمنی کی طرف اور کہا کہ سنتی ہو تجھپر اے بہیل
بادشاہ بڑا پہچاننے والا اس قوم کا ہی پھر پھیری اُسنے باگ اپنے گھوڑے کی اور پلٹ گیا باہان کی طرف اور آگاہ کیا اُسکو ابو عبیدہ بن الجراح
کی گفتگو سے پس کہا باہان نے جرجیر سے کہ آیا کہا اور بلایا تونے اُنکو بجانب مصالحے کے اُسنے کہا نہین قسم ہی حق مسیح کی کہ مین نے اس بارہ مین
کوئی آغاز گفتگو نہین کی ولیکن بھیج تو اُنکے پاس بعض عرب متنصرہ کو اسواسطے کہ عرب بعض اُنمین کے بعض کی طرف میل کرتے ہین پس اُسی وقت
بلایا باہان نے جبلہ بن ایہم غسانی کو اور کہا اُسسے کہ جا تو اس قوم کی طرف اور ڈرا تو اُنکو ہماری کثرت سے اور ڈال تو اُنکے دلون مین خوف
اور دہشت کو اور اُتار تو اُنپر مکر اور فریب اپنا پس نکل کر روانہ ہوا جبلہ تا آنکہ مسلمانون کے سامنے آٹھہرا اور پکار کر کہا اُسنے اپنی بلند
آواز سے کہ اے گروہ عرب کے آوے تم مین سے میرے پاس کوئی مرد اولاد عمرو بن عامر سے کہ گفتگو کرون مین اُس سے پس سنا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کلام جبلہ کا اور کہا مسلمانون سے کہ بھیجا ہی قوم نے تمہارے پاس اپنا ہی جنس کو با ارادہ مکر و فریب کے بسبب پاس
یگانگت اور قرابت کے پس بھیجو تم اُسکے سامنے ایک مرد کو انصار سے پس جلدی کی اُسکے پاس جانے کی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ
اور کہا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار مین اُنکے پاس جاؤنگا اور سنونگا جو وہ کہیگا اور جواب اُسکا دونگا پس جلدی اپنے

نام مرد ۱۲ سلہ

ذکر گفتگو جبلہ بن ایہم غسانی کا عبادہ بن صامت سے ۱۲

مخلوق و قبیلہ ایست
انوبین ۱۲

گھوڑے پر سوار ہو کر گئے عبادہ بن صامت سامنے جبلہ کے پس دیکھا جبلہ نے ایک مرد سخت سیاہ رنگ کو گویا وہ قوم شنوءہ سے ہی اور ڈرا
اُسکے دیکھنے سے بسبب بڑائی اُنکے ڈیل ڈول کے پس کہا جبلہ نے کہ اے جوان تم کن لوگون سے ہو عبادہ بن صامت نے کہا کہ مین اس قوم
سے ہون جس قوم کا آدمی تو نے طلب کیا ہی مین اولاد عمرو بن عامر سے ہون جبلہ نے کہا مبارک ہو تمکو کون قبیلے سے ہو تم عبادہ بن صامت نے کہا
مین قبیلہ خزرج سے ہون مین عبادہ بن صامت صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون پس سوال کر تو جو تجکو منظور ہی پس کہا جبلہ نے کہ
اے بھتیجے چاہا کہ مین نہین آیا ہون تمھاری طرف مگر اسوجہ سے کہ مین جانتا ہون کہ اکثر تمھاری جماعت کے لوگ قریب اور یگانے ہین پس مین
خیرخواہ اور مشورہ دینے والا تمھارا ہون اور یہ قوم جو اتری ہین گرد اگرد تمھارے اُنکے ساتھ ایسا لشکر ہی کہ نہین سنا ہوسکتا ہی تمکو اس سے
اور لشکر کے پیچھے لشکر ہی اور یہ بات نہ کہو تم کہ ہمنے کاٹ ڈالا ہی تمھاری جماعتون کو ایک بعد دوسرے کے اور جان لو تم کہ لڑائی گھومنے والی مثل
ڈول کے ہی اور غالب ہو جائینگے وہ پھر تو نہو گی تمکو کوئی جاے پناہ مگر قریب در اگر وہ شکست اُٹھاوینگے تو پلٹ جائینگے وہ اپنے لشکرون
اور شہر پناہون اور خزانون اور شہرون کی طرف اور جو تمنے پایا ہی پس لے لو تم اُسکو اور پھر جاؤ تم اپنے شہرون کی طرف عبادہ بن
صامت نے کہا کہ فارغ ہوا تو اپنے کلام سے جبلہ نے کہا کہ ہان تم کہو جو تمکو منظور ہو عبادہ بن صامت نے کہا کہ اے جبلہ آیا نہین جانا تو نے
اُس چیز کو کہ ملاقی ہوے ہم تمھاری پہلی جماعت سے اجنادین وغیرہ مین اور کیونکر فتح اور غلبہ دیا ہمکو اللہ تعالی نے تمپر اور بھگا دیا تمھارے
نافرمانی کرنے والون کو اور ہم جانتے ہین اس امر کو کہ جسقدر تمھاری جماعت باقی ہی اُسکا معاملہ ہمپر آسان ہو گیا ہی اور ہم لڑتے ہین اور لڑینگے
ایسے دین سے کہ چاہتے ہین ہم مدد دہی اُسکی نہین ڈرتے ہین ہم جو آگے آتا ہی ہمارے اور نہین پروا کرتے ہین ساتھ تمھاری جماعت کے اور
ہم حریص اور خواہشمند ہین خونریزی مین پس نہین دیکھتے ہم کوئی چیز بہت میٹھی رومیون کے خون سے اور مین دعوت کرتا ہون اے جبلہ تجکو
بجانب اسلام کے اور داخل ہو تو مع اپنی قوم کے ہمارے دین مین تا کہ حاصل ہو تجکو بزرگی دنیا اور آخرت کی اور نہو تو تابع ایسے امر کا کہ خدا
کرے تو اپنی جان کو اُسپر ساتھ بُرائی اور مشقت کے اور تو رؤساے عرب سے ہی اور ہمارا دین ظاہر اور غالب ہو چکا ہی پس تبعیت کر اور اختیار کر تو
راہ اُس شخص کی جسنے رجوع کی بجانب حق کے اور کہہ تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس خشمناک ہوا جبلہ کلام عبادہ بن صامت سے اور کہا
اُسنے کہ چپ رہو تم میرے سامنے ایسے کلام سے کہ نہین جدا ہونے والا ہون مین اپنے دین سے عبادہ بن صامت نے کہا کہ اگر انکار کرتا ہی تو
اور رہیگا اپنے کفر پر پس ڈراتا ہی اعرب سے کہ ڈالین ہم تجکو اول نیزہ بازی مین کہ ہم ہرگز نہ پہونچانے والے ہین لڑائی مین اور اگر رہیگی تجکو
حاجت تلوارین تو نہ رہائی پاویگا تو اُنکی لوگون کی تیزی سے اور چھوڑینگے تو ہمکو اور رومیون کو اپنے حال پر کہ وہ بہ نسبت تیرے
آسان اور سبک ہین ہمپر اور اگر تو انکار کریگا اس سے اور آمادہ رہیگا اُنکی مدد دہی پر تو اتریگی تجپر وہ چیز جو اتری اُنپر پس خشمناک ہوا جبلہ اور
کہا اُسنے کہ تم کس وجہ سے مجکو اپنی تلوارون سے ڈراتے ہو آیا نہین ہون مین مثل تمھارے اور نہین ہوتا ہی ایک مرد مقابل ایک مرد کے عبادہ
بن صامت نے کہا کہ جان لیا ہی ہمنے اس امر کو کہ ہمارے پاس مکر اور بہلا نقصان کرنے آیا ہی تم لوگ کچھ نہین ہین سختی ہو تمپر
حال یہ ہی کہ ہم باوصف اپنی قلت جماعت کے توجہ کرتے ہین اپنے پروردگار کی اور درود بھیجتے ہین اُسکے نبی پر اور تمھارے پیچھے ایک لشکر ہی کہ
بھیجیگا وہ کنارہ ہاے عالم کو جبلہ نے کہا کہ مین تمھارے پیچھے کوئی لشکر مثل اس لشکر کے جو تمھارے ساتھ ہی نہین دیکھتا ہون الا عرب کوئی اور گروہ

تمہارا مدد کرنے والا ہو عبادہ بن صامت نے کہا کہ تو جھوٹا ہے قسم ہے خدا کی اپنے کلام میں ہمارے جیسے لوگ بزرگ شریف دلیر سخت ہیں
کہ جانتے ہیں موت کو غنیمت اور زندگانی کو تاوان ہے ایک انہیں کا بدلہ لشکر ہے آیا بھول گیا تو عمر رضی اللہ عنہ اور انکی شدت اور مضبوطی کو
اور عثمان رضی اللہ عنہ اور انکی دانش اور جوانمردی کو اور علی کرم اللہ وجہہ اور انکے دبدبے کو اور عباس اور طلحہ اور زبیر اور فلان اور فلان لوگ
جو یکجا ہوئے ہیں انکے پاس مسلمانان مکہ اور طائف اور یمن وغیرہ سے پس جب سنا جبلہ نے یہ کلام کہا اسنے اے بیٹے چچا کے آیا تھا میں بارادے
تمہاری نصیحت کے پس ہر گاہ انکار کیا تم نے پس میں درخواست کرتا ہوں تجھ سے ایک امر کی کہ سوال کرو تم اپنی قوم سے کہ قبول کریں وہ
صلح کو جسکی طرف ہم انکو بلاتے ہیں عبادہ بن صامت نے کہا قسم ہے خدا کی نہ صلح ہوگی ہمارے اور تمہارے بیچ میں مگر ساتھ ادا کرنے جزیہ یا اسلام یا تلوار کے
اور اگر تو تا عہد بعد بیوفائی کرتا ہے ہمارے نزدیک تو آہستہ طلب کرتا ہے تیرے اوپر اپنی پاس تلوار کو اور بھیج دیتا تیری روح کو دوزخ کی طرف پس جب سنا
جبلہ نے کلام عبادہ بن صامت کا اور انکو انھوں نے نہ موافقت کی جبلہ سے کلام میں انکی جانب کو پس پھر ا وہ ڈرتا ہوا بجانب باہان کے در آنحالیکہ پھر
لیا تھا اسکے دل نے گفتگو سے عبادہ بن صامت سے خوف اور ڈر کو پس جب ٹھہرا وہ نزدیک باہان کے ظاہر تھا اسکے چہرے سے خوف پس کہا باہان نے جبلہ سے کہ
تیرے پیچھے کیا حال ہے اسنے کہا کہ اے بادشاہ میں نے ڈرایا اور رعب ڈالا انپر پس انکے نزدیک یکسان ہے اور انھون نے کہا ہرگز نہیں ہے ہماری خواہش
اور آرزو مگر لڑائی باہان نے کہا کہ یہ کیا بے صبری ہے جو تجھ سے ظاہر ہوئی ہے آیا نہیں ہیں وہ عرب مثل تمہارے میں نے سنا ہے کہ وہ تیس ہزار ہیں اور تم
ساٹھ ہزار ہو آیا نہیں لڑ سکتے ہیں دو آدمی تمہارے آگے ایک آدمی سے لے تو انکو اور جا تو اے جبلہ اور تیرے بھائی بند انکی لڑائی کے واسطے اور
ہم تمہارے پیچھے ہیں پس اگر فتح اور غلبہ پایا تم نے انپر تو ہوگا ملک ہمارے بیچ میں مشترک اور ہے گمان تمہارے کہ تم ان لوگوں کو ہمسے پس دیگا بادشاہ تمکو
وہ ملک ہمارا جو عرب نے لے لیا ہے اور باہان ترغیب دیتا تھا جبلہ کو بخشش اور انعام میں اور خواہش دلاتا تھا انکو لڑائی پر پس منظور کیا جبلہ نے اہل
اور گو اور آگاہ کیا اپنی قوم بنو غسان کو اور حکم کیا انکو کہ ہتھیار پہنیں اور زرہیں پہنیں وہ پس ایسا ہی کیا قوم نے اور سوار ہوئے ساتھ پورے لوہے کے
در آنحالیکہ نہیں ملتا تھا کوئی رومی انمیں اور آگے ہوا انکے جبلہ بن ایہم سنہری زرہ پہنے ہوئے اور لٹکائے ہوئے تھا اس تلوار کو جو بنائی ہوئی تبابوکی تھی
اور اسکے ہاتھ میں نشان اسکا تھا جو ہرقل نے اسکے واسطے بنایا تھا پس چلا وہ بجانب صحابہ کے ساٹھ ہزار کی جماعت سے پس جب دکھائی دیئے اور
قریب ہوئے وہ مسلمانوں کے شکل ہوا آہنی کے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ وہ باتیں کر رہے تھے عبادہ بن صامت سے جو انکے اور جبلہ کے
بیچ میں ہوئی تھیں وغیرہ دکھائی دیئے انکو بنو غسان پس جب دیکھا انکو مسلمانوں نے پہچانا انکو اور آواز دی بعض نے بعض کو کہ اے گروہ مسلمانوں کے
تحقیق ہے عرب متنصرہ تمسے لڑنے کو آئے ہیں پس کیا کہتے ہو تم انکے مقابلے میں مسلمانوں نے کہا کہ لڑینگے ہم انسے اور ہم اللہ سے امید مدد اور غلبے کی
رکھتے ہیں اور قصد کیا لوگوں نے انکی طرف سے حرکت کی فتح کا پس پکار کر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں سے کہ صبر کرو تم رحمت کرے
اللہ تمپر اور دلیری کرو تم میں تحقیق در آئی ہے انکو فخر غرور جو تھا کہ ایسا مکر کرونگا میں انکے ساتھ کہ اسکے سبب سے وہ ہلاک ہو جائینگے ابو عبیدہ رضی
اللہ عنہ نے کہا کہ کیا مکر ہے اے ابا سلیمان خالد بن الولید نے کہا کہ اے سردار یہ لوگ ہیں نصاری انہوں نے اہانت چاہی ہے ہمپر ہمارے عرب کے سبب سے اور وہ شمار میں
ہمارے دو چند ہیں اور اگر ہم تمام اپنی جماعت سے انسے لڑینگے تو یہ بات ہمارے لیے باعث ضعف کی ہوگی اور میں بھیجونگا انکے مقابلے میں کچھ لوگ
انمیں سے کہ کام کرینگے وہ انکے پھیر دینے میں اور جب الٹ پلٹ جاوینگے وہ ہمارے سامنے سے تو ہوگا یہ امر باعث شکستگی مشرکین اور انکی بڑی بیکسی کا

اور اگر انکار کرینگے وہ پھر جانے سے اور آمادہ جنگ ہونگے تو نکلینگے انکی طرف کچھ تھوڑے لوگ کہ پھر دینگے انکو انکی پشت پر پس تعجب کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے خالد بن الولید کے کلام سے اور کہا اے ابا سلیمان کرو تم جو تمنے تجویز کی ہے اور جو ظاہر ہوا ہے تمھاری راے مین پس اسی وقت بلایا خالد بن
الولید نے قیس بن سعید بن عبادہ خزرجی اور کعب بن مالک انصاری اور معاذ بن جبل اور جابر بن عبداللہ اور ابی ایوب خالد بن زید کو پس جب آ ٹھہرے یہ
لوگ خالد بن الولید کے سامنے کہا خالد بن الولید نے انسے کہ اے مددگاران خدا اور رسول کے یہ عرب نصرانی والے تمھاری طرف کے تمسے لڑائی چاہتے ہین اور وہ قوم
غسان و لخم اور جذام ہیچ بھائی تمھارے ہین پس نکلو تم انکی طرف اور گفتگو کرو انسے اور کوشش کرو انکے پھیر دینے مین لڑائی سے پس اگر وہ ایسا کرینگے تو
بہتر ہے ورنہ لے لیوینگی ہماری تلوارین انکے تنین اور ہم دیکھینگے ہم کافی انکی لڑائی کو پس نکلے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ پانچ شخص تھے
انصار سے یہانتک سامنے ہوے جبلہ کے اور تیار کیا تھا جبلہ نے مسلمانون کے مقابلے مین بارادہ لڑائی کے یہانتک کہ جب قریب ہوے صحابہ قوم غسان سے
پکارا انھون نے کہ اے گروہ عرب کے قوم غسان اور لخم اور جذام سے ہم بھائی تمھارے ہین آئے ہین ہم واسطے گفتگو کرنے کو تمسے پس اجازت دی انکو جبلہ نے
اپنے نزدیک آنے کی پس جب داخل ہوے صحابہ پاس اسکے اور وہ خیمہ سرخ ریشمین ہے جسمین فرش زرد بچھایا گیا تھا تکیہ لگاے بیٹھا تھا اور اسکے گرد
ملوک آل جفنہ تھے پس عادی اسکو مثل عادت سلاطین کے پس بلند کیا جبلہ نے انکی مرتبون کو اور کہا کہ اے اولاد چچا کی تم عزیز اور بیگانے ہو اور مین
آیا تھا تمھاری طرف اس لشکر سے جسنے ڈھانپ لیا ہے تمکو پس بھیجا تمنے میرے پاس ایسے شخص کو اپنی جماعت سے جسنے گفتگو مین تجاوز اور شدت کی
پس کون سا امر تمکو میرے پاس لایا ہے پس سبکے پہلے کلام کیا اس سے جابر بن عبداللہ نے اور کہا انھون نے کہ اے بیٹے چچا کے نہ مواخذہ کر تو ہمسے انکی
گفتگو کا اسواسطے کہ ہمارا دین نہین قائم رہتا ہے مگر ساتھ نصیحت کے اور مسلمان کے واسطے نصیحت کرنا واجب ہے اسواسطے کہ تو عزیز اور قرابتی ہے پس ہم
آئے ہین تیرے پاس و راہی اسکے بلاتے ہین ہم تجکو طرف اسلام کے اور ہو جاوے تو اہل ایمان سے اور ہمارا تیرا حال یکسان ہو جاویگا اسواسطے کہ دین ہمارا
بزرگ ہے اور نبی ہمارے بزرگ اور دانا ہین جبلہ نے کہا کہ مین اس امر کو دوست نہین رکھتا ہون اور مین اپنے دین مین تہمت کیا گیا ہون اور تم گروہ عرب
اوس اور خزرج نے پسند کیا ہے ایک امر کو اور مینے پسند کیا ہے اپنے واسطے ایک امر کو پس کہا اس سے انصار نے کہ مرد بزرگ ہے اور تجھسا آدمی نہین
بے علم رہ سکتا ہے اسلام اور اسکے مرتبے سے پس قبول کر تو اسلام کو تاکہ راہ پر ہو جاوے تو پس انکار کی جبلہ نے پس کہا صحابہ نے اس سے کہ اگر انکار کرتا ہے تو
اسلام سے تو قبول کرینگے ہم تجھسے جزیہ کو اور ٹھہراوینگے ہم تجکو تیرے شہر اور تیرے باپ دادے کے گھر مین اور چھوڑ دے تو ہمسے لڑائی کو جبلہ نے کہا کہ مین
ڈرتا ہون اس امر کو کہ جسوقت چھوڑ دون مین تمسے لڑائی کو اور ہووے غلبہ واسطے روم کے تمپر تو نہ بخوف رہونگا مین انسے اس بات پر کہ نکال دیوینگے
وہ مجکو میرے شہر سے اسواسطے کہ روم نہین راضی ہونگے مجھسے مگر اس بات پر کہ لڑون مین تمسے اور انھون نے مجکو بڑا بنایا ہے اور اگر داخل ہو جاونگا مین
تمھارے دین مین تو حقیر اور ناچیز ہونگا مین صحابہ نے کہا کہ ہرگاہ تو اس سے انکار کرتا ہے پس جسوقت کہ غالب اور فتحمند ہو جاوینگے ہم تو مار ڈالینگے ہم تمکو
اسواسطے کہ ہماری تلوارین بھاڑ ڈالتی ہین ہڈیون کو پس سختی لڑائی کی ساتھ غیر تیرے کے دوست تر ہے ہمارے نزدیک اور ارادہ کیا صحابہ نے
اسکے ڈرانے کا تاکہ پھر جاوے وہ رومیون سے اور جبلہ نے انکار کی اس امر سے اور کہا قسم ہے حق صلیب کی ضرور لڑونگا قوم سے اگرچہ ہو لڑائی
بھائی اور سب بیگانون سے پس کہا قیس بن سعید نے کہ بتحقیق گھیر لیا ہے شیطان نے تیرے دل کو اور تو دوزخی ہلاک ہونے والون سے ہے پس قریب ہے تو دیکھیگا
ہمسے ایسی لڑائی کو کہ بوڑھا ہو جاویگا بسبب اسکے لڑکا پس اٹھ کھڑے ہوے قیس اور کہا اپنی قوم سے کہ چلو تم دور ہی ہو خوار ہی ہو واسطے اسکے

جبلہ نے کہا کہ مستعد ہو تم کل واسطے لڑائی کے پس چلے آئے صحابہ پھر کر خالدؓ بن الولید اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کے پاس اور آگاہ
کیا انکو جبلہ کے حال اور گفتگو سے پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ چھوڑ دو اسکو پس قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر آئینہ دیکھیگا جبلہ
ہم میں سے ایسے لوگوں کو کہ نہ ارادہ کرینگے وہ اُسکی لڑائی میں سوائے رضامندی پروردگار عالم کے اور کہا انھوں نے کہ اے گروہ مسلمانوں کے تو وہ ساٹھ ہزار
ہیں اور ہم کچھ زیادہ تیس ہزار اور ہم اللہ تعالی کے گروہ ہیں اور چاہتے ہیں ہم کہ ملاقی ہوں اور بھڑیں ہم اس بھاری جماعت سے پس اگر بار اٹھنے جبلہ کو
تو پڑ جاویگی ہیبت ہمارے دشمنوں کے دلوں میں مگر لیکن منتخب کرونگا میں کچھ لوگ اپنی جماعت سے واسطے لڑائی ان عرب کے ابو سفیان نے کہا کہ واسطے اللہ کے
ہے کام نیک تمھارا اے ابا سلیمان تحقیق رای نیک کو پہونچے تم پس کرو تم جس امر کا ارادہ کیا ہے تمنے اور لے لو اس لشکر سے جسکو تم چاہو پس کہا خالد بن الولید نے
کہ میں چاہتا ہوں کہ منتخب کروں اپنے لشکر سے تیس آدمی پس لڑے ہر آدمی ہم میں سے ساتھ دو ہزار کے ان تنصرہ سے پس نہیں باقی تھا کوئی شخص مسلمانوں سے
مگر یہ کہ تعجب کیا اسنے مقولہ خالدؓ بن الولید سے اور گمان کیا انکی نسبت مزاح کا پس جس شخص نے پہلے اُنسے اس بات میں سن کر کلام کیا وہ ابو سفیان تھے
پس کہا انھوں نے کہ اے بیٹے ولید کے آیا یہ کلام تمھارا مزاح کا ہے یا صحیح اور درست ہے خالدؓ بن الولید نے کہا کہ قسم ہے اُس ذات کی جسکی میں عبادت
کرتا ہوں کہ نہیں کہا میں نے مگر کلام صحیح اور درست کو پس کہا ابو سفیان نے کہ ہوگے تم اس صورت میں خلاف کرنیوالے واسطے حکم اللہ تبارک کے اور ظلم کرنے
والے اپنی ذات پر اور میں نہیں گمان کرتا ہوں اس امر کا کہ تمہارے واسطے اسمیں قوت ہو پس اگر کہتے تم کہ لڑیگا ایک مرد دو سے تو یہ آسان ہوتا تمھارے اس کلام سے کہ لڑیگا
ایک مرد ہم میں کا دو ہزار سے اور اللہ تعالی رحم کرنے والا ہے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے اُسنے ہم پر یہ کہ لڑے ہم میں کا ایک آدمی دو آدمیوں سے اور ایک سو دو سو سے
اور ایک ہزار دو ہزار سے اور تم تیس آدمی ساٹھ ہزار کے مقابلے میں تجویز کرتے ہو سو اس بات کو ہم میں سے کوئی نہ قبول کریگا اور اگر کوئی قبول کریگا تو غرق
کریگا ساتھ اپنی ذات کے اور اعانت کریگا اپنے ہلاک پر خالدؓ بن الولید نے کہا کہ اے ابا سفیان نہو جاؤ تم بزدل اور ڈرنے والے اسلام میں حالانکہ تھے تم مضبوط
اور شجاع جاہلیت میں خاموش ہو تم اپنی گفتگو سے اور دیکھو کہ کیسے بہادر شہسوار مسلمانوں کو میں منتخب کرتا ہوں پس جب تم انکو دیکھوگے تو جانوگے اس امر کو
کہ یہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنی جانوں کو اللہ تعالی کے واسطے ہبہ کر دیا ہے اور نہیں چاہتے ہیں وہ لڑائی سے سوائے اللہ تعالی کے اور جسکے دل کا حال اللہ تعالی
اس کیفیت سے جانیگا تو لائق اور سزاوار ہوگا اللہ تعالی پر یہ کہ مدد کریگا اسکی اگر جاپڑیگا وہ آگ کے ٹکڑوں پر ابو سفیان نے کہا کہ اے ابا سفیان بات یہی ہے
جو تمنے کہا ہے اور میرا کلام بنظر شفقت بحال مسلمانوں کے تھا اور اگر تمھارا ارادہ یہی ہے تو ساٹھ آدمی ساٹھ ہزار کے واسطے مقرر کرو ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہا کہ ہاں مشورہ ابو سفیان کا مناسب ہے خالدؓ بن الولید نے کہا کہ قسم ہے خدا کی نہیں ارادہ کیا تھا میں نے اپنے اس کام سے مگر مکر اور فریب کرنے کو ساتھ اپنے
دشمن کے اسواسطے کہ جسوقت وہ شکست اٹھا کر پھر جاوینگے اپنے سردار کی طرف تو داخل ہوگا خوف اور ڈر ہمارا انکے اندر جانیگا باہان اس امر کو کہ ہمارا لشکر اسکے
واسطے کافی اور مثل ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تم ساٹھ آدمی لو کہ بعض کی اعانت کرینگے خالدؓ بن الولید نے کہا کہ جس شخص کا جی چاہے اس بات کے
واسطے ورنہ میرے واسطے تو سوائے اپنی جان کے اور کچھ نہیں ہے اور اللہ تعالی توفیق دیوے مجھکو اس خیر کی جسکو میں دوست رکھتا ہوں عبد اللہ بن عمرؓ نے
بیان کیا ہے کہ پہلے سب کے جس شخص کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے انتخاب کیا شہسواران مسلمین سے وہ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اور بعد اُنکے فضل
بن عباس تھے پھر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہاں ہیں ہاشم ابن سعید الطائی کہاں ہیں شہسوار بنی تمیم کے قعقاع بن عمرو التمیمی کہاں
ہیں شرحبیل بن حسنہ کہاں ہیں خالد بن سعید کہاں ہیں عمر بن عبد اللہ کہاں ہیں صفوان بن فضل المعطل السلمی کہاں ہیں صفوان بن امیہ

کہان ہین سہیل بن عمرو کہان ہین ربیعہ بن عامر کہان ہین ضرار بن الازور کہان ہین رافع بن عمیرہ کہان ہین عدی بن حاتم طائی کہان
ہین یزید بن الخیل الامیقین ارکبان کہان ہین حذیفہ بن الیمان کہان ہین قیس بن الیمان کہان ہین قیس بن سعید الخزرجی کہان ہین کعب بن مالک
انصاری کہان ہین سعید بن عمرو بن الغنوی کہان ہین عبادہ بن صامت کہان ہین جابر بن عبداللہ کہان ہین ابو ایوب انصاری کہان ہین عبدالرحمن
بن ابی بکر صدیق الاموی کہان ہین عبداللہ بن عمر بن الخطاب العدوی کہان ہین زید بن الخطاب کہان ہین رافع بن سہیل کہان ہین یزید بن عامر
کہان ہین عبیدہ بن اوس کہان ہین مالک بن نضر کہان ہین حارث بن عبد کہان ہین ظفر بن ابی لبابہ کہان ہین عبدالمنذر بن عوف کہان ہین
عباس بن قیس کہان ہین عباد بن عبیداللہ کہان ہین رافع بن عنبدہ اور تھین یہان انکی کہ برابر ہی ٹری تھین ایک سو سوار سے کہان ہین
عبیدہ بن ابی جبید کہان ہین مغیث بن قیس کہان ہین ہلال بن صابرہ کہان ہین ابن ابی ابید کہان ہین کلال بن حارث کہان ہین عمرو
بن عمر کہان ہین عبداللہ بن یزید واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مین نے مختصر کرکے ذکر کیا ہے اور بہ تحقیق خالد بن الولید نے منتخب کیا اکثر کو قوم
انصار سے پس کہا قوم انصار نے کہ خالد بن الولید آگے کرتے ہین آج کے روز انصار کو اور پیچھے کرتے ہین مہاجرین کو شاید کہ اُنکے دل مین کوئی
بات ہی انصار کی طرف سے یا یہ کہ اُنکو برگزیدہ کرتے ہین واسطے لڑائی اُنکی قوم کے تاکہ دیکھین وہ کہ کیسا ہی صبر اُنکا اس معاملے مین یا ارادہ
کرتے ہین وہ اس امر کا کہ آگے کرین اُنکو واسطے ہلاکی کے اور شفقت کرتے ہین اولاد مغیرہ پر پس جب سُنا خالد بن الولید نے یہ کلام متوجہ
ہوے وہ یہانتک کہ انصار کے بیچ مین آئے اور کہا کہ قسم ہے اللہ کی اے اولاد عمرو بن عامر کے نہین بُلایا اور تجویز کیا مین نے تمکو مگر اس معاملے مین جسکو
پسند کیا ہے مین نے اپنی ذات کے واسطے اور بنظر اچھے ہونے اعتماد کے تمپر اور تمھارے ایمان پر اسواسطے کہ تمھارے دلون مین ایمان نے جگہ پکڑی ہے انصار نے
کہا کہ تم سچے ہو پھر مصافحہ کیا اُنسے اکثر قوم نے از روی نزدیک ہونے کے ساتھ اُنکے دل کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سب پیچھے ساتھ
آدمیون سے خالد بن الولید نے حاطب بن عمرو کو بُلایا پس جب بلایا اُنھون نے حاطب بن عمرو کو ساتھ کے پیچھے ظاہر ہوا خشم اور غصہ اُنکے چہرے سے اور حاطب کو
شدت عداوت تھی اپنے بھائی سہیل کے ساتھ اسلام مین اور وہ اکثر کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ اگر قدرت پاونگا مین اپنے
بھائی سہیل کے خون پر تو بہونچاونگا اسکو پس تعجب فرماتے تھے مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکی اچھائی ایمان سے پس جب ہوا دن یرموک کا آگے گیا
خالد بن الولید نے سہیل کو اور پیچھے کیا حاطب کو پس لاحق ہوئی حاطب کو عار اور آئے خالد بن الولید کے پاس اور کہا کہ اے بیٹے ولید کے تم ہمیشہ
دشمن ہے خاندان بنی عامر کے آگے کرتے ہو تم جسکو پیچھے ہونا چاہیے اور پیچھے کرتے ہو جسکو آگے ہونا چاہیے اور نہیں ارادہ کیا ہے تمنے اس امر سے مگر یہ کہ
چھوڑ دو ہمکو اور مقدم کرو ہمارے غیر کو اور نہین خطا پر تھی تجویز امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی تمھارے باب مین کہ تم ناز کرتے ہو اپنی دلیری اور
جوانمردی پر ساتھ اس چیز کے جو فتح کی اللہ تعالی نے تمھارے ہاتھ پر اور تم اپنے کو شجاع اور لوگون کو اپنے سے کم جانتے ہو اور اگر مین نہ ڈرتا اللہ تعالی سے
حالانکہ اللہ تعالی پر بھروسا اور اعتماد کرتے ہین مومنین تو ملاتا مین اپنی باگ کو تمھاری باگ کے ساتھ اور اپنے گھوڑے کو تمھارے گھوڑے کے ساتھ اور
حملہ کرتا مین ان کافرون پر پس دیکھتے مسلمان کہ کون ہم مین کا بڑا صبر کرنے والا ہے مشرکین کی لڑائی پر اللہ تعالی کی راہ مین پس خشمناک ہوے
خالد بن الولید حاطب کے کلام سے اور کہا اُنسے کہ تمکو اور تم ایسے اور لوگون کو کہنے کی بات ہو گئی اور دراز ہوئین باتین تمھاری گفتگو مین یہانتک کہ
زیادہ کیا تمنے میرے لیے ملامت کو نزدیک عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور مین نہین جانتا ہون اس امر کو کہ تمھارے واسطے اس کلام مین کوئی گناہ ہے

اور نہین ہی یہ مگر آزمایش اللہ تعالی کی طرف سے کہ ناطق کیا ہی اُسنے اس کلام سے تمھاری زبانون کو اور چاہتا ہی وہ میری آزمایش کو اُسکے سبب
اور میرے صبر کو اور مین خواست کرتا ہون اللہ تعالی سے توفیق اور سلامتی کی تاکہ دور ہو جاوے میرے دل سے ننگ و عار شیطان کی اور عقوبۃ اسکی اہانت
کا پھر کہا قسم ہی خدا کی ای حاطب اگر قصد کرو تم بعد اس کلام کے اس امر کا کہ رکھو تم اپنے قدم کو خالد کے رخسار پر تو ہرگز نہ پاؤگے تم انمین رنج کو اور یہ
امر از روے عاجزی اور فروتنی کے ہی واسطے بندہ خدا کے اور از روی طاعت کے ہی واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس نہین باقی تھا کوئی
شخص مسلمانون سے جسنے سنا قول خالد بن الولید کا مگر یہ کہ شکرگزاری اور استحسان اُنکی بات کا کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح سنتے تھے قول خالد بن الولید کا پس
رونے لگے اور کہا قسم ہی خدا کی ای ابا سلیمان کہ تم فرد اور یکتا ہو اللہ کی شکرگزاری مین پھر اٹھ کھڑے ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور پکڑ لیا ہاتھ خالد
کا اور ڈالدیا اُنکے ہاتھ کو خالد بن الولید کے ہاتھ مین پس روئے وہ اور مصافحہ کیا ایک نے دوسرے سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین امید رکھتا ہون اس امر کی
کہ ہو جاؤ تم دونون مصداق اُسکے جو فرمایا ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب مجید مین ونزعنا ما فی صدورہم من غل آخر تک واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی
کہ جب انتخاب کیا خالد بن الولید نے شہسواران مسلمین سے ساٹھ مردون کو کہ ہر ایک اُنمین کا اگر ارادہ کرتا بذات واحد لشکر کے مقابلے کا تو آسان تھا اُسپر بس
اُسی وقت کہا خالد بن الولید نے اُنسے کہ کیا رائے ہی تمھاری رحمت کرے اللہ تمپر بیچ حملہ کرنے کے میرے ساتھ اس لشکر پر جو ہمسے لڑنے کو آیا ہی اور وہ لوگ
قوم عرب ہین مثل تمھارے اور تم خوب اُنکو جانتے اور پہچانتے ہو پس اگر ہوگا تمکو اُنکے مقابلے مین صبر اور تائید کریگا اللہ تعالی بحالت صبر کے ساتھ مدد کے اور
شکست دوگے تم ان عربون کو پس جان لو تم اس امر کو کہ تم اس لشکر کو شکست دوگے پس جب شکست دوگے تم اُنکو اور پڑجاویگا خوف تمھارا اُنکے دلون مین
بس پلٹ جاوینگے وہ بحالت زیانکاری کے اُنھون نے کہا کہ ای ابا سلیمان کرو تم جو تم چاہتے ہو قسم ہی خدا کی ہرآئینہ لڑینگے ہم اپنے دشمنون سے مثل لڑائی
ایسے شخص کے جو مدد دیتا ہی اللہ تعالی کے دین کو اور بھروسا کرتا ہی اللہ تعالی کی قوت پر اور خرچ کرتا ہی طلب آخرت مین اپنی جان کو مین عاجز آخر کی
دی خالد بن الولید اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما نے اُنکو اور کہا کہ آمادہ ہو جاؤ تم رحمت کرے اللہ تمپر اور لے لو تم ساز و سامان اپنا اور ہو جاؤ مثل
پاس تلوارین نزدیک کرنے والے موت کی اور نہ لیوے کوئی تم مین نیزے کو اسواسطے کہ نیزہ ہوتا ہی ناراستی اور کجی کرنے والا کبھی میل کرتا ہی وقت مارنے کے پس
ناراستی کرتا ہی اور نہ لو تم تیرون کو کہ وہ خطا بھی کرتے ہین اور کارگر بھی ہوتے ہین اور سوار ہو گھوڑون تیز رو پر اور نہ سوار ہووے کوئی مرد مگر اپنے گھوڑے پر
جسپر اُسکو اعتماد ہو اور وعدہ کر تو آپس مین اس امر کا کہ یکجائی نزدیک حوض مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوگی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی
کہ متفرق ہوے ساٹھون مسلمان اپنے اسباب کی طرف واسطے درستی اپنے حال کے اور سلام کرتے تھے وہ اپنے اہل و عیال پر اور ضرار بن الازور آئے اپنے
خیمے مین اور لباس پہنی اُنھون نے اور سلام کیا اپنی بہن خولہ پر پس جب درست کیا اُنھون نے آلات لڑائی کو خولہ اُنکی بہن نے کہا کہ ای بھائی مین دیکھتی ہون
تمکو کہ تم مجکو اس طرح سے رخصت کرتے ہو جیسے کوئی الیقین کرنے والا جدائی کا رخصت کرتا ہی پس آگاہ کیا ضرار نے اُنکو اس حال سے کہ وہ ارادہ
رکھتے ہین دشمن سے بھڑنے کا جمعیت خالد بن الولید کے پس رو دین خولہ اور کہا کہ ای بھائی میرے لڑو تم دشمن سے اور تم یقین رکھتے ہو ساتھ اللہ تعالی کے اسواسطے کہ
دشمن نزدیک کریگا تیسے وقت دور کو اور نہ دور کریگا وہ نزدیک کو پس اگر پیش آویگا تمپر کوئی حادثہ بالاحق ہوگی تمکو تمھارے دشمن سے کوئی مصیبت تو قسم ہی
خدا بزرگ کی کہ ہرآئینہ سست اور ضعیف ہو جاونگی خولہ اور ہونگی بیٹھنے والی زمین پر بالیونگی تمھارا بدلا اور جا ملینگی تم مین جلدی سے پس رو دیے ضرار بن الازور
اُنکے رونے سے اور رات گذری اُنھون نے نماز اور دعا اور عاجزی اور رونے مین درآنحالیکہ طلب کرتے تھے وہ مدد کو اللہ تعالی سے تا اینکہ ظاہر ہوئی صبح

پس پورا کیا قوم نے وضو کو اور بلند کیا آوازوں کو ساتھ اذان کے اور نماز صبح کی پڑھائی اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے پس جب فراغت پائی
اُنھوں نے نماز سے تو سب کے پہلے جلدی کی نکلنے اور لڑائی مین خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور وہ اشعار رجزیہ پڑھتے تھے اور گئے وہ اپنے اسباب کی طرف
اور پہنا اپنے ہتھیاروں کو اور رخصت کیا اپنی ازواج کو اور سوار ہوے وہ آگے لشکر مسلمانوں کے اور یکجا ہوے تھے ساتھی اُنکے نزدیک اُنکے پس سب کے پیچھے جو آئے
اُنکے پاس ابو عبیدہ بن الجراح تھے اور تھے ہمراہ اُنکے زبیر بن العوام اور اُنکے ساتھ اُنکی زوجہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما تھین اور ایک جانب مین اُنکے
عبدالرحمن رضی اللہ عنہ تھے اور اسماء دعا کرتی تھین اُنکی سلامتی کی اور کہتی تھین کہ اے بھائی میرے نہ جدا ہونا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی کے
بیٹے سے وقت اپنے حملہ کرنے کے کرنا تم وہ امر جو وہ کرینگے اور لڑنا تم اُسطرح سے جسطرح سے وہ لڑین اور نہ لاحق ہو تمکو اللہ کے کام مین ملامت کسی ملامت
کرنیوالے کی اور رخصت کیا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اہل کو اور روانہ ہوے اور خالد بن الولید اُنکے بیچ مین تھے گویا وہ شیر تھے اور گرد اُنکے بچے
یہانتک کہ ٹھہرے وہ سامنے ہر اسیان جبلہ کے پس جب دیکھا بنو غسان نے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف حالانکہ وہ تھوڑے تھے گمان کیا انھوں نے
کہ وہ بھیجے ہوے آئے ہین اُنکے پاس طلب صلح اور ترک لڑائی کے اور چلا کر پکارا جبلہ نے اپنی قوم کو اور درخواست روانگی کی اُنسے اور پکار کر کہا غسان سے
کہ جلدی کرو تم بجانب مدد دینی صلیب کے پس قبول کیا اُنھوں نے اور لیا اُنھوں نے سامان لڑائی کو اور بلند کیا صلیبان کو اور صف بندی کی واسطے
لڑائی کے اور بلند ہوا آفتاب اُپر اور تلوارین چمکتی تھین مثل روشنی آفتاب کے اور چمک خودون کی مثل روشنی آگ کے تھی اور ٹھہرے وہ بانتظار اِس
امر کے کہ کیا کام کرتے ہین صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جب برابر ہوئین دونوں جماعتین نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیون
کے بیچ سے اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے کہ اے عبادت کرنے والے صلیب کے اور کھانے والو قربان کے نکلو اور چلو تم بجانب لڑائی اور نیزہ بازی کے
پس جب سُنا جبلہ نے کلام خالد بن الولید کا جانا کہ مسلمان بھیجے ہوے نہین آئے ہین بلکہ لڑنے کو آئے ہین پس نکلا جبلہ قلب لشکر سے اور وہ
اشعار رجز کے پڑھتا تھا پھر کہا جبلہ نے کہ کون شخص ہی ہمارا پکارنے والا واسطے ہماری لڑائی کے خالد بن الولید نے کہا کہ وہ شخص مین ہون پس
نکلو تم بجانب میدان لڑائی کے جبلہ نے کہا تحقیق ہمنے درست کیا ہی اپنے کامون کو تمھاری لڑائی کے واسطے اور تم نہین در ہوتے ہو ہماری ملاقات سے
اور قسم ہی حق مسیح کی کہ نہ منظور کرینگے ہم اُس چیز کو جو تم ہمسے خواہان ہو پلٹ جاؤ تم اپنی قوم کی طرف اور آگاہ کر دو اُنکو اِس امر سے کہ سوا لڑائی کے
ہم کچھ نہین چاہتے ہین پس ظاہر کیا اُسکے لیے خالد بن الولید نے تعجب کو اُسکے کلام سے اور کہا کہ اے جبلہ آیا جانتا ہی تو کہ ہم نہین آئے ہین مگر واسطے
لڑائی کے پس اگر تم ہماری نسبت یہ کہو گے کہ ہم گروہ قلیل ہین پس اللہ تعالی مدد اور غلبہ دیگا ہمکو تم پر جبلہ نے کہا کہ اے جوان تحقیق غرور اور فریب کیا
تمنے اپنی ذات اور قوم کے ساتھ جو تم ہمسے لڑنے کو آئے ہو خالد بن الولید نے کہا تو ایسا گمان نہ کر پس قسم ہی خدا کی کہ ہم جدا ہوے ہین تمسے لڑنے کو ہر مرد
ہم مین کا تمھارے ایک ہزار کے واسطے کافی ہی اور ہمارے پیچھے ایسے قوم رہ گئے ہین کہ وہ زیادہ خواہشمند ہین لڑائی کے خواہش پیاسے کی سرد پانی
کی طرف جبلہ نے کہا کہ اے بھائی مخزوم کے بہ تحقیق مین بزرگ جانتا تھا تمکو عقل مین اور قصد کیا تھا مینے تمھارے مقابلے مین چلانے اور بھیجنے
دلیرون کو تا اینکہ سنا مینے تمسے یہ کلام کہ تم ساٹھ آدمی قصد ہماری لڑائی کا رکھتے ہو اور ہم رئیس غسان اور قوم لخم اور جذام کے ہین اور اب ہم
حملہ کرتے ہین تم پر ساٹھ ہزار سے پس نہ باقی رہیگا تم مین کا کوئی شخص اور پکار کر کہا جبلہ نے اپنی قوم سے کہ اے آل غسان حملہ کرو حملہ کرو
پس حملہ کیا ساٹھ ہزار نے ایک ہی ساتھ خالد بن الولید اور اُنکے ہمراہیون پر پس ثابت قدمی کی اُنکے مقابلہ مین صحابہ نے

اور سخت ہوئی لڑائی اُنکے بیچ مین پس نہین سُنی جاتی تھی مگر آواز شور و غل قوم کی اور پڑین تلوارین خودون پر یہانتک کہ یقین کیا
ہر مسلمان و مشرک نے اِس امر کا کہ خالد بن الولید اور ہمراہی اُنکے نہ نجات پاوینگے قتل سے پس تکبیر کہی مسلمانون نے اور لاحق ہوا اُنکو قلق اور
اضطراراپنے مسلمان بھائیون پر اور بعض اُنکے بعض سے یہ کہتے تھے کہ بہ تحقیق خالدؓ بن الولید قریب نفس مین آگئے بہ نسبت ہمارے ساتھیون کے
اور ہلاک کیا اُنکو اور رومی کہتے تھے کہ اگر ہلاک کیا جبلہ نے اِس گروہ کو پس لامحالہ ہلاک عرب کا ہمارے ہاتھ سے حاصل ہو اور اسی طرح
برابر لڑائی ہوتی رہی عبادہ بن صامت نے بیان کیا ہے کہ واسطے اللہ کے تھی نیکو کاری خالدؓ بن الولید اور زبیرؓ بن العوام و عبدالرحمنؓ بن
ابی بکر صدیق اور فضلؓ بن عباس و ضرارؓ بن الازور اور عبداللہؓ بن عمر رضی اللہ عنہم کی کہ بہ تحقیق دیکھا تھا مین نے اِن چھ شخصون کو کہ ملائے ہوئے تھے
مونڈھے لڑائی مین اور بچاتے اور نگاہ رکھتے تھے بعض اُنمین کے بعض کو اور نہین جدا ہوتے تھے پس کتنے لوگ ایسے تھے کہ باقی رہگئے بدون ہاتھ کے
کے دائین جانب مین اور کتنے ایسے تھے کہ نیست ہوگئی تھی مدد اُنکی بائین جانب کی اور زیادہ کیا تھا لڑائی نے شعلون کو پس کتنے خون
تھے کہ بہنے لگے اور کتنے فرار پکڑنے والے زمین کے جھک گئے اور متوجہ ہوئے دلیر ساتھ دلیرون کے اور چلاتے تھے تیرون کو اور نیزہ بازی کی انھون نے
ساتھ نیزہ ہاے بلند کے اور تنگی مین ڈالا ساتھ تلوارون چمکتی ہوئی کے اور سُن ہوگئے بازو تھکے ہوئے اور آئی کوشش اور گئی سستی اور سست ہوگئی
اور رخنہ دار ہوگئین ہڈیان گو وہ دار سرداروں کے مونڈھون کی اور جب آئے اُنمین چھ اصحابی اور قتل کیا اُنکو جلدی سے پس داخل ہوا مین
ساتھ اُنکے اور کہا مین نے کہ پہونچیگی مجکو وہ چیز جو پہونچ گئی اُنکو اور پکار کر کہا خالدؓ بن الولید نے کہ اے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسی
جگہ سے قیامت ہے اور بہ تحقیق دی گئی خالدؓ بن الولید کو وہ چیز جسکی وہ تمنا رکھتے ہین پس جب گرم ہوئی ہمارے بیچ مین لڑائی پاپیادہ ہوگئے
خالدؓ بن الولید اپنے گھوڑے سے اور پاپیادہ ہوگئے مرقال بن ہاشم اور ہجوم کیا اُنپر لوگون نے اور منڈل باندھا گرد اُنکے زبیر بن العوام اور فضل
بن عباسؓ اور اسحالیکہ بچاتے تھے اُن دونون کو اور فضلؓ بن عباس پکار کر کہتے تھے کہ جدا ہوا گروہ کتون کے اور دور ہوا اصحاب زمزم سے
مین شہسوار نیزہ زن ہون مین ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہون عبادہؓ بن صامت نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے عیش رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کہ مین نے شمار کیا تھا فضلؓ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بیس حملے کہ حملہ کرتے تھے وہ خالدؓ بن الولید کی طرف سے اس لشکر پر
جو گرد اُنکے تھا پس مار ڈالتے تھے وہ ہر حملے مین ایک سوار کو گروہ قوم سے اور سوار ہوے خالدؓ بن الولید ایک گھوڑے پر سواے اپنے گھوڑے کے اور سوار
ہوے مرقالؓ ایک گھوڑے پر اسپان قوم سے اور حملہ کیا انھون نے مشرکین پر اسطرح سے کہ گویا وہ لڑے نہ تھے اور برابر تمام اُس دن سخت لڑائی لڑتے
رہے تا اینکہ قریب غروب ہوا آفتاب اور تھے وہ مثل شیر حملہ آور کے اور مسلمانون کو سخت قلق تھا اپنے بھائیون پر پس ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے شور کرکے کہا مسلمانون سے کہ حملہ کرو برکت دیوے اللہ تعالی تم مین پس دیکھین ہم کہ ہمارے بھائیون کا کیا حال ہوا کہ بے شبہ ہلاک
ہوے خالدؓ بن الولید اور ساتھی اُنکے پس سبھون نے اُنکا کہنا منظور کیا سواے ابو سفیان کے پس کہا ابو سفیان نے ابو عبیدہؓ بن الجراح سے کہ
اے سردار ضرور قوم مسلمانون کو مخلصی حاصل ہوگی اور دیکھو گے تم جو کچھ ہوگا پس نہ التفات کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے بجانب کلام ابو سفیان کے
اور بوجہ قلق کے قصد حملے کا کیا اور رونے لگے پس اسی حال مین کہ وہ آمادہ تھے حملہ کرنے پر کہ دفعۃً لشکر تنصرہ کا بھاگ نکلا اور آوازین
مسلمانون کی بلند ہوئین ساتھ قول لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر کے اور یکجا ہوے

بعض اُنکے بعض کے پاس اور گروہ منتشرہ کا بھاگا جاتا تھا اس طرح سے کہ گویا کسی پکارنے والے نے آسمان سے پکار کر بھگا دیا تھا
اُنکو اور آئے خالدؓ بن الولید اور ساتھی اُنکے وسط معرکے سے درانحالیکہ پیاسے تھے وہ بسبب لاحق ہونے مشقت اور شدت کے پس تجسس اور
تلاش کی اپنے ساتھیون کی خالد بن الولید نے پس نہ دیکھا اُنمین سے مگر بیس مردون کو پس طمانچے مارتے تھے وہ اپنے منھ مین اور کہتے تھے کہ ہلاک کیا
تو نے مسلمانون کو اے بیٹے ولید کے کل پروردگار عالم کے سامنے تجھکو اس بارے مین کیا عذر ہوگا پس دیکھا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور
پکار کر پوچھا اُنسے کہ کیا حال ہے تمہارا اے خالدؓ اُنھون نے کہا کہ اے سردار گم کر دیا مین نے مسلمانون سے چالیس شخص کو کہ منجملہ اُنکے زبیرؓ بن العوام اور فضل
بن عباس اور جابر اور ایوب اور فلان فلان شہسواران مسلمین ہین پس استرجاع کی اور کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم اور کہا اے خالد مین نے کہا تھا تمسے کہ تمہارا غرور قریب ہے ہمارے ساتھ کچھ نہ کچھ کریگا پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
انا للہ وانا الیہ راجعون پس کہا اُنسے سلامہ بن احوص السلمی نے کہ اے سردار لو تم جگہ لڑائی کو اور تلاش کرو صحابہ کو پس اگر دیکھو
تم اُنکو تو خیر ورنہ لوگ یا تو قید ہو گئے ہین یا تعاقب کفار کا کیا ہے پس لائی گئین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس مشعلین آگ کی
اور در آئے وہ لڑائی کی جگہ مین پس دیکھا اُنھون نے کہ بنی غسان سے پانچ ہزار آدمی مارے گئے ہین اور صحابہ سے دس آدمی
شہید ہوئے ہین ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ احتمال ہے کہ بقیہ صحابہ قید مین ہین یا مشرکین کا پیچھا کیا ہے پھر کہا اُنھون نے اللّٰھم
امنن علینا بالفرج ولا تفجعنا بابن عمۃ نبیک ولا بابن عمۃ الفضل پھر کہا اُنھون نے کہ اے گروہ مسلمانون کے کون شخص تم مین سے
پیچھا کریگا نشان قوم کا اور دریافت کریگا خبر مسلمانون کی اور ثواب اور مزد دہی اُسکی اللہ تعالی پر ہوگی پس منظور کیا اس
امر کو خالد بن الولید نے کہا قسم ہے خدا کی مین ضرور جاؤنگا اُنکی تلاش کو پھر بدل لیا خالد بن الولید نے اپنے گھوڑے کو حازم بن جبیر کے گھوڑے سے
جسکا نام ہرطال تھا کہ تیز روی مین نہین ملتا تھا اس سے مگر غبار پس کہا اُنسے گھوڑے کے مالک نے کہ اے ابا سلیمان بشارت ہو تمکو ساتھ
اس خبر کے کہ خوش کریگی تمکو کہ ایسے گھوڑے پر تم سوار ہوے کہ جسکی سواری ہین نے احد اور خیبر اور ذات السلاسل اور تبوک اور یمامہ
مین کی ہے اور سوار ہوے تھے اُسپر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بروز غزوہ حنین کے اور سوار ہوے تھے اُسپر ابو بکر صدیق رضی عنہ بروز ردہ
کے جب کہا تھا اُنھون نے کہ لڑونگا مین ساتھ اُنکے ہمراہ اپنے ان دونون بیٹون کے پس خوش ہوے خالد بن الولیدؓ اور ڈال دیا اُسکی
باگ کو بطلب تعاقب قوم کے اور تبعیت کی اُنکی ایک جماعت نے مسلمانون سے پس بہت دور نہین چلے تھے خالد بن الولیدؓ کہ دفعتہً سُنی
اُنھون نے آواز تہلیل اور تکبیر کی پس جواب دیا خالدؓ بن الولید نے مثل اُسکے پس آئی قوم خالد بن الولید کی طرف کہ آگے اُنکے زبیرؓ بن العوام
اور فضل بن عباس اور ہاشم مرقال تھے پس جب دیکھا خالدؓ بن الولید نے اُنکی طرف مرحبا کہا اُنسے اور تعظیم کی اُنکی اور سلام کیا اُنپر اور کہا فضل بن
عباس سے کہ اے ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا حال تھا تمہارا اُنھون نے کہا کہ اے ابا سلیمان شکست دی اللہ تعالی نے مشرکین
کو اور پھیر دیا اُنکو اُنکے پیچھے پس تعاقب کیا ہمنے اُنکا اور یہ امر اس وجہ سے ہمنے کیا تھا کہ کچھ لوگ ہم مین سے قید ہو گئے ہین پس امید کی ہمنے اُنکی
رہائی کی پس نہ دیکھا ہمنے اُنکو اور بہ شکست مار ڈالے گئے ہین خالد بن الولید نے کہا کہ قوم ضرور قید مین ہین زبیرؓ بن العوام نے اُنسے پوچھا کہ اُنکی قید کا

اے میرے اللہ احسان کر تو ہمپر ساتھ کشود کار کے اور نہ اندوہگین کر بسبب پھوپھی کے بیٹے اپنے نبی کے اور نہ بسبب چچیرے بھائی اپنے نبی کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲

حال ہمکو کہان سے معلوم ہوا خالد بن الولید نے کہا اس وجہ سے کہ ہمنے نہین پایا لڑائی کی جگہ مین سوائے دنن کیے اور ہم مین ایی اور تم پچیس ہو
اور پانچ قید ہوگئے ہین اور تھے قیدیون مین رافع بن عمیرۃ الطائی اور ضرار بن الازور اور ربیعہ بن عامر اور عاصم بن عمرو اور یزید بن ابو سفیان
پس سخت گذرا یہ معاملہ مسلمانون پر اور سجدہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے گھوڑے کی زین پر پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے گروہ مسلمانون کے
قسم ہی خدا کی کہ خرچ کیا ہمنے اپنی جانون کو پس روزی ہوئی مجکو شہادت اور جو مارے گئے سو ت انکی آگئی تھی وہ پانچ آدمی تم مین سے قید
ہوگئے ہین اور رہائی انکی میرے ہاتھون پر ہی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور رات گذرانی مسلمانون نے حالت خوشی اور سرور مین اور مشرکین نے سختی
مین درانحالیکہ شکستگی پائی تھی انکے حامی لشکر نے پس بلایا باہان نے جبلہ کو اور دریافت کیا سب حال اور کام اسکا پس کہا اسنے کہ اے بادشاہ
ہم برابر انپر غالب تھے یہانتک کہ درآئی تاریکی رات کی پس ہنگامہ اور شور کرکے پکار ا ہمکو پکارنے والے نے پس متفرق کر دیا اسنے جماعت
اور مارے گئے ہم مین جو مارے گئے اور قوم کو جو مدد اور غلبہ دیتا ہی وہ معبود آسمان کا ہی اور اگر ایسا نہوتا تو نکلتے انمین کے ساٹھ آدمی واسطے
مقابلہ ساٹھ ہزار کے ہم مین سے باہان نے کہا کہ بھیجتا ہون مین تم مین سے لوگون کو بطور ایلچی کے پس نہین قبول کیے جاتے ہو تم اور بھیجتا ہون مین
تمہارے لشکرون کو پس شکست اٹھاتے ہین وہ قسم ہی حق صلیب کی کہ حملہ کرونگا مین کل انپر ساتھ اپنے گروہ کے اور کردونگا مین انکو مٹی در رات
گذرانی اسنے فکر مکر اور فریب مسلمانون اور خالد بن الولید پر اور رات گذرانی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور اتفاق رائے کیا ر مسلمانون کی لڑائی کی

کل کی صبح پر اور لکھا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو ایک خط ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عامر بن الجراح عاملہ علی الشام

سلام علیک اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واعلم یا امیر المومنین ان کلب ارم قد انفجر

علینا کل من یحمل صلیبا وقد ساروا القوم الینا کالجراد المنتشر وقد نزلنا بالیرموک قریب من الجولان والعدو فی ثمان مائۃ الف

مقاتلۃ غیر الاتباع وشیئن الفاسن المنتصرۃ من غسان واول من التقانا جبلۃ وجموعہ فی ستین الفا فخرج الیہم منا ستون رجلا فقہرہم

اللہ المشرکین علی ایدیہم وما النصر الا من عند اللہ وقتل منا عشرۃ وسماہم واسر منہم رافع بن عمیرۃ وربیعۃ بن عامر وضرار بن الازور

وعاصم بن عمیرۃ ویزید بن ابی سفیان وسحن علی انیۃ اللقار فلا تغفل عن المسلمین وامدنا برجال الموحدین ونحن نسأل اللہ تعالیٰ

ان ینصر الاسلام واہلہ والسلام علیک وعلی جمیع المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا خط اور سپرد کیا عبد اللہ بن قرط کو اور حکم کیا انکو واسطے
مدینہ طیبہ کا عبد اللہ نے بیان کیا ہی کہ سوار ہوا مین یرموک سے جمعہ کے دن بعد عصر کے ماہ ذیحجہ مین اور گذری تھین ماہ ذیحجہ سے بارہ راتین
پس پہونچا مین مدینہ منورہ مین جمعہ کے دن بیچ پانچوین گھڑی کے اور مسجد نبوی بھری تھی لوگون سے پس بٹھایا مین نے اپنی اونٹنی کو باب جبریل پر
اور آیا مین روضۂ مبارک مین پس سلام کیا مین نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قبر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور قصد کیا مین نے ساتھ خط کے
طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پس شور کیا مسلمانون نے مجکو دیکھکر اور بڑھکر گیا مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پس بوسہ دیا مین نے
انکے ہاتھون کو اور سلام کیا مین نے انپر اور مسلمانون پر پس جب پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط کو بدل گیا رنگ انکا اور کہا انھون نے
انا للہ وانا الیہ راجعون پس کہا حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت عباس اور عبد الرحمن بن عوف اور طلحہ وغیرہم رضی اللہ عنہم نے کہ اے امیر المومنین
آگاہ کرو تم ہمکو مضمون خط سے ہمارے بھائیون کے پس کھڑے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور چڑھ گئے منبر پر اور پڑھ کر سنایا خط مسلمانون کو اور جب سُنا

امر کی کہ مدد اور غلبہ دیوے وہ اسلام اور اہل اسلام کو اور سلامتی ہو تمپر اور سب مسلمانون پر اور رحمت و برکت اللہ کی ॥

مسلمانون نے مضمون خط کو سُن کر کیا انھون نے ساتھ آواز رونے کے بنظر شوق کے بحال مسلمانون کے اور سب سے زیادہ عبدالرحمن بن عوف
الزہری روئے اور کہا کہ ای امیر المومنین بھیجدو تم ہمکو اسواسطے کہ ہم لوگ جب ملک شام مین جاوینگے تو مغلوب کردیگا اللہ تعالی اپشت
مسلمانون کو پس قسم ہی خدا کی کہ مین نہین مالک ہون مگر اپنی جان اور مال کا اور نہین بخل کرونگا مین اسکے ساتھ مسلمانون پر پس جب
سُنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلام عبدالرحمن کا اور دیکھا شفقت اور بیصبری مسلمانون کی اُنکے بھائیون پر آئے میرے پاس اور کہا کہ ای بیٹے
خطاب کے کون شخص سردار رئیس دیون کا ہی پس کہا مین نے کہ پانچ بطارقہ ہین لیک اُنمین کا بھانجا ہرقل بادشاہ کا اور نام اُسکا قورین ہی
اور دریجان اور قناطر اور جرجیر اور صلبان اِن چارون کے تحت حکم صلیب باہان کے ہین اور وہی حکمران ہی اُنپر پس کہا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے لاحول ولاقوة الا باللہ العلی العظیم پھر پڑھا اس آیت کو یریدون لیطفوا نور اللہ بافواھہم آخر تک پس کہا حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے کہ اس معاملے مین کیا مشورہ دیتے ہو تم رحمت کرے اللہ تعالی تمپر پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ بشارت ہو تمکو
رحمت کرے اللہ تمپر اسواسطے کہ اس معاملے مین ہوگی نشانی قدرت کی اللہ تعالی کی طرف سے کہ آزمایش کریگا وہ اُسمین اپنے بندون
کی تاکہ دیکھے وہ اُنکے کامون کو پس جو شخص صبر کریگا اور امید ثواب کی رکھیگا اللہ تعالی کی طرف سے پس لکھا جاویگا اللہ تعالی کے
نزدیک صابرین مین اور جو شخص ڈریگا اور سُستی کریگا پیچھے پھریگا امر نیک سے اور جان لو تم کہ یہ وہ لڑائی ہی جسکا حال مجھسے بیان
فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہمیشہ ذکر اُسکا باقی رہیگا اور یہ فتنہ ہلاک کرنے والا اور بڑا ہی پس کہا حضرت
عباس رضی اللہ عنہ نے کہ یہ ہلاکی کس پر ہوگی ای بیٹے میرے بھائی کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ ای چچا اُس شخص پر ہوگی
جسنے کفر کیا ساتھ اللہ تعالی کے اور عبادت کی صلیب کی اور قرار دیا ہی اللہ تعالی کے واسطے بیٹے کو پس اعتماد کرو تم ساتھ مدد
اللہ کے اور بھروسا کرو تم اُسپر پھر کہا کہ ای امیر المومنین رضی لکھو تم خط ابو عبیدہ بن الجراح کو اور نیکو خواہی کرو اُنکے
دل کی پس قریب تر ہونگے وہ ایک بڑے معاملے مین پس خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بنام ابو عبیدہ
بن الجراح کے اِن الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر بن الخطاب الی ابی عبیدہ والذین معہ من
المہاجرین والانصار والمجاہدین سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم وبعد فقد قرأت کتابک وفہمتہ توساعدکم بالامداد وانکان مدد اللہ والنصر منہ خیرا لکم واعلموا
انہ لیس بالجمع الکثیر یہزم الیسیر وانما یہزم بما ینزل اللہ تعالے من النصر وان اللہ تعالے یقول ولن تغنی عنکم
فئتکم شیئا ولو کثرت ورب ما نصر اللہ تعالے العصابة القلیل عددہا علی الکثیرة وما عند اللہ خیر للابرار وقال اللہ
تعالی فمنہم من قضی نحبہ الآیة فطوبی للشہداء لمن توکل علی اللہ فاتق العدو من معک وتاس بمرصوع بین یدی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما عجزوا عن عدوہم فی موطن من مواطنہم حتے قتلوا فی سبیل اللہ تعالی ولم یہابوا
القاء الموت فی جنب اللہ تعالے ولا من بعدہم من بقی من اخوانہم ولکن تاسوا بہم وجاہدوا فی اللہ حق جہادہ و
قد اثنا اللہ تعالی علی قوم بصبرہم فقال تعالی وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر واذا ورد علیک کتابی ھذا

فاقروا علی المسلمین و امرہم ان یقاتلوا فی سبیل اللہ یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا الآیۃ والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
پھر لپیٹا خط کو اور حوالے کیا عبداللہ بن قرط کے اور کہا کہ اے بیٹے قرط کے جسوقت کہ قریب ہو تم مسلمانون کے اور برابر ہو چکین ہون
صفین لڑائی کی جاؤ تم مسلمانون کی صفون مین اور ٹھہرو انکے سرداران صاحب نشانون کے پاس اور آگاہ کرو انکو اس امر سے
کہ تم فرستادہ ہو انکے پاس اور کہو انسے کہ عمرؓ نے سلام کہا ہے تمکو اور کہا ہے تمسے کہ اے ایمان والے لوگ صدق دل سے لڑو انسے وقت
مقابلے کے اور شدت کرو انپر مثل شدت کرنے شیرون کے اور مارو انکے سرون کو ساتھ تلوارون کے اسلئے کہ ہو وین وہ آسان تر تمہارے
نزدیک کھے سے پس تم مدد دیے جاؤ گے اور غالب ہو جاؤ گے اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر پڑھکر سناؤ تم انکو یہ آیت ان حزب اللہ ہم
الغالبون عبداللہ بن قرط نے بیان کیا ہے کہ کہا مین نے کہ اے امیر المومنینؓ دعا کیجیے میرے واسطے سلامتی اور جلد پہونچنے کی پس
کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حفظک اللہ تعالی وسلمک وطوی لک البعید عبداللہ بن قرط نے بیان کیا ہے کہ سلام کیا مین نے
انپر اور مسلمانون پر اور باہر نکلا مین مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس جب آیا مین دروازے پر کہا مین نے
اپنے دل مین کہ قسم ہے خدا کی کہ خطا کی مین نے کہ نہین سلام کیا مین نے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسواسطے کہ مین
نہین جانتا ہون کہ اس دن کے بعد دیکھونگا مین قبر شریف کو یا نہ دیکھونگا پس قصد کیا مین نے حجرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کا اور دیکھا مین نے اور دو بیٹھی تھین قبر شریف کے پاس اور حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سرہانے قبر
شریف کے بیٹھے تھے اور حضرت امام حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت عباس کی گود مین تھے اور حضرت
امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت علی کی گود مین تھے اور حضرت عباس سورہ انعام اور حضرت
علی سورہ ہود پڑھتے تھے پس سلام کیا مین نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور رخصت ہوا مین پس کہا حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اے بیٹے قرط کے قصد روانگی کا کیا تمنے مین نے کہا کہ ہان اے میرے سید اور نہین جانتا ہون مین کہ پہونچونگا
مین مسلمانون کے پاس مگر اسوقت کہ لشکر متوجہ لڑائی کے ہونگے اور لڑائی تیزی پر ہوگی اور سر گرتے ہونگے اور جسوقت دیکھینگے مسلمان مجکو
اس حالت سے کہ میرے ساتھ کوئی مدد اور کمک نہین ہے تو ڈرتا ہون مین انکے واسطے اس امر کو کہ بے صبری کرینگے وہ اور مین دوست رکھتا ہون
اس بات کو کہ پہونچ جاؤن مین انکے پاس قبل انکے ملاقی ہونے کے دشمن سے پس صبر دلاؤن مین اور نصیحت کرون مین انکو پس کہا حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے کہ تمنے عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست دعا کی نہین کی آیا نہین جانتا تمنے اے بیٹے قرط کے کہ انکی دعا نہین پھیری جاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے انکے حق مین ارشاد فرمایا ہے لو کان بعدی نبی لکان عمر آیا نہین ہین وہ ایسے کہ موافقت کی تھی انکے حکم نے حکم قرآن مجید کی
اور فرمایا تھا مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لو نزل من السماء عذاب ما نجا منہ الا ابن الخطاب آیا نہین جانا تمنے کہ اللہ تعالی نے نازل فرمایا
ہے انکے حق مین بات کو نہین ہین وہ زاہد پرہیزگار آیا نہین ہین وہ عابد قوم عدو سے آیا نہین ہین وہ مشابہ نوح نبی کے آیا نہین ہین وہ
پیروی کرنے والے راہ گذرے ہوے لوگون کی آیا نہین ہین وہ پہونچنے والے مرتبہ مقبولیت اور رضا کے آیا نہین جانا اور نہین سنا تمنے کہ انکی بیٹی
حفصہ نے غصہ کیا تھا انپر اور کہا انسے کہ اے میرے باپ نرمی کر تم اپنی جان کے ساتھ اور کھاؤ تم غذا گیہون کی اپنے کھانے مین پس تحقیق دی گئی ہے تم

کشایش اور آیا ہی تمھارے پاس مال پس کہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اے حفصہؓ اگر سنتا میں اس کلام کو سوائے تمھارے کسی اور شخص سے تو
میں اسپر بہت ملامت اور غصہ کرتا اور بیان کیا اُنسے حال سختی اور تنگی عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صدیق رضی اللہ عنہ کا پھر کہا
کہ اے حفصہؓ آیا نہیں جانتی کہ تھے وہ دونوں میرے ساتھی اور سردار ہمارے وہ ایک راہ کو اور میں چاہتا ہوں کہ اُنکے طریقے کی موافقت میں قناعت
کرون پھر کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ نے تمھارے واسطے دعا کی ہی تو پہونچ گئے تم قبولیت دعا کو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس کہا
عبد اللہ نے قسم ہی خدا کی اے امیر المومنینؓ کہ جو فضائل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آپ نے ذکر کیے ہیں میں اُنکو جانتا ہوں ولیکن میں اسکے سوالے
آپ کی دعا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کی دعا چاہتا ہوں خصوصاً نزدیک قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اُٹھایا حضرت
علیؓ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اور حضرت عباسؓ اور حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم نے اور بیٹھی
تھیں اُنکے پاس حضرت حفصہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما پھر پڑھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس دعا کو اللّٰھم انی تقرب الیک بھذا الرسول

المجتبی والنبی المصطفی الذی توسل بہ آدم فاجبت دعوتہ وغفرت خطیئتہ الا سہلت علی عبد اللہ طریقہ وطویت لہ البعید وایدت بھحاب

نبیک بنصرک یا ذا الجلال والاکرام اور آمین کہی حضار نے حضرت علی کی دعا پر پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ روانہ ہو اے بیٹے
قرط کے پس بہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہ پھیریگا دعای علیؓ اور عمرؓ اور عباسؓ اور حسنؓ اور حسینؓ اور ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
حالانکہ وسیلہ اختیار کیا ہی ہمنے اُسکی طرف ساتھ بزرگترین خلائق کے عبد اللہ نے بیان کیا ہی کہ نکل کر باہر آیا میں حجرہ
شریف سے اور میں خوش تھا اور سوار ہوا میں اپنی اونٹنی پر اور درلایا میں اُسکو دشت بے آب وگیاہ میں بعد نماز عصر کے
اُسی دن کہ جس روز میں مدینہ طیبہ میں داخل ہوا تھا اور میں نگاہ رکھتا تھا قطع راہ کو پس جب ملی تاریکی اور آئی رات
ڈھیلی کردی میں نے باگ اونٹنی کی پس جانا میں نے کہ وہ مجکو لیے ہوئے اُڑتی ہی اور اسی طرح میں تین دن برابر چلتا رہا پس جب
ہوا وقت عصر کا تیسرے دن سے قریب ہوا میں یرموک کے اور سنا میں نے شور اذان اور تکبیر مسلمانوں کا پس قصد کیا میں نے ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کے خیمے کا اور بٹھایا میں نے اپنی اونٹنی کو اور اُترا میں اُسکے پالان سے اور سلام کیا میں نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور مسلمانوں کو
پس جب اب سلام کا دیا اُنھوں نے مجکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ میں تعجب کرتا ہوں تمھارے جلد جانے اور پھر آنے سے حالانکہ راستہ دور ہی
اور جسوقت سے کہ تم ہمسے جدا ہوئے دس دن گذرے ہیں پس آگاہ کیا میں نے اُنکو کیفیت دعای حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچے ہو تم اُنکی دعا نہیں پھیری جاتی ہی پھر پڑھکر سنایا اُنھوں نے خط مسلمانوں کو پس خوش ہوئے
دل اُنکے اور کہا اُنھوں نے کہ ہم میں کوئی ایسا نہیں ہی کہ نہ چاہتا ہو شہادت کو پس اللہ تعالیٰ پہونچاوے ہمکو مرتبہ شہادت پر واقدی
رحمۃ اللہ نے عمرو بن العلا اور اُنھوں نے ایک مرد ثقہ سے روایت کی ہی کہ کہا اُس مرد نے کہ جسوقت آئے عبد اللہ بن قرط ہمارے لشکر
میں کہ دفعتہً سنا ہمنے آوازیں ڈرانے والی کو پس دوڑے ہم آوازوں کی طرف کہ اُسی وقت دیکھا ہمنے قوم میں کو صعدا اور
زبید اور بجیلہ اور بلاد یمن اور عتبہ اور ذی جبلہ اور خناجر اور بجوہ اور حضرموت سے کہ آئے تھے واسطے جہاد کے
تعداد اُنکی چھ ہزار تھی اور پیشرو اُنکے جابر بن خویلد الربعی تھے پس سلام کیا ہمنے اُنکو اور مرحبا کہا اُنسے اور نہیں آئی تھی

ترجمہ اے میرے اللہ نزدیکی چاہتا ہوں میں تجھے بوسیلہ ان رسول مقبول اور نبی برگزیدہ کے کہ وہ نبی کہ وسیلہ پکڑا اُنکا آدم نے پس قبول کی تو نے اُنکی دعا کو اور بخش دیا اُنکے گناہ کو

تاریکی رات کی تاآنکہ آئے ایکہزار سوار اہل مکہ معظمہ اور طائف سے اور انکے سردار سعید بن عامر تھے کہ بنایا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
انکے واسطے نشان فوج کا اور وصیت کی اور کہا تھا انسے کہ اے سعید مین نے سردار مقرر کیا تمکو اس لشکر پر اور نہین ہو تم بہتر انسے مگر یہ کہ ہو جاؤ
تم زیادہ ڈرنے والے اور پرہیزگار انسے پس جب روانہ ہو تم تو نرمی کرو انکے ساتھ اور نہ دشنام دو ہی اور ناخوش وئی کرو تم انکے سامنے اور
نہ ناچیز جانو تم انکے چھوٹے کو اور نہ برگزیدہ کرو تم انکے قوی کو ضعیف پر اور نہ تبعیت کرو تم اپنی خواہش نفس کی اور پرہیز کرو تم انکے
ساتھ راہ چلنے جنگل مین اور چلو انکو لیکر راہ آسان مین اور نہ لاؤ تم انکو سخت راہ پر اور اللہ خلیفہ ہی تمپر اور تمھارے ساتھیون پر پس کہا
سعید نے کہ اے امیر المومنین آپ نے مجکو ایسی وصیت کی ہی کہ اگر عمل کرونگا مین اسپر تو ہو جاونگا نجات پانے والون سے پس کہا
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اے سعید یاد رکھو تم وصیت اپنے امام کی اور جب پہونچو تم ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور ملاقی اور
مقابل ہو تم اس لشکر سے کہ نہ ملاقی ہوگے کبھی مثل اُسکے اور دشوار ہو وے تمپر معاملہ اسکا پس لکھو تم امیر المومنین کو تاکہ بھیجین ہمکو تمھارے
پاس پس یکجا ہونگا مین اور تم جو میرے ساتھ ہونگے مہاجرین سے پس الٹ دیونگے ہم زمین شام کو اگر چاہا اللہ تعالی نے اور رخصت
کیا سعید کو اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ جب روانہ ہوا مین مدینہ طیبہ سے چلا مین تبوک کی
راہ پر اور کہا مین نے کہ جا نکلون مین مسلمانون کو لیکر بصرے مین پس ٹھہرا مین تبوک مین اور وہ مقام صلح مسلمانون مین اول تھا
اور اسکے پیچھے جندل تھا جسکو عیاض بن غانم نے فتح کیا تھا اور کوچ کیا مین نے بارادہ جابیہ کے اور چھوڑ دیا مین نے شاہ راہ کو اور تھی
خوفناک تھا مسلمانون کے واسطے دشمن سے اور تھا یہ معاملہ میری روانگی کا بسبب توفیق اور لطف اللہ تعالی کے پس پیش آئی راہ مشکل
مجکو گویا کہ مین نہین چلا تھا اس راہ مین ایک ساعت کبھی پس متحیر ہوا مین اور جمع ہوئے مسلمان میرے پاس اور مین پڑھتا تھا لاحول
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پس ملگئے آپس مین مسلمان اور پہچانا مین نے کسی کو اپنے کام مین پس چلا مین دو دن اور مین بلاتا تھا لوگون کو
چلنے کے واسطے اور لوگ مجھسے سوال کرتے تھے اور مین انسے یہ کہتا تھا کہ مین راہ پر ہون پس جب دسوان دن ہوا ظاہر ہوا ہمکو ایک
بڑا پہاڑ پس دیکھا مین نے اسکی طرف اور نہین پہچانتا تھا مین اسکو اور کہا مین نے اپنے دل مین کہ فریب نفس مین آیا کیا تو نے مسلمانون کو
اور اپنے ساتھ اور مین کہتا تھا کہ یہ پہاڑ بعلبک کا ہوگا اور دیکھا تھا مین نے پہاڑ کو آغاز دن مین پس نہین پہونچے اور چلے ہم اسپر مگر قریب
کہ رات آگئی پس جب پہونچے ہم ایک گانون مین اور آگے آیا ہمارے ایک بڑا جنگل جسمین بہت سے درخت وغیرہ تھے پس کہا مین نے اپنے
ساتھیون سے کہ بشارت ہو تمکو کہ یہ درخت ملک شام کے ہین اور اسی وقت ایک جنگل پر وحشت پیش آیا ہمین اور نہ تھی مین مشقت اٹھائی
مسلمانون نے ہمین اور اکثر لوگ پیدل تھے اور اٹھاتے تھے بعض انکے بعض کو اور ایک دوسرے کے پیچھے تھے گھوڑون اور اونٹون کی پیٹھون پر
پس کہا مسلمانون نے کہ ہم جانتے ہین اے سعید کہ تنے خطا کی چلنے مین ہمارے ساتھ پس تھوڑی راحت دو ہمکو اس جنگل مین کہ ہم تھک
گئے ہین سعید نے کہا کہ قبول کیا مین نے اس امر کو اور تھا جنگل مین ایک چشمہ جسمین بہت پانی تھا پس اترے مسلمان اس مقام مین اور
پانی پیا اس چشمے سے اور پانی پلایا اپنے گھوڑون اور اونٹون کو اور نماز پڑھی اور چرایا گھوڑون اور اونٹون کو درختون کے پتون سے
اور سو رہے لوگ اور بعضے نماز پڑھتے تھے اور بعضے اپنے پروردگار سے دعا مانگتے تھے اور مین بیٹھا تھا پس سو گیا مین پس دیکھا مین نے خواب مین کہ

گویا مین ایک باغ سبز اور ہرے مین ہون جسمین درخت اور پھل بہت ہین اور مین اسکے پھل کہاتا ہون اور اُسکی نہرون کا پانی پیتا ہون
اور دیتا تھا مین پھل اور دیتا تھا مین اپنے ساتھیون کو اور وہ کہاتے تھے اور مین اسی حالے مین خوش تھا کہ دفعتہً نکلا میری طرف اُن درختون سے
ایک بڑا شیر پس دیکھا اُسنے میرے منھ کی طرف اور قصد ناگہان در آنے کا کیا مجپر اور مین خوفناک تھا کہ اسی وقت نکلے اُس شیر پر دو اور بڑے
شیر پس گرادیا اُن دونون نے زمین پر اُسکو پس سنا مین نے اُس سے ایک بڑی آواز کو پس متنبہ اور بیدار ہوگیا مین خواب سے اور مٹھاس
پھلون کی میرے منھ مین تھی پس تعبیر کی اُسکی مین نے کہ یہ مال غنیمت ہوگا کہ حاصل کرینگے مسلمان اُسکو اور مین بیٹھا ہوا قرآن شریف
پڑھتا تھا کہ دفعتہً سنا مین نے آواز دینے والے غیب کو کہ پکارتا تھا جنگل مین اور اشعار تقویت اور بشارت وہی کے پڑھتا تھا سعید نے
بیان کیا ہے کہ جب سنا مین نے اشعار ہاتف اور اُسکی بشارت دہی کو مسلمانون کے واسطے درباب حصول مال غنیمت کے سجدہ شکر اللہ تعالیٰ کا
ادا کیا مین نے اور بیدار ہوے مسلمان بسبب آواز ہاتف کے پس یاد رکھا مین نے ایک شعر کو اور یاد رکھا شماخ بن حصن کلبی نے تین شعرون کو
اور پڑھکر سنایا اُنھون نے مجکو اور خوش ہوے مسلمان کلام ہاتف کا سنکر اور خوش ہوے دل اُنکے واسطے حصول غنیمت کے اور نکلے مسلمان
جنگل سے بعد پڑھنے نماز صبح کے اور طول جنگل کا دو فرسخ تھا پس دیکھا مین نے اُسکو اور تحقیق کیا تو وہ جبل رقیم تھا پس جب دیکھا اور پہچانا مین نے
اُسکو تکبیر کہی مین نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے میرے تکبیر کہنے سے اور کہا اُنھون نے مجھسے کہ کیا چیز دیکھی ہے تمنے اے بیٹے عامر کے مین نے کہا کہ نزدیک
پہونچے ہم شام کے شہرون تک کہ یہ جبل رقیم ہے اور اکثر ہمراہی میرے جاہل تھے اور کہا اُنھون نے کہ اے سعید رقیم کیا چیز ہے پس کہا مین نے کہ مین نے
اس پہاڑ کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا اور آیا مین مسلمانون کو لیکر غار کی طرف پس نماز پڑھی مسلمانون نے اُسمین اور
روانہ ہوے ہم تا اینکہ پہونچے ہم شہر عمان مین سعید نے بیان کیا ہے کہ تجاوز کیا مین نے راہ سے ایک گانون کی طرف جسکا نام ابنی تھا
تھا پس دیکھا مین نے گانون والون کو کہ وہ نکلے تھے گانون سے مع لڑکے بالون کے گویا کہ وہ چھوڑنے والے تھے گانون کے پس جب دیکھا مسلمانون نے
اُنکو حملہ کیا اُنپر بدون اسکے کہ حکم دون مین اُنکو حملہ کرنے کا پس قید کرلیا اُنھون نے بعضون کو اور رہبری قوم گانون کی طرف اور تھی اُسمین
ایک شہر پناہ مضبوط پس پناہ لی اُنھون نے اُسمین پس نزدیک گیا مین شہر پناہ کے اور پکار کر کہا مین نے اُن لوگون سے جو اُسمین تھے کہ اے بدبختی ہو
تمپر کیا حال ہے تمھارا جو نکلے جاتے ہو تم اپنے گانون سے پس قریب آیا میرے ایک گانون والا اُنمین اور کہا اُسنے کہ اے عرب ہم
نکلے جاتے تھے اپنے گانون سے پس ڈر گئے ہم تمسے اور سبب ہمارے جانے کا یہ تھا کہ حاکم عمان نے پیام بھیجا تھا ہمارے پاس اور حکم کیا
ہمکو کہ روانہ ہووین ہم اُسکے پاس تاکہ ہو جاوین ہم اُسکی حمایت مین آیا ہو سکتا ہے تمسے اے گروہ عرب کے کہ ہم تمھاری ذمہ داری اور
امان مین رہین پس کہا مین نے کہ ہان ہمکو منظور ہے پس واقع ہوئی صلح ہمارے اُنکے بیچ دس ہزار درہم پر اور لکھدی مین نے اُنکو دستاویز صلح
کی پس جب قصد کیا ہمنے چلنے کا کہا دہقان نے کہ بتحقیق اے امیر یا اولے ڈر کردیا تمنے ہمکو اے گروہ عرب کے اور ڈرتے ہین ہم اپنی قوم سے اور جان لو
تم اے امیر کو کہ نقیطا حاکم عمان کی طرف سے ضرور تمکو سختی پہونچیگی پس اگر فتحمند ہوے تم اُسپر تو ہوگی فتح ہمکو اور تمکو پس کہا مین نے اُس سے کہ کیونکر
فتح پاوینگے ہم اُسپر اُنھون نے کہا کہ ملک باہان ارمنی نے کہلا بھیجا ہے اُسکے پاس یہ کہ کوچ کرے وہ بجانب کنارے دریا کے قیساریہ کو تاکہ
ہووے وہ ساتھ قسطنطین بیٹے ہرقل بادشاہ کے یکجا اور متفق پس اگر فتحمند ہوے تم اُسپر تو ہوگی وہ فتح بڑی غنیمت مین نے کہا کہ کسقدر ہے اُسکا لشکر ہے

اُسنے کہا کہ پانچ ہزار ہتھیار بند ہین ولیکن ڈرتا ہی تمھارا خوف اُنکے دلون مین ہی پس وہ نہ رستگاری پاوینگے پس کہا سعید نے مسلمانون سے
کہ کیا مشورہ دیتے ہو تم اِس بطریق عمان اور اُسکی غنیمت کے باب مین مسلمانون نے کہا کہ تم جو چاہو پس اگر مار ڈالوگے تم اُسکو تو ہوگا یہ امر بہتر واسطے
مسلمانون کے اور باعث سستی اور ضعف مشرکین کا سعید بن زید نے بیان کیا ہی کہ کہا مین نے گانون والون سے کہ وہ قوم کس راہ پر آوینگے
اُنھون نے کہا اسی راہ پر اور بتایا ہمکو راہ حوران کی پس چلے ہم طرف ایک بڑے جنگل کے پس پوشیدہ رہے ہم اسمین ایک دن ایک رات جب
صبح کی ہمنے کہا مین نے کہ اے گروہ مسلمانون کے وہ امر جسکے واسطے بھیجا ہی ہمکو امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یعنی کمک ابو عبیدہ بن
الجراح کی بہتر اور بزرگتر ہی ہمارے اس مقام کے ٹھہرنے سے پس نکلو اور چلو تم رحمت کرے اللہ تمپر تاکہ کمک کرین ہم اصحاب اپنے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور جسوقت پہونچینگے ہم قریب مسلمانون کے بجماعت سات ہزار مرد کے تو ہوگا یہ امر باعث سستی اور
ذلت مشرکین کا پس کہا مسلمانون نے کہ اے بیٹے عامر کے ہمارے دلون کو یقین حصول غنیمت کا ہی پس نہ محروم کر تو ہمکو اس سے پس
مسلمان اسی حال مین تھے کہ دفعۃً قریب پہونچی اُنکے ایک قوم جو بالون کے بنے ہوئے کپڑے پہنے تھے اور اُنکے ہاتھون مین صلیبان تھین اور
منڈائے تھے وسط اپنے سرون کو پس دوڑے مسلمان اور لیگیا اُنکو اور لاکر کھڑا کیا سامنے سعید کے پس کہا سعید نے اُنسے کہ تم کون ہو اور تھا
اُنمین ایک بڑا بوڑھا پس کہا اُسنے کہ ہم لوگ راہب ان دیرون کے ہین ارادہ رکھتے تھے ہم بادشاہ کے بیٹے قسطنطین کے پاس جانے کا
تاکہ دعا کرین ہم واسطے غلبے لشکرون کے تیر سعید نے کہا وما دعاء الکافرین الا فی ضلال پس تمھارے پیچھے کیا چیز ہی اُنھون نے کہا ہمارے
پیچھے حاکم عمان کا ساتھ جمعیت پانچہزار ہتھیار بند بڑے لڑنے والے نصرانیت اور بہادر عبادت کرنے والے صلیب کے ہین پس کہا مسلمانون نے اللھم
اجعلہم غنیمۃ لنا پھر کہا سعید بن عامر نے اُس راہب سے جس سے گفتگو کی تھی کہ اے بوڑھے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمسے فرمایا
تھا کہ نہ تعرض کرین ہم اُس راہب سے جسنے قید کیا ہی اپنی ذات کو اپنی جگہہ پر اور اگر نہ ڈراتے اور دھمکاتے تم ہمکو دشمن سے تو چھوڑ دیتے ہم
تمھاری راہ کو پھر حکم کیا سعید نے اُنکی مشکین باندھنے کا اُنکے زنارون سے پس وہ اسی حال مین تھے کہ دفعۃً دکھائی دیا اور قریب پہونچا سرے کا
لشکر حاکم عمان کا پس جب نزدیک ہوے وہ مسلمانون کے حملہ کیا اُنھون نے مسلمانون پر اور مسلمان اُسوقت سامان لڑائی سے درست تھے
نعرہ کر بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور رکھا اُنمین تلوارون کو پس مار ڈالا اُنکے سب لوگون کو اور خبر
دی گئی حاکم کو پس جب دیکھا اُسنے مسلمانون کے کام کو لڑائی مین حکم کیا اُسنے اپنے ساتھیون کو حملہ کرنے کا پس چڑھایا اُنھون نے
کمانون کو اور بڑھایا قنطاریات کو اور کھینچ لیا تلوارون کو اور حملہ کیا مسلمانون پر اور حملہ کیا مسلمانون نے اُنپر اور بہت سخت لڑائی
لڑے سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے مسلمانون کو کہ وہ مار ڈالتے تھے رومیون کو اور کر دیتے تھے اُنکو ٹکڑے ٹکڑے مثل
بکری کے پس دیکھا نقیطا نے مسلمانون کی لڑائی کو اور بھاگ نکلا وہ اور پیچھا کیا اُسکا مسلمانون نے اور بعض مسلمان مشغول لینے اور یکجا کرنے
غنیمت مین تھے اور بعض مسلمان قیدیون کی نگاہبانی کرتے تھے اور نقیطا بھاگا جاتا تھا پس ٹھہر گیا وہ تاکہ ملجاوین اُس سے بھاگے ہوے
لوگ کہ دفعۃً پہونچا اور قریب ہوا اُنکے پیچھے سے دوڑتا ہوا ایک گروہ سوارون کا اور بہ تحقیق راست کیا تھا اُنھون نے نیزون کو اور وہ قریب
ایکہزار سوار کے اور پیشرو اُنکے دو سوار مثل دو شیر کے تھے پس تامل سے دیکھا مین نے اُن دونون مین تو ایک اُنمین کے فضل بن عباس

دوسرے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہما تھے پس جب دیکھا رومیون نے اُنکی طرف پھرے اپنی پشتون پر پس حملہ کیا زبیر بن العوام نے بطریق پر اور نیزہ مارا اُسکے اور اُلٹ کر گرا دیا اُسکو زین سے زمین پر اور جلدی بھیجا اللہ تعالی نے اُسکی روح کو آگ کی طرف اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اوندھا گرا دیتے تھے شہسواران کو یہانتک کہ مار ڈالا اُنھون نے اُنکی جماعت سے بہتون کو اور پکار کر کہا زبیر بن العوام نے کہ اے گروہ مسلمانون کے پکڑ لو اور قید کر لو تم قوم کو رحمت کرے اللہ تعالی تُمپر کہ ہم قریب کرینگے اُنکے سبب سے اپنے دشمن کے ساتھ راوی نے بیان کیا ہے کہ پہونچے ہمراہی سعیدؓ کے اُس جگہہ پس دیکھا اُنھون نے بطرف معرکے کے پس بہ تحقیق دیکھا اُنھون نے رومیون کو کہ آپسمین لڑ رہے ہین اور بعض اُنکے بعض کو قتل کرتے ہین پس جب نزدیک ہوئے اُنسے سُنا اُنھون نے آواز تکبیر اور تہلیل کو پس اول جو سعیدؓ غبار مین سے پس آملے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ کہتے تھے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کا بیٹا ہون پس نزدیک ہو گئے سعید اُنکے اور کہا کہ واسطے اللہ کے ہے نیکوکاری تمھاری اے فضل کون تمھارے ساتھ ہین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فضل نے کہا کہ میرے ساتھ زبیر بن العوام ہین سعید بن عامر نے بیان کیا ہے کہ نہین چھوٹ گیا قوم سے کوئی شخص مگر یہ کہ مارا گیا اور گرفتار ہوا تھا اور حاصل کیا مسلمانون نے بڑے مال غنیمت کو اور سلام کیا بعضون نے بعض کو پس آئے زبیر بن العوام سعیدؓ کے سامنے اور کہا کہ اے ابن عامر کس چیز نے روک رکھا تھا تمکو چلنے سے تا اینکہ پایا ہمنے تمکو اس مقام مین حالانکہ آئے تھے سالم بن نوفل العدوی اور آگاہ کیا تھا اُنھون نے ہمکو تمھاری روانگی سے ہماری طرف کو پس تر سے ہوئے گمان مسلمانون کے تمھاری نسبت پس بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ہمکو کہ تاخت و تاراج کرین ہم عمان کو پس پہونچے ہم تمھارے پاس پس شکر ہے اللہ کا سلامتی پر پھر حکم کیا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے جدا کرنے سرون کا اور اُٹھا لیا سرون کو عرب نے نیزون کی نوکون پر اور تھے سر چار ہزار اور قیدی ایک ہزار اور چھوڑ دیا سعیدؓ بن عامر نے راہبون کو اور روانہ ہوئے مسلمان تا اینکہ پہونچے وہ قریب لشکر مسلمانون کے اور بلند کیا اپنی آوازون کو ساتھ تکبیر اور تہلیل کے اور جواب دیا اُنکو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے سب لشکر نے پس اپنی جگہہ سے نکلے بدلوگ رومیون کے اور دیکھا اُنھون نے آٹھ ہزار مسلمانون کو اور سرون کو نیزون کی نوکون پر پس متحیر ہو گئے وہ اس حال کے دیکھنے سے اور سلام کیا مسلمانون نے سعیدؓ بن عامر رضی اللہ عنہ پر اور بیان کیا مسلمانون نے حال شامل ہونے مدد اللہ تعالی اور حاصل ہونے غنیمت رومیون کا ابو عبیدہ بن الجراح سے پس سجدۂ شکر ادا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور حکم کیا نسبت ایکہزار رومیون کے پس ماری گئین گردنین اُنکی قسطبۃ بن سوید نے بیان کیا ہے کہ نہین دیکھا مینے کسی لشکر رومی کو کہ نہ بچ رہا اُس سے کوئی شخص مگر لشکر عمان کو اور زبیر بن العوام نے لیا تھا اُنمین سے ایک غلام پس ٹھہرا وہ اُنکے نزدیک تین دن اور بھاگ گیا بجانب لشکر باہان کے اور ملال ہوا زبیر بن العوام کو اُسکے چلے جانے سے پس بعد ختم ہونے لڑائی کے ہاتھ آیا وہ ایک مرد مسلمان کے پس دیکھا اُسکو زبیر نے اور پہچانا اُسکو اور مطالبہ کیا اُسکا پس نہ دیا اُس شخص نے اُنکو پس جھگڑتے ہوئے آئے وہ دونون پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے پس حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسکی نسبت واسطے زبیرؓ کے پس لیا اُسکو زبیر نے اور تھا وہ زبیرؓ کے ساتھ یہانتک کہ مراجعت کی اُنھون نے مدینہ طیبہ کو اور مضبوط ہوئے دل مسلمانون کے بسبب اُنکے جو آئے اُنکے پاس واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب گرفتار ہو گئے

پانچ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رنج ہوا اُنکے گم ہونے سے صحابہ کو اور سب سے زیادہ ابو عبیدہ بن الجراح کو رنج تھا
اور وہ روتے تھے اور عاجزی اور دعا کرتے تھے قیدیون کی رہائی کے واسطے اور پانچون قیدیون کا یہ حال گذرا کہ وہ لائے گئے باہان ملعون
کے سامنے پس جب دیکھا اُسنے اُنکو ناچیز جانا اُنکے حال کو اور پوچھا جبلہ سے کہ یہ کون ہین اُسنے کہا کہ یہ لوگ کھینے لشکر مسلمانون کے ہین اور تھے وہ
ساٹھ آدمی کہ مار ڈالا مین نے اکثر انمین سے اور گرفتار کیا مین نے ان پانچ کو اور نہین باقی رہا اُنکے لشکر مین کوئی ایسا شخص کہ ڈرین ہم اُسکی فریب
کاری سے مگر ایک شخص کہ وہی ثابت قدم رکھتا ہی اُنکو اور ہر ایک اُس سے ڈرتا ہی اُسی نے فتح کیا ہی ارکہ اور تدمر اور حوران اور بصری اور دمشق اور
وہی ہی جسنے توڑ دیا تھا لشکر اجنادین کو اور تعاقب کیا تھا توما اور ہربیس کا مرج الدیباج تک اور مار ڈالا تھا اُن دونون کو اور پکڑ لیا تھا ہرقل
بادشاہ کی بیٹی کو پس جب باہان نے یہ حال سُنا کہا اُسنے کہ ضرور ہی مجکو کہ کوئی حیلہ اور مکر کرون مین اس مرد کے ساتھ کہ یہانتک بلاؤن مین
اُسکو اپنے پاس اور مار ڈالون اُسکو ساتھ ان پانچون کے پھر بلایا اُسنے ایک مرد رومی کو جسکا نام جرجہ اور وہ حکیم دانا اور زبان عرب
مین فصیح تھا اور کہا اُس سے کہ ای جرجہ جا تو ان عرب کے پاس اور کہہ تو اُنسے کہ بھیجین وہ ہمارے پاس ایک ایلچی کو اور وہ خالد بن الولید ہو
پس سوار ہوا جرجہ اور روانہ ہوا بجانب مسلمانون کے پس ملاقی ہوے خالد بن الولید اُس سے اور کہا کسو اسطے تو آیا ہی اُسنے کہا کہ بادشاہ نے
مجکو تمھارے پاس بھیجا ہی اور کہا ہی کہ بھیجو تم اپنی جماعت سے ایک شخص کو شاید کہ اللہ تعالی بچاوے ہمارے اور تمھارے خونون کو پس کہا خالد
بن الولید نے کہ مین بذات خود ایلچی ہو کر جاؤنگا اور پھر آیا اُنھون نے ایلچی روم کو اور بیان کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے یہ کہ مین
باہان کے پاس جانے کا ارادہ رکھتا ہون پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ جاؤ تم سلامت رکھے اللہ تعالی تمکو پس شاید کہ اللہ تعالی ہدایت دیوے
اُنکو یا ایک گروہ کو انمین سے تمھارے ہاتھون پر اور گردن دیوین اور منظور کرین وہ صلح اور ادای جزیہ کو اور بچائے جاوین خون تمھارے ہاتھون سے
پس بچانا خون ایک مسلمان کا دوست تر ہی اللہ کے نزدیک سب کافرون سے خالد بن الولید نے کہا کہ مین طلب کرتا ہون اعانت اور تائید کو
اللہ تعالی سے پھر گئے وہ اپنے خیمے کیطرف اور پہنا اُنھون نے حجازی موزدن کو اور سیاہ عمامہ سر سے باندھا اور مضبوط کیا اپنی کمر کو ساتھ پٹکے چرمی کے جسمین
کڑیان چاندی کی تھین اور لٹکایا ایک تلوار مین کی جو مسیلمہ ملعون کی تھی اور حکم کیا اپنے غلام ہمام کو کہ لیوے وہ اپنے ساتھ قبہ سُرخ اُنکا جو طائف کے چمڑے سے
بنا ہوا تھا اور اُسمین دو ستون سونے کے بنے تھے جو چمکتے تھے اور حلقے اُسکے چاندی کے تھے مول لیا تھا اُسکو خالد بن الولید نے زوجہ ہبیرہ بن مسروق عبسی سے
بقیمت تین سو دینار کے پس لادلیا اُسکو ہمام نے سبز خچر پر اور سوار ہوے خالد بن الولید اپنے گھوڑے پر اور تھا وہ سبقت لیجانے والا گرد نون گھوڑون سے
اور کوتل رکھا ہمام اُنکے غلام نے اُس خچر کو جسپر قبہ تھا اور ہمام پہنے تھے حلہ سبز اور عمامہ سُرخ اور کمر بند جسمین کڑیان چاندی کی تھین اور لٹکائے ہوے تھے
تلوار مین کو پس جب ارادہ کیا خالد بن الولید نے چلنے کا کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای ابا سلیمان لیلو تم اپنے ساتھ کچھ لوگون کو مسلمانون سے
خالد بن الولید نے کہا کہ ای سردار مین نہین دوست رکھتا ہون اس امر کو اور نہین دوست ہی جبر کرنا دین مین اور نہین ہی اُنکے ذمے میری اطاعت کرنا
پس جب سُنا مسلمانون نے کلام خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا کہا اُنسے معاذ بن جبل نے کہ ای ابا سلیمان تحقیق تم بزرگی سے لوگون سے ہو اور اگر حکم کرو گے
تم ہمکو کسی کام مین تو ہم فرمانبرداری کرینگے اسواسطے کہ تم جانتے ہو اللہ اور رسول کی اطاعت مین اور اس مقام مین کوئی جبر کی بات نہین ہی حکم کرو
ہمسے جو تمکو منظور ہو کہ ہم جلدی کرینگے اللہ اور رسول کی اطاعت مین راوی نے بیان کیا ہی کہ منتخب کر لیا خالد بن الولید نے مسلمانون سے اُنکو مہاجرین اور

خیمہ سے ... لکنتے ہین یہان مراد ۱۲

در خالد بن الولید کا بطور ایلچی کے بجانب رومیون کے ۱۲

انصار کو جسمین مرقال بن ہاشم اور عتبہؓ بن ابی وقاص زہری اور سعیدؓ بن زید اور بشیرؓ بن مسروق اور قیسؓ بن ہبیرہ اور شرجیلؓ بن حسنا اور
اور یزیدؓ بن ابو سفیان اور سہیلؓ بن عمرو اور قعقاعؓ بن عمر التیمی اور جابرؓ بن عبد اللہ انصاری اور عبادہؓ بن صامت اور اسودؓ بن سوید المازنی
اور ذو الکلاعؓ الحمیری اور مقدادؓ بن عمر الربعی اور مقدادؓ بن اسود الکندی اور عمرو بن معدیکرب الزبیدی تھے رضی اللہ عنہم و برابر خالد بن الولید
منتخب کرتے رہے ایسے ہی بزرگ لوگون کو تا ایکسو پورے کیا انکو ایکسو سوار کہ ہر فرد انمین کا اکیلا نکلنے والا تھا ایک لشکر کے مقابلے مین اور پہنا انھون نے
ہتھیارون کو اور باندھا عمامون کو اور ڈال لیا اپنے اوپر چادرون کو اور لٹکایا خنجرون کو اور مونڈھون پر ڈال لیا ڈھالون کو اور داہنی
طرف انکے معاذ بن جبل اور بائین جانب انکے مقداد بن عمرو اور سب گرد انکے تھے معاذ بن جبل نے بیان کیا ہے کہ اعلان کیا ہمنے وقت چلنے
کے ساتھ تکبیر اور تہلیل سے نصر بن سالم نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مینے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو جسوقت کہ روانہ ہوے خالد بن الولید
اور ساتھی انکے پڑھتے تھے ایک آیت قرآن شریف کی اور آنسو انکے جاری تھے پس کہا مین نے کہ اے سردار کون چیز تمکو رلاتی ہے انھون نے
کہا کہ اے بیٹے سالم کے یہ لوگ قسم ہے خدا کی مدد دینے والے اس دین کے ہین پس اگر مصیبت پہونچے کسی کو انمین سے ابو عبیدہ کی سرداری
مین تو کیا ہو گا عذر انکا اللہ کے نزدیک واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب پہونچے خالد بن الولید اور ساتھی انکے قریب لشکر
روم کے بڑھایا مسلمانون نے اپنی نگاہون کو پس دیکھا انھون نے دشمن کے لشکر کو پانچ فرسخ تک اور لوہا چمکتا تھا انکے لشکر مین پس شور
کر کے کہا خالد بن الولید اور انکے ساتھیون نے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ پس اسی حال مین تھے کہ آگے
آئی انکے فوج طلیعہ روم کی کہ پیشرو انکا جبلہ بن ایہم الغسانی تھا پس کہا اسنے کہ تم کون ہو پس جواب دیا گیا کہ یہ خالد بن الولید ہین
کہ چاہتے ہین باہان کو آئے ہین اسکے پاس بطور ایلچی کے بلاتے ہین اسکو طرف ہدایت کے اسنے کہا کہ ٹھہرو تم اپنی جگہ پر اسوقت تک
کہ اجازت حاصل کرون مین تمھارے واسطے ملک باہان سے پھر آیا جبلہ باہان کے پاس اور کہا اس سے کہ اے بادشاہ بتحقیق آگئے ہین سردار عرب کے
خالد بن الولید اور ہمراہ انکے ایک سو سوار انکے اصحاب سے ہین گویا وہ شیر حملہ کرنے والے ہین پس کہا باہان نے مین نے تو فقط خالد بن الولید کو
چاہا تھا اور انکے سوا دوسرے کو نہین بلایا تھا پس آکر ٹھہرا جبلہ سامنے مسلمانون کے اور کہا اسنے اے گروہ عرب کے ملک باہان نے نہین طلب
کیا تھا مگر تنہا خالد بن الولید کو کہ سوال کریگا وہ جس بات کا وہ ارادہ کریگا پس شاید ان دونون مین صلح واقع ہو جاوے خالد بن الولید نے کہا کہ تو
کہدے اپنے سردار سے کہ خالد نہ آوینگے تیرے پاس مگر اصحاب انکے ہمراہ انکے ہونگے کہ مین نہین بے پروا ہون انکی راے اور مشورے سے پس گیا جبلہ
باہان کے پاس اور آگاہ کیا اسکو گفتگوی خالد بن الولید سے پس کہا باہان نے کہ اجازت دے تو انکو آنے کی پس جب آوین وہ میرے خیمے کے پاس
پس حکم کر تو انکو گھوڑون سے اترنے کا اور تلوارون کے جدا کرنے کا پس گیا جبلہ اور اپنے ساتھ چلنے کو انسے کہا پس چلے اور داخل ہوے صحابہ
رضی اللہ عنہم اور بطارقہ گرد انکے چلتے تھے اور خالد بن الولید سر جھکائے ہوے خاموش تھے اور نہین دیکھتے تھے داہنے اور بائین کو اور ساتھی
بھی انکے نہین فکر اور اندیشہ کرتے تھے روم مین اور نہ انکے ساز و سامان مین یہانتک کہ پہونچے وہ باہان کے خیمے تک پس جب سامنے ہوے
خیمے کے پکار کر کہا انسے جبلہ نے کہ اے گروہ عرب کے پہونچ گئے تم بادشاہ کے خیمے تک پس اترو تم اپنے گھوڑون سے اور رکھدو تم اپنی
تلوارون کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ گھوڑون سے تو ہم اترینگے مگر تلوارین ہماری بزرگی عزت ہین اور ہم نہین چھوڑینگے

اُس بزرگی اور عزت کو جسکے واسطے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوے ہین پس آگاہ کیا مترجم نے اس گفتگو سے باہان کو پس
کہا اُسنے کہ چھوڑدو اُنکو آوین جسطرح سے وہ چاہین پس پکار کر کہا حاجبون نے کہ داخل ہو تم اے گروہ عرب کے جسطرح سے تم چاہو

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب خالد بن الولید اُترے اپنے گھوڑے سے اور پاپیادہ ہو گئے وہ اور ایک سو مسلمان درآنحالیکہ
ناز کرتے تھے وہ اپنے چلنے مین اور کھینچتے تھے حمائل اپنی تلوارون کو اور پھاڑتے تھے صفین حجاب اور بطارقہ کی اور نہین ڈرتے تھے
کسی سے یہانتک کہ پہونچ گئے وہ تکیون اور مسندون اور دیباج تک اور دکھائی دیا اُنکو باہان درانحالیکہ وہ بیٹھا تھا اپنے
تخت پر پس جب دیکھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے تکلفات اور زینت کو بڑائی بیان کی اُنھون نے اللہ تعالی کی اور
بچھائی گئین اُنکے واسطے کرسیان پس نہ بیٹھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنپر بلکہ اُٹھا دیا اُنکو اور بیٹھے وہ زمین پر پس جب
دیکھا باہان نے اُنکے کامون کو ہنسا وہ اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے کسواسطے انکار کرتے ہو تم بزرگی اور بخشش سے اور کیون دور کیا
تمنے فرش دیباج اور کرسیون کو اور بیٹھے تم مٹی پر اور نہ عمل مین لائے تم ادب کو ہمارے ساتھ اور پریشان کر دیا تمنے ہمارے فرش کو
پس کہا خالد بن الولید نے کہ ادب کرنا ساتھ اللہ برتر اور بزرگ کے بہتر اور بزرگتر ہی ادب کرنے سے تمھارے ساتھ کہ بچھونا اللہ تعالی کا
پاک ہی تمھارے بچھونے سے پھر پڑھی یہ آیت منہا خلقناکم آخر تک واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ
خالد بن الولید اور باہان کے بیچ مین کوئی مترجم واسطہ نہ تھا بلکہ وہ خود آپسمین باتین کرتے تھے پس کہا باہان نے کہ اے خالد بن الولید
مین برا جانتا ہون تمسے آغاز کلام کرنے کو خالد بن الولید نے کہا کہ بات چیت کر تو جو چاہتا ہی کہ مجکو پروا نہوگی اُس بات سے جو تو
کہیگا اور ہر بات کو جواب ہوگا پس اگر تجکو منظور ہی تو کلام کر تو اور اگر تو چاہتا ہی تو مین بات چیت شروع کرون باہان نے کہا کہ مین
شروع کرتا ہون پھر کہا اُسنے کہ تعریف ہی اُس اللہ کی جسنے کیا ہمارے سید مسیح کو بزرگترین انبیا کا اور کیا اُسنے ہمارے بادشاہ کو بزرگترین
بادشاہون کا اور ہماری امت کو بہترین امتون کا پس کاٹ دیا خالد بن الولید نے اُسکی بات کو پس کہا ترجمان نے کہ نہ کاٹ تو بادشاہ
کی بات کو اے برادر عربی اور عمل مین لاؤ تم ادب کو پس انکار کی خالد بن الولید نے چپ رہنے سے اور کہا سب تعریف ثابت ہی
اُس اللہ کی جسنے گردانا ہمکو ایسا کہ ایمان لائے ہم اپنے نبی اور تمھارے نبی اور سب انبیاؤن پر اور گردانا اُسنے ہمارے سردار کو جسکے
سپرد کیا ہی ہمنے اپنے کامون کو ایک مرد مثل بعض ہم لوگون کے اگر ہمارے سردار امید اس امر کی کرین کہ وہ ہمپر بادشاہ ہین تو معزول کرینگے
ہم اُنکو اپنے اوپر کی حکومت سے پس نہین دیکھتے ہین ہم یہ کہ ہمارے سردار کو ہمارے اوپر بزرگی ہو مگر اُس حال مین کہ ہووین وہ ہمسے زیادہ
خدا سے ڈرنے والے اور پرہیزگار اور بہ تحقیق گردانا ہی اللہ تعالی نے ہمارے گروہ کو ایسا کہ پابند امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے ہین اور
اقرار کرتے ہین وہ اپنے گناہون کا اور طلب مغفرت کی کرتے ہین اُس سے اور عبادت کرتے ہین اللہ واحد کی جسکا کوئی شریک نہین ہی

راوی نے بیان کیا ہی کہ زرد ہو گیا رنگ باہان کا اور چپ ہو وہ کچھ دیر تک اور کہا اُسنے کہ سب تعریف ہی واسطے اُس اللہ کے جسنے
آزمائش مین ڈالا ہمکو اور نیک کیا آزمائش کو ہماری طرف اور صاف رکھا ہمکو محتاجگی سے اور غالب کیا ہمکو امتون پر اور عزت دی ہمکو پس نہ
خوار اور ذلیل ہونگے ہم اور منع کیا ہمکو ظلم کرنے سے پس نہین ظلم کرتے ہین ہم اور نہین ہین ہم بیچ خبر مین جمع دیا ہی ہمکو اللہ تعالی نے نعمتون [illegible]

زیادتی کرنے والے لوگون پر اور تھے ایک گروہ تم مین سے کہ آتے تھے اور درخواست کرتے تھے ہماری ایلچی گری اور ہماری بخشش اور انعام کی
پس ہم نیکی کرتے تھے تمھارے ساتھ اور تعظیم کرتے تھے تمھارے مہمان کی اور بڑھاتے تھے تمھارے مرتبے کو اور احسان کرتے تھے تم پر اور انعامی وعدہ
کرتے تھے تم سے اور ہم جانتے ہین کہ سب قبائل عرب کے ہمارے اس معاملے کو جانتے ہین اور ہمارے شکر گزار ہین اُس چیز پر جو بخشش کی تھی ہمنے
اپنی نعمتون بزرگ سے تمکو پس نہین آگاہ ہوے ہم تا آنیکہ آئے تم ہمارے بیان ساتھ گھوڑون اور مردون کے اور جانا ہمنے کہ تم آئے ہو بطلب اس چیز کے
ہمسے جسکو طلب کیا تھا تمھارے بھائیون نے پس ناگہان تم اُسکے خلاف پائے گئے یہانتک کہ آئے تم دران حالیکہ قتل کرتے ہو مردون کو اور قید
کرتے ہو عورتون کو اور لوٹ لیتے ہو مالون کو اور کھود دیتے ہو اور مٹاتے ہو آثار اور نشانیون کو اور چاہتے ہو ہمارے نکالدینے کو ہمارے
شہرون سے اور بہ تحقیق طلب کیا ہمسے ان باتون کو اُن لوگون نے جو تمھارے پیشتر اور تمسے زیادہ تعداد اور ہتھیار اور مال مین تھے اور پھیر دیا ہمنے
اُنکو دران حالیکہ تھے وہ ناامید ہونے والے اور ڈرنے والے درمیان زخمیون اور مردانندے ہوون کے پس پہلے جو ہمنے ایسا کیا تھا وہ بادشاہ فارس کے
ساتھ تھا اور پھیر دیا تھا اُسکو اللہ تعالی نے اُسکی پشت پر ساتھ ناامیدی اور ذلت کے اور ایسا ہی ہمنے بادشاہ ترک اور جرامقہ وغیرہ کے ساتھ بھی کیا
پس تھا کوئی گروہ تمسے زیادہ چھوٹا اور شکستہ حال اسواسطے کہ بہ تحقیق کہ تم اہل بالون اور پشم شتر اور بدبختی کے لوگ یعنی محتاج ہو اور تم باہنمہ امید اور
طمع رکھتے ہو ہمارے شہرون اور مالون مین اور ہمارے گرد بہت سردار ہین اور ہمارا دبدبہ سخت ہے اور گروہ ہمارے بڑے ہین اور نہین دوڑ کر
آتے تم ہمارے اوپر مگر اس سبب سے کہ نکلے تم زمین خشک بی گیاہ اور قحط پانی سے پس آئے تم شام کے ملکون مین اور فساد کیا تمنے تمامتر
فساد اور سوار ہوے تم ایسی سواریون پر کہ نہین ہین وہ مثل تمھاری سواریون کے اور پہنے تمنے ایسے کپڑے کہ نہین ہین وہ مثل تمھارے
کپڑون کے اور تعرض کیا تمنے واسطے شہرون روم اور اُنکی لڑکیان سپید رنگ اُنس کرنے والیون کے پس مقرر کیا تمنے اُنکو خدمت کنندہ اپنے
واسطے اور کھائے تمنے وہ کھانے جو نہین ہین مثل تمھارے کھانون کے اور بھر لیا تمنے اپنے ہاتھون کو سونے اور چاندی اور متاع بزرگ سے اور تحقیق
ملاقی ہوے ہین ہم تمسے اب حالانکہ تمھارے ساتھ ہمارا مال اور متاع اور جو کچھ ہمسے تمنے لوٹا ہی موجود ہی پس چھوڑ دیتے ہین ہم تمکو اس حال مین کہ
نہ مطالبہ کرینگے ہم تمسے اُن چیزون کا اور نہ جھگڑا کرینگے ہم تمسے اُنمین اور نہ خشم اور غصہ کرینگے ہم تمپر تمھارے گذرے ہوے کامون مین مگر اب چلے جاؤ تم
ہمارے ملک سے پس اگر انکار کروگے تم پھر جانے سے تو عزیمت سخت کرینگے ہم تمپر پس نیست کر دینگے ہم تمکو مثل کل کے دن گذرے اور نیست ہو گے
اور اگر میل کروگے تم بجانب صلح کے تو حکم کرینگے ہم دینے کا ہر مرد کو تمھارے لشکر سے ایکسو دینار اور ایک کپڑا اور تمھارے سردار ابو عبیدہ بن الجراح کے
واسطے ایکہزار دینار اور تمھارے خلیفہ کے واسطے دس ہزار دینار اس اقرار پر کہ قسم کھاؤ تم ہمسے اس امر کی کہ پھر و تم بجانب ہماری لڑائی کے
راوی نے بیان کیا ہی کہ باہان کبھی خواہش اور رغبت دلاتا تھا اور کبھی دھمکاتا اور ڈراتا تھا اور خالد بن الولید خاموش تھے اور کچھ
کلام نہین کرتے تھے پس جب فارغ ہوا باہان ارمنی کلام سے کہا خالد بن الولید نے کہ بادشاہ نے کلام کیا اور اچھا کلام کیا اور سنا ہمنے اُسکے
کلام کو اور ہم کلام کرتے ہین اور سنتے وہ ہمارے کلام کو پھر کہا خالد بن الولید نے کہ سب تعریف ثابت ہی واسطے اُس اللہ کے جسکے سوا کوئی معبود
نہین ہی پس جب سنا باہان نے یہ کلام بڑھایا اپنے ہاتھون کو آسمان کی طرف اور کہا کہ سچ ہی جو تمنے کہا اے عربی پس کہا خالد بن الولید نے کہ گواہی
دیتا ہون مین اس امر پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندے اور بھیجے ہوے اُسکے ہین بندے پسند کیے گئے ہین اور نبی اُسکے برگزیدہ ہین پس کہا باہان نے

کہ نہ قسم ہی خدا کی مین نہین جانتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہین یا نہین اور شاید ہون جیسا کہ تم کہتے ہو پس کہا خالد بن الولید نے
کہ پسند کیا مردونے اپنے دین کو پھر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ بزرگترین ساعتون کی وہ ہی جسمین اللہ تعالی کی اطاعت کیجاوے پس کہا
باہان نے اپنی قوم سے کہ یہ شخص مرد حکیم اور دانشمند اور عاقل ہی کلام حکمت کا کرتا ہی پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ تو نے
اپنی قوم سے کیا کہا پس آگاہ کیا اسنے اُنکو اپنی گفتگو سے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ اگر دی گئی ہی مجکو عقل پس اللہ تعالے کا
تعریف کیا گیا ہی اس باب مین اور ہمنے سُنا ہے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ما خلق اللہ تعالی شیئا احب الیہ من العقل لان
اللہ تعالی لما خلق العقل وصورہ وقدرہ قال لہ اقبل فاقبل ثم قال لہ ادبر فادبر فقال وعزتی وجلالی ما خلقت شیئا احب
الی منک بک تنال طاعتی وتدخل جنتی باہان نے کہا کہ جب تم مین ایسی عقل ہی تو کیون لائے تم اُن لوگون کو ساتھ اپنے خالد
بن الولید نے کہا کہ مین اُنکو اسواسطے لایا ہون کہ مشورہ کرون مین اُنسے باہان نے کہا کہ تم باوصف اپنی تیزی عقل اور اچھائی
اپنی راے اور ادراک کے محتاج مشورہ غیر کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو مشورے کا حکم
فرمایا ہی اور وہ سب زمین کے لوگون سے زیادہ عاقل تھے پس فرمایا اللہ تعالی نے اُنکو وشاورہم فی الامر اور فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ما ضاع امرء عرف قدرہ ولا ضاع مسلم قبل مشورۃ اخیہ اگر مین صاحب راے اور عقل ہون جیسا کہ یقین کرتا ہی تو
اور جیسا کہ سنا ہی تو نے پس تحقیق نہین بے نیاز ہون مین مشورہ دانشمند سے پس کہا باہان نے کہ تمھارے لشکر مین مثل تمھارے عاقل اور
ہوشیار کسقدر ہین خالد بن الولید نے کہا کہ ہمارے لشکر مین زیادہ ایکہزار مرد سے ہین کہ نہین بے نیاز ہون مین اُنکی راے اور مشورے سے باہان نے
کہا کہ ہم نہین جانتے تھے کہ تم مین ایسے لوگ ہین اور ہمنے تو یہی سُنا تھا کہ تم لوگ فرومایہ جاہل بے عقل ہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ اکثر ہم مین
ایسے ہی تھے یہانتک کہ بھیجا اللہ تعالی نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس ہدایت کی اللہ تعالی نے ہمکو راہ راست اور بتلایا
ہمارے تئین ہمارے راہون کو اور سمجھے ہم نیک کو بد سے اور ہدایت کو گمراہی سے پس کہا باہان نے کہ اے خالد تعجب مین ڈالا ہی مجکو تمھاری عقل
اور دانشمندی نے اور مین دوست رکھتا ہون اس امر کو کہ بھائی ہو جاؤن مین تمھارا پس ہو جاؤ تم بھائی میرے اور دوست میرے پس کہا خالد بن الولید نے
کہ بڑی خوشی کی بات ہی کہ اگر پورا کرے اللہ تعالی تیرے کلام کو اور ہو جاوے تو نیکبخت اور یکجا ہو جاوین ہم اور تم اور نہ جدا ہووین پس کہا باہان نے کہ یہ
کیونکر ہو سکتا ہی خالد بن الولید نے کہا کہ گواہی دے اور کہہ تو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا رسول اللہ الذی بشر بہ المسیح عیسی پس
جسوقت تو ایسا کریگا ہو جاویگا تو بھائی میرا اور مین بھائی تیرا اور ہو جاویگا تو دوست میرا اور مین دوست تیرا اور نہ جدا ہونگے ہم
مگر بسبب پیش آنے کسی نئی بات کے باہان نے کہا کہ جو تم مجھسے اپنے دین چھوڑ دینے اور تمھارے دین مین داخل ہونے کو چاہتے ہو
پس نہین ہی میرے لیے طرف اس امر کے کوئی راہ خالد بن الولید نے کہا کہ مجکو بھی تیرے بھائی بننے کی کوئی راہ نہین ہی جس حال مین کہ تو اپنے
دین پر ہی باہان نے کہا کہ مین دوست رکھتا ہون اس امر کو کہ اصلاح پر ہو جاوے کام ہمارے اور تمھارے بیچ مین خالد بن الولید نے کہا کہ جو اللہ تعالی
چاہیگا وہ ہوگا باہان نے کہا پس تحقیق مین چاہتا ہون کہ دور کرون مین خشم اور غصے کو اپنے اور تمھارے بیچ سے اور بات چیت کرون مین تمسے
اسطرح جیسے کہ بھائی بھائی سے کلام کرتا ہی پس جواب دو تم میرے اس کلام کا جسپر مین نے تمکو بلایا ہی کہ سنون مین کہ تم کیا کہتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ بعد اس

نزدیک تجھے نصیب ہو
پیچانی جاتی ہی طاعت
بری اور داخل کیجاتی
وہ بری جنت مین
تم مسلمانون سے کلام
نہین ہلاک ہوا وہ
اور تجھے پہچانا اپنے
اور نہین ہلاک ہوا وہ
مسلمان جسنے قبول کیا
مشورہ اپنے مسلمان
بھائی کا

گفتگو کے حال یہ ہے کہ تو جانتا ہی اِس امر کو کہ جو کیفیت تو نے اپنی قوم کی عزت اور مالداری کی اور غلبہ اُنکا دشمنون پر اور قرار پکڑنا ملکون مین
بیان کیا پس ہم جانتے اور آگاہ ہین اِس سے اور جو تو نے اپنی بخششون کا حال ہمارے ہمسایون عرب پر ذکر کیا وہ بھی ہم جانتے ہین و لیکن
نہین کیا تمنے یہ امر مگر واسطے باقی رکھنے اپنی نعمتون کے اور منظر نگاہ رکھنے اپنی جانون اور اولاد ون کے اور بڑھانے اپنے ملک اور عزت کے تاکہ زیادہ
ہو جاوے جماعت تمھاری اور ڈرین اُسکے دبدبے کو وہ لوگ جو تمھارے مقابلے کا قصد کرین اور جو تمنے ہماری محتاجگی اور اونٹ چرانے کا ذکر کیا سو
اکثر لوگ ہم مین سے اونٹ چراتے ہین اور جس شخص نے ہم مین سے اونٹ چرایا حاصل ہوئی اُسکو بزرگی اُس شخص پر جسنے نہین چرایا اور جو تو ہمکو محتاج
اور بدبخت کہتا ہی پس ہم ایسے ہی تھے اور یہ تحقیق اُتارا تھا اللہ تعالی نے ہمکو ایسی جگہہ مین جہان نہرین اور درخت اور کھیتی نہین ہی مگر تھوڑی اور تھے
ہم جاہلیت کے لوگ ایسے جاہل کہ نہین مالک تھا ہم مین کا کوئی شخص مگر اپنی تلوار اور گھوڑے اور اونٹون اور بکریون کا اور کھا جاتا تھا
زبردست ہم مین کا ضعیف کو اور نہین بے ڈر اور امن مین رہتے تھے بعض ہمارے بعض سے مگر چار مہینے حرام مین عبادت کرتے تھے
ہم سواے اللہ تعالی کے اُن بتون کی جو نہ سنتے تھے اور نہ نفع دیتے تھے اور ہم آپس مین منھ کے بھل پڑے رہتے تھے یہانتک کہ بھیجا اللہ تعالی
نے ہم مین نبی عربی کو کہ پہچانا ہمنے شرافت اور بزرگی اُنکی اور تھے وہ نبی پیشوا پرہیزگار ظاہر کیا اُنھون نے اسلام کو اپنی دعوت سے اور
لائے وہ ہمارے واسطے قرآن روشن اور ہدایت مضبوط کو اور دکھایا ہمکو راہ راست تمام کیا اللہ تعالی نے بسبب اُنکے انبیا کو پس
حکم کیا اُنھون نے ہمکو ساتھ عبادت پروردگار عالم کے کہ عبادت کرتے ہین ہم اُسکی اور نہین شریک گردانتے ہین ہم اُسکے ساتھ کسی چیز
کو اور نہین پرستش کرتے ہین ہم اُسکے سوا کسی بت کو اور نہین اختیار کرتے ہین ہم اُسکے سوا کسی مالک اور حاکم کو اور نہین سجدہ کرتے ہین
ہم چاند اور سورج کا اور نہ آگ اور صلیب کا اور نہ قربان کا اور نہین سجدہ کرتے ہین ہم مگر واسطے اللہ تعالی کے اور اقرار کرتے ہین
ہم ساتھ نبوت اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ ہدایت کیا اللہ تعالی نے ہمکو اُنکے سبب سے پس اطاعت کی ہمنے اُنکے حکم
کی پس منجملہ اُنکے احکام کے ہمکو ایک یہ ہی کہ جہاد کرین ہم اُس شخص کے ساتھ جو ہمارے دین کو نہ اختیار کرے اور جو ہم کہتے ہین وہ نہ
کہے ہی وہ شخص اُن لوگون سے جنھون نے نہین مانا اور ناسپاسی کی ساتھ اللہ تعالی کے اور مقرر کیا اُسکے ساتھ شریک کو حالانکہ بزرگ
اور برتر ہی پروردگار ہمارا اس سے لاتاخذہ سنۃ ولا نوم پس جس شخص نے غیبت کی ہماری ہو گیا وہ ہمارا بھائی اسلام مین اور جسنے
انکار کیا قبول کرنے اسلام سے پس جزیہ دینا بچاتا ہی اُسکے خون اور مال کو اور جسنے انکار کی جزیہ سے پس تلوار حکم ہی ہمارے اُسکے
بیچ مین یہانتک کہ جاری کرے اللہ تعالی حکم اپنا اور وہ بہترین حاکمون کا ہی اور ہم تمکو اِن باتون پر چھوڑتے ہین یا کہو تم لا الہ الا اللہ
وحدہ لاشریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ یا جزیہ دو ہر سال مین ہر مرد جوان کی طرف سے ایک دینار اور نہین ہی اُس شخص پر
جو نہین پہونچا ہی مرتبہ بلوغ کو اور نہ عورت پر نہ راہب جو بیٹھ رہا ہی اپنے صومعہ مین پس کہا باہان نے کہ آیا بعد کہنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کے کوئی اور بات بھی مجھپر لازم ہوگی خالد بن الولید نے کہا کہ بعد اسکے نماز پڑھو تم اور زکوۃ دو تم اور روزے رکھو رمضان کے مہینے مین
اور حج کرو بیت الحرام کا اور قتل کرو کافرون کو اور حکم کرو ساتھ احکام شریعت کے اور منع کرو منہیات شرعیہ سے اور آپس مین دوستی رکھو اللہ کے
کام مین اور دشمنی رکھو دشمنان خدا کے ساتھ پس اگر انکار کروگے تم اِس سے پس لڑائی ہوگی ہمارے اور تمھارے بیچ مین یہانتک کہ مالک اور

وارث کریگا اللہ تعالیٰ اپنی زمین کا جس شخص کو وہ چاہیگا اپنے بندون سے باہان نے کہا کہ جو تمکو منظور ہو کرو کہ ہم نہ پھرینگے اپنے دین سے
اور نہ جزیہ دینگے اور جو تم کہتے ہو کہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے یہ سچ کہتے ہو اسواسطے کہ وہ ہماری اور تمھاری نہ تھی بلکہ ہمارے اور تمھارے
سوا اور ون کی تھی پس لڑے ہم آپسمین اور مالک ہو گئے ہم زمین کے اور ہمارے تمھارے بیچ مین لڑائی ہوگی پس جسکو مقابلے کو اللہ کا
ہم لیکر پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہے خدا کی کہ تم ہمسے زیادہ خواہشمند لڑائی کے نہین ہو اور گویا مین دیکھتا ہون تمھارے لشکر کو کہ شکست
اٹھائی ہے اسنے اور مدد اور غلبہ ہمارے آگے ہے اور تو چلایا جاتا ہے خوار اور ذلیل ویران حالانکہ رسی تیری گردن مین ہے اور سامنے لایا گیا ہے تو امیر المومنین عمر
رضی اللہ عنہ کے پس مارینگے وہ تیری گردن کو پس جب سنا باہان نے کلام خالد بن الولید کا بہت سخت غضبناک ہوا وہ راوی نے بیان کیا ہے کہ
جب دیکھا حجاب و بطارقہ اور بطلیہ اور قیاصرہ نے باہان کے خشم اور غصے کو ارادہ کیا انھون نے خالد بن الولید کے مار ڈالنے کا لیکن وہ لوگ منتظر حکم
باہان کے تھے پس کہا باہان نے کہ ای خالد مین تمسے بات چیت کرتا تھا اور میرے دل مین تمھاری نسبت مہربانی تھی اور اب ہو گیا اسکی جگہ پر خشم
اور غصہ پس قسم ہے حق مسیح کی کہ سامنے بلاؤنگا مین تمھارے پانچون اصحاب قیدی کو اور گردنین مارونگا انکی پس کہا خالد بن الولید نے کہ سن
تو جو مین تجھسے کہتا ہون کہ مار ڈالنا تو ان پانچون کی خواہش اور تمنا ہے اور ہم بھی مثل انکے ہین پس قسم ہے حق صاحب عالی مقبول کی اور
دعوت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امارت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ اگر مار ڈالیگا تو انکو تو مار ڈالونگا مین تجھکو اپنی اس تلوار سے اور مار ڈالیگا ہر
شخص میرے ساتھیون سے ایک ایک کو تیرے ساتھیون سے پھر جلد اٹھ کھڑے ہوئے خالد بن الولید اور کھینچ لیا انھون نے اپنی تلوار کو میان سے
اور انکے ساتھیون نے بھی ایسا ہی کیا اور وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا رسول اللہ راوی نے بسلسلہ
راویون کے بیان کیا ہے رافع بن انس سے کہا رافع مازن نے کہ تھا مین ہمراہ خالد بن الولید کے باہان کے خیمے مین اور نکال لیا تھا ہمنے
اپنی تلوارون کو اور قصد کیا تھا ہمنے قوم کا اور نہ تھی ہماری آنکھون مین رومیون سے کوئی چیز اور یقین کی تھی ہمنے کہ حشر ہمارا اسی جگہ
ہوگا پھر جب دیکھا باہان نے حال خالد بن الولید کا اور ہمارا اور ظاہر ہوئی موت ہمارے تلوارون کی تیزی سے پس پکار کر کہا باہان نے
کہ ای خالد توقف کرو مہلت نہ کرو کہ جلدی مین ہلاک ہو جاوگے تم اسواسطے کہ مین جانتا ہون کہ تمنے یہ کام نہین کیا ہے مگر اس وجہ سے کہ
تم ایلچی ہو اور ایلچی نہین مار ڈالا جاتا ہے اور یہ باتین مین نے کہین وہ اسواسطے کہین کہ آزمایش کرون مین تمھاری اور دیکھون اور دریافت کرون
مین کہ تمھاری کیا رائے ہے اور اب مین تمسے مواخذہ نہین کرتا ہون پس پلٹ جاؤ تم اپنے لشکر کو اور قصد اور طیاری لڑائی کی کرو اور دیگا اللہ
تعالیٰ مدد اور غلبہ جس شخص کو چاہیگا پس جب سنا خالد بن الولید نے یہ کلام باہان کا میان مین کیا تلوار کو اور کہا کہ ای باہان تو قیدیون کے
ساتھ تو کیا ارادہ رکھتا ہے باہان نے کہا کہ مین چھوڑ دونگا انکو بنظر بخشش کے تمھارے حال پر اور چھوڑ دونگا انکی راہ کو تاکہ ہو وین وہ مددگار
تمھارے اور نہ عاجز ہو وین مسلمان لڑائی مین کل کے روز پس خوش ہوے خالد بن الولید اس کلام سے اور حکم کیا باہان نے چھوڑ دینے اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس چھوڑ دیے گئے وہ قید سے اور ارادہ کیا خالد بن الولید نے روانگی کا پس کہا باہان نے کہ ای خالد مین دوست
رکھتا تھا صلح ہو جانے کو اپنے اور تمھارے بیچ مین اور مین سوال کرتا ہون ایک حاجت کا خالد بن الولید نے کہا کہ سوال کر تو جس چیز سے کہ تو چاہتا ہے
باہان نے کہا کہ تمھارے اس سرخ قبہ نے عجب اچنبا ڈالا ہے مجھکو اور مین چاہتا ہون کہ تم میرے تئین ہبہ کر دو اسکو اور دیکھو تم میرے لشکر مین جو چیز کہ تمکو

ف
ذکر رہائی پانے پانچون مسلمانون کا قید سے ۱۲

اچھی معلوم ہو وہ مین تجکو دیدون خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی ہر آئینہ خوش کیا تو نے مجکو جبکہ بتا تو نے میری ملکیت کی چیز کو پس یہ سبب ہی
مجکو اور جو تو نے اپنے لشکر کی چیز دان کو کہا ہی پس مجکو اُسکی کچھ حاجت نہین ہی باہان نے کہا کہ تم اللہ والے لوگ ہو ہر آئینہ بخشش کی تمنے اور
نیکی کی تمنے خالد بن الولید نے کہا کہ بتحقیق تو نے ہمپر احسان اور نیکی کیا جو ہمارے ساتھیون کو قید سے چھوڑ دیا پھر پلٹے خالد بن الولید
باہان کے پاس سے اور ساتھی اُنکے گرد اُنکے تھے اور آگے لایا گیا گھوڑا اُنکا پس سوار ہوے وہ اور سوار ہوے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور
حکم کیا باہان نے اپنے حجاب اور ہمراہیون کو کہ جاوین وہ مسلمانون کے ساتھ اُس جگہ تک جو اُنکے قبضے مین ہی پس ایسا ہی کیا قوم نے اور پہونچے خالد
بن الولید اور ہمراہی اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور خوش ہوے مسلمان اُنکی پانے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و
سلم سے اور بیان کیا خالد رضی بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے تمام سرگذشت کو پھر کہا خالد رضی بن الولید نے کہ قسم ہی حق محمد صاحب منبر اور روضہ شریف کی
کہ نہین چھوڑا باہان نے ہمارے ساتھیون کو مگر بخوف ہماری تلوارون کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ باہان مرد حکیم اور دانشمند ہی مگر شیطان
اُسکی عقل پر غالب ہو گیا ہی پس کس قرارداد پر تم اُنسے جدا ہوے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ ہمارے اُنکے لڑائی پر قرارداد ہوئی ہی اور دیگا مدد اور
غلبہ اللہ تعالی جسکو چاہیگا پس جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال سنا کہا گیا یہ سب لوگون کو مسلمانون سے اور کھڑے ہوے اُنکے
بیچ مین دران حالیکہ وہ خطبہ پڑھنے والے تھے پس حمد و ثنا بیان کی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اور درود بھیجا
اُنپر اور آگاہ کیا مسلمانون کو اس امر سے کہ کل صبح کو دشمن کا ارادہ لڑائی کا ہی اُنسے اور حکم کیا اُنکو واسطے درستی ساز اور سامان لڑائی کے اور کہا
کہ بھروسا اور اعتماد کرو تم اللہ تعالی پر پس درست کیا مسلمانون نے سامان اپنا اور شہسوار مسلمانون کے آمادہ کرتے تھے بعض اُنمین کے بعض کو اور
آئے خالد بن الولید اپنے ساتھیون پاس اور وہ لوگ لشکر زحف کے تھے اور کہا اُنسے کہ جان لو تم اس بات کو کہ ان کافرون کے خیبر مددی ہی اللہ تعالے
نے تمکو بہت جگہون مین ملیجا کی ہی جماعت اپنے ملکون کی اور مین گیا تھا اُنکے بیچ مین اور دیکھا مین نے کہ وہ کثرت مین مثل چیونٹیون کے ہین اور وہ ایسے
لوگ ہین مگر نہ دل رکھتے ہین نہ کوئی اُنکا مددگار ہی اور یہی لڑائی ہی ہمارے اُنکے بیچ مین سو واسطے کہ اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی ذلک

بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولی لھم اور قرار پائی ہی لڑائی کل کی صبح پر اور تم جوانمردی اور شدت کے لوگ ہو
پس کیا رائے ہی تمہاری رحمت کرے اللہ تمپر پس کہا خالد بن الولید کے ہمراہیون نے کہ لڑائی تو ہماری خواہش اور تمنا ہی اور برابر صبر کرینگے
ہم اُنکے مقابلے مین لڑائی اور شدت اور نیزہ اور تلوار پر یہانتک کہ حکم کریگا اللہ تعالی ہمارے اُنکے بیچ مین اور وہ بہترین حاکمون کا ہی
پس خوش ہوے خالد رضی بن الولید اُنکے کلام سے اور کہا اُنسے کہ درست کرو تم اپنے آلات لڑائی کو پس نہین یہ رات گذرانی کسی نے مگر یہ کہ
وہ مسلح تھا اور رات کاٹی خوشی سے واسطے جہاد کے پس جب صبح ہوئی اذان کہی موذنون نے اور وضو کیا مسلمانون نے اور نماز پڑھائی
اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور سوار ہوے مسلمان اپنے گھوڑون پر واسطے لڑائی کے اور آراستہ کیا اپنی صفون کو پس ہو گئین صفین
کہ نہین دیکھتی تھی ہر صف اپنی پچھلی کو اور آئے خالد رضی بن الولید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ اے سردار کیا حکم دیتے ہو تم ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہا کہ مقرر کرو تم معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو میمنہ مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ وہ اسکے لائق ہین پس کہا کہ اے معاذ جاؤ تم میمنہ پر پس گئے معاذ بجانب
میمنہ کے اور ٹھہرے وہان ساتھ نشان کے پس کہا خالد رضی بن الولید نے کہ اے سردار کسکو مقرر کرو گے تم میسرہ پر اُنھون نے کہا کہ کنانہ بن اشیم کو

پس روانہ ہوئے کنانہ جیسا کہ حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کنانہ کی شجاعت کا حال یہ تھا کہ وہ آتے تھے قبائل عرب کے پاس جو انکے دشمن تھے پس پکارتے اور ڈانٹتے تھے انکو اور جدائی اپنے نام کی بیان کرتے تھے پس نکلتے اور آتے تھے انکی طرف لوگ نیزے اور گھوڑوں پر پس انسے لڑتے تھے پس اگر قیمتمند ہوتے تھے اینر تو عین انکا مطلب تھا اور اگر دیکھتے تھے انکی طرف سے غلبے اور حملے کو اور دشوار ہوتا تھا انپر کام ان لوگوں کا اترتے تھے اپنے گھوڑے سے اور دوڑتے تھے انکے سامنے ہوکر پس نہین پاتے تھے وہ لوگ انسے مگر گرد کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب مقرر کیا انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے میسرہ پر جاکر ٹھہرے وہ میسرہ مین اور متوجہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بجانب خالد بن الولید کے اور کہا انسے کہ ای ابا سلیمان سردار مقرر کیا مین نے تمکو لشکر پر پس سردار مقرر کرو تم پیدل لوگوں پر جسکو چاہو تم خالد بن الولید نے کہا کہ قریب تر ہے کہ سپرد کرونگا مین انکے کام کو ایسے شخص کے کہ نہ لائے جاوینگے مسلمان انکے آگے سے پس پکارا خالد بن الولید نے ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص کو اور کہا انسے کہ حاکم مقرر کیا ہے تمکو سردار نے پیدل لوگوں پر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اترو اے ہاشم اور ہو تم انکے ساتھ آگاہ ہو کہ مین اس جگہ تمھاری موافقت کرنے والا ہوں راوی نے بیان کیا ہے کہ جب مرتب و آراستہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں کی صفوں کو کہا خالد بن الولید نے کہ اے سردار کہلا بھیجو تم اب سرداران ماتک نشانوں کے پاس کہ سنین وہ میری بات کو پس بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے ضحاک بن قیس کو اور کہا انسے کہ اے بیٹے قیس کے جاؤ تم اصحاب الرایات کے پاس اور کہو انسے کہ ابو عبیدہ تمکو حکم دیتے ہین کہ سنو اور اطاعت کرو تم واسطے خالد بن الولید کے پس ایسا ہی کیا ضحاک نے اور گھومے وہ سب اصحاب الرایات پر یہانتک کہ آئے معاذ بن جبل کے پاس اور ابلاغ حکم کیا پس کہا معاذ بن جبل نے کہ بخوشی اور اطاعت یہ حکم منظور ہے پھر آئے معاذ اپنے ہمراہی لوگوں کے پاس اور کہا انسے کہ آگاہ ہو تم کہ مامور کیے گئے ہو تم ساتھ اطاعت مرد مبارک پیشانی اور مبارک صورت کے پس جو حکم وہ دیوین انکے خلاف نہ کرنا تم کہ وہ سوائے بہتری مسلمانوں کے اور کچھ نہین چاہتے ہین پس جب وصیت کر چکے ضحاک بن قیس اصحاب الرایات کو ساتھ قول ابو عبیدہ بن الجراح اور تابعداری خالد بن الولید کے پھرتے تھے خالد بن الولید درمیان صفوں کے اور ٹھہرتے تھے نزدیک نشانوں کے اور کہتے تھے کہ اے مسلمانوں بتحقیق صبر کرنا ارادہ اور قصد ہے اور ڈرنا اور بد دلی کرنا عاجزی ہے اور جانو تم اس بات کو کہ صبر کرنے والے غالب ہوتے ہین اور ڈرنا اور نامردی دونوں سبب خواری کے ہین پس جسنے صبر کیا اللہ تعالی اسکو مدد اور غلبہ دیتا ہے اسکے دشمن پر اسواسطے کہ اللہ تعالی اسکے ساتھ ہے پس جسنے صبر کیا تلواروں کی تیزی پر پس جب آویگا وہ اللہ تعالی کے پاس بزرگ کریگا اللہ تعالی اسکی جگہ کو اور مشکور ہوگی سعی اسکی واللہ یحب الشاکرین راوی نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح خالد بن الولید ہر صاحب نشان سے یہی کلام کرتے تھے تا اینکہ گذرے ساتھ جماعت لوگوں کے پھر خالد بن الولید نے یکجا کیا اپنے پاس گروہ مسلمانوں کو اہل شدت اور صبر سے اور جو شخص موجود ہوا تھا انکے ساتھ لشکر زحف مین پس تقسیم کیا انکو چار ٹکڑوں پر پس مقرر کیا ایک حصے پر قیس بن ہبیرۃ المرادی کو اور کہا انسے کہ تم شہسوار عرب کے ہو پس ہو تم اس گروہ پر اور جیسا مین کروں ویسا ہی تم بھی کرو اور مقرر کیا دوسرے حصے پر میسرہ بن مسروق العبسی کو اور اسی طرح کی وصیت انکو بھی کی اور بلایا عامر بن الطفیل کو اور اسی طرح انسے بھی وصیت کی اور مقرر کیا انکو تیسرے ٹکڑے پر اور ٹھہرے خود خالد بن الولید مع لشکر زحف اور باقی لشکر کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ نہین بلند ہوا تھا آفتاب مگر یہ کہ خالد بن الولید فراغت پا چکے تھے ترتیب لشکر سے اور باہان ارمنی کا یہ حال تھا

کہ اُسنے حکم کیا رومیون کو ساتھ کرنے زینت اور درستی سامان لڑائی کے پس ایسا ہی کیا اُنھون نے مگر یہ کہ مسلمان زیادہ جلدی کرنے والے
تھے ترتیب لشکر اور درستی سامان جنگ مین راوی نے بیان کیا ہے کہ چلا لشکر رومیون کا بجانب لشکر مسلمانون کے اور دیکھا باہان اور
اُسکی قوم نے مسلمانون کو اور اُنکی آراستگی صفون کو کہ گویا چڑیان اُنپر سایہ کیے ہین اور صفین ملی ہوئی ہین اور نیزے بلند ہین پس در آیا
اُنکے دلون مین خوف اور ہیبت پھر آراستہ کیا باہان نے اپنے لشکر کو اور مقرر کیا اُسنے عرب کو قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے آگے
صفون کے اور آگے کیا اُسنے اپنی صلیب کو اور وہ صلیب کھری چاندی کی تھی بوزن پانچ رطل کے اور سونے کا کام اُسمین تھا اور اُسکے چارون
گوشون پر جواہر چمکتے تھے اور روشن تھے مثل ستارون کے راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ صفین جنکو باہان نے آراستہ اور مرتب کیا تھا بیس
صفین تھین کہ ایک صف اُنمین کی مثل لشکر مسلمانون کے تھی اور ظاہر کیا باہان نے اپنے تئین صفون مین اور قسیس اور راہب عونی دیتے
تھے اُنکو اور پڑھتے تھے وہ انجیل کو اور بہت بنایا تھا باہان نے اپنے لشکر مین نشان اور علمون کو پس جب برابر اور پوری ہو گئین صفین اُنکی نکلا
بطریق بطارقہ روم سے بھاری ڈیل ڈول کا جو سنہری زرہ پہنے تھا اور اُسکی گردن مین صلیب جڑاؤ سونے اور جواہرات کی تھی اور اُسکی سواری
مین سبزہ گھوڑا تھا اور وہ بطریق مرتبے والے رومیون سے تھا جو بادشاہ کے تخت کے پاس کھڑا ہوتا تھا پس جب نکلا وہ لشکر سے مقابلے کو
تو تلاش کرتا تھا ساتھ کلام رومی کے اپنی آواز سے مثل گرجنے بادل کے پس جانا مسلمانون نے کہ وہ طلب کرتا ہے لڑنے والے کو پس توقف کیا
مسلمانون نے نکلنے سے پس چلا کر کہا خالد بن الولید نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ یہ گبر بلاتا ہے تمکو واسطے اپنی لڑائی کے اور تم بیٹھے ہو
پس اگر تم لوگ نہ نکلو گے اُسکی طرف تو مین خود نکلونگا اور ارادہ کیا خالد بن الولید نے اُسکے مقابلے مین نکلنے کا کہ دفعتہ نکلا ایک سوار مسلمانون سے ایک
بڑے بزدون سبزہ رنگ پر اور وہ زرہ وغیرہ سامان سے اچھا اور پورا تھا اور قصد کیا اُسنے بجانب بطریق کے پس نہین تھا کوئی شخص خالد بن الولید کے
ہمراہیون سے کہ پہچانتا ہو اُس سوار کو پس کہا خالد بن الولید نے اپنے غلام ہمام سے کہ جا تو اُس سوار کی طرف اور دیکھ کہ وہ کون شخص ہے مسلمانون
اور کس گروہ عرب سے ہی پس گئے ہمام اور آواز دی اُس سوار کو دران حالیکہ ارادہ کیا تھا سوار نے نزدیک ہو جانے کا بطریق سے اور کہا ہمام نے
کہ اے مرد تم کون شخص ہو پس کہا اُس سوار نے کہ مین روماس حاکم بصری کا ہون پس پھر آئے ہمام اور آگاہ کیا خالد بن الولید کو اُسکے حال سے پس
جب جانا خالد بن الولید نے اس امر کو دعا کی اور کہا اللّٰھم بارک فیہ وزدنی نیتہ پس جب گئے روماس سامنے گبر کے کلام کیا اُس سے زبان رومی
مین پس پہچانا اُنکو رومی نے اور کہا کہ اے روماس کیونکر چھوڑ دیا تمنے اپنے دین کو اور میل کیا تمنے اس قوم کی طرف روماس نے کہا کہ یہ دین
جسمین داخل ہوا ہون مین ایسا دین بزرگ ہے کہ جو شخص داخل ہوا اُسمین ہو گیا نیکبخت اور جسنے مخالفت کی اُسکی پس بتحقیق گمراہ ہوا وہ
پھر حملہ کیا روماس نے گبر پر اور حملہ کیا گبر نے اُنپر اور لڑے دونو آپس مین ایک گھڑی یہانتک کہ تعجب کیا دونون لشکرون نے اُن دونون کی لڑائی سے
پس غافل پایا گبر نے روماس کو پس مارا اُسنے ایک وار سخت کہ بہنے لگا خون اُنکا اور محسوس کی اُنہون نے ضرب کی روماس پس پھرے وہ بجانب
مسلمانون کے اور پیچھا کیا اُنکا گبر نے بطلب اُنکے اسلحہ پر کہ نہین کمی کی اُنکی طلب سے اور قریب تھا کہ در آوے اُنپر پس للکارا اُسکو مسلمانون نے ہر طرف سے پس
مضبوط ہو گیا دل روماس کا مسلمانون کی آواز دینے سے اور ڈر گیا گبر اُنکے للکارنے سے پس باز رہا وہ اور کمی کی اُسنے روماس کی طلب سے اور داخل ہوئے
روماس مسلمانون کے لشکر مین اور خون اُنکے زخم پر روان تھا پس لیا اُنکو ایک جماعت نے مسلمانون سے اور باندھا اُنکے زخم کو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کام پر

ف: زرزدان درمیان میں / ساتھ سوار ایک بطریق کے ہوویں / کے تھا جس سے گھوڑا / سکست اٹھا دوبارہ

اور وعدہ کیا اُسنے اللہ تعالیٰ کی بخشش کا اور مبارکباد دی اُنکو ساتھ سلامتی کے اور جب پھرے رومائس شکست اُٹھا کر غرور کیا گبر نے اپنے دل مین اور
ظاہر کیا اُسنے اپنی دشمنی کو اور تلاش کیا اپنے کلام مین اور طلب کیا لڑنے والے کو پس ارادہ کیا میسرہ بن مسروق العبسی نے اُسکے مقابلے مین نکلنے کا
پس کہا خالد بن الولید رضہ نے کہ ای میسرہ رضہ تمہارا ٹھہرنا تمہاری جگہ پر دوست تر ہی مجکو تمہارے نکلنے سے اس گبر کی طرف اور تم شیخ بوڑھے ہو
اور یہ گبر شریر اور بھاری ڈیل ڈول کا ہی اور جوان بہادر ہی اور مین نہین دوست رکھتا ہون تمہارے جانے کو اُسکی طرف اور نہین برابری کر سکتا ہی
بوڑھا آدمی جوان اور مضبوط کی خصوصاً یہ کہ ایک بال مسلمانونکا دوست تر ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب اہل شرک سے پس پھر گئے میسرہ رضہ اپنی جگہ پر ارادہ
کیا مقابلے کو نکلنے کا عامر بن طفیل رضہ نے پس کہا خالد بن الولید نے کہ تم کم سن ہو اور مین ڈرتا ہون کہ تم برابری کر سکو گے پس کہا عامر بن طفیل نے کہ ای امیر
برباد کر دیا تمنے معاملہ اس گبر رومی بدکار کا اور داخل کر دیا تمنے مسلمانونکے دلون مین اُسکی طرف سے خوف کو پس کہا خالد بن الولید رضہ نے کہ سنو اور پرانے ہوئے
پہچانتے ہین اپنے مثل کو لڑائی مین اور اُسکی شجاعت اور شدت ظاہر ہی اور تم اُسکی برابری نہین کر سکتے ہو اسواسطے کہ نہین نکالا وہ سپاہ اپنے
ساتھیونکے اور ظاہر کیا اُسنے اپنی شجاعت کو مگر اس وجہ سے کہ وہ فرد ہی شجاعت مین اپنی قوم مین پس ٹھہرو تم اپنی جگہ پر پس ٹھہرے عامر رضہ بن
طفیل اپنے ساتھیون مین اور نہین مخالفت کی خالد بن الولید کے حکم سے راوی نے بیان کیا ہی کہ گبر طلب کرتا تھا مقابلہ کرنے والے اور لڑائی
کو پس آئے خالد بن الولید رضہ کے پاس حرث بن عبداللہ ازدی رضہ اور کہا اُنسے کہ مین چاہتا ہون اُسکے مقابلے کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہی
مجکو اپنی جانکی کہ تم مین دلیری اور قوت سخت ہی اور نہین جانتا ہون مین تمکو مرد چالاک پس اگر تمکو منظور ہو تو اللہ کا نام لیکر اُسکے مقابلے مین
نکلو پس درست کیا ازدی نے سامان لڑائی کا اور قصد کیا مقابلے مین نکلنے کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ ٹھہرو تم اپنی روش نرم
پر ای بیٹے عبداللہ کے یہان تک کہ سوال کرون مین تمسے اُنھون نے کہا کہ پوچھو تم ای اباسلیمان خالد بن الولید نے کہا کہ آیا پیشتر اُسکے مقابلہ کیا ہی
تمنے کسی سے حرب مین اُنھون نے کہا نہین خالد بن الولید نے کہا نہ نکلو تم اُسکے مقابلے کے واسطے کہ اُسنے غرور کیا نکلنے مین اور یہ سو تجربہ کار
لڑائی کا ہی اور آزمائش کی ہی مین نے اُسکی اور پہچانا ہی مین نے اُسکی بازگشت کو لڑائی مین اور نہین دوست رکھتا ہون کسی کے نکلنے کو اُسکے مقابلے
مین مگر جو شخص کہ مثل اُسکے ہو پس اشارہ کرتے تھے خالد بن الولید رضہ اُس گبر کی طرف اور کہتے تھے یہ اور دیکھتے تھے قیس بن ہبیرۃ المرادی رضہ کی طرف
پس کہا قیس رضہ نے کہ ای اباسلیمان مین جانتا ہون کہ تم پیش آتے ہو ساتھ میرے اور میرے نکلنے کو مراد لیتے ہو مین جاؤن اُسکے مقابلے کو پس کہا خالد بن
الولید نے کہ جاؤ تم اللہ غالب اور بزرگ کا نام لیکر کہ بہ تحقیق تم مثل اُسکے ہو اور اللہ تعالیٰ تمہاری اعانت کریگا اُسپر پس نکلے قیس بن ہبیرہ
رحمہ اللہ اور روان کیا اُنھون نے اپنے گھوڑے کو سیاران مین یہان تک کہ نرم اور ملائم کر دیا اُسکی طبیعت کو اور توڑ دیا اُسکی تیزی کو پس آگے بڑھایا
اُسکو بجانب البطریق کے اور وہ کہتے تھے بسم اللہ وعلی برکۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نزدیک ہو وہ بطریق سے پس جب دیکھا گبر نے اُنکے کا سونکا جانا
اُسنے کہ وہ شہسوار سخت ہین شہسواران مسلمین سے پس جلدی بڑھا وہ اُنکی طرف اور ارادہ کیا اُنکی جانب کو اور نیزہ بازی و شمشیر زنی کیا دونون
اُسمین پس وہ ٹوٹے اُسکی طرف قیس بن ہبیرہ رضہ اور مارا ایک وار تلوار کا اُسکے سر پر پس لیا اُسکو گبر نے اپنی ڈھال پر پس پھاڑ ڈالا قیس بن ہبیرہ رضہ کی
تلوار نے سپر کو اور پہونچی خود پر اور پیوست ہوگئی اُسمین اور قصد کیا قیس رضہ نے تلوار کے نکالنے کا پس نہ نکال سکے وہ تلوار ماری گبر
اُنکی شانہ گبر پر پس قائم ہوا وہ ازالہ اُنکا اور ملاقی ہوئے وہ دونون بعد دونون وار کے پس آ پڑا گبر اُنپر بارادہ قید کر لینے کے اور تھا وہ بہت سخت

اور قیس ؓ بسبب عبادت شب بیداری اور روزہ وغیرہ کے دبلے تپلے جسم کے تھے پس جب دیکھا قیس نے طرف گبر کے کہ غالب ہوگیا وہ گبر جدا ہوگئے وہ اُسکے
ہاتھ سے اور دور ہوگئے اُس سے اور دیکھتے تھے اُسکو گوشہ چشم سے بطور غصہ کے اور سوچتے تھے اُسکے لیے مکر اور فریب کو مگر یہ کہ تلوار اُنکی نکل گئی تھی اُنکے
ہاتھ سے پس پھیری باگ اپنے گھوڑے کی بارادہ ملنے کے مسلمانون مین تاکہ لیوین وہ کسی کی تلوار کو اور پھرین طرف لڑائی کے اور بتحقیق مایوس ہوگئے
تھے وہ اپنی جان سے پس جب پھیرا باگ کو دران حالیکہ وہ پلٹنے والے تھے شور کیا گبر نے اُنکے پیچھے اور دوڑا اُنکی طلب مین پس کمی کی قیس ؓ بن ہبیرہ نے
پلٹنے مین اور کہا اپنے دل مین کہ ای نفس مطلب تیرا موت ہے اور تو بھاگتا ہے پھر تو بجانب گبر کے پس پکار کر کہا اُنسے خالد بن الولید نے کہ ای
قیس ؓ مین واسطہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تمکو دیتا ہون کہ پھر آؤ تم اور چھوڑ دو تم اُسکے کام کو میرے لیے اور یہ اسواسطے تھا کہ خالد ؓ
بن الولید نے دیکھا تھا جسمین تعب کو پس کہا قیس ؓ نے کہ ای خالد تمنے بڑی قسم دلائی مجکو لیکن اگر پھر آؤنگا مین تمھارے پاس آیا بڑھا دو گے
تم میرے وقت مقرر مین خالد بن الولید نے کہا کہ نہین قیس ؓ نے کہا پس نہ اختیار کرونگا مین قرار کو ورنہ ہونگا مین اصحاب نار سے بلکہ صبر
کرونگا مین اور پہونچونگا مین مرتبہ بخشش کو اللہ تعالی کی طرف سے اور پھرے وہ اپنے نزدیکی کی طرف اور اُنکے ہاتھ مین تلوار نہ تھی پاکر نکال لیا
تھا اُنھون نے خنجر کو جو اُنکی کمر مین تھا پس دیکھا خالد بن الولید نے قیس ؓ بن ہبیرہ کو اس حال سے کہ اُنکے ہاتھ مین تلوار نہین ہے پس کہا
خالد بن الولید نے کہ کون شخص لیگا اس تلوار کو اور پہونچاویگا قیس ؓ بن ہبیرہ تک بامید حصول ثواب خدائے غالب اور بزرگ کے
پس کہا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے کہ ای ابا سلیمان مین اس کام کو کرونگا پس کہا خالد ؓ بن الولید نے کہ یہ کام تمھین سے
ہوگا ای بیٹے صدیق کے پھر نکال لیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کو میان سے اور جا ملے وہ قیس ؓ بن ہبیرہ سے بارادہ پہونچا دینے
تلوار کے پس جب دیکھا رومیون نے بجانب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اور اُنکے ملنے کے قیس ؓ بن ہبیرہ سے گمان کیا اُنھون نے کہ وہ بارادہ
اعانت قیس ؓ بن ہبیرہ کے اُس طریق پر آئے ہین پس نکالا رومیون سے ایک دوسرا طریق اور آیا وہ اپنے ساتھی کے پاس اور ٹھہرا اُسکے ساتھ
اور دے دیا تلوار کو عبدالرحمن نے قیس بن ہبیرہ کو اور ٹھہرے وہ اُنکے پاس اور نہ پھرے وہ جسوقت کہ دیکھا اُنھون نے دو کو اور وہ گبر نکلنے والا
لشکر رومیون سے کچھ بڑی باتین کرتا تھا کہ مسلمان کچھ بھی اُس کلام سے واقف نہین ہوے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ خرابی ہو تجکو
کیا بات کہتا ہے تو کہ ہم نہین سمجھے ہین تیرے کلام کو پس نکلا اُنکی طرف ایک مترجم رومیون سے اور کہا اُسنے ای گروہ عرب کے آیا یقین کہا تھا
یہ کہ ہم لوگ صاحب انصاف اور حق ہین عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہان ہم ایسے ہی ہین قسم ہے خدا کی ترجمان نے کہا پس نہین دیکھا
ہمنے تمھارے انصاف سے کچھ بھی دران حالیکہ نکلتے ہو تم دو سوار ایک سوار کی طرف عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین اسواسطے نکلا
ہون کہ دے دون مین اپنے ساتھی کو تلوار اور پلٹ جاؤن اور اگر نکلا مین تمسے ایک سو مرد ہم مین سے ایک شخص کے مقابلہ مین تو آہرنہ بڑا
اور شور ہوگا ہم پر اور آگاہ ہو کہ تم تین شخص ہو اور مین اکیلا ہون اور مین تمھارے واسطے کافی اور شامل ہون پس آگاہ کیا مترجم نے اپنے ساتھی
کو پس تعجب کیا اُسنے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے کلام سے اور دیکھتے تھے وہ دونون گوشہ چشم سے براہ تکبر اور غضب کے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ
عنہ نے کہ درخواست کرتا ہون مین تمسے بواسطہ اللہ تعالی کے ای قیس کہ تمنے مشقت اُٹھائی ہے پس ٹھہر جاؤ تم تاکہ ایک ساعت آرام حاصل کر لو اور
دیکھو تم اس امر کو جو مجھسے ہوگا پھر حملہ کیا عبدالرحمن ؓ نے اُس شخص پر جس سے گفتگو کرتے تھے پس نیزہ مارا اُنھون نے اُسکے سینے مین کہ جا نکلا اُسکی

پشت سے پس گر پڑا وہ زمین پر اور دیکھا دونون گبرون نے اپنے ساتھی کو زمین پر گرنے والا پس حملہ کیا ان دونون نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پر
پس قصد کیا عبدالرحمن کی طرف قیس رض نے بارادۂ اعانت کے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ ای قیس سوال کرتا ہون مین تم سے بواسطہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بحق ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یہ کہ چھوڑ دو تم مجکو کہ آگ مین ڈالونگا مین ان دونون کو پس اگر مارا گیا مین تو پس
تم شریک ہیے ثواب جہاد مین اور کہدینا عائشہ رضی اللہ عنہا کو میری طرف سے سلام پس پیچھے ہٹے انکے پاس سے قیس رض اور تعجب کیا انکے کام سے
اور حملہ کیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے ایک پر ان دونون گبرون سے اور نیزہ مارا اسکے پس پھنس گئی نوک انکے نیزے کی گبر کی زرہ مین پس چھوڑ دیا
عبدالرحمن نے نیزے کو اپنے ہاتھ سے اور نکالا میان سے اپنی تلوار کو اور مارا گبر کے ایسا ایک کہ دو ٹکڑے کر دیا اسکو اور دیکھا دوسرے
گبر نے بجانب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اور انکی جرات کے پس متحیر اور متعجب ہوا وہ انکے کامون سے اور دیکھا قیس رضی اللہ عنہ نے اس بطریق
کی طرف کہ وہ متحیر اور مبہوت تھا پس ظاہر ہوئی اسمین غفلت پس کہا انسے عبدالرحمن رض نے کہ ای قیس کیا باعث تمہارے توقف کا ہی پس حملہ کیا
قیس رضی اللہ عنہ نے اس بطریق پر اور مارا اسکے ایسا ایک تلوار کا کہ توڑ دیا سر اسکا اور گر پڑا وہ زمین پر بیہوش ہوکر اور جلدی بھیجا
اللہ تعالی نے اسکی روح کو آگ کی طرف پس جب دیکھا رومیون نے حال اپنے ان ساتھیون کا کہا بعض نے انمین سے بعض سے کہ بتحقیق
یہ گروہ مگر شیطان واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ آگاہ کیا گیا بابان انکے کامون سے پس کہا اسنے ابھی قوم ہے کہ بادشاہ بہت
جاننے والا حال اس قوم کا ہی قسم ہے حق مسیح کی مین جانتا ہون کہ تم مین کوئی ایسی بات ہی جسکے سبب سے غالب ہو گئے ہین یہ قوم پس
اگر نہ پیس ڈالو گے تم انکو اپنی کثرت سے پس کوئی شخص نہ کھڑا ہوگا تمہارے واسطے انکے مقابلے مین پھر آیا بابان کے پاس ایک بطریق اور
سرگوشی کی اس سے پس کہا اسنے کہ ای بادشاہ قوم مسلمان بیشک غالب ہو گئے ہین ہم پر اسواسطے کہ مین نے رات کو خواب مین دیکھا ہے گویا
کچھ لوگ اترے ہین آسمان سے طرف زمین کے اور وہ سبز اور ابلق گھوڑون پر سوار ہین اور لوہے کے ہتھیارون سے مسلح ہین اور مدد کی
انھون نے ان عرب کو اور ہم لوگ انکے سامنے کھڑے ہین اس حال مین کہ نہین نکلتا ہی کوئی شخص ہمارے لشکر سے مگر پکڑ کر مار ڈالتے ہین وہ اسکو
یہان تک کہ ہمارے بہتون کے ساتھ ایسا ہی کیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ٹوٹ گیا اس بطریق کے کلام سے دل بابان کا
اور کچھ جواب اسکو نہین دیا پس یکجا ہوئی قوم اسکے پاس اور سوال کیا اس سے پس نہ آگاہ کیا اسنے انکو پس جب بہت بار بیعت کی تو ہوئے
کھڑا ہوا بابان انکے بیچ مین مثل خطبہ پڑھنے والے کے اور کہا کہ ای اہل من دین کے اگر نہ اٹھو گے تم عرب سے تو ہو گے تم زیان کار اور
اور غصہ کرنے کے تم پر مسیح اور اللہ تعالی ہمیشہ مدد اور عزت دینے والا ہی تمہارے دین کا اسواسطے کہ اللہ تعالی کی حجت تم پر ہے کہ بھیجا
تمہاری طرف رسول کو اور اتارا اسنے تمہارے اوپر کتاب کو پس نہین بیعت کی تمہارے رسول نے دنیا کی اور حکم کیا تمکو رسول نے یہ کہ نہ
بیعت کرو تم دنیا کی اور اسکی کتاب مین یہ حکم ہی کہ نہ ظلم کرو تم اسواسطے کہ وہ ظالم کو دوست نہین رکھتا ہی پس جب بیعت کی تمنے دنیا کی اور
ظلم کیا تمنے اور مخالفت کی تمنے اسکی غالب کیا اسنے تمہارے دشمنون کو تمپر پس کیا عذر ہی تمہارا اپنے خالق کے نزدیک اور تحقیق چھوڑ دیا تمنے
حکم اپنے نبی اور احکام مندرجہ کتاب الہی کا اور یہ عرب تمہارے سامنے چاہتے ہین قتل تمہارے شوہرون اور اولادون اور عورتون کا
اور تم گناہ کے کام کرتے ہو اور نہین ڈرتے ہو اپنے پروردگار سے پس اگر دور کر دیا اللہ تعالی نے تمہارے غلبے کو تمہارے ہاتھون سے اور غالب

کردیا اُسنے تمھارے دشمن کو تم پر پس یہ امر حق اور عدالت ہی اللہ تعالی کی طرف سے اسواسطے کہ تم مطابق احکام شریعت کے حکم نہین کرتے ہو اور منہیات شرعیہ سے باز نہین رکھتے ہو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ توڑا اور قطع کیا باہان نے اپنے اس کلام سے کلام اُس بطریق کا جسنے خواب کا حال بیان کیا تھا اور حکم کیا باہان نے اُسکو کہ نہ پراگندہ اور فاش کرے وہ اس حال کو کسی سے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب قیس بن ہبیرہ و عبدالرحمن رضی اللہ عنہما نے مار ڈالا تینون کو اُترے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے سے اور لیا اُنھون نے اور قیس بن ہبیرہ نے ہتھیار اور کپڑے مقتولین کے اور پلٹ آئے وہ بجانب مسلمانون کے اور دئیے کپڑے وغیرہ مقتولین کے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس کہا اُنھون نے کہ یہ تم دونون کا حق ہی اور جس شخص نے قتل کیا کسی سوار کو پس وہ شخص مالک مقتول کے اسباب کا ہی کہ ایسا ہی حکم دیا ہی مجکو امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے پس لے لیا قیس بن ہبیرہ نے اسباب کو اور جا ٹھہرے وہ اپنی اُس جگہ مین جہان خالد بن الولید نے اُنکو ٹھہرایا تھا اور پلٹے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بجانب میدان لڑائی کے پس گردا دیا اُنھون نے دونون صفون کے بیچ مین اور وہ اُس بطریق کے قہری پر سوار تھے جسکو اُنھون نے مار ڈالا تھا پس دیکھا اُسکو کہ نہین جلدی کرتا ہی وہ گھوڑا اُنکی سواری مین جیسا کہ نگاہ رکھتے تھے وہ عربی گھوڑے کو پس پھر گئے وہ اور بدل دیا اُس قہری کو اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اور حملہ کیا اُنھون نے میمنہ روم پر پس گھبرا دیا اُنکی صفون کو اور مار ڈالا تین سے سوارون کو پھر پلٹے پس حملہ کیا قلب پر پھر متوجہ ہوے طرف میسرہ کے پس چلائے گئے اُنپر تیر پس پھرے وہ یہان تک کہ ٹھہرے سامنے لشکر کے اور ڈراتے تھے رومیون کو اپنے نام سے اور بلاتے تھے میدان مین نکلنے والے کو پس نکلا اُنکے مقابلہ مین ایک کبر رومی پس نہین گردا دیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اُسکے ساتھ مگر اندک یہان تک کہ مار ڈالا اُسکو اور نکلا دوسرا کبر پس اُسکو بھی مار ڈالا پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اللھم ارعہ واحفظہ فان عبدالرحمن قد اصطلی الیوم بقتال جیش الروم وحدہ پھر پکار کر کہا کہ اے عبدالرحمن قسم ہی تمکو اپنے باپ کے بڑھاپے اور اُنکی بیعت کی کہ پھر آؤ تم اپنی جگہ پر اور چھوڑ دو تم اپنے مسلمان بھائیون کو واسطے لڑائی کے پس پھر آئے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر جب قسم دلائی اُنکو خالد بن الولید نے خرام بن قثم نے بیان کیا ہی کہ پوچھا مین نے ایک شخص سے جو یرموک کی لڑائی مین موجود تھا کہ آیا عورتین بھی تمھارے ساتھ لڑائی مین حاضر ہوتی تھین اُس شخص نے کہا ہان ایک اُنمین کی اسماء زوجہ زبیر بن العوام اور خولہ بنت ازور اور ام ابان زوجہ عکرمہ بن ابی جہل اور عزہ بنت عامر مع اپنے شوہر سلمہ بن عود الضمری کے اور رملہ بنت طلحۃ الزبیدی اور دعاکہ اور امامہ اور زینب اور نعم اور ہند اور غند اور لبنی اور مثل اُنکے اور عورتین کہ یہ سب ایسی سخت لڑائی لڑی تھین جس سے راضی کرتی تھین اللہ غالب و بزرگ اور اُسکے رسول کو واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ واقعہ یرموک کی ابتدا ایک چنگاری اُڑنے والی اور انتہا اُسکی آگ بڑی بھڑکنے والی اور جلانے والی تھی اور جو دن لڑائی کا آتا تھا وہ گذرے ہوے دن سے سخت اور دشوار ہوتا تھا عمرو بن جریر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے یرموک کی لڑائی کو کہ پہلے دن اندک تھی اور پچھلے دن سخت اور دشوار تھی اور سبب اُسکا یہ تھا کہ باہان نے حکم دیا تھا دس صفون کو مسلمانون پر حملہ کرنے کا اور یہ سبب اُسکے ہوا تھا کہ مار ڈالا تھا عبدالرحمن نے جب کسی کو کہ مار ڈالا اور حملہ کیا مسلمانون نے اُنپر اور متوجہ ہوے لوگ ساتھ لوگون کے اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے دران حالیکہ وہ متوقف تھے نہین حملہ کرتے تھے باہان کے لشکر پر اور جانا اُنھون نے کہ قریب تر اُنپر معاملہ سخت اور دشوار ہوگا پس کہا اُنھون نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور پڑھتے تھے اس آیت کو

ف ۱ ذکر لڑائی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا ساتھ بعض رومیون کے بمقام یرموک کے

ع ۱ ای اللہ برہا نگاہ رکھو اور حفاظت کرو انکی اسواسطے کہ عبدالرحمن نے آگ روشن کردی ہی لڑنے کی لشکر روم سے

ف ۲ ذکر لڑائی عورتون کا جنگ یرموک مین جو لڑائی مین شریک تھین

الذین قال لہم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم فزادہم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور برابر جاری رہی لڑائی بلند ہونے آفتاب سے
تا قرب غروب کے اور نہین جدا ہوے دونون لشکر تا آنکہ جدا کیا رات نے دونون گروہون کو پس جسوقت جدا ہوے بعض لوگ بعض سے
تو نہین پہچانتے تھے مگر ساتھ نشانی کے اور ہر قوم عرب کے پکارتے تھے اور بتا دیتے تھے اپنی نشانیون معینہ کا اور باہم یاد دلاتے تھے
اپنے نسبون کو اور پھر ہر گروہ طرف اپنی جگہون کے اور آئے مسلمان اپنی عورتون کی طرف اور ہر عورت ملتی تھی اور صاف کرتی تھی اپنے
شوہر کے چہرے کو اپنی کملی سے اور کہتی تھی کہ بشارت ہو تمکو ساتھ بہشت کے اے دوست اللہ کے اور رات گذاری مسلمانون نے ساتھ تنگی اور
بہتری کے اور روشن کیا انھون نے آگ کو اور یہ اسسبب سے تھا کہ پہلے دن قتل نہین ظاہر ہوا تھا دونون گروہون پر بلکہ مارے گئے رومیون سے تھوڑے لوگ
اور شہید ہوے مسلمانون سے دس آدمی کہ منجملہ انکے دو شخص حضرموت کے تھے ایک شخص کا نام مازن اور دوسرے کا نام قادم تھا اور تین شخص غسان سے
جنکے نام رافع اور معلی اور حازم تھے اور ایک شخص انصار سے جنکا نام عبداللہ بن الاخرم تھا اور تین شخص قوم بجیلہ اور ایک شخص قوم مراد سے جو بھتیجے
قیس بن ہبیرۃ المرادی کے تھے پس غمگین ہوے قیس انکے مارے جانے سے قیس بن ہبیرہ اور تلاش کیا انکو اور نہ دیکھا پس جانا انھون نے کہ وہ مارے گئے
پس لیا قیس نے اپنے ساتھ تھوڑی آگ روشن کو اور نکلے وہ اور کچھ لوگ اسی قوم کے یہانتک کہ آئے میدان معرکے مین اور ڈھونڈھا انکو پس
نہ دیکھا انکو پس جسوقت کہ ارادہ پھرنے کا کیا دفعۃ دیکھا انھون نے ایک آگ کو کہ آتی ہے رومیون کی طرف سے بارادہ میدان معرکے کے بتلاش
ایک بطریق کے جو بہت ذی رتبہ تھا انکے نزدیک پس کہا قیس رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیون سے کہ بجھا دو تم اپنی آگ کو پس قسم ہے خدا کی
کہ مین اپنے بھتیجے کا بدلا لونگا ان قوم سے پس بجھا دیا انھون نے آگ کو اور لیٹ گئے وہ زمین پر مقتولین کے بیچ مین اور زیادہ ہوے واسطے
رومیون کے اور تھے رومی قریب ایکسو کے مع ساز و سامان لڑائی کے اور قیس رضی اللہ عنہ کے ساتھ انکی قوم کے سات آدمی تھے پس کہا انھون نے
کہ اے قیس قوم ایکسو ہین اور ہم سات آدمی ہین اور ہم تھکے اور ماندے ہین پس کہا قیس رضی اللہ عنہ نے کہ پلٹ جاؤ تم اپنے پیچھے کو مین اپنے
واسطے سوا موت کے اور کچھ نہین چاہتا ہون یا لونگا مین بدلا اپنے بھتیجے کا پس تعجب کیا انھون نے انکے کلام سے اور ٹھہرے وہ انکے ساتھ پس
ٹھہرے بڑے حوصلہ والون کے اور آئے لشکر رومی درانحالیکہ وہ گرد گھومتے تھے درمیان مقتولین کے تا آنکہ ٹھہرے وہ اس بطریق کی لاش کے پاس
جو پہلے لڑنے کو نکلا تھا اور اسکو قیس بن ہبیرہ نے قتل کیا تھا پس جب پھیرنے کا ارادہ کیا اپنے لشکر کے چلا کر پکارا انکو قیس بن ہبیرہ نے انکے پیچھے
اور تبعیت کی انکے ساتھیون نے پس ڈالدیا رومیون نے اپنے بطریق کی لاش کو اپنے شانون سے اور غافل ہو گئے اور بھول گئے وہ [illegible]
آواز سے پس پہنچا گیا انکا مسلمانون نے اور شمشیر زنی کی انمین اور مار ڈالا انکو جلد اور قیس رضی اللہ عنہ جسوقت مارتے تھے انمین اپنی تلوار کو کہتے تھے کہ یہ بدلے بھتیجے کی
طرف سے ہے یہ انکے بدلے مین ہی یہانتک کہ مارے گئے انکے ہاتھ سے سوار رومی اور مارا انکے ساتھیون نے بہت لوگون کو اور پلٹ گئے باقی رومی پس جب
فراغت پائی قیس نے قوم سے پھرے بتلاش اپنے بھتیجے کے جنکا نام سوید بن بہرام تھا بجانب لشکر روم کے پس سنا انھون نے ایک آواز نالہ کی اور زاری اسکی
طرف پس وہ انکے بھتیجے سوید تھے پس جب دیکھا قیس نے انکو پہچانا اور روئے پھر کہا انھون نے کہ کیا حال ہے تمہارا اے میرے بھتیجے پس کہا انھون نے
کہ اے چچا میرے مین نے حملہ کیا تھا قوم روم کا پس پھرا انمین کا ایک شخص میری طرف پس ایسا نیزہ مارا اسنے میرے سینے مین کہ نکل گئی نوک
اسکی میری پشت سے اور مین دیکھتا ہون اسکے سبب سے ایک بڑے امر کو اور یہ خوبصورت عورتین بہشتی میرے گرد ہین درانحالیکہ انتظار کرتی ہین

پس بس ہے ہمکو اللہ اور کیا خوب کارساز ۱۲

میری روح نکلنے کی پس روئے قیس رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ای بھتیجے ہر وقت معین اور لکھا ہوا ہی اور شاید کہ تمہارے واسطے وقت دراز ہو انہیں کہا
سوید نے کہ افسوس ہی قریب ہوا ہی قسم ہی خدا کی معاملہ پس آیا قدرت اور طاقت رکھتے ہو تم اس امر کی کہ اٹھا لیچلو مجکو بجانب مسلمانوں کے اور مردوں میں
اسی جگہ قیس رضہ نے کو آکر یہاں پس اٹھا لیا قیس نے انکو اپنی پیٹھ پر اور لائے انکو مسلمانوں کے لشکر میں اور رکھا انکو فرودگاہ میں اور کہرا رہا
دیا انکو اور سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ نے قیس رضہ بن ہبیرہ کے آنے کو پس آئے وہ انکے پاس اور دیکھا انکے بھتیجے کی طرف کہ انہوں نے جو کہ دی تھی
ساتھ اپنی جان دی پس سلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکو اور بیٹھے قریب ہو کر اور روئے وہ اور مسلمان پس کہا انسے ابو عبیدہ بن الجراح نے
کیونکر اور کس حال میں ہم پاتے ہیں تمکو ای میرے بھتیجے سوید رضہ نے کہا ساتھ نیکی اور بہتری اور مغفرت کے جزائے نیک عطا کرے اللہ تعالی ہماری طرف سے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس ہر آئینہ سچے تھے وہ اپنے قول میں اور راست ارشاد کیا تھا ہمسے اور سوید باتیں کرتے تھے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح سے
یہانتک کہ مر گئے وہ رحمت کرے اللہ تعالی انپر پس نہیں جدا ہوے ہم لوگ انسے تا آنکہ چھپا دیا ہمنے انکو انکی قبر میں اور آگاہ کیا قیس رضہ نے ابو عبیدہ
بن الجراح کو مشرکین کے قتل کرنے سے پس بہت خوش ہو وہ اور جانا انہوں نے کہ یہ بات آسمانی مدد اور غلبے کی ہی اور باقی رات گذاری
مسلمانوں نے در انحالیکہ پڑھتے تھے وہ قرآن مجید کو اور مانگتے تھے اللہ تعالی سے مدد اور اعانت کو اور باہان کا یہ حال گذرا کہ جب بھاگ
وہ بجانب اپنے لشکر کے یکجا ہوے اسکے پاس بطارقہ روم اور راہب اور عالم دانشمند اور لایا گیا باہان کے سامنے کہانا اور بچھایا گیا دسترخوان
اسکا پس نہیں کہایا اسنے کچھ بسبب واقع ہونے خوف کے اسکے دل میں اس خواب سے جسکو ایک بطریق نے دیکھا تھا اور مطلب اسکا مصالحہ
کر لینا عرب سے اور دینا جزیہ کا تھا مگر مغلوب تھا اپنی رائے میں بسبب خلاف کرنے رومیوں کے اس سے اور بوجہ خوف ہرقل بادشاہ کے لیکن
لیقضی اللہ امرا کان مفعولا رومی نے بیان کیا ہی کہ قس اور راہب سامنے باہان کے آئے اور کہا انہوں نے کہ کیا حال ہی بادشاہ کا جو باز رہا ہی
کہانے سے پس اگر یہ امر بسبب رنج اور غم معاملہ لڑائی کے ہی تو حال یہ ہی کہ لڑائی پھرنے والی ہی مثل ڈول کے ایکدن تیرے واسطے ہی اور ایکدن تجھپر ہی
اور جان تو ای بادشاہ اس امر کو کہ قوم مسلمان غلبہ اور فتح دیے گئے ہیں ہمپر ورنہ نہیں ہلاک کر سکتے ہیں ہم انکو مگر اسطرح کہ ہم سب کے سب انپر
حملہ کریں پس نہ باقی رکھیں انمیں سے ایک کو باہان نے کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں مگر ایک چیز کو تمہارے واسطے جو کی تمنے بدل ڈالے
احکام اپنے دین سے اور ظلم کرنے اپنی حکومت میں پس اسی وجہ سے غالب دیے گئے عرب تمپر پس اٹھ کھڑا ہوا ایک مرد اسکے دین والوں سے اور
کہا اسنے کہ ای بادشاہ تو ہمیشہ زندہ رہے حال یہ ہی کہ میں ایک مرد اہل بلاد اور تیرے دین والوں سے ہوں اور میرے پاس ایکسو بکریاں تھیں
جنکو میرا بیٹا چرایا کرتا تھا پس خیمہ کھڑا کیا ایک بڑے آدمی نے تیرے بڑے مرتبے والوں سے بکریوں کے پہلو میں پھر دوسرا دن کیا اسنے وہاں
پس لے لیں اسنے بکریوں سے بقدر حاجت کے اور لیا باقی بکریوں کو اسکے ساتھیوں نے پس آئی اسکے پاس میری عورت درانحالیکہ
وہ شکایت کرتی تھی اسکے نزدیک میری بکریوں کے لیجانے کی پس جب دیکھا اسنے اس عورت کو حکم کیا اسکو اپنے پاس آنے کا پس داخل ہوئی
وہ اسکے پاس اور دیر تک اسکے نزدیک ٹھہری پس جب دیکھا اس حال کو اسکے بیٹے نے آیا وہ نزدیک خیمے کے پس دیکھا اسنے کہ وہ اسکی ماں کے
ہمپہلو ہی پس شور کیا لڑکے نے پس حکم دیا اس بطریق نے اسکے مار ڈالنے کا اور مارا گیا وہ اور آیا میں اسکے پاس بار دوہائی اپنے بیٹے کے
پس بلایا اسنے مجکو اور مارا مجھپر تلوار کو پس لیا میں نے وار تلوار کو اپنے ہاتھ پر پس کاٹ ڈالا تلوار نے ہاتھ کو پھر بعد اس کلام کے نکالا اس شخص نے اپنے

ف۱ اور لیکن اللہ کو ادا کرنا تھا ایک کام کا جو ہو چکا

ف۲ قصہ ایک رومی کا جسکی بکریاں لیکر سردار رومی نے بیٹے کو قتل کیا

ہاتھ کو پس وہ ہاتھ درحقیقت کٹا ہوا تھا پس بہت خشمناک ہوا باہان اس حال کے سننے سے اور کہا آیا تو پہچانتا ہے اسکو اُسنے کہا ہاں وہ شخص ہے
اشارہ کیا اُسنے اپنے ہاتھ سے بجانب ایک بطریق کے بطارقہ سے پس دیکھا باہان نے بطریق کی طرف بحالت غضب کے پس خشمناک ہوا اور بطارقہ اسلیے
سبب سے اور ذلیل کیا انھوں نے اُس شخص اعانت چاہنے والے پر اور مار ڈالا اسکو اپنی تلواروں سے اور باہان انکی طرف دیکھتا تھا پس زیادہ ہوا خشم اسکا
اور کہا کہ خوار ہو تم قسم ہے حق صلیب کی سختی ہو تم پر کیونکر امید رکھتے ہو تم مدد اور غلبے کی حالانکہ تم ایسے کام کرتے ہو کیا نہیں ڈرتے ہو تم کل کے عوض
کو ضرور اللہ تعالی بدلا لیویگا تمسے اور چھین لیویگا تمھارے ہاتھوں سے اس چیز کو جو اُسنے تمکو دی ہے اور دے دیویگا اس چیز کے تئین تمھارے
غیر کو جو موافق احکام شریعت کے حکم کرتے ہیں اور منہیات شرعیہ سے باز رہتے ہیں پس اب تم نزدیک میرے مثل کتوں اور گدھوں کے ہو اور جانوروں سے بدتر ہو
اور قریب ہے دیکھو گے تم انجام کار اپنے ظلم کا کہ کس چیز کی طرف لیجاویگا وہ تمکو اور کس جگہ جاؤ گے تم پھر حکم کیا اُسنے انکو پھر جانیکا اور بعضوں نے یہ روایت کی ہے
کہ اٹھ کھڑا ہوا وہ اور انکو انکے حال پر چھوڑا پس جب پلٹ گئی قوم اُسکے نزدیک سے نہیں باقی تھا مگر ایک بطریق پس کہا اُسنے کہ اے بادشاہ قسم ہے خدا کی بات
یہی ہے جو تو نے کہی اور نہیں دیکھتے ہیں ہم مگر یہ کہ ہم مغلوب ہیں اسسبب اپنے ظلم کے اور جان تو پس امر کو کہ میں نے اپنے خواب میں دیکھا ہے کہ کچھ لوگ اترے
ہیں آسمان سے سبز گھوڑوں پر پس گھیر لیا انھوں نے اُن عرب کو اور وہ پورے ہتھیاروں سے مسلح ہیں اور ہم لوگ انکے سامنے کھڑے ہوئے انکو دیکھتے
ہیں نہیں نکلتا ہے ہم میں سے کوئی مگر یہ کہ اسکو مار ڈالتے ہیں یہاں تک کہ بہتوں کو ہم میں سے مار ڈالا اور بیان کی اُسنے کیفیت خواب کی جو دیکھا تھا
بطریق نے بیان کی تھی اور باہان تمام رات سوچتا رہا کہ بسا ہا انکے معاملے میں کیا کرنا چاہیے پس آسانی کی اسکی رائے نے واسطے اسکے اس امر کے کہ
جاری کرے وہ لڑائی کو بیچ اپنے اور مسلمانوں کے بیچ میں پس جب صبح ہوئی آراستہ کیا مسلمانوں نے اپنی صفوں کو اور دیکھا انھوں نے کہ نہیں ہے کوئی جنبش رومیوں کے
لشکر میں پس جانا انھوں نے کہ رومیوں کے واسطے کوئی امر درپیش ہے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ چھوڑ دو انکو انکے حال پر روز یا دو دن
تم اُس پر راوی نے بیان کیا ہے کہ یکجا ہوئے بطارقہ باہان کے پاس اور چاروں ملوک قناطر اور جرجیر اور دیریجان اور قورین اور وہ لشکر کے سردار تھے
کر طلب اجازت لڑائی کی اُس سے کرتے تھے پس کہا باہان نے کہ کیونکر لڑوں میں بسبب ایسی قوم کے کہ ظلم کرتے ہیں پس اگر ہو تم لوگ اہل قوم
پس لڑو تم اپنے غلبے اور حکومت کے واسطے اور باز رکھو تم انکو اپنی حرمت اور گھر بار سے پس کہا انھوں نے کہ اللہ دے تو اور حوالہ کر لڑائی کو ہمپر پس قسم ہے حق
مسیح بن مریم کی کہ جدا ہونگے ہم انسے یہاں تک کہ دور کر دینگے ہم انکو ملک شام سے یا مار ڈالینگے وہ ہمکو باہم انکو پس اعتماد کر تو ہمارے کلام پر اور توجہ
کر انکی طرف پس جس وقت قصد کرے تو لڑائی کا پس چھوڑ تو ہر ایک کو ہم میں سے اسکی باری پر مع اسکے لشکر کے کہ لڑے ہر ایک ہم میں سے ایکدن تاکہ تمکو
معلوم ہو جاوے کہ کون شخص ہم میں سخت اور شدید ہے اور کون شخص بیقرار کرتا ہے مسلمانوں کو اور ملول ہوتے لڑائی سے اور یکجا کرینگے ہم اپنے لڑکے
بالوں اور مالوں کو کشتیوں میں پس اگر ہوگا غلبہ ہمکو عرب پر تو پھیر دینگے ہم انکو اور اگر ہوگا غلبہ عرب کو ہمپر پس جا ملینگے لڑکے بالے اپنے شہر
اور قوم میں اور ہوگی لڑائی ہمارے انکے بیچ میں ایک ہفتے میں پانچ دن اور آرام حاصل کرینگے ہم دو دن اور امید رکھتے ہیں ہم اس عرصے کی کہ
جدا اور فیصل ہو جاویگا کام ہمارے انکے بیچ میں ایکدن یا دو دن میں باہان ملعون نے کہا رائے یہی ہے پھر لکھا اُسنے خط ہرقل کو اس مضمون سے
بعد حمد کے پس سوال کرتے ہیں ہم اللہ سے اے بادشاہ تیرے لشکر اور تیرے گھر والوں کے واسطے مدد اور غلبے کا اور تیری سلطنت کے واسطے
عزت اور حکومت کا پس بتحقیق بھیجا تو نے مجھکو ساتھ بیشمار لشکر کے اور آیا میں عرب پر پس اترا میں انکے میدان میں اور طمع دی میں نے انکو

ف ذکر خشمناک ہونے
باہان کا اپنے بطارقہ
پر ف ذکر ...
باہان کا ...
... اور
توقف کرنا دونوں
لشکران کا لڑائی سے

پس طمع کی اُنھون نے اور درخواست کی مین نے اُنسے صلح کی پس قبول کیا اُنھون نے اور کیے مین نے اُنکے واسطے حیلے اِس امر پر کہ پھر جاوین وہ اپنے ملک کی طرف پس
نہ کیا اُنھون نے اور بہت سخت خوفناک ہوگیا ہی لشکر بادشاہ کا اُنسے اور مین ڈرتا ہون اُس امر کو کہ بد دلی اور ڈر ان سب کو شامل اور اُن سب کے
دلون مین داخل ہو جاوے اور یہ امر بسبب کثرت رواج ظلم کے ہی اُنمین اور بہ تحقیق یکجا کیا مین نے عقلا اور اہل نصیحت کو اپنے ساتھیون سے
اور متفق ہوئی ہماری سب کی راے کوچ کرنے پر تمام اپنی جمعیت سے ایکدن مین اُنپر اور برابر لڑینگے ہم اُنسے یہان تک کہ حکم کرے اللہ تعالے
ہمارے اُنکے بیچ مین پس اگر غالب کردیگا اللہ تعالی ہمارے دشمن کو ہمپر پس راضی ہوجا تو ساتھ حکم خدا کے اور جان تو کہ دنیا دور ہونے والی ہی
تجھسے پس نہ افسوس کر تو اُس چیز پر جو جاتی رہے اس دنیا سے اور نہ غبطہ کر تو دنیا کی کسی چیز پر جو تیرے ہاتھ مین ہی اور جاہل تو اپنی پناہ کی جگہ
اور دار الریاست قسطنطنیہ مین نیکی کر تو اپنی رعیت کے ساتھ کہ نیکی کرے اللہ تیرے ساتھ اور رحم کر تو کہ رحم کیا جاے تجھپر اور عاجزی اختیار کر واسطے
اللہ کے کہ بلند مرتبہ کرے تجکو اللہ تعالی اسواسطے کہ اللہ تعالی نہین دوست رکھتا ہی غرور کرنے والے کو اور بہ تحقیق کیا مین نے مکر اور حیلہ سردار قوم
خالدؓ بن الولید کے بلانے مین پس نہ قادر ہوسکا مین اور خواہش اور رغبت دلایا مین نے اُنکو مال پر پس نہ قبول کیا اُنھون نے اور دیکھا
مین نے اُنکو حق پر ثابت اور قائم اور ارادہ کیا تھا مین نے اُنپر ناگہان در آنے کا اور مکر کرنے کا پس خوف کیا مین نے انجام کار مکر کو اور
نہین غلبہ دیے گئے وہ مگر بسبب عدالت اور تبعیت طریقہ اپنے نبی کے اور سلامتی ہو تجھپر پھر لپیٹا خط کو اور بھیجا اُسکو بعض گبرون کے
ہاتھ اپنے ہمراہیون سے پاس ہرقل کے راویون نے بیان کیا ہی کہ باہان بعد پہلی لڑائی کے سات دن مسلمانون سے نہین لڑا اور
نہ مسلمان اُس سے لڑے اور بھیجا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اپنے جاسوسون سے اُس شخص کو جو دریافت کرے اُس امر کو جسنے باز رکھا ہی قوم کو لڑائی سے
پس غائب رہا وہ جاسوس ایکدن اور رات پھر واپس آیا اور آگاہ کیا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر سے کہ باہان نے خط لکھا ہی ہرقل بادشاہ
کو اور وہ راہ دیکھتا ہی اُسکے جواب کی پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ اے سردار قسم ہی خدا کی کہ نہین باز رہا ہی باہان لڑائی سے مگر اس وجہ سے کہ
در آیا ہی خوف ہمارا اُسکے دل مین پس روانہ کرو تم ہمکو اُسکی طرف ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ اے خالدؓ جلدی نہ کرو تم کہ جلدی کرنا
شیطان کا کام ہی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نرم طبیعت تھے اور دوست رکھتے تھے
نرمی کو پس جب آٹھوان دن ہوا دیکھا باہان نے افسوس اور ملال اپنے ساتھیون کا لڑائی پر پس بلایا اُسنے ایک شخص کو عرب متنصرہ سے
اور کہا اُس سے کہ جا تو اور داخل ہو اُس قوم کے لشکر مین اور دریافت کر تو میرے واسطے اُنکے حالات کو اور دیکھ تو اس امر کو کہ اُنکا نزدیک ہماری خبر
کیا ہی اور کیونکر ہی آرزو اُنکی ہماری لڑائی مین اور کام اور خصلتین اُنکی کیا ہین اور کیونکر ہی خوف ہمارا اُنکے دلون مین پس چلا وہ شخص لخمی
یہان تک کہ داخل ہوا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر مین اور ٹھہرا وہان ایکدن اور رات دران حالیکہ پھرتا تھا وہ اُنکے
لشکر مین اور کوئی مسلمان اُس سے انکار نہین کرتا تھا اس وجہ سے کہ وہ عرب سے تھا اور اُسکے اور اُنکے لباس یکسان تھے پس دیکھا اُسنے مسلمانون کو
کہ بے ڈر اور مطمئن ہین نہین ہی اُنمین کسی طرح کا رنج مگر یہ کہ حال اُنکا درست اور اُنمین نماز اور قرآن اور تسبیح جاری ہی اور اُنمین کوئی
امر تجاوز کرنے کا حد سے نہین ہی اور نہ کوئی کسی پر ظلم اور ستم کرتا ہی اور قصد کیا اُسنے اُس جگہ کا جہان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے
پس دیکھا اُنکو گویا وہ ضعیف ترین عرب کے ہین کبھی بیٹھتے ہین زمین پر اور کسی وقت سو رہتے ہین پس جب آتا ہی وقت نماز

وقت نماز کا اٹھکر بہ پراد وضو کرتے ہین اور موذن لوگ اذان کہتے ہین اور وہ لوگونکو نماز پڑھاتے ہین اور دیکھا لخمی نے کہ جو ابو عبیدہ بن
الجراح کرتے ہین وہی مسلمان بھی کرتے ہین پس کہا لخمی نے کہ یہ اچھی اور نیک عبادت ہے اور قریب ہے کہ مدد اور غلبہ دیے جاوینگے وہ پھر واپس
گیا وہ لشکر باہان کی طرف اور بیان کیا اُس سے جو کچھ کہ دیکھا تھا اُسنے قوم مسلمانونسے اور کہا کہ اے بادشاہ مین آیا ہون تیرے پاس ایسی قوم کے
نزدیک سے کہ شب بیداری کرتے ہین اور روزہ رکھتے ہین دن مین اور حکم کرتے ہین مطابق احکام شریعت کے اور منع کرتے ہین منہیات
شرعیہ سے راہب ہین رات کو اور شیر ہین دن مین اگر چوری کرتا ہے کوئی اُنمین تو اُسکے ہاتھ کاٹ ڈالتے ہین اور اگر زنا کرتا ہے کوئی تو سنگسار
کرتے ہین اُسکو اور نہین غالب ہوتی ہے خواہش اُنکی امر حق پر بلکہ حق اُنپر غالب ہے اور رہتے ہین ساتھ اُنکے ضعیف ترین اُنمین کے مگر یہ کہ اطاعت
کیے جاتے ہین وہ اپنے کلام مین اُنکے بیچ مین اگر وہ کھڑے ہوتے ہین تو سب کھڑے ہوتے ہین اگر وہ بیٹھ جاتے ہین تو سب بیٹھ جاتے ہین خواہش
اُنکی قتل ہے اور باز رہنا اُنکا لڑائی سے اس وجہ سے ہے کہ بغاوت تمہارے اوپر ثابت ہو جبکہ تم ابتدا کروگے اُنسے لڑائی مین پس کہا باہان
نے کہ یہ قوم فتحمند اور غالب کیے گئے ہین غیر اُسکے نہین مین نے ایک حیلہ اور مکر تجویز کیا ہے کہ عمل مین لاؤنگا اُنپر پس کہا لخمی نے کہ اے بادشاہ کیا مکر ہے
باہان نے کہا کہ آیا نہین کہا تو نے کہ وہ نہ لڑینگے جبتک کہ ہم اُنسے لڑینگے تاکہ ہم باغی قرار پاوین اُسنے کہا ہان باہان نے کہا کہ مین لڑائی
کرونگا بلکہ طول دونگا معاملے کو اپنے اُنکے بیچ مین اور بعد اُسکے جاڑا ہوگا اُنپر بسبیل غفلت کے اور ہونگے وہ بدون ساز وسامان لڑائی کے
اور بدون ہتھیار وغیرہ کے پس قریب ہے کہ فتحمند ہونگا مین اُنپر پھر باہان نے بلایا اپنے پاس ملوک اور بطارقہ کو اور بنایا اُنکے واسطے نشان اور
صلیبانکو یہانتک کہ بنایا اُسنے ایکسو ساٹھ صلیب اور ہر صلیب کے نیچے دس ہزار رومی تھے پس پہلے صلیب اُسنے قناطر کے واسطے بنائی جو مقدمہ پر تھا
اور حکم کیا اُسکو کہ میمنہ مین کھڑے پھر بنائی اُسنے ایک صلیب دیرجان کے واسطے اور ساتھ کیا اُسکے قوم سکسکہ اور لان کو اور مقرر کیا اُسکو شاہ
میسرہ پر پھر بنائی اُسنے ایک صلیب واسطے جرجیر کے اور ہمراہ کیا اُسکے قوم ارمن اور یجہ اور نوبہ اور روسیہ اور سقالیہ کو اور بنائی ایک صلیب واسطے
کے جبابخہ قوریر کے واسطے اور پر قوم افرنج اور ہر قلیہ اور قیاصرہ اور برعل اور دوقس کے اور بنائی ایک صلیب جبلہ بن ایہم غسانی
کے واسطے اور ساتھ کیا اُسکے عرب متنصرہ کو قوم عاملہ اور لخم اور جذام اور غسان اور ضبیعہ سے اور حکم کیا کہ وہ آگے لشکر کے رہین اور کہا اُنسے
کہ تم عرب ہو اور دشمن بھی ہمارے عرب ہین اور لوہے کو نہین کاٹتا ہے مگر لوہا پھر جدا کیا اُسنے گبرونکو اپنے لشکر کے پس ہوئین تیس صفین اگلی
اس طرح سے کہ نہین دیکھی تھی پہلی صف پچھلی صف کو اور برابر آراستہ کرتا رہا لشکر کو یہانتک کہ صبح ہوئی اور فراغت پائی اُسنے آراستگی
لشکر سے اور ترتیب کیا اُسنے طلایع اپنے لشکر کے پھر حکم کیا اپنا خیمہ کھڑا کرنے کا پس کھڑا کیا گیا خیمہ ایک بلند ٹیلے پر بجانب یرموک کے تاکہ
دیکھے وہ وہان سے دونون لشکرونکو اور ٹھہرایا اُسنے اپنے داہنی جانب مین ایکہزار سوار کو خاصان روم کہ وہ پورے تھے ہتھیارون مین
اور ایکہزار سوار اپنی بائین جانب مین جنکے لباس ریشم سرخ اور سونے کے تارونسے بنے ہوئے تھے نہین دکھائی دیتا تھا جسم اُنکا مگر تلیان اُن
آنکھونکی اور یہ لوگ ملوک صاحب تخت تھے پس حکم کیا اُنکو ہوشیار رہنے کا اور کہا اُنسے کہ مین نے اپنے ان کانون سے عرب کے ساتھ مکر اور حیلہ کیا ہے
اسواسطے کہ وہ لڑائی کے واسطے آراستہ نہین ہین اور تم مرتب اور آراستہ ہو اور جب طلوع کرے آفتاب اور دیکھو تم مسلمانونکو غیر آراستہ پس حملہ کرو
ہر جگہ اور ہر طرف سے پس نہین وہ ہمارے لشکر مین مگر مثل سپید تل کے بیچ پوست شتر سیاہ کے اسید بن علقمہ نے بیان کیا ہے کہ جب تیار کیا باہان نے اپنے

ف
ذکر [illegible]
و لخمی کا باہان سے [illegible]
جاسوس مسلمانونکے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

لشکر دیمین اپنے لشکر مین تھا اور ہکو اسکے اس کام سے کچھ آگہی نہتھی پس جب صبح ہوئی اذان کہین مؤذنون نے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی ساتھ
ساتھ لوگون کے اور وہ نہین جانتے تھے باتین مکر اور فریب کو پس پڑھا اُنھون نے پہلی رکعت مین سورۂ والفجر کو یہان تک کہ جب پڑھی اُنھون نے یہ آیت
ان ربک لبالمرصاد پس پکار کر کہا مسلمانون سے ہاتف غیبی نے درانحالیکہ وہ نماز مین تھے یہ کلام ظفرتم بالقوم والغنی کیدہم شفیا دما اجری اللہ ہذہ الآیۃ
علی لسان امیرکم الا البشارۃ لکم پس جب سنا مسلمانون نے آواز ہاتف کو تعجب کیا اُنھون نے پھر پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے
دوسری رکعت مین والشمس وضحٰہا اس آیت تک فدمدم علیہم ربہم بذنبہم فسوّٰہا ولا یخاف عقبٰہا اور اسی وقت ہاتف غیبی نے کہا یہ
تم المقال وصح الزجر ہذہ علامۃ النصر پس جب فراغت پائی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے نماز سے کہا اُنھون نے مسلمانون سے کہ آیا
سُنی تمنے آواز ہاتف غیب کی اُنھون نے کہا کہ ہان سنا ہمنے وہ ایسا ایسا کہتا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہے خدا کی ہاتف
مدد اور غلبہ اور پہونچنے مطالب کا ہے پس خوش ہو تم ساتھ مدد اللہ تعالے کے پس قسم ہے خدا کی کہ اللہ مدد اور غلبہ دیگا ہمکو اُنپر اور بھیجیگا
اُنپر شدت اور سختی عذاب کی جیسا کہ اُتارا تھا اللہ تعالے نے عذاب کو اگلے لوگون پر پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے
گروہ مسلمانون کے جانو تم اس امر کو کہ مین نے رات کو خواب دیکھا جو دلالت کرتا ہے ہمارے غلبے کو اعدا پر اور شامل ہونے اعانت کے اللہ تعالی کی
طرف سے پس دعا دیکر کہا مسلمانون نے کہ کیا خواب دیکھا تمنے اُنھون نے کہا کہ دیکھا مین نے کہ مین کھڑا ہون سامنے دشمنان روم کے تا انکی
تکبیر لیا مجکو ایسے لوگون نے جو سفید کپڑے پہنے تھے کہ مثل اُنکے نہین دیکھا تھا مین نے اور چمک اُنکے نور کی ڈھانپ لیتی تھی بینائی آنکھونکو
اور اُنکے سرون پر عمامے سبز اور اُنکے ہاتھون مین نشان زرد اور وہ سبز گھوڑون پر سوار تھے پس جب وہ صف بستہ ہوگئے گرد میرے کہا
اُنھون نے مجھسے آگے بڑھو تم اپنے دشمنون پر اور نہ ڈرو تم کہ تمھین غالب ہو اور اللہ تعالے مددگار تمھارا ہے اور بلایا اُنھون نے کچھ لوگونکو
تم مین سے پس پلائی اُنکو شراب جو اُنکے کاسون مین تھی اور گویا مین دیکھتا ہون اپنے لشکر کو کہ داخل ہوا وہ لشکر روم مین پس جب دیکھا
رومیون نے ہمکو ہمارے سامنے سے بھاگ نکلے وہ لوگ پس کہا مسلمانون نے کہ صالح اور نیک کرے اللہ تمکو اے سردار یہ بشارت ہے کہ
ٹھنڈی کیا اللہ تعالے نے اسکے سبب سے تمھاری آنکھونکو اور اچھی بشارت دی تمکو پس اٹھ کھڑا ہوا ایک شخص قوم خولان سے اور کہا اُنسے کہ صالح
اور نیک کرے اللہ تعالے سردار کو مین نے بھی رات کو ایک خواب دیکھا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ نیک خواب دیکھا اور نیک ہوگا اگر چاہا
اللہ تعالے نے کیا دیکھا ہے رحمت کرے اللہ تمپر اور ہمپر اُنھون نے کہا کہ دیکھا مین نے گویا ہم نکلے ہین اپنے دشمن پر پس قتال کیا اُنھون نے ہمپر لڑائی کو کہ
اُسی وقت لوٹ پڑے اُوپر اُنکے آسمان سے سفید چڑیان جنکے پر سبز اور چنگل اُنکے مثل گِدھ کے تھے پس وہ توڑتی تھین اُنکو مثل ٹوٹنے چڑیون تیز
چنگل کے پس جب تیزی کی کسی نے ہم سے اُنسے تو لیا چنگل مارا اُنھون نے کہ ٹکڑے کر دیا اُسکو پس خوش ہوئے مسلمان اُس خواب سے اور کہا بعضون نے
بعض سے کہ بشارت ہے تمکو کہ بتحقیق خوف کر دیا اللہ تعالے نے اور غلبہ دیا تمکو اور تائید کی تمھاری ساتھ فرشتون کے کہ کرینگے وہ تمھارے ساتھ
ہوکر جیسا کہ اُنھون نے تمھارے ساتھ بدر کے دن کیا تھا اور خوش ہوا ابو عبیدہ بن الجراح اور کہا اُنھون نے کہ یہ اچھا خواب اور سچ ہے اور تعبیر اُسکی
مدد اور غلبہ ہے اور مین امید کرتا ہون اللہ تعالے سے واسطے نیکون کی عاقبت پرہیزگارون کے پس کہا ایک شخص نے زمرۂ مسلمانون سے کہ اے سردار کیا
سبب ہے تمھارے توقف کرنے کا ان کافرون کے لڑنے اور کس چیز کے سبب سے تم منتظر لڑائی کے ہو اور دشمن خدا نے مکر اور فریب کیا ہے ہمارے ساتھ پس بول

دینے گے اور نہین کچھ رہا وہ ہمارے مقابلے سے مگر بار وے آپڑنے کے ہم پر کیسی آفت ہین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہی بات قریب ہی
معلوم ہوتی ہی جو تم گمان کرتے ہو سعید بن رافعہ حمیری نے بیان کیا ہی کہ ہم لوگ اسی حال مین تھے کہ دفعۃً سنا ہم نے آوازون اور چلانے کو لشکر
ہوئی تھین وہ ہر طرف سے پکارتی تھین لڑنے کو اور رومی چلاتے تھے ہماری طرف کو دوڑا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ فریب دیے گئے
اوپر پڑی مین مسلمان لوگ نماز صبح مین پس اٹھ کھڑے ہو وہ اور اٹھ کھڑے ہو ہم لوگ اور اُس رات مین نگاہبان لشکر مسلمانون کے سعید بن زید بن
عمرو بن طفیل العدوی تھے کہ دفعۃً آگئے وہ ہماری طرف اور وہ پکارتے تھے کہ چلو چلو اے گروہ عرب کے یہان تک کہ آکر ٹھہرے وہ آگے ابو عبیدہ
بن الجراح کے اور انکے ساتھ کچھ لوگ عرب متنصرہ تھے پس کہا انھون نے کہ اے سردار بہ تحقیق باہان نے فریب کیا مسلمانون کے ساتھ سبب
اپنے باز رہنے کے لڑائی سے اور اپنے آراستہ اور مرتب کی ہین صفین اپنے لشکر کی اور چلا ہی ہماری طرف بارادے آپڑنے کے ہم پر اور ہم لوگ بے سامان
جنگ اور بے ترتیب ہین اور ہم متنصرہ آئے ہین تمہارے پاس بخواہش اسلام کے ڈرانے والے ہین ہمکو باہان کی سختی سے اور کہتے ہین وہ کہ باہان روانہ ہوا ہی
مع اپنے لشکر کے اور آتے ہین ہماری طرف حامی بطارقہ کے اور اُنکی اس امر پر متفق ہوئی ہی کہ لڑے ہمسے ایک بادشاہ انکے بادشاہون مین سے
مع اپنے لشکر ہمراہی کے ایک دن اور یہ صورت سخت ترین لڑائی نکلی ہی اور دیکھا مسلمانون نے نشانہاے قوم کو کہ قریب ہو گئے ہین اور صلیبان
نزدیک آگئی ہین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کہا انھون نے کہ کہان ہین یا سلیمان
خالد بن الولید پس آگے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی نے انسے کہ تم اہل کام کے واسطے ہوئے یا سلیمان جاؤ اور نکلو
ساتھ دلیر اور بہادر مسلمانون کے اور باز رکھو تم دشمنونکو اہل و عیال تک آنے سے تا آنکہ لوگونکی صفین آراستہ ہو جاوین اور درست کر لیوین
وہ اپنے آلات حرب کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ تمہارا کہنا بخوشی منظور ہی اور پکار کر کہا خالد بن الولید نے کہ کہان ہین ہاشم مرقال کہان ہین
زبیر بن العوام کہان ہین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کہان ہین فضل بن عباس کہان ہین یزید بن ابی سفیان کہان ہین ربیعہ
بن عامر کہان ہین میسرہ بن مسروق العبسی کہان ہین میسرہ بن قیس کہان ہین عبد اللہ بن انیس الجہنی کہان ہین صخر بن حرب الاموی کہان
ہین عمارہ سدوسی کہان ہین سلام بن القیم العدوی کہان ہین مقداد بن اسود کندی کہان ہین ابو ذر غفاری کہان ہین عمرو بن
معدیکرب الزبیدی کہان ہین عمار بن یاسر عبسی کہان ہین ضرار بن الازور کہان ہین عامر بن الطفیل کہان ہین ابان بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم
اجمعین اور اسی طرح خالد بن الولید بلاتے تھے ایک کو بعد ایک کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُن لوگونکو جو موجود ہوئے تھے انکے
ساتھ سخت لڑائیون مین یہان تک کہ بلایا انھون نے پانسو سوار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ہر ایک اُنمین کا برابر ایک لشکر تھا
جو اللہ تعالی کی راہ مین لڑتا تھا پس آئے وہ سب کے سب خالد بن الولید کے پاس اور نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ پانسو سوار کے اور حملہ
اور استقبال کیا انھون نے لشکر مشرکین کا پیچھے نیزونکی نوکون سے اور شعلہ زن ہوئی لڑائی انکے بیچ مین اور مشغول ہے ابو عبیدہ بن الجراح
ترتیب صفوف و آراستگی لشکر مین اور آئے ابو سفیان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا انسے کہ اے سردار حکم کرو تم عورتونکو کہ چڑھ جاوین
وہ اس ٹیلے پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اچھی ہے تمنے تجویز کی ہی راوی نے کہا ہی کہ حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے عورتونکو پس چڑھ
گئین وہ ٹیلے پر اور بچایا انھون نے اپنی جان کو اور انکے ساتھ لڑکے اور لڑکیان تھین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے عورتونسے کہ تم اپنا تعوین

جو بہن حمیونکی اور بیٹھ رشتہ دار انکو اپنے سامنے رکھو اور غیرت دلاؤ تم مسلمانونکو لڑائی پر پس اگر فتح اور غلبہ ہمارے واسطے ہو پس ہو تم جسطرح پر کہ ہو اور اگر بھاگتے ہوئے دیکھو تم کسی مسلمانکو پس مارو تم انکے منھون مین چوبین اور پتھر انکو اور دکھاؤ تم انکی اولاد کو اور کہو انسے کہ لڑو تم اپنے گھربار اور اولاد اور اسلام کے واسطے پس کہا عورتون نے کہ اے سردار خوش رہو تم اس امر پر جو کہ آسان کھانی دیا ہی تمکو وقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پناہ مین کردیا ابو عبیدہ بن الجراح نے عورتون کو ٹیلے پر متوجہ ہوئے وہ واسطے ترتیب لشکر کے اور دوڑے لوگ لڑائی کی طرف بعد ازینکہ آراستہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکو میمنہ و میسرہ اور قلب اور دونون بازو پر اور آگے کیا صاحب نشانونکو اور مقرر کیا مہاجرین اور انصار کو قلب مین اور ظاہر کیا مسلمانون نے سامان اور ہتھیار و نکو اور گردانین اپنے لشکر مین تین صفین پہلی صف مین تیر انداز لوگ اہل یمن سے تھے اور ایک صف مین ڈھال تلوار والے لوگ اور ایک صف مین صاحب تیر و اسپان و سامان تھے اور تقسیم کیا سوارونکو تین فرقون پر پس انکی تین صفین کین اور مقرر کیا اوپر تین شخص کو شہسواران مسلمین سے ایک انمین کے غیاث بن حرملہ عامری اور دوسرے سلمہ بن سیف الیربوعی اور تیسرے قعقاع بن عمرو التمیمی تھا اور تھے سلمان انکے نشانونکے نیچے اور تھے ابو عبیدہ بن الجراح اپنے اس نشانکے نیچے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وقت روانگی بجانب ملک شام کے انکے واسطے بنایا تھا اور وہ زرد نشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا جو غزوہ خیبر مین ہمراہ تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ خالد بن الولید کے ساتھ رایت العقاب تھا اور وہ سیاہ رنگ تھا اور پیدل لوگون پر شرحبیل بن حسنہ اور بازو دے میمنہ پر یزید بن ابی سفیان اور بازوے میسرہ پر قیس بن ہبیرہ مقرر تھے پس جب آراستہ ہوگئین صفین چلے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ صفونکے بیچ مین اور وہ ترغیب دیتے تھے مسلمانونکو لڑائی پر اور کہتے تھے کہ اگر مدد دوگے تم اللہ تعالی کو مدد دیگا وہ تمکو اور لازم پکڑو صبر نجات دینے والا رنج سے اور پسندیدہ پروردگار اور دفع کرنے والا دشمن کا ہی پس دور کرو تم اپنی صفون کو اور نہ توڑو اپنی تیتونکو اور نہ چلو تم ایک قدم مگر یہ کہ یاد کرو تم اللہ غالب و بزرگ کو اور نہ آغاز کرو تم لڑائی کو یہان تک کہ ابتدا کرین وہ تم پر اور راست کرو تم نیزونکو اور چھپاؤ تم اپنے کو ساتھ ڈھالونکے اور التزام کرو تم خاموشی کا مگر اللہ غالب اور بزرگ کے یاد کرنے مین اور کوئی نئی بات نہ کرو یہان تک کہ حکم دون مین تمکو اسکے کرنے کا پھر گئے وہ قلب فوج کی طرف اور ٹھہرے انمین پھر نکلے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ دران حالیکہ وہ ترغیب دیتے تھے لوگونکو اور یہ کہتے تھے یا اہل القرآن

ویا انصار الہدی والحق اعلموا ان رحمۃ اللہ تعالی لا تنال الا بالعمل والنیۃ ولا تدرک بالمعصیۃ والتمنی بغیر عمل مرضی ولا یدخل الجنۃ الا بالاعمال الصالحۃ مع رحمۃ اللہ عزوجل ولا یوتی اللہ رحمتہ ومغفرتہ الواسعۃ الا الصالحین والصدقین الم تسمعوا قول اللہ عزوجل وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون واستحیوا من اللہ تعالی ان یریکم اللہ منہزمین من عدوکم وانتم فی قبضتہ ولیس لکم ملجا من دونہ اور برابر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مسلمانون سے ایسا ہی کچھ کہتے تھے یہان تک کہ پھرے وہ اپنی قوم کی طرف اور نکلے بعد انکے سہیل بن عمرو کہ چلتے تھے صفون کے بیچ مین اور نصیحت کرتے تھے مثل نصیحت معاذ بن جبل کے اور پھرے وہ اپنی قوم کی طرف اور نکلے بعد انکے ابو سفیان بن حرب پس کہا وہ

صفون کے بیچ مین اور وہ پورے تھے ہتھیار و نمین سوار تھے اپنے گھوڑے پر اور نصیحت کرتے اور کہتے تھے یا معاشر الناس
انتم العرب الکرام السادۃ العظام وقد صبحتم فی دیار الاعلاج منقطعین عن الاہل والوطن واللہ لاینجیکم منہم الیوم الا الطعن
والضرب تبلغون بذلک ربکم وتسالون انفوہ من ربکم واعلموا ان الصبر فی مواطن الباس مما یغفر اللہ بہ الہم وینجی بہ من الغم
فاصدقوہم القتال فان النصر ینزل مع الصبر فان صبرتم ملکتم امصارہم وبلادہم واستعبدتم نساءہم وابناءہم وان وہنتم
فلیس من ایدیکم الا اسفار ولا القطیع الا بالزاد الکثیر والمار القفری وہؤلاء یرجعون الی دور وقصور فاتنعوا الیوم فسکم
وجاہدوا فی اللہ حق جہادہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون پھر نکلے ابوسفیان صفون کے بیچ سے اور آئے عورتونکے پاس
اور بڑے ٹیلے پر تھین اور انمین مہاجرات اور بیٹیان انصار کی تھین اور وہ اولاد انکی انکے ساتھ تھی پس کہا ابوسفیان نے
تیکھے ان سے یہ کلمات ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال النساء ناقصات عقل ودین فلکن ہمن حفظن ادیانہن وقدرن
ذلک البتہ وحرضن ازواجکن علی القتال ومن رجع منہم منہزما فاحصین وجہہ بالحجارۃ واخرجن خوادۃ بالعمد واظہرن
اطفالکن حتی یرجع راوی نے بیان کیا ہے کہ ٹھہرین عورتین آمادہ ہوکر اور وہ باندھنے والی تھین دوپٹونکو سر اور کمر پر
پڑھنے والی تھین اشعار رجز کو اور پھرے ابوسفیان اپنی جگہ پر اور وہ کہتے تھے یہ کلمات یا معاشر المسلمین قد حضر ما ترون
وہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امامکم والشیطن والنار وراءکم اور بعد اسکے آکر کھڑے ہوئے وہ اپنی جگہ پر اور نہین سے نہ
کیا مکر و فریب باہان نے کسی چیز کو اور پھرے رومی اپنے پیچھے کو جسوقت دیکھا انھون نے خالد بن الولید کو آتے ہوئے جمعیت
پانچسو سوار کے پس تجاوز کیا انھون نے اس وجہ سے اور پھر گئے وہ پس جب برابر ہوئین صفین اور آراستہ کیا مسلمانون نے اپنے
لشکر کو چلا کر کہا باہان نے رومیون کے کس چیز نے توقف مین رکھا ہے تمکو مسلمانونکی لڑائی سے پھر تم انکی طرف پس پھر رومی بجانب
مسلمانونکے اور دیکھا خالد بن الولید نے بڑے اور بہت لشکر رومیونکے اور تلوارین چمکتی تھین اور علیحدہ ہو گئے تھے
زمرہ رومیونکے تیس ہزار آدمی انکے بڑے مرتبے والونکے اور کھودی گئین تھین انکے واسطے خندقین اور آترے تھے
وہ انمین اور باندھا تھا انھون نے اپنے پیرون کو زنجیر و نسے اور ملے تھے ہر دس آدمی ایک زنجیر مین بغرض حفاظت
کے اور اس حمایت سے کہ نہ بھاگین وہ اور قسم کھائی تھی انھون نے مسیح بن مریم اور صلیب اعظم اور قسون اور
راہبون اور چاردن کنیسون کی اس امر پر کہ نہ دور ہونگے وہ اپنی جگہون سے یا مارڈالے جاوینگے وہ پس جب دیکھا خالد بن
الولید نے انکے کام کو کہا انھون نے انسے جو انکے گرد تھے لشکر زحف سے کہ قریب ہے کہ یہ دن بہت سخت اور بڑا ہوگا
پھر کہا انھون نے اللہم اید المسلمین بالنصر وافرغ علیہم الصبر پھر آئے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا اُنسے
کہ اے سردار بتحقیق قوم کے ٹھہرنے کا وقت نزدیک ہے انہین ساتھ زنجیرون کے اور روانہ ہوئے ہین وہ ہماری طرف
ساتھ شمشیر ہائے بران کے اور قریب ہے کہ ہووے یہ دن بڑا اور سخت پس آئے ابو عبیدہ بن الجراح مسلمانو
پاس اور کہا کہ قوم رومیون کی تعداد کثیر ہے اور نہ نجات دیگا مگر صبر کرنا پھر کہا انھون نے خالد بن الولید سے

کہ تمھارے ہی کیا رائے ہی اے ابا سلیمان پس کہا خالد بن الولید نے کہ جانو تم اس امر کو کہ باہان نے آگے کیا ہی حمایت کنندگان اپنے
ہمراہیون کو اپنے لشکر کے اور صف بندی کی ہی انکی بمقابلے مسلمانون کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ
باہان نے اپنے آگے کیا تھا ارمنیون سے ان لوگونکو جنکی شجاعت اور دانشمندی وثابت قدمی مشہور تھی ایک لاکھ پس جب دیکھا خالد بن
الولید نے انکو جانا انھون نے کہ وہ لوگ اہل شدت سے ہین پس کہا انھون نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ میری رائے یہ ہی کہ ٹھہرو تم اپنی
اس جگہ پر جہان تم ہو سعید بن زید کو اور ٹھہرو تم انکی پشت پر محاذی انکے جمعیت دو سو یا تین سو مسلمانونکے اپنے ساتھیون سے پس جب
جانینگے مسلمان اس امر کو کہ تم انکے پیچھے ہو تو شرم کرینگے وہ اللہ پاک سے پھر تمسے پس نہ بھاگینگے وہ پس قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے مشورہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا اور بلایا سعید بن زید بن عمر بن نفیل کو اور یہ سعید منجملہ ان دس مسلمانونکے
ہین جنسے رضامندی اپنی ارشاد فرمائی ہی اللہ تعالی نے اس آیت مین لقد رضی اللہ عن المومنین آخر تک پس ٹھہرایا انکو اپنی
جگہہ پر پھر منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک سو سوار کو شہسوارانمین سے اور انمین کچھ لوگ مہاجرین سے تھے اور
ٹھہرے انکو لیکر پیچھے صف کے محاذی سعید بن زید کے راوی نے ورقہ بن مہلہل التنوخی سے جو یرموک کی لڑائی مین نشان بردار
ابو عبیدہ بن الجراح کے تھے روایت کی ہی کہا ورقہ نے کہ پہلے جو نکلا لڑائی کو مسلمانونکے لشکر سے وہ ایک شخص قوم ازد سے کم سن تھا
پس کہا اس شخص نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار مین چاہتا ہون کہ تسکین دون اور سیراب کرون اپنے دلکو اور جہاد کرون
اپنے اور اسلام کے دشمن کا اور خرچ کرون مین اپنی جانکو اللہ تعالی کی راہ مین شاید دیجاوے مجکو شہادت پس آیا اجازت دیتے ہو تم
مجکو اس بارے مین اور اگر کوئی تمھارا مطلب وحاجت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو پس آگاہ کرو تم مجکو اسے پس روئے ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا اقرأ محمدا منی السلام وخبرہ انا وجدنا ما وعدنا ربنا حقا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پھر ازدی
نے اپنے گھوڑے کے سر کو اور حملہ کیا ارادے لڑائی کے پس نکلا انکے مقابلے مین ایک گبر کفار روم سے پورا قد وقامت کا سبز سے
گھوڑے پر پس جب دیکھا اسکو ازدی نے چلے اسکی طرف اور بہ تحقیق قید کیا تھا انھون نے اپنی جانکو اللہ تعالی کی راہ مین پس جب
نزدیک ہو پڑھا انھون نے شعر رجز کا اور حملہ کیا ہر ایک نے ان دونون سے اپنے ساتھی پر پس جلدی کی ازدی نے رومی پر اور نیزہ مارا
اسکے اور گرا دیا اسکو زمین پر بیہوش اور لیا اسباب اور گھوڑا اسکا اور پھر دکھایا سب ایک مرد کو اپنی قوم سے پھر پلٹے وہ میدان
کی طرف اور بلایا لڑنے والے کو پس نکلا انکے مقابلے مین دوسرا رومی پس مار ڈالا اسکو اور نکلا تیسرا اور چوتھا یہان تک کہ قتل کیا
انھون نے چار رومیونکو پس نکلا انکے مقابلے مین پانچوان رومی اور شہید کیا اسنے ازدی کو رحمت کرے اللہ تعالی اوپر اسکے پس خشمناک
ہوئے قوم ازد بسبب مارے جانے اپنے ساتھی کے اور نزدیک ہو وہ رومیونکی صفون سے پس اسی وقت آگے بڑھے رومی اور چلے مثل
پھیلی ہوئی ٹیڑی کے یہان تک کہ نزدیک ہوا ایک کنارہ انکا میمنہ مسلمین سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
کہ بہ تحقیق دشمنان خدا اور تمھارے آمادہ حملہ کے ہین اور جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی تمھارے ساتھ ہی پس قائم رکھو تم اپنے تئین ساتھ
صبر اور راستی اور ملاقات اور شامل ہو مدد کے اللہ تعالی کے پاس سے پھر دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے گوشہ چشم سے

آسمان کی طرف اور دعا مانگی انھون نے اللھم ایاک نعبد وایاک نستعین ولک توحدنا لا نشرک بک شیئا وان ہو لاء یکفرون بک ویتخذون من دونک آلھۃ اخری اللھم انصرنا علیھم یا من قال فی کتابہ واعتصموا باللہ ہو مولاکم فنعم المولی ونعم النصیر اللھم زلزل اقدامھم وارعب قلوبھم وانزل علینا السکینۃ والزمنا کلمۃ التقوی وانصرنا علی اعدائک یا من لا تخیب السیاد پس اسی حال مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ یہ دعا کر رہے تھے کہ دفعۃً حملہ کیا رومیون نے میمنہ مسلمین پر اور اسمین قوم ازد اور مذحج اور حضر موت اور حمیر اور خولان بھی پس ایک ہی حملہ کیا انپر رومیون نے پس صبر کیا مسلمانون نے انکے مقابلے مین اور سخت لڑائی لڑے وہ اور بہت اچھی ثابت قدمی کی پس حملہ کیا انپر دوسرے لشکر رومیون نے پس بڑا صبر کیا مسلمانون نے انکے مقابلے مین اور حملہ کیا تیسرے لشکر نے انپر پس ہٹے مسلمان میمنہ سے اور چھوڑ دیا ایک گروہ نے لوگون سے جگہ کو اور پھرے وہ اپنے لشکر کی طرف اور بہت اچھی ثابت قدمی کی ایک گروہ نے اور لڑے وہ رومیون سے اپنے نشانون کے پیچھے اور خالی کر دیا اپنی جگہ کو قوم زبید نے اسی وقت اور وہ میمنہ مین تھے پس دوڑے انکی طرف عمرو بن معدیکرب الزبیدی رضی اللہ عنہ اور وہ سردار تھے قوم زبید پر اور قوم زبید انکی تعظیم کرتی تھی بسبب انکی شجاعت کے جو زمانہ جاہلیت اور اسلام مین تھی اور یرموک کی لڑائی تک عمر انکی ایک سو دس برس کی ہو چلی تھی بلکہ یہ زیادہ کیا تھا انکو شجاعت نے پس جب دیکھا انھون نے اپنی قوم کی طرف کہ چھوڑ دیا ہے جگہ کو چلا کر کہا انھون نے یا آل زبید یا آل زبید

تفرون من الاعداء تفرون من شرب کورس الردی ترضون لانفسکم بالعار والذلۃ فما ہذہ الا تزعاج من کلاب

لا علاج ما علمتم ان اللہ مطلع علی المجاہدین الصابرین فاذا نظر الیھم قد لزموا الصبر فی مرضاتہ وثبتوا القضاۂ ولدیھم

بنصرہ وایدہم بصبرہ فاین تھربون من الجنۃ ارضیتم بالعار وغضب الجبار پس جب سنا قوم زبید نے کلام اپنے سردار عمرو بن معدیکرب الزبیدی یا حجاج بن عبد یغوث کا علی اختلاف الروایات پھرے وہ اپنی جگہ کی طرف مثل پھرنے بکری وغیرہ جانور وحشی کے اپنے بچون کی طرف اور یکجا ہوئے گرد عمرو بن معدیکرب الزبیدی کے اور وہ پانسو سوار تھے اور شدت کی انھون نے رومیون پر اور حملہ کیا انکے ساتھ قوم حمیر اور حضر موت اور خولان نے اور حملہ کیا ان سب نے بالاتفاق رومیون پر بہت سخت حملہ پس ہٹ گئے اور رد ہوئے رومی اپنی جگہ سے اور حملہ کیا قوم دوس نے مشرکین پر ساتھ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پس جنبش دی ابوہریرہ نے اپنے نشان کو اور ترغیب دلاتے تھے وہ اپنی قوم کو لڑائی پر اور نصیحت کرتے تھے وہ اس کلام سے یا ایھا الناس سارعوا الی معانقۃ حور العین وجوار رب العالمین فی جنات النعیم وما من موطن احب الی اللہ من ہذہ المواطن الا وان الصابرین فضلھم اللہ علی غیرھم الذین لم یشھد واشدہم پس جب سنا دوس نے انکے کلام کو گرد ہوئے انکے اور حملہ کیا رومیون پر اور گھیر لیا انکو جیسا کہ گھیر لیتی ہے چکی اور ہجوم کیا جماعت رومیون نے میمنہ مسلمین پر پس چلایا اور ہٹایا انکو یہانتک غلب کے پس بہت اچھا صبر کیا مسلمانون نے انکے مقابلے مین اور جلدی پہنچا انپر دوسرا لشکر رومیون کا پس شکست اٹھائی لشکر میمنہ مسلمانون نے دراینحالیکہ وہ اپنے پیچھے پھیرنے والے تھے اور گھوڑے پھیرتے تھے اپنی دستون کی طرف اور نکلا لشکر میمنہ کا دراینحالیکہ چھوڑتے تھے لا اپنی جگہ کو مثل بکری جگہ چھوڑنے والی کے شیر کے آگے سے اور دیکھا

عورتون نے شکست اٹھاتے ہوے گروہ مسلمانونکو پس پکار کر کہا عورتون نے اُسمین کہ اے بیٹیان عورات عرب کی لو تم مرد و نکو اور پھیر دو ہاتھ
کر کہو شکست اٹھانے سے سعیدہ بنت عاصم خولانی نے بیان کیا ہو کہ تھی مین سب عورتونمین اُس دن ٹیلے پر پس جب چھوڑ دیا اپنی جگہ کو
میمنہ مسلمانون نے آواز دی ہمکو عفیرہ بنت غفار نے کہ اے عورات عربیہ لو تم مردونکو اور اُٹھالو اپنی اولاد کو اپنے ہاتھونمین اور استقبال
کرو تم ساتھ پکارنے اور ترغیب دلانے کے راوی نے بیان کیا ہو کہ آگے بڑھین عورتین در ان حالیکہ پتھر مارتی تھین وہ گھوڑونکی منھ پر اور
عیاض بن ثابتہ کی بیٹی پکار کر کہتی تھین کہ بُرا اور زبون کرے اللہ تعالیٰ منھ اُس مرد کا جو بھاگے اپنی زوجہ سے اور سب عورتین اپنے شوہرونسے کہتی تھین
کہ تم ہمارے شوہر نہین ہو اگر نہ بچاؤ گے تم ہمکو گبر و لسے عیاض رضہ بن سہیل بن سعید الطائی نے بیان کیا ہو کہ خولہ بنت الازور اور خولہ بنت ثعلبہ
انصاریہ اور کعوب بنت مالک بن عاصم اور سلمی بنت ہاشم اور نعم بنت قناص اور ہند بنت عتبہ بن ربیعہ اور لبنی بنت الجر بر الحمیریہ آگے سب
عورتونکے تھین اور عود باجے انکے ساتھ تھے اور وہ اشعار نصیحت آمیز بنسبت مسلمانونکے پڑھتی تھین اور برابر ترغیب دلاتی تھین وہ لڑائی
پر پس پھر مسلمان شکست اٹھانے والے بہت سخت پھر ناوقت سننے ترغیب دہی عورتونکے اور کلمین ہند بنت عتبہ اور انکے ہاتھ مین عود تھا
اور انکے پیچھے عورتین مہاجرات تھین اور ہند پڑھتی تھین وہ اشعار جو بروز جنگ احد اُنھونے پڑھے تھے پھر استقبال کیا ہند نے گروہ مسلمانونکا
پس دیکھا انکو بھاگتے ہو پس آواز دیکر کہا انسے کہ کہان بھاگتے ہو تم اللہ تعالیٰ اور اُسکی بہشت سے اور وہ سامنے ہی تمھارا اور دیکھا ہند نے اپنے شوہر
ابوسفیان کو بھاگتے ہو پس مارا انکے گھوڑے کے منھ کو چوب خیمہ سے اور کہا کہ کہان جاؤ گے تم اے بیٹے صخر کے پھر و تم لڑائی کی طرف اور خرچ کرو تم
اپنی جانکو یہان تک کہ خالص ہو پاک کرے اللہ تعالیٰ تمکو اُس خیر سے جو گذری ہی تمھاری ترغیب دہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس پھیر
ابوسفیان جب سنا اُنھونے کلام ہند کا اور پھرے مسلمان انکی ہمراہی مین اور دیکھا مین نے عورتونکو کہ حملہ کیا عورتون نے ابوسفیان کی سعیت مین پس
دیکھا مین نے عورتونکو سبقت کرتی تھین وہ مسلمانونپر اور وہ گھوڑونکی بیچ مین تھین اور دیکھا مین نے ایک عورت کو کہ وہ لڑتی تھی ایک برخلیر سے جو اپنے
گھوڑے پر سوار تھا پس جاملی وہ عورت اُسی کے بیچ مین جلد ہوئی وہ اُس گبر سے یہان تک کہ اونپر بھاگرا دیا اُسکو گھوڑے سے پھر مار ڈالا اُسکو اور وہ کہتی تھی کہ یہ تائید
اللہ سے ہی مین زبیر نے بیان کیا ہو کہ سخت حملہ کیا مسلمانون نے در ان حالیکہ نہین مطلوب تھی انکو اُس حملے مین سوا رضامندی اللہ غالب اور بزرگ اور رضامندی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بہت سخت لڑائی لڑی قوم نے باتفاق ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہان تک کہ ظاہر ہوا اُنمین قتل پس کام آئی
اُنمین سے ایک جماعت کثیر اسواسطے کہ اُنھون نے صدمہ اٹھایا تھا اپنی جانون پر پس شہید ہوا اُنمین سے اسقدر کہ بعضی شہید ہوا اسقدر انکے یہود
اور قبیلون سے سعید بن عمرو بن نفیل نے بیان کیا ہو کہ مسلمانونکے میمنہ مین ایسی سخت لڑائی تھی کہ کبھی ہم شکست کھاتے تھے اور کبھی پھرتے تھے
لڑائی کی طرف اور کبھی صبر کرتے تھے اور کبھی پھرتے تھے اور دیکھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے لشکر میمنہ کو کہ پہونچ گیا ہی قلب لشکر
تک پس پکارا اُنھون نے اپنے ہمراہیونکو اور متوجہ ہوے انکی طرف چھ ہزار آدمی کی جماعت سے اور تکبیر کہا اور حملہ کیا اور دیون پر
پس بڑا قتل اور خرچ کیا اُنمین یہان تک کہ دور کر دیا دشمنان خدا کو میمنہ اور قلب سے اور پھیر دیا انکو انکی پشت کی طرف پھر چلے
وہ یہان تک کہ پھیر اُنھون نے میمنہ اور قلب کو اپنی جگہ پر اور ٹھہرے خالد بن الولید آگے انکے اس حال مین کہ دور کرتے اور بھگاتے
تھے وہ اُس شخص کو جو روبرو ہوے مسلمانونکے نزدیک تھا پس بڑی شکست اٹھائی ہر دو میونے خالد بن الولید کے آگے سے اور دیکھا

خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے سواروں کو پس پکار کر کہا انہوں نے کہ اے سلام دریا کے لوگو اور اے پڑھنے والے قرآن کے اور اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتحقیق
واقع ہوئی قوم روم میں شکست پس باقی ہی انکے نزدیک کوئی شخص مضبوط اور لڑنے والا مگر اسقدر کہ دیکھا تم نے اور بتحقیق توڑ دیا اللہ تعالی نے انکی تیزی کو
پس پھیر دو تم انپر حملے کو اور شدت کرو انپر رحمت کرے اللہ تعالی تمپر پس قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ میں خالد کی جان ہے کہ میں امید رکھتا ہوں کہ دیگا
اللہ تعالی تمکو غلبہ انکے بازو پر پس کہا انہیں مسلمانوں نے ہر طرف سے کہ حملہ کرو تم اے خالد بن الولید کہ حملہ کرین ہم تمہارے ساتھ پس نکال لیا خالد
بن الولید نے اپنی تلوار کو اور حملہ کیا باتفاق اپنے ہمراہیوں کے عبد الرحمن بن حمید الجمحی نے بیان کیا ہے کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے خالد
بن الولید کے ساتھ حملہ کیا تھا پس قسم ہے خدا کی کہ جگہ چھوڑ دی رومیوں نے ہمارے سامنے سے اور بھاگے وہ مثل بھاگنے بکری کے شیر کے
ڈکارنے سے اور تعاقب کیا انکا مسلمانوں نے پس واقع ہوا حملہ روم کے میمنہ پر پس بری طرح سے جگہ کو چھوڑ دیا انہوں نے اور وہ لوگ جو زرہ
میں تھے پس نہیں چھوڑا انہوں نے اپنی جگہ کو در انحالیکہ چلاتے تھے وہ تیروں کو اور وہ انکا ماہان قوم کے تھے اور خالد بن الولید ہمارے آگے تھے
حملہ میں اور ہم انکے پیچھے تھے اور ہمارا شعار اس حملے میں یہ تھا یا محمد یا منصور احب احب پس خالد بن الولید برابر حملہ کرتے تھے
یہانتک کہ پہونچے وہ دریجان تک اور وہ کھڑا تھا اپنی اس جگہ جہاں باہان نے اسکو کھڑا کر دیا تھا اور اسکے ساتھ صلیب جواہر کی
اور ساتھی اسکے منتظر حملے کے تھے اسکی معیت میں پس جب پہونچا لشکر مسلمانوں کا اس جگہ تک جہاں دریجان تھا کہا اسکے بطارقہ نے
اس سے کہ اے بادشاہ آیا نہیں حملہ کرتا ہے تو کہ حملہ کرین ہم اسکے ساتھ یا پیچھے کو پھرین ہم کہ مل گیا ہے ہم میں لشکر عرب کا پس کہا اسنے
اپنے ساتھیوں سے کہ جانو تم اس امر کو کہ میں برے دن کا دیکھنا اور اسمیں حاضر ہونا نہیں چاہتا ہوں اور بادشاہ نے مجھکو اس جگہ
ٹھہرایا ہے اور میں مرا جاتا ہوں یہاں کے ٹھہرنے کو مار لپیٹ دو تم میرے منہ اور سر کو اس کپڑے میں تاکہ نہ دیکھوں میں لڑائی کو
پس لپیٹ دیا انہوں نے اسکے چہرے کو ایک ریشمی کپڑے میں اور لوگ لڑتے تھے یہانتک کہ بھاگے رومی مسلمانوں کے سامنے سے اور
پہونچے وہ دریجان کے پاس اور چہرہ اسکا لپیٹا گیا تھا کپڑے میں پس حملہ کیا اسپر ضرار بن الازور نے اور پار ہو گیا نیزہ مارا اسکے اور مار ڈالا
اسکو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اچھا معاملہ اللہ تعالی کا مسلمانوں کے ساتھ یہ ہوا کہ جرجیر اور قناطر نے باہمدیگر اختلاف
اور جھگڑا کیا اور جرجیر میمنہ میں تھا ساتھ قوم ارمن کے اور قناطر میسرہ میں تھا جرجیر نے قناطر سے کہا کہ حملہ کر تو عرب پر یہ کیا ہے تیرا
توقف ہی حملے میں پس قناطر نے کہا کہ آیا تو مجکو حکم حملے کا دیتا ہے جرجیر نے کہا ہاں اور کیونکر میں تجھپر حکم نہ کروں آیا میں تجھپر سردار نہیں ہوں
قناطر نے کہا کہ تو جھوٹا ہے تو ایک سردار ہے میں دوسرا سردار ہوں اور میرا مرتبہ تجھپر حکم زیادہ ہے اور تو مامور ہے میری اطاعت کا
پس اختلاف کیا ان دونوں نے اور خشمناک ہوا جرجیر گفتگوے قناطر سے پس سخت حملہ کیا اسنے مسلمانوں پر اور تھا حملہ اسکا
کنانہ اور قیس اور خثعم اور جذام اور قطاعہ اور عاملہ اور غسان پر اور یہ لوگ اس دن درمیان لشکر میسرہ اور قلب مسلمانوں کے تھے
اور دور کر دیا رومیوں نے مسلمانوں کو انکی جگہ سے یہانتک کہ دور ہو گیا لشکر میسرہ مسلمانوں کا اپنی صفوں کی جگہ سے اور نہ باقی رہے
انمیں سے مگر مالک نشانوں کے پس لڑے وہ اور جو انکے نزدیک تھے بہت سخت لڑائی اور پیچھا کیا رومیوں نے انکا مسلمانوں کا جنہوں نے
شکست اٹھائی تھی یہانتک کہ داخل ہوئے انکے ساتھ انکے لشکر تک پس آگے آئیں انکی عورتیں ساتھ چوبہائے خیموں کے مارتی ہوئیں

قناطر اور جرجیر میں مخالفت
قناطر کا باہمدیگر مقابلہ ہونا

گھوڑونکے منھو پنین اور چلاتی تھین اُنپر پھر دنکو پکار کرکہتی تھین اُنسے کہ کہان تک شکست اٹھاکر اور چھوڑکر جاؤگے اے لوگو اسلام کے مان و
بہنون اور لڑکے اور لڑکیون کو آیا ارادہ ہی انکے سپرد کرنے کا کبرونکو رکھتے ہو تم منہال دوسی نے بیان کیا ہی کہ مین بقسم کہتا ہون کہ البتہ
عورتین ہمپر سخت اور شدید تھین رومیون سے پس سخت پھرتا تھا پھرے مسلمان ہزیمت سے اور پکار البعضون نے بعض کو اور وصیت کی آپسمین نگاہبانی
صبر کی اور پھرے وہ رومیون پر سخت پھرنا اور قباثہ بن الکنانی آگے مسلمانونکے تھے دران حالیکہ مارتے تھے وہ مشرکین کے منھ کو کبھی تلوار سے
اور کبھی نیزے سے یہان تک کہ ٹوٹ گئے تین نیزے انکے اور وہ اشعار رجز پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پھر حملہ کیا
قباثہ نے یہان تک کہ ٹوٹ گئین دو تلوارین انکی اور جب کوئی تلوار یا نیزہ ٹوٹ جاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ کون شخص بعاریت دیگا مجکو تلوار یا نیزہ اللہ کی
راہ مین اور بدلا دیگا اسکا اللہ کے اوپر ہی پھر پکار کر کہا انھون نے اے گروہ قیس کے لو تم حصہ اپنا ثواب و عز دوری سے اور صبر نیا مین بزرگی ہی اور آخرت مین
رحمت اور فضیلت ہی فاصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون پس قبول کیا انکے کلام کو انکی قوم نے اور خوش ہو وہ انکی ہمراہی مین لڑنے کو
قباثہ نے بیان کیا ہی کہ مین دیکھا تھا مین نے مثل حملہ قناطر اور اسکی قوم کے کہ ملا دیا تھا انھون نے ہمارے بعض کو بعض سے اور پھر خالد بن الولید
اپنے حملے سے جمعیت دو ہزار کے اور رکھا انھون نے تلوار کو رومیون پس مار ڈالا انکو بہت جلد اور رومیون بہت لوگ مارے گئے اور آئے خالد بن الولید
اپنے حملے سے اور مسلمان کہتے تھے کہ جزائے خیر دے اللہ تعالے قباثہ بن اشیم الکنانی کو کہ ہمارے واسطے بھاری اٹھایا انھون نے پس جب سنا خالد بن الولید
یہ کلام آئے وہ قباثہ کے پاس اور بوسہ دیا انکی آنکھونکو اور سر کو اور کہا کہ اے قباثہ جزائے خیر دے اللہ تعالے تمکو اسلام کے واسطے اور آئین فریعہ بنت الحارث جملے سے
اتر کے اور وہ کہتی تھین کہ کیا کام کیا خالد یہان تک کہ کھڑی ہوئین خالد بن الولید کے سامنے اور کہا کہ اے بیٹے ولید کے آیا تمنے سکھلایا ہی مسلمانونکو بھاگنا
لڑائی سے حالانکہ لوگ اپنے سردار کے تابع ہوتے ہین پس اگر ثابت قدمی کرتے ہین سردار تو ثابت قدمی کرتے ہین لوگ انکے ساتھ اور اگر شکست اٹھاتے ہین سردار تو
شکست اٹھاتے ہین لوگ ساتھ انکے پس کہا خالد بن الولید نے قسم ہی خدا کی کہ مین شکست اٹھانے والونمین نہین تھا اور نہین تھا وہ شخص جو لڑتا تھا گرد عبا مین مگر مین پس کہا
ذریعے نے کہ برا کرے اللہ اسکا جسنے دکھا اپنے سردار کو ثابت قدم اور بھاگ نکلا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ دیکھا بابان نے لشکر میمنہ کی طرف کہ وہ مدد
مثل روند جانے چمڑے کے پس تعجب نے لا بھیجا اسنے انکو لڑائی پر پس اسی وقت نکلا ایک کافر لبران دم سے لشکر میمنہ سے اور پورا تھا وہ ہتھیار دمین گویا ایک ٹکڑا
پہاڑ کا اور سوار تھا ایک شہری برقد و قامت والے پر پس نکل کر آیا وہ دونون صفونکے بیچ مین اور گردا دیا اسنے اپنے شہری کو اور درخواست لڑائی کی
پس نکلا اسکے مقابلے کو ایک جوان قوم ازد سے پس نہین گردادیا اسنے ساتھ اسکے مگر اندک یہان تک کہ مار ڈالا اسنے انکو پھر اسنے پھر طلب کیا اسنے لڑنے والے کو
پس ارادہ کیا اسکی طرف نکلنے کا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے معاذ درخواست کرتا ہون مین تمسے بحق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس امر کی کہ ٹھہرو تم اپنی جگہ پر اور لیے رہو نشانکو کہ تمہارا اٹھانا اور لیے رہنا نشان کا دوست تر ہی مجکو تمہارے نکلنے سے پس پھر
کی طرف پس ٹھہر گئے معاذ بن جبل ساتھ نشانکے پھر پکار کر انھون نے کہ اے گروہ مسلمانونکے جو شخص چاہتا ہو گھوڑے کو کہ سوار ہو کر لڑے تو پس یہ میرا گھوڑا اور ہتھیار
موجود ہین پس جواب دیا انکو انکے بیٹے عبدالرحمن نے اور کہا کہ مین اس کام کو کرونگا اے میرے باپ اور تھے عبدالرحمن نوجوان پس مسلح ہو وہ اور لیا گھوڑا اپنے باپ کا اور
سوار ہوا سیر اور کہا کہ اے میرے باپ مین اس کیطرف جاتا ہون پس اگر صبر کیا مین نے اسکے مقابلے مین تو احسان ہوگا اللہ کا مجھپر اور اگر مار ڈالا اسنے مجکو پس تمپر میرا سلام ہی
اور اگر تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی مطلب خاص ہی پس وصیت کرو تم مجکو پس کہا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہ اے بیٹے میرے عوض کرو تم میرا ... انکی

ف ۱ ذکر لڑائی قباثہ بن اشیم الکنانی کا بمقام یرموک کے

ف ۲ اشعار ساحل فی ذکرکو
از کلاب النواکح قریب
کتون آواز کرنے
والون مین واضربہم
ضربا بحد الصفائح
اور مارو انکو مین انکو
وار ... ... رہ
نا دلکنگ وارضی رسول اللہ
خوشنود اور راضی کرونگا مین رسول اللہ کو

جو بشیر ابن اسید
کے ہوئے ہین
بنی الشعری السعدی
کلدین ناصح
بنی ہذا ہین کے ہین
سلے واسطے ... ہین کے
نصیحت کرنے والے

ف ۳ ہین ابو الرحمن
ذکر لڑائی عبدالرحمن
بن معاذ جبل رضی
اللہ عنہما ۱۲

حضور مین سلام کو اور عرض کرو کہ خبر دے خیر دیوے اللہ تعالے اُسکو بہت کی طرف پھر کہا جاؤ تم اے بیٹے میرے توفیق دے اللہ ہمکو اور تمکو بیچ خیر کی جسکو دوست رکھتا ہی اور پسند کرتا ہی پس روانہ ہوے عبد الرحمن بن معاذ رضی اللہ عنہما بجانب گبر کے مثل شعلہ آگ کے اور حملہ کیا گبر پر اور مارا اُسپر تلوار کو پس اچھل آئی تلوار اور نہ کارگر ہوئی اُسپر اور حملہ کیا اُسپر گبر نے ساتھ دار پہونچنے والے کے اور تلوار ماری اُسنے اُنکے سر پر پس کاٹ ڈالا تلوار نے عمامے کو اور زخمی کر دیا سر کو کہ جاری ہوا خون پس جب دیکھا گبر نے بجانب خون کے اور گمان کیا اُسنے یہ کہ مار ڈالا اُسنے اُنکو پھر اُوہ اپنی پشت کی طرف تاکہ دیکھے وہ کیونکر گرتے ہین عبد الرحمن گھوڑے سے زمین پر پس جب دیکھا عبد الرحمن نے گبر کو کہ پیچھے کو ہٹا ہی وہ پھرے بجانب مسلمانو کے پس کہا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اُنسے کہ اے بیٹے تمھارا کیا حال ہی اُنھون نے کہا کہ گبر نے مجکو مار ڈالا ہی معاذ نے کہا کہ اے میرے بیٹے کس چیز کو چاہتے ہو تم دنیا سے پھر باندھا اُنکے زخم کو اور اُسی وقت وہ زخم اچھا ہو گیا پھر گبر نے براہ تکبر کے تین حملے کیے اور قوم اللہ نے پھیر دیا اُسکے حملونکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کون شخص تم مین سے اُسکا مقابلہ کریگا پس نکلے اُسکی طرف عامر بن طفیل الدوسی اور تھے وہ اصحاب الرایات سے اور حاضر ہوے تھے خالد بن الولید کے ساتھ جنگ یمامہ مین اور بروز جنگ یمامہ کے اُنھون نے مسیلمہ کی لڑائی مین یہ خواب دیکھا تھا کہ گویا ملاقی ہوے وہ ایک عورت سے پس کھول دیا اُس عورت نے اُنکے واسطے اپنی فرج کو پس داخل ہو وہ اُسمین اور دیکھا اُسکی طرف اُنکے بیٹے نے پس جلدی دوڑے وہ تاکہ داخل ہو وین وہ اُس جگہ مین جہان اُنکے باپ داخل ہوے ہین پھر بیدار ہوے خواب سے اور بیان کیا خواب کو مسلمانو سے پس کسی شخص نے تعبیر نہین جانی پس کہا عامر بن طفیل نے کہ مین اُسکی تعبیر جانتا ہون مسلمانون نے کہا کہ کیا تعبیر ہی اے بیٹے طفیل کے اُنھون نے کہا کہ مین نے اُسکی یہ تعبیر مقرر کی ہی کہ مین قتل کیا جاؤنگا اسواسطے کہ وہ عورت جسنے داخل کر لیا تھا مجکو اپنی فرج مین وہ زمین ہی اور میرے بیٹے کو زخم پہونچیگا اور قریب ہی کہ وہ ملاقی ہو مجھسے پس لڑے وہ جنگ یمامہ مین اور تمہارا امتحان نیک ہوا اور سلامت رہے اور نہین لاحق ہوئی کوئی اذیت اُنکو پس جب دن لڑائی یرموک کا ہوا حاضر ہوے وہ اُس لڑائی مین اور نکلے واسطے لڑائی گبر کے اور حملہ کیا اُسپر لعابر نیزہ کے اُلٹ دیا اُنھون نے میمنہ روم کو اُنکے میسرہ پر پھر باگ پھیری لطریق نے مثل برق کے اور نیزہ اُسکے اور نیزہ اُنکا وہ تھا جو موجود رہا تھا اُنکے ساتھ ردت اور یمامہ کی لڑائی مین پس ٹوٹ گیا نیزہ پس ڈالدیا اُسکو ہاتھ سے اور اعتماد کیا اپنی تلوار پر اور جنبش دی اُسکو اور مارا تلوار کو گبر کے شانے پر اور ملا دیا اُسکی انتڑیو مین پس اوندھا ہو کر گر پڑا گبر پس گھوڑ لیے اور دوڑے اُسکی طرف عامر بن طفیل پس لے لیا اُسکو اور لائے مسلمانو کے پاس اور سپرد کیا اُسکو اپنے بیٹے کے اور پھرے بجانب دشمن کے اور ایک حملہ کیا میمنہ پر اور ایک حملہ کیا میسرہ پر اور ایک حملہ قلب پر کیا اور طلب کیا اپنے حملے مین عرب متنصرہ کو قوم غسان اور لخم اور جذام سے اور پھر اسیران کے جبلہ بن ایہم الغسانی کو پس مار ڈالا عرب سے ایک سوار کو اور طلب کیا لڑنے والے کو پس نکلا اُنکی طرف جبلہ بن ایہم اور وہ ایک زرہ ریشمین طلائی کی اور اُسکے نیچے ایک زرہ تبابعہ کے زرہونسے پہنے تھا اور اُسکے سر پر خود تھا کہ مثل شعاع آفتاب کے چمکتا تھا اور گھوڑا اُسکی سواری کا عاد کے گھوڑونکی نسل سے تھا پس نکلا جبلہ بجانب عامر بن الطفیل کے پس کہا اُسنے کہ تم کس گروہ سے ہو عامر نے کہا کہ ہم قوم دوس سے ہون جبلہ نے کہا کہ تم اہل قرابت سے ہو پس باقی رکھو اپنی ذات کو اور پھر جاؤ اپنی قوم کی طرف اور دور کرو اور چھوڑ دو طمع کو عامر بن طفیل نے کہا کہ مین نے تجھسے کہدیا کہ مین کون شخص اور کس قبیلے سے ہون پس تو کس گروہ عرب سے ہی اُسنے کہا کہ مین غسانیے ہون اور مین اُن سب کا سردار ہون اور

ذکر لڑائی جندب بن طفیل الدوسی کا بمقام یرموک کے ۱۲

سپر انام جبلہ بن الایہم ہے اور مین نکلا ہون تمھاری طرف کو جسوقت کہ دیکھا مین نے تمکو اور تحقیق مار ڈالا تمنے اس بطریق سخت کو اور وہ شمل
باہان اور جرجیر کے تھا شجاعت مین پس نکلا مین تمھاری طرف تا کہ مار ڈالون مین تمکو اور بہرہ مندی حاصل کرون مین باہان اور ہرقل کے
نزدیک تمھارے مار ڈالنے سے عامر بن طفیل نے کہا کہ جو تو نے شدت و سختی قوم کی اور بڑے ہونے ڈیل ڈول کا ذکر کیا پس اللہ تعالی شدید ہے
باز رکھنے مین اور ہلاک کرنے والا ظالمون کا ہی اور جو تو یہ کہتا ہی کہ میرے مار ڈالنے سے بہرہ مندی حاصل کریگا نزدیک مخلوق کے اور وہ شمل تجھ
سے کے ہی پس مین ارادہ رکھتا ہون کہ بہرہ مندی حاصل کرون بسبب اپنے جہاد کرنے کے نزدیک پروردگار عالمین کے اور حملہ کیا عامر بن طفیل نے
جبلہ بن ایہم پر اور حملہ کیا جبلہ نے اُنپر اور ملاقی ہوکے دونون ضرب ہونے پس نکلا وار عامر بن طفیل کا بیکار اور بے جگہ ہو نکلا وار جبلہ کا کارگر اور جگہ
پر پس کاٹ ڈالا انکے گیسو سے شانے تک پس گر کے عامر بن طفیل شہید ہوے رضی اللہ عنہ اور رکھو ما جبلہ عامر بن طفیل کی جگہ گر پڑنے اوپر ٹھہرا
اور تعجب کرتا تھا وہ اپنے دل مین اور اس چیز پر جو کیا تھا اُسنے اور طلب کیا جبلہ نے لڑنے والے کو پس نکلے اُسکی طرف جندب بن عامر بن
طفیل الدوسی اور اُنکے پاس نشان تھا پس آئے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا اے سردار میرے باپ مار ڈالے گئے ہین اور مین
چاہتا ہون کہ اُنکا بدلا لون یا جا ملون اُنمین اور دے دو تم اپنے نشانکو جو میرے پاس ہی جس شخص کو چاہو تم قوم دوس سے پس لیا
ابو عبیدہ بن الجراح نے نشان کو اُنکے ہاتھ سے اور دے دیا ایک شخص کو قوم دوس سے پس اٹھا لیا اُسنے نشانکو اور نکلے جندب بن عامر
واسطے لڑائی جبلہ کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور نزدیک ہوئے جبلہ بن الایہم سے اور چلا کر کہا اُس سے کہ ٹھہر تو نے قاتل میرے باپ
کے مین انکے عوض تجکو مار ڈالونگا جبلہ نے کہا کہ تم کون ہو عامر کے اُنھون نے کہا کہ مین انکا بیٹا ہون جبلہ نے کہا کہ کس چیز نے ابھارا ہے
تمکو اپنے اور اپنی اولاد کے ہلاک کرنے پر اور قتل نفوس کا برا اور حرام ہی پس کہا جندب نے کہ قتل نفس اللہ کی راہ مین نیک اور بہتر ہی جسکے
سبب سے بڑا مرتبہ ملتا ہی جبلہ نے کہا کہ مین تمھارا مار ڈالنا نہین چاہتا ہون حالانکہ تم جوان کم سن ہو پس پلٹ جاؤ تم یہان تک کہ
نکلے میرے مقابلے کو اور کوئی سواے تمھارے جندب نے کہا کہ مین کیونکر پھر جا سکتا ہون حالانکہ غمدیدہ ہون بسبب موت اپنے باپ کے
قسم ہی خدا کی نہ پھرونگا مین یا انکا بدلا لونگا مین یا اُنسے جا ملونگا پھر حملہ کیا اُنپر جبلہ نے اور حملہ کیا اُنھون نے جبلہ پر اور برابر ایک دوسرے پر
دوڑاتے تھے اور کھلی ہوئی تھین آنکھین لوگونکی دونون کی طرف اور دیکھا جبلہ نے جندب کی طرف اور اُس چیز کو جو ظاہر ہوئی انکی
شجاعت سے پس جانا اُسنے کہ وہ بڑے سخت اور شدید ہین لڑائی مین پس اختیار کیا اُسنے اُنسے احتیاط کو اور قوم غسان دیکھتی تھی اپنے سردار
جبلہ کو پس جب دیکھا اُنھون نے جندب کو کہ غالب ہو گئے ہین وہ لڑائی مین پس پکار کر کہا بعض نے اُنمین سے بعض کو کہ یہ جوان جو نکلے ہین
تمھارے سردار کے مقابلہ کو جوان شریف اور بزرگ ہین پس اگر دیکھو تم انکو کہ غالب ہو گئے ہین وہ تمھارے سردار پر پس کمک کرو تم اپنے سردار کی اور
نہ چھوڑو انکو یا مار ڈالین اُسکو پس آمادہ ہوے سواران غسان واسطے حملے کے بجانب اپنے سردار کے تاکہ بچاوین اُسکو اگر لاحق ہو جاوے اُسکو کوئی
امر سخت اور دیکھا مسلمانون نے اپنے ساتھی جندب بن عامر بن طفیل کی طرف اور اُنکی شدت و شجاعت کو پس خوش ہوے وہ اس سے اور دیکھا
سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُنکو اور اُنکے کامونکو پس روئے وہ اور کہا کہ ایسے ہی ہوتے ہین وہ لوگ جو خرچ کرتے ہین اپنی جانکو اللہ کی
راہ مین اے میرے اللہ نہ فراموش کر تو اُنکے واسطے اُنکے کامونکو جابر بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین یرموک کے دن پس دیکھا

میں سے کسی جوان کو شمشیر و نیزہ سے زخمی نہ کیا اور وہ جناب عامر بن طفیل تھے کہ جنکے سبب سے تھے وسیلہ میں انکے انسانی اُنکے ہوئے اور اُسی وقت جاتی
موت تو نہیں نفع دیتی شدت لڑائی میں اور نہ کثرت ہتھیارون کی اور صورت یہ ہوئی کہ جوان دوسی نے حملہ کیا جبلہ پر اور مارا اسکے ایک ایسا وار کا
جس سے سست کر دیا اسکو اور مارا جبلہ نے ایک وار پس قتل کیا انکو اور جا بری ہو گیا اللہ تعالی اُنکی روح کو بجانب بہشت کے اور راست کیا
اللہ تعالی نے خواب عامر بن الطفیل کا اور جبکہ دیکھا جبلہ نے انکی لاش پر پس چلایا کہا اسکی قوم سے کہ پھیر لیے سر اپنی جگہ پر کہ تحقیق جاری کر چکا
تو اس چیز کو جو مجھپر واجب تھی پس پلٹ گیا جبلہ اور وہ غرور کرنیوالا تھا اپنے کام پر یہان تک کہ ٹھہرا وہ اپنی صلیب کے نیچے اور
باہان نے اُسکا شکریہ کہلا بھیجا اور رنجیدہ و غمگین ہوے مسلمان بسبب عامر بن الطفیل اور اُنکے بیٹے کے پس اُسی وقت اُنمیں پکارا یہ کلمات
قوم دوس نے الجنۃ الجنۃ خذوا ثارکم رحمکم اللہ عامر و بولدہ من اعداء اللہ پس نکلی قوم دوس بجانب لڑائی کے اور قوت دی انکو قوم ازد
اور دوس نے اور وہ اُنکے ہم سوگند تھے اور حملہ کیا اُنھون نے قوم غسان اور لخم اور جذام پر اور پکارا اُنھون نے ساتھ الفاظ انہی پہچانکے
پس اُسی وقت آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کو اور کہا کہ اے لوگو جلدی دوڑو تم بجانب مغفرت اپنے پروردگار
اور ملاقات حوران بہشتی کے بہشت میں پس نہیں ہے کوئی جگہ دوست تر اللہ کے نزدیک ان جگہون سے آگاہ ہو کہ صابرین کو بزرگی
دی ہے اللہ نے اُن لوگون پر جو نہیں حاضر ہوے ہیں انکے حاضر ہونے کی جگہون میں پس جب سنا قوم ازد نے اس کلام کو حملہ کیا اُنھون
نے ساتھ دوس کے مشرکین پر بڑا سخت حملہ اور پکارتے تھے وہ اپنے الفاظ سے پہچانکو الجنۃ الجنۃ واقدی رحمہ اللہ نے اِسی سلسلہ روایت میں
بیان کیا ہے کہ بروز جنگ یرموک شعار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا یہ تھا امت امت اور شعار قوم عبس کا یہ تھا یا آل
عبس یا آل عبس اور شعار اہل یمن کا جسمین ہر قسم کے لوگ تھے یہ تھا یا انصار اللہ یا انصار اللہ اور شعار خالد بن الولید اور انکے
ہمراہیون کا یہ تھا یا حزب اللہ یا حزب اللہ اور شعار قوم دوس کا یہ تھا یا آل اللہ یا آل اللہ اور شعار قوم حمیر کا یہ تھا الفتح الفتح
اور شعار قوم مراد اور سکاسک کا یہ تھا الصبر الصبر اور شعار بنی مراد کا یہ تھا یا نصر اللہ انزل یا نصر اللہ انزل پس یہ سب شعار مسلمانون کے
تھے یرموک کی لڑائی میں پس جب حملہ کیا قوم دوس نے اور تبعیت کی انکی قوم ازد نے قصد کیا اُنھون نے جبلہ کا اور طلب کیا جبلہ کو اور صلیب کے
اور پیچھا کیا انکی جماعت کو سخت پیچھا یہان تک کہ پہنچے وہ صلیب تک پس نیزہ مارا ایک مسلمان نے اُٹھانے والے اُس صلیب کو جو قوم
غسان کے واسطے تھی پس گرا دیا اسکو گھوڑے سے اور گری صلیب اُسکے ہاتھ سے اور غمگین ہو کر حملہ کیا غسان نے بارادہ اپنی صلیب کے
پس لڑے وہ صلیب کے نزدیک یہان تک کہ بہت لوگ اُنکے مارے گئے اور مارے گئے کچھ لوگ قوم ازد اور دوس کے یہانتک کہ وہ غسان گویا کہ ہو گئے بیچ مین
مثل سپیدی تل کے بیچ پوست شتر سیاہ کے تھے پھر نکلے وہ غسان کیونکہ بہت واقدی رحمہ اللہ نے ہشام بن عامر اور اُنھون نے ابن جویریہ سے اور
اُنھون نے نافع بن جبیر اور اُنھون نے عبد اللہ بن عدی سے روایت کی ہے کہ کہا عبد اللہ نے کہ موجود تھا میں یرموک میں پس تعداد مسلمانون کی
پچیس ہزار تھی پس خشمناک ہوا ابن جویریہ اور کہا اُنھون نے جھوٹ کہا جسنے تم سے یہ تعداد بیان کی اور بتحقیق مسلمان یرموک کے دن
اکتالیس ہزار تھے اور میں اس امر کو ثقہ راویون سے سنا ہے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یہ قول ٹھیک ہے اسواسطے کہ مسلمان
بروز جنگ اجنادین کے تیتیس ہزار تھے پھر آئی کمک بعد اسکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب حملہ کیا قوم ازد اور دوس نے

ذکر تعداد مسلمانون کا بروز جنگ یرموک کے

بروز جنگ یرموک کے مشرکین پر ڈالا مشرکین کو بُرے قہر اور ذلت مین اور قہر مین ڈالا انکو مشرکین نے اور ڈرانے والا حملہ کیا مشرکین نے پس دریے
اور چھوڑ دیا مسلمانون نے جگہ کو اور تھے صاحب نشان مسلمانونکے بروز یرموک کے عیاض بن غنم الاشعری پس شکست اٹھائی انھون نے
اور دیکھا مسلمانون نے بجانب عیاض بن غنم الاشعری کے کہ پیٹھ پھیری انھون نے اور نشان انکے ہاتھ مین ہے پس چلا کر کہا انھنے مسلمانون سے
کہ ثابت قدمی قوم اور لڑنے والون کی نہین ہوتی ہے مگر بسبب انکے نشان کے پس دوڑے واسطے لینے نشانکے عمرو بن العاص اور خالد بن الولید
رضی اللہ عنہما دران حالیکہ سبقت کرتے تھے وہ دونون نشانکی طرف پس سبقت کی عمرو بن العاص نے نشانکے لینے مین اور برابر لڑتے رہے وہ
یہان تک کہ شکست اٹھائی رومیون نے اور فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانونکے ہاتھ اور تیسرا دن یرموک کا بہت سخت تھا کہ تین مرتبہ شکست اٹھائی
شہسواران مسلمین نے کہ پھیرتی تھین انکو عورتین ساتھ پتھرون اور چوبون خیمہ کے اور ظاہر کرتی تھین انکے سامنے لڑکونکو پس پھر مسلمان
بجانب لڑائی کے راوی نے بیان کیا ہے کہ آئی رات ساتھ اپنی تاریکی کے اور لوگ لڑتے تھے اور مشرکین کے بہت لوگ مارے گئے اور مسلمانون مین
تھوڑے شہید ہوے مگر بہ درستیکہ انمین بہت زخمی ہوگئے تھے پس جب آئی انپر رات ساتھ اپنی تاریکی کے روانہ ہوے رومی اپنی جگہون پر اور رات
گذرانی انھون نے بحالت سلاح بندی کے اور یہی حال مسلمانونکا تھا اور نہین تھا انکے واسطے کوئی ارادہ مگر نماز اور بعد اسکے باندھا
انھون نے زخمونکو اور نماز پڑھائی انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے دو نمازین ایک ہی ساتھ پھر کہا اے لوگو رحمت کرے اللہ تمپر جبوقت
سخت اور شدید ہو بلا پس تمکو امید کشود کاری کی آتی ہے اللہ تعالی کے نزدیک سے اور روشن کرو تم آگ کو اور نگہبانی کرو تم
اور ظاہر کرو تم تہلیل اور تکبیر کو اور اٹھ کھڑے ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دران حالیکہ وہ چلتے پھرتے تھے مسلمانونکے
بیچ مین اور وہ پکڑے تھے ہاتھ خالد بن الولید کا اور پرسش حال کرتے تھے مسلمانونکی اور باندھتے تھے انکے زخمونکو اپنے ہاتھ سے
اور کہتے تھے کہ اے لوگو دشمن بھی تمہاری رنج اٹھاتے ہین جیسا کہ تم رنج اٹھاتے ہو اور امید رکھتے ہو تم اللہ تعالی سے اُس چیز کی جسکی وہ امید
نہین رکھتے ہین اور پھر آگئے ابو عبیدہ بن الجراح مع خالد بن الولید کے اور دورہ آتے رہے مسلمانونکے خیمونمین تمام رات صبح تک اور
قطع کی رومیون نے راہ کو بجانب یرموک کے ساتھ باہان کے اور جھڑکا اور خشمناک ہوا وہ انپر اور کہا اُسنے کہ مین جانتا تھا کہ تمہارا
یہی حال ہوتا ہے بسبب اُس چیز کے جو دیکھا تھا مینے تم مین خوف اور بزدلی اور بے صبری سے وہ چند اہل عرب سے پس عذر کیا
انھون نے اُس سے اور کہا کہ کل ہم انسے لڑینگے اسواسطے کہ ہم مین بہادر اور شجاع لوگ ہین جو ابتک نہین لڑے ہین اور کل اسنت باری
کرینگے ہم انسے لڑائی مین اور غالب ہوجاینگے ہم انپر پس سکوت کیا باہان نے انکی جھڑکی سے انپر اور حکم کیا انکو کہ اپنے سامان
اور ہتھیارونکی اصلاح اور درستی کرین پس ایسا ہی کیا انھونے اور رات گذرانی دونون فریق نے دران حالیکہ نگہبانی کرتے تھے
وہ اپنے لشکرونکی اور ڈر گئے تھے رومیونکے دل بسبب مارے جانے لوگونکے انمین اور مسلمان لوگ قوی تھے اپنے دین مین اور سرور
تھین نہین انکی پس جب صبح ہوئی نماز خوف کی پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ مسلمانونکے اور اُسی وقت دیکھا صلیبونکو کہ ظاہر ہوئین وہ
بمقابلہ مسلمانونکا اور نشان رومیونکے بلند ہوے مثل شمار شوک اور درختونکے گویا کہ نہین ملاقی ہوئے تھے وہ کسی دشمن سے اور نہین
لڑے تھے پس ٹھہرے وہ اپنی صفون کی جگہ مین اور رکھا گیا باہان کا تخت اُس ٹیلے پر جہان وہ بیٹھا تھا الغرض دیکھے حال دونون

ف ١٠ ذکر لڑائی عمرو بن العاص کا بمقام یرموک کے اور ہزیمت مشرکین کی

ف صفین دونون لشکرون کا بمقام یرموک کے

لشکروں نے اور حکم کیا اسنے رومیوں کو کہ درست اور مرتب کریں وہ صفوں کو اور نہ لڑیں مسلمانوں سے مگر اُس وقت کہ لڑیں مسلمان انسے
پس صف بندی کی اُنھوں نے اور لازم پکڑا اپنی جگہوں کو پس جب دیکھا سرداران مسلمین نے یہ انتظام جلدی کرنا رومیوں کے
واسطے قتال کے پکارا ہر سردار نے اپنے لوگوں کو اور ترغیب دی انکو لڑائی کی پس پھر وہ لوگ نمازسے بطرف گھوڑوں کے اور ہو
اور مسلح ہوگئے اور پھر ہر سردار اپنی جگہ پر در ان حالیکہ نصیحت کرتا تھا وہ اپنے ہمراہیوں کو اور وعدہ کرتا تھا انسے شامل ہونے
مدد خدا کا اور گئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ صفوں کے بیچ میں پس بیان کرتے تھے انسے بزرگی اور فضائل جہاد کے اور
اُس چیز کو جو مہیا کیا ہے اللہ تعالی نے مجاہدین صابرین کے واسطے اور مقرر کیا عورتوں اور اولاد اور مال اور اسباب غنیمت سے پس
سعید بن عمیر الانصاری کو مامور کیا پیدل لوگوں پر سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کو اور دیا گیا تیر چلانے والوں کو قوم عرب اور انصار
انمیں پانچ سو کو میمنہ میں اور پانچ سو کو میسرہ میں اور پانچ سو کو قلب میں اور گھومتے رہے ابو عبیدہ بن الجراح انکے پاس اور کہا کہ اے گروہ چلانے
والے تیروں کے لازم پکڑو تم اپنی جگہوں کو پس اگر دیکھو تم قوم روم کو کہ پھرے وہ ہماری طرف کہ سب کے سب پس تیر اندازی کرو تم اور یاد کرو
اللہ غالب اور بزرگ کو اور نہ چلاؤ تیروں کو جدا جدا بلکہ ایک ہی ساتھ اسطرح کہ گویا وہ ایک قبضہ کمان کے تیر ہیں
اور اگر حملہ کریں وہ ہماری طرف پس ٹھہرو تم اپنی جگہ پر یہاں تک کہ پہونچے تمھارے پاس حکم میرا پس کیا اُنھوں نے وہ کام جو حکم دیا تھا انکو پھر
ابو عبیدہ بن الجراح نے اور آئے ابو سفیان اپنے بیٹے یزید کے پاس اور نشان انکے ہاتھ میں تھا اور انکے ہمراہی انکے ساتھ تھے اور ارادہ کیا
انھوں نے حملہ اور جہاد کا اور کہا اُنھوں نے کہ اے میرے بیٹے نیک کام کو یا تمنے نیکی کرے اللہ تعالی تمھارے ساتھ لازم پکڑو تم پرہیزگاری اور خوف
خدائے غالب اور بزرگ کو اور صبر کرو تم اسواسطے کہ نہیں ہے کوئی شخص اس وادی یعنی یرموک میں مگر وہ اوڑھنے والا ہے چادر صبر کا پس تم پرہیزگاری
کرو اور ڈرو تم اللہ سے جیسا کہ چاہیے اور مدد کرو اللہ کے دین اور شرع اُسکے نبی کو اور احتیاط کرو بے صبری اور خوف سے کہ جیسے اللہ تعالی نے
مقرر کی ہے انکو وہ ضرور جاری کریگا اور صبر کرو مع اپنے ساتھیوں کے مثل صبر صاحب ارادہ لوگوں کے اور ڈرو تم اس امر سے کہ دیکھے اللہ تعالی
تمکو شکست اُٹھاتے ہوئے پس رجوع کرو تم بجانب غضب اللہ غالب اور بزرگ کے پس یزید نے کہا کہ قریب ہے کہ کرونگا میں بقدر اپنی کوشش اور
طاقت کے اور اللہ تعالی سے سوال کرتا ہوں میں اعانت اور مدد کا اور آواز دی یزید بن ابی سفیان نے اپنے لوگوں کو اور جنبش دی اپنے نشان کو
اور دیکھا اُنکو واسطے لڑائی کے اور حملہ کیا تمام اُن دشمنوں پر جو انکے نزدیک تھے اور قوم یزید کی انکے ساتھ تھی پس لڑے وہ ایسی سخت اور
بڑی لڑائی کہ تعجب کیا لوگوں نے اُس سے اور برابر لڑتے رہے وہ اسی طرح یہاں تک کہ بڑا قتل اور جرح کیا اُنھوں نے دشمنوں میں اور
مبتلا ہوئے وہ آزمایش نیک میں اور لڑائی انکی لشکر کے قلب کی جانب سے تھی اور یزید بن ابی سفیان اسی حال میں اپنے کاموں اور جنگ
میں مصروف تھے یہاں تک کہ نکلا انکی طرف ایک بطریق بطارقہ سے جو بھاری ڈیل ڈول کا اور شدید اور سخت تھا اور اسکے ہاتھ میں
ایک نیزہ تھا جس میں صلیب سونے کی جڑی تھی اور گرد اسکے دس ہزار سوار رومی تھے پس جا گئیں پھیریں اُنھوں نے مسلمانوں کے لشکر میمنہ پر اور میمنہ میں
عمرو بن العاص تھے پس ہلے اور پھر بجانب اپنی پشت کے عمرو بن العاص اور ہمراہی انکے در ان حالیکہ وہ شکست اُٹھانے والے تھے یہاں تک کہ
داخل ہو رومی اہل لشکر مسلمانوں میں قریب میمنہ کے اور عمرو بن العاص اور ساتھی انکے پھر گئے تھے لوگوں پر پس حملہ کرتے تھے نیزوں اور پٹے ہے

ف
یزید بن ابی سفیان کا مقابلہ ... ۱۲

یہان تک کہ غالب ہوگئے انپر رومی پس دور کردیا انکو انکی جلبو لیسے تا انکہ ہلا دیا انکو انھون نے انکو اس ٹیلے پر جسپر عورتین تھین اور خیمے لیا اور دیوان سے
ٹیلے کو پس آواز دی ایک عورت انصاری نے کہ کہان ہین دین کے مدد کرنے والے کہان ہین اسلام کی حمایت کرنے والے راوی نے
بیان کیا ہی کہ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اپنی زوجہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس وہ انکا علاج
کرتے تھے وہ انکی آنکھ کا اور انکو عارضہ آشوب چشم کا تھا کہ دفعۃً سُنی انھون نے آواز عورت کی جو پکارتی تھی کہ کہان ہین مددگار دین کے پس کہا
انھون نے اپنی زوجہ سے کہ اس عورت کا کیا حال ہی جو آواز دیتی ہی مددگاران دین کو پس عفیرہ بنت غفار نے کہا کہ اے ابن عمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم شکست اُٹھائی ہی لشکر میمنہ مسلمانون نے یہان تک کہ ہٹا دیا ہی انکو ہم مین اور پہونچے اور مل گئے ہین گھر ہمارے مین اور یہ عورت
انصاریہ طلب مدد کرتی ہی مددگاران دین سے پس کہا زبیر بن العوام نے کہ مین قسم ہی خدا کی مددگاران دین سے ہون ورنہ دیکھیگا مجھکو
اللہ پاک اس جگہ بیٹھے ہوئے پھر ڈالدیا انھون نے کپڑے کو آنکھ سے اور سوار ہوے وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر اور لے لیا اپنے پیچھے نیزے کو
اور برچھا لیا نام لیکر اور کہا اپنے حملے مین کہ مین زبیر بن العوام ہون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھپھی کا بیٹا ہون اور
برابر اسمین نیزہ بازی کرتے تھے یہان تک کہ پھیر دیا انکو انکی پشتونکی طرف اور گھوڑے انکے پھرتے تھے اپنی دُمونکی جانب لیث بن
جابر نے کہا ہی کہ واسطے اللہ کے تھی نیکی کاری زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی کہ بہ تحقیق پھیر انھون نے رومیونکو ایکدفعہ اسنے جسوقت
حملہ کیا تھا اور سوائے انکے کوئی شخص عرب سے انکے ساتھ نہ تھا یہان تک کہ پھیر دیا انکو انکے لشکر کی طرف اور پھر گئے گروہ عمرو بن العاص کے
اور لوگ انکے اور زبیر بن العوام پکارتے تھے الرجعۃ الرجعۃ الجنۃ الجنۃ الحزم الحزم یا اہل الاسلام الصبر الصبر پھر حملہ کیا عمرو بن العاص اور
انکے ساتھیون نے اور دور کردیا رومیونکو بعد شکست اٹھانے کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ حمیر اور یمنی نے ساتھ جمعیت
تیس ہزار قوم ارمن کے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کیا پس خالی کردیا جگہ پھر اسیان شرحبیل بن حسنہ
نے اور نہین ثابت قدم رہا سوائے انکا کوئی واسطے لڑائی کے مع چند کس اپنی قوم کے سوائے پانچ سو آدمی کے پس حملہ کیا شرحبیل
بن حسنہ نے قوم ارمن پر اور پھیر دیا انکو انکی پشتونکی طرف پھیر پلٹے وہ حملے سے اور وہ یہ پکار کر کہتے تھے یا اہل الاسلام اقترب الموت الصبر
الصبر پس پھرے ساتھ انکے اور حملہ کیا وقت انکے پھرنے کے قوم ارمن پر پس پھیر دیا انکو انکی پشتونکی طرف اور شمشیر زنی اور
نیزہ بازی اور تیر اندازی کی ہمراہیان شرحبیل بن حسنہ نے ارمن پر یہان تک کہ ایسی مصیبت پہونچائی انھون نے ارمن کو کہ نہین
پہونچائی تھی ارمن نے انکی ہزیمت کے وقت پھر واپس آئے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر اور انکے ساتھی گرد انکے جمع ہوگئے
پس درشتی کی شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے انپر ساتھ غصے کے اور وہ کہتے تھے ہیہات کیا صدمہ پہونچا تمکو جو شکست
اٹھائی تمنے ان عجمیون بے ختنہ بریدہ کافرونسے حالانکہ تم لوگ حمایت کرنے والے دین کے اور فرمانبردار اور اہل قرآن اور
بندگان رحمٰن ہو کیا نہین سنا ہی تمنے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب مجید مین فرماتا ہی ومن یولہم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا
الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ کیا نہین سنا ہی تمنے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد کرتا ہی اپنی کتاب بزرگ مین ان اللہ اشتری
من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ آیا موت سے تم لوگ بھاگتے ہو یا بہشت سے گریز کرتے ہو پس کہا انھون نے کہ اے صحابی رسول اللہ

ذکر لڑائی زبیر بن العوام کا بمقام یرموک

ذکر لڑائی شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کا ساتھ قوم ارمن کے بمقام یرموک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ لغزش تھی شیطان کی طرف سے مثل روز احد اور حنین کے اور اب ہم تمھارے ساتھ ہین پس حملہ کرو تم تاکہ حملہ کرین ہم تمھارے ساتھ پس دعا ے جزاے خیر دی انکو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور ٹھہرے وہ اپنی جگہ مین قریب سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کی اور لازم پکڑا انھون نے اپنی جگہ کو اور نہین متحرک ہو وہ اپنی جگہون سے بغرض نگاہبانی کے اور دیکھا قیس بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ نے گروہ شرحبیل بن حسنہ کو کہ ٹھہرے وہ اپنی جگہ پر پس نکلے قیس مع اپنے ساتھیون کے اور حملہ کیا دشمن پر اور وہ پکارتے تھے ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور سنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے انکے پکارنے کو پس نکلے خالد بن الولید پیچھے جماعت رومیون کے پس پکارا انھون نے اور انکے ساتھیون نے ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور شعار انکا یہ تھا یا نصر اللہ انزل یا منصور امت امت اور یہی شعار مسلمانون کا بروز جنگ بدر اور احد کے تھا اور حملہ کیا خالد بن الولید نے رومیون پر میمنہ کی طرف سے اور حملہ کیا قیس بن ہبیرہ نے میسرہ کی جانب سے پس بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور گرادیے سخت دلیے رومیون نے پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری زبیر بن العوام اور ہاشم مرقال اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہم کی کہ حملہ سخت کیا انھون نے یہان تک کہ باہان کے خیمے کے قریب پہونچ گئے پس جب دیکھا باہان نے یہ حال بھاگا وہ اپنے تخت سے اترکر اور آواز دی رومیونکو ساتھ شدت اور سرزنش کی انپر پس پھر رومی واسطے لڑائی کے اور آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے سعید بن زید کو پس حملہ کیا سعید نے مع اپنے ساتھیون کے اور وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا منصور امت امت یا نصر اللہ انزل اور سخت مارا انکو اور بہ تحقیق اتارا اللہ تعالےٰ نے اپنی مدد کو مسلمانون پر اور جلد جلد مارا انھون نے رومیونکو پس مسلمان اسی حال اپنے حملے مین تھے کہ دفعۃً سنا انھون نے ایک آواز دینے والے کو کہ یہ کہتا تھا یا نصر اللہ انزل یا نصر اللہ اقرب یا ایہا الناس الغیاث الغیاث عامر بن اسلم نے بیان کیا ہے کہ جب تامل کر کے دیکھا ہمنے آواز دینے والے کو تو وہ ابو سفیان تھے اور وہ تحت نشان اپنے بیٹے یزید کے تھے اور شدت کی سب ہمراہان مسلمین نے ان رومیون پر جو انکے قریب تھے اور بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور نہین تھا رومیون مین زیادہ ثابت قدم زنجیر والے لوگون سے کہ وہ ٹھہرے تھے اپنی جگہون مین اور باز رکھتے تھے اس شخص کو جو انکی طرف آتا تھا اور تیر چلانے والے قوم ارمن کے قلب مین تھے رومیون کے لشکر سے اور وہ ایک لاکھ تیر انداز تھے کہ جسوقت تیر چلاتے تھے عرب کی طرف چھپا دیتے تھے آفتاب کو تیرونسے پس اگر مدد اور اعانت اللہ کی شامل حال نہوتی تو مسلمان ہلاک ہوجاتے اور جب ہو مسلمان بحالت سرور اور خوشی کے اور مشرکین کے بہت لوگ ہلاک ہوے راوی نے بیان کیا ہے کہ نکلا ایک گبر گبران روم سے گویا وہ مثل بڑے بھاری درخت کے تھا اور وہ سنہری زرہ پہنے تھا اور اسکے سر پر خود طلائی کام کا تھا جسمین صلیب جڑاؤ سونے کی لگی تھی اور وہ سوار تھا ایک بڑے شہری پر اور اس شہری پر ایک زرہ لوہے کی پڑی تھی اور اسکے ہاتھ مین نیزہ تھا پس گرداوا دیا گبر نے اور ظاہر کیا اپنے کو اور طلب کیا لڑنے والے کو پس دیکھا مسلمانون نے اسکے بھاری اور مہیب ڈیل ڈول کو پس دیکھتے تھے وہ برابر اسکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے لوگو نہ خوفناک کرے تمکو وہ چیز جو دیکھتے ہو تم اسکی بڑائی قد و قامت سے کہ کتنے بھاری ڈیل ڈول کے ایسے ہوتے ہین جنکا دل مضبوط نہین ہوتا ہے پس کون شخص نکلے گا تم مین سے اسکے مقابلے کو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالےٰ سے پس نکلا ایک غلام اہل عرب کے غلامون سے اور وہ سیاہ رنگ تھا اور اسکے ہاتھ مین ڈھال تلوار تھی اور وہ پیدل تھا پس جب کہ وہ گیا اس گبر کے نزدیک جانے کا آواز دی اسکو

اُسکے مالک نے اور وہ ذوالکلاع الحمیری تھے پس جب واپس آیا غلام اُنکا نکلے وہ دوڑ کر جانب گبر کے اور سخت گرد اُڑا دیا اُنھون نے اور تھے ذوالکلاع
الحمیری اہل شجاعت سے پس گردش کھوئے وہ ساتھ اپنے نیزے کے اور اُنکے گرد گھوما گبر اور وہ دونون نیزہ باز تھے پس قریب ہوکر سخت نیزہ بازی کی
دونون نے یہان تک کہ تھک گئے نیزہ بازی سے اور ایک ساعت جدا ہو گئے وہ دونون پس نکالا اُن دونون نے تلوارونکو اور نزدیک ہوئے
پس مارا ذوالکلاع الحمیری نے تلوار کو گبر پر اور گبر نے بھی اُنپر تلوار ماری اور تلوار اُسکی کاٹنے والی اور بازو اُسکے قوی تھے پس کاٹ ڈالا
اُسنے اپنی تلوار کے وار سے سپر اور زرہ اُسکے نیچے کے کپڑون کو اور پڑی تلوار ذوالکلاع الحمیری کے بازو پر بہت زخمی کر دیا اُنکو
اور بوجھ ہو گیا ہاتھ اُنکا اُنپر پس جب دیکھا ذوالکلاع الحمیری نے اُس امر کو جو لاحق ہوا اُنکو گبر سے پھیرا اُنھون نے سر اپنے
گھوڑے کا بارادہ لشکر مسلمانون کے اور دیکھا گبر نے اُنکو باگ پھیرتے ہوئے پس طمع کی اُسنے اُنمین اور للکارا اپنے بزدون سوار کو
تاکہ ملجاوے اُنسے اور گھوڑا ذوالکلاع الحمیری کا تیز چلنے والا تھا پس نہین پایا اُنکو گبر نے یہان تک کہ ملگئے وہ مسلمانونمین پس
آئے وہ اپنی قوم کے نشان کی طرف اور خون جوش مارتا تھا اُنکے زخم سے مثل ٹونٹی کے اور یکجا ہوئے اُنکے پاس شہسواران قوم
حمیر کے اور کہا اُنھون نے کہ کیا حال ہی تمھارا اے سردار پس کہا اُنھون نے کہ اے شہسواران حمیر ڈرو تم غرور سے اور نہ بھروسا
کرو تم لڑائی مین ہتھیارون اور اُنکی مضبوطی پر اور بھروسا کرو اللہ غالب و بزرگ پر قوم حمیر نے کہا کہ اے سردار یہ بات کیونکر ہی
پس کہا اُنھون نے کہ مین نے باز رکھا تھا اپنے غلام کو لڑائی سے بہ نظر شفقت کے اُسکے حال پر جسوقت کہ نہ تھی اُسکے پاس
زرہ پس کیا اُس بے ختنہ بریدہ نے میرے ساتھ وہ معاملہ جو تم دیکھتے ہو قسم ہی خدا کی کہ قبل اُسکے کسی لڑائی مین مجکو ایسا زخم
نہین لگا تھا پس باندھا قوم حمیر نے اُنکے زخم کو اور ٹھہرے ذوالکلاع الحمیری اپنے نشان کے نیچے جسکو ایک شخص اُنکی قوم کا
اُٹھائے تھا پس پکارا ذوالکلاع الحمیری نے کہ اے لوگ حمیر کے اگر پھر آئے تمھارے سردار زخمی ہوکر پس آیا نہین ہی کوئی تم
مین سے ایسا جو اُنکا بدلا لیوے پس نکلا ایک سوار شہسواران حمیر سے اور اُسکے پاس پورے ہتھیار تھے یمن کے یہ ہو تلوارون
اور نیزے سے مثل شعلہ آگ کے اور دلیرانہ حملہ کیا اُسنے بجانب گبر کے اور بڑا گرد اُڑا دیا اُسنے اُسکے ساتھ اور پھیرا حمیری نے اپنے
نیزے کو گبر پر کہ قائم کر دیا اُسکے سینے مین اور مار ڈالا اُسکو اور جلدی لے گیا اللہ تعالے اُسکی روح کو بجانب دوزخ کے اور اُدھر
گیا حمیری سے اُترنے کا اپنے گھوڑے سے واسطے لینے اسباب و کپڑے گبر کے پس حملہ کیا اُسپر ایک گروہ نے رومیون سے پس دور کر دیا
رومیون نے حمیری کو اُس مقتول کے پاس سے اور پھیر دیا حمیری نے اُنکو ذلیل اور خوار پھر واپس لے حمیری گبر کی طرف پس لے لیا
اسباب اُسکا اور لائے وہ اسباب ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس دے دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے وہ اسباب اُنکو پس حوالہ کیا اُنھون نے
اسباب کو اپنی قوم کے اور پھرے وہ اپنی جگہ لڑائی پر پس نکلا اُنکی طرف دوسرا گبر پس مار ڈالا اُنھون نے اُسکو اور نکلا تیسرا گبر پس اُسکو بھی مار ڈالا
پس نکلا چوتھا گبر پس قتل کیا اُسنے حمیری کو اور ارادہ کیا گبر نے حمیری کے اسباب لینے کا پس تیر چلایا اُسپر ایک مرد نے تیر اندازان انصار سے
پس مارا تیر اُسکے سینہ پر اور زمین پر گرا دیا اُسکو بیہوش اور جلدی لے گیا اللہ تعالے اُسکی روح کو طرف آگ دوزخ کے اور گرے
وہ دونون ایک ساتھ پس آواز دی بعض بطارقہ نے بعض کو اور دوڑے وہ مسلمانونکی جماعت سے اور یہ بطریق جو تیر سے

مارا گیا اُنکے نزدیک بڑے مرتبے والا تھا پس پکارا اُنکو باہان نے اور تسکین دی اُنکی گھبراہٹ کو اور نکلا واسطے لڑائی کے بادشاہ
لڑکا جسکا نام جرجیس تھا اور وہ شاہانہ زرہ پہنے تھا اور ظاہر کیے تھے اُسنے اپنے ریشمی کپڑے اور جواہرات کو اور اُسکی کمر میں جڑاؤ
پٹکہ تھا پس گردا دیا اُسنے دونوں صفوں کے بیچ میں اور ظاہر کیا اپنی تلوار کو اور شناسا کیا اپنی ذات کو اور کہا کہ میں بادشاہ
زادہ ہوں پس نہ نکلے میرے مقابلے میں مگر سردار تمھارا پس نکلے اُسکی طرف شرحبیل بن حسنہ رضہ کاتب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے ہاتھ میں نشان تھا اور دو زرہ پہنے اور اُسکے اوپر کمر بند چمڑے کا باندھے اور سیاہ گھوڑے پر سوار تھے پس
کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ یہ کون شخص اس گبر کے مقابلے کو نکلا ہے لوگوں نے کہا کہ شرحبیل بن حسنہ رضہ ہیں پس
کہلا بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح رضہ نے اُنکے پاس کہ دے دو تم نشان جس کسی کو چاہو اور نکلو تم مقابلے کو بدون نشان کے پس جب
سنا اُنھوں نے یہ پیغام اُس شخص سے جسکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا دے دیا نشان اُسکو اور کہا اُس سے کہ ٹھہر تو
اُسکو لیکر اپنی جگہ پر پس اگر اللہ تعالے نے میری نسبت قضا و قدر کا معاملہ کیا پس تو نے دیا نشان ابو عبیدہ بن الجراح کو تا
کہ سپرد کریں وہ جسکو چاہینگے اور اگر پھر آیا میں تو لے لونگا نشان کو پس لیا اُس شخص نے نشان کو اور رکھا اُسکو اور نکلے شرحبیل بن حسنہ
رضی اللہ عنہ بجانب گبر کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سنا لڑکے نے شعر شرحبیل بن حسنہ کا
پس نہیں سمجھا وہ شعر کو اور وہ اٹکر زبان عربی جانتا تھا پس کہا اُسنے کہ اے عربی کیا کہا تو نے شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ میں وہ
کلام کہتا ہوں جو اہل عرب لڑائی کے وقت کہتے ہیں کہ شجاعت حاصل ہوتی ہے اُسکے سبب سے اُنکے دلوں کو اور اعتماد کرتے
ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے اُن وعدوں پر جسکا وعدہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پس کہا اُسنے کہ تمھارے نبی
نے تم سے کیا وعدہ کیا تھا شرحبیل بن حسنہ رضہ نے کہا کہ ہم سے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ فتح کریگا اللہ تعالے ہمارے واسطے شہروں کو طول
و عرض میں اور مالک ہو جاوینگے ہم شام و عراق اور خراسان کے اور ہم لڑینگے ترک و خزر اور لان سے پس ہونگے ہم غالب اور فتح مند اُنپر
بسبب مدد ہی اللہ تعالے کے اُسنے کہا کہ اللہ تعالے نہیں مدد دیتا ہے اُس شخص کو جو ظلم کرے اور تم ظلم کرتے ہو ہمپر اور مانگتے ہو ہمسے
وہ چیز جسکے تم مستحق نہیں ہو شرحبیل بن حسنہ رضہ نے کہا کہ ہم وہ قوم ہیں کہ حکم دیا ہے اللہ تعالے نے ہمکو اُس کام کرنے کا اور زمین کا
مالک اللہ تعالیٰ ہی وارث کرتا ہے وہ زمین کا جس کسی کو چاہتا ہے اپنے بندوں سے تکو کوئی عاقبت کی واسطے پرہیزگاروں کے ہے
اور میں تجکو پہچاننے والا بعض لغت عرب کا دیکھتا ہوں پس اگر چھوڑ دے تو عبادت صلیب کی اور داخل ہو تو دین اسلام میں
تو ہو جائیگا اہل بہشت سے اور نیکبخت ہو جاویگا تو پس کہا اُسنے کہ میں اپنے قول سے پھرنے والا نہیں ہوں اور نکالا اُسنے
ایک صلیب کو اپنی گردن سے پس بوسہ دیا اُسکو اور رکھا اپنی دونوں آنکھوں پر اور طلب مدد کی اُس سے پس خشمناک ہوئے شرحبیل
بن حسنہ رضہ اُسکے کاموں سے اور کہا اُس سے کہ سختی ہو تجھپر اور تیرے ساتھیوں پر اور اُنپر جنکا قول مثل تیرے قوم کے ہے پھر گرد گھومے
اُسکے اور آمادہ ہوئے وہ دونوں لڑائی پر اور برگرداوے لیے دونوں نے اور برابر ایک گھڑی دونوں گرداوے دیتے رہے اور دیکھتی تھیں آنکھیں
آنکھیں لوگوں کی اور مسلمان ہماسے مدد اور اعانت کرتے تھے واسطے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکھا شرحبیل بن

حسنہ نے مشرک کی شدت اور سختی اور تیزی کو پس دور ہوئے وہ انکے سامنے سے مثل شکست اٹھانے والے کے پس جانا گبر نے کہ شکست اٹھائی اُنھون نے
پس تعاقب کیا انکا اور کمی کی شرجیل بن حسنہ نے اپنے گھوڑے کے دوڑانے مین تا آنکہ جسوقت جانا انھون نے کہ گبر نزدیک پہونچ
گیا ہی انکے پھیری باگ کو اُسکی طرف اور پھیرا نیزے کو اُسپر بارادہ ماردینے کے اُسکے سینے پر پس خالی دیا مشرک نے نیزے کو
اور صحیح وسالم بچ رہا پھر کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے نہین چھوڑتے ہو تم فریب اور مکر کو پس کہا شرجیل بن حسنہ نے کہ ٹھہر سختی تجھپر
کیا نہین جانا تو نے کہ لڑائی فریب اور حیلہ ہی اور مکر کرنا اصل اُسکی ہی پس کہا گبر نے کہ کیا نفع دیا تمکو تمھارے مکر نے پھر متوجہ ہوے
دونون بجانب حملے کے اور شمشیر زنی کی آپسمین یہانتک کہ ٹوٹ گئین دونون کی تلوارین اور بہت سخت لپٹ گئے آپسمین دونون پس تھا
مشرک مضبوط اور بھاری قد و قامت کا اور شرجیل بن حسنہ نحیف اور لاغر تھے بسبب ہمیشہ روزہ رکھنے کے پس لپٹے ورے انکو دبایا
مشرک نے کہ سُست کر دیا اُنکو اور قصد کیا اُسنے انکے اٹھا لینے کا زین اسپ سے اور دونون گروہ دیکھتے تھے انکی طرف ضرار بن الازور نے
بیان کیا ہی کہ در آیا مجھمین غصہ اور کہا مین نے اپنے دل مین کہ افسوس ہی تجھپر اے ضرار اس بات کا کہ یہ گبر قتل کریگا کاتب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو پس کس چیز نے باز رکھا ہی تجکو انکی مدد دینے سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ نکلے ضرار بن الازور انکی طرف دران حالیکہ وہ
پیدل تھے اور دوڑتے تھے اپنے قدمون سے مثل ہرن باریک کمر کے یہانتک کہ نزدیک ہوے وہ اُن دونون کے اور وہ دونون اس حال سے
بے علم تھے اور ضرار کے ہاتھ مین خنجر تھا پس مارا ضرار نے خنجر کو اُسکی پشت سے پس نکلا خنجر اُسکے دل کی طرف پس گرا گبر مردہ ہوکر اور چھوڑایا
اللہ تعالے نے شرجیل بن حسنہ کو اُسکے فشار اور سختی سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب گر پڑا گبر اپنے گھوڑے کی پشت سے اُترے اور گرے
شرجیل بن حسنہ اور ضرار بن الازور گبر کی طرف لوٹ لیا جو کچھ زرہ وغیرہ سامان لڑائی کا اُسکے پاس تھا اور سوار ہوے ضرار اُسکے گھوڑے
اور پھرے وہ اور شرجیل بن حسنہ بجانب مسلمانون کے پس مبارکباد دی مسلمانون نے شرجیل بن حسنہ کو انکی سلامتی پر اور شکریہ ادا کیا ضرار
بن الازور کے کامون کا پھر شرجیل بن حسنہ نے لیا اسباب گبر کا پس جھگڑا کیا آپسمین ضرار بن الازور نے اور کہا کہ اسباب مجکو چاہیے
اسواسطے کہ مین نے گبر کو مارا ہی اور شرجیل بن حسنہ نے کہا کہ مین نے اُسکو مارا ہی اور منازعت کی اس بارہ مین انھون نے ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پاس پس خوف کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر کا کہ فیصلہ کرین وہ اس مقدمہ مین پس راضی ہون وہ دونو
انکے فیصلہ پر اور لکھا خط بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے یا امیر المومنین ان رجلا خرج الی البراز
و قاتل علجا من علوج الروم و بلغ معہ فی الحرب الی جہد جہید و خرج آخر من المسلمین فاعان الرجل و قتل العلج فالسلب لمن ہو
منہا پس آیا جواب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے اس تفصیل سے کہ اسباب مقتول کا اُسکے مار ڈالنے والے کو چاہیے پس لے لیا
اسباب کو ابو عبیدہ بن الجراح نے شرجیل بن حسنہ سے اور دے دیا ضرار بن الازور کو پس کہا ایک مسلمان نے شرجیل سے کیونکر پایا ضرار نے
اسباب کو پس کہا شرجیل نے ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء راوی نے بیان کیا ہی کہ جب مار ڈالا ضرار بن الازور نے
بادشاہ لان کو خشمناک ہوے رومی پس نکلا اُنمین سے ایک بہادر سوار دران حالیکہ طلب کرتا تھا وہ لڑنے والے کو پس نکلے زبیر
بن العوام رضی اللہ عنہ اور مار ڈالا اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا دوسرا اُسکو پس مار ڈالا زبیر نے اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا

ف ا ذکر مقابلہ ضرار کا واسطے شرجیل بن حسنہ کے بمقام یرموک ۱۲

ف ا ترجمہ اے سردار مسلمانون کے بہ تحقیق ایک مرد نکلا میدان جنگ کی طرف اور لڑا وہ ایک گبر کے ساتھ گبران روم سے اور پہونچی وہ اور اُسکی لڑائی مین انتہا کی کوشش کو اور نکلا دوسرا شخص مسلمانون سے پس اعانت کی اُسنے اُسکی اور مار ڈالا اُس گبر کو پس اسباب اُسکا دونون مین سے کسکو چاہیے ۱۲

علہ ترجمہ یہ ہی کہ یہ بزرگی اللہ کی ہی دیتا ہی جسکو چاہتا ہی ۱۲

ا ور نکلا

اور چوتھا پس مار ڈالا زبیر نے اُن دونون کو اور لے لیا اسباب اُنکا پس کہا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ
زبیر بن العوام نے کوشش کی ہی آج کے دن بمقابلہ رومیون کے اور خرچ کیا ہی اپنے نفس کو واسطے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے اور مجکو خوف ہی انکے تھک جانے کا پس آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے زبیر بن العوام کو اور قسم لائی
اُنکو کہ نہ مقابلے کو نکلیں وہ پس پھیر زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اپنی جگہ کی طرف اور نکلا پانچوان رومی اور پس نکلے اسکے مقابلے کو خالد
بن الولید اور مار ڈالا اُسکو اور تھا وہ ملک روسیہ اور داماد ملک لان کا پس برابر اور تخمینہ کیا گیا کپڑے اور ٹیکہ اور صلیب اور
سرنبد کل اسباب اُسکا ساتھ پندرہ ہزار کے راوی نے بیان کیا ہی آگاہ کیا گیا باہان اس حال سے پس خشمناک ہو وہ اور
کہا اُسنے کہ یہ وہ بادشاہ ہم میں سے مارے گئے اور میں جانتا ہون کہ مسیح ہماری مدد نہ کریگے پھر حکم کیا اُسنے تیراندازون کو برابر ایک ہی ساتھ
تیر چلانے کو پس چلایا اُنھون نے اپنے تیرونکو اور چھوڑا اُنھون نے بجانب مسلمانونکے ایک لاکھ تیر ایک ہی ساتھ پس پڑتے تھے
مسلمانونکے لشکر میں مثل گرنے برف کے آسمان سے اور بکثرت واقع ہوا قتل اور جرح مسلمانون میں اور سات سو مسلمان بے چشم ہو گئے
پس اس دن کا یوم التعویر نام رکھا گیا اور منجملہ اُن لوگونکے جنپر تیر پہونچے یہ تھے مغیرہ بن شعبہ اور سعید بن زید بن نفیل اور بکیر بن
عبد اللہ التیمی اور ابو سفیان صخر بن حرب اور راشد بن سعید اور بعد اس سانحہ کے ایک مرد دوسرے مرد سے ملاقات کرتا تھا اور کہتا تھا کہ کیا
مصیبت تمھاری آنکھ کو پہونچی پس کہتا تھا دوسرا مرد کہ اس معاملے کو مصیبت نہ کہو بلکہ کہو اسکو کہ آزمائش اور محبت ہی اللہ تعالی
کی طرف سے راوی نے بیان کیا ہی کہ سخت اور بڑا ہوا معاملہ تیرونکے پڑنے کا مسلمانونکے لشکر میں یہان تک کہ نہین سنی
جاتی تھی مگر یہ آواز واعنیاہ والبصراہ واحدقتاہ اور اضطراب شدید واقع ہوا مسلمانون میں اور پھیرین عرب نے اپنے گھوڑون
کی باگون کو درانحالیکہ پھرنے والے تھے وہ اپنی لشکرون کی طرف اور دیکھا باہان ملعون نے مسلمانونکے لشکر کی گھبراہٹ کو
پس ترغیب دی اُسنے تیراندازون اور رومیونکو اور آواز دی اپنے لوگونکو اور چلا اور روانہ ہوے زنجیر والے لوگ بجانب لشکر مسلمانونکے
اور حملہ کیا جرجیر اور قناطر اور قوریر نے اور کہا اُسنے باہان سے کہ ٹھہرو تم حملے سے اور چلاؤ اور بھگاؤ تم مسلمانونکو تیرونسے
کہ سوائے اسکے کوئی تدبیر اُنکے واسطے نہین ہی پس زیادتی کی تیراندازون نے تیر چلانے مین اور روانہ ہوے زنجیر والے لوگ ساتھ
اپنے لوہے کے اور تلوارین چمکتی تھین لوگونکے ہاتھون مین مثل پارہ ہاے آتش کے اور لڑائی قائم تھی پس کے بھل اور
اختیار کیا مسلمانون نے اپنی جانون پر مہربانی کو بسبب اُس تیر کے جو پہونچا تھا نکل پڑتے تیلی آنکھونسے عباد بن عامر نے
بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے مسلمانونکے لشکر کو اپنی طرف آنے والا اور شہسواران مسلمین پھرنے والے اور گھوڑے اُنکے پیچھے کو پھرنے والے
پس کہا مین نے لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم اللہم انزل علینا نصرک الذی نصرتنا بہ فی المواطن کلہا پھر پکار کر کہا مین نے
حمیر کے لوگونسے اے گروہ حمیر کے بھاگتے ہو تم بہشت سے دوزخ کی طرف اے لوگ قران مجید کے یہ کیسا استحضار بھاگنا ہی
کیا نہین ڈرتے ہو تم عار اور ننگ کو کیا نہین ہو تم سامنے اللہ تعالی جبار کے کیا نہین ہی وہ جاننے والا حالات پوشیدہ کا کیا
ڈر گئے تم کفار کی لڑائی سے پس نہین جواب دیا مجکو کسی نے گویا وہ بہرے تھے اور کچھ نہین سنتے تھے پس کہا مین نے اے قبیلے

ف – ذکر یوم التعویر ... ... جبکہ تیر انکی آنکھونمین ... ... کچھ لوگون کی آنکھین ... ... جگہون مین ۱۲

لوگ حمیر ساکت ہین جواب دینے سے پس پکارتا تھا مین ہر قبیلہ عرب کو اور ہر قبیلہ یار رہا تھا بسبب اپنے معاملہ ذات کے مجکو جواب دینے
پس بہت پڑھا مین نے کلام لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کو پس تھوڑا عرصہ نہین گذرا تھا کہ نازل ہوئی مدد آسمانی
اور معاملہ یہ گذرا کہ مسلمان لوگ پھرے بجانب ٹیلہ عورتونکے اور نہین ثابت قدمی کی اُنکے ساتھ کسی نے سوا صاحب
نشانون کے عبد اللہ بن قرط ازدی نے بیان کیا ہے کہ موجود تھا مین شام کی سب لڑائیون مین پس نہین موجود ہوا اور
نہین دیکھا مین نے زیادہ سخت کسی لڑائی کو مسلمانون پر یرموک کے دن سے اور نہین موجود تھا اور نہین دیکھا مین نے یرموک مین زیادہ
سخت لڑائی یوم التعویر سے اور چلتے تھے گھوڑے مسلمانونکے اپنی دمون کی طرف اور لڑتے تھے سردار بذات خود اور نشان اُنکے
ہاتھون مین تھے یہان تک کہ ابو عبیدہ بن الجراح اور یزید بن ابی سفیان اور عمرو بن العاص جان دینے کی لڑائی لڑتے تھے اور دیکھا مین نے جمیل
بن حسنہ اور ضرار بن الازور اور ہاشم مرقال اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم کو
کہ بہت بڑی لڑائی لڑتے تھے پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ کتنی مدت یہ لوگ لڑ سکتے ہین حالانکہ وہ چند کس ہین تا اینکہ مساعدت کی اللہ
تعالی نے ہمارے ساتھ اُن عورتون کے جو حاضر ہوئی تھین لڑائیون مین ہمراہ رکاب سعادت انتساب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے معمر بن راشد زہری نے بیان کیا ہے کہ عورتین حاضر ہوتی تھین لڑائی مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس وہ علاج زخمون کے
کرتی تھین اور پانی پلاتی تھین اور میدان جنگ مین مُردے کو نکالتی تھین پس نہین دیکھا مین نے کسی عورت کو عورات قریش سے لڑین تھین وہ سامنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جنگ یمامہ مین ہمراہی خالد بن الولید کے مثل اُسکے لڑین عورتین قریش کی یرموک کے دن جبوقت کہ
کہ سخت ہوا مسلمانون پر قتل اور ملکے رومی مسلمانون مین پس بڑی شمشیر زنی کی عورتون نے اور یہ بات زمانہ خلافت حضرت عمر رضی اللہ
عنہ مین واقع ہوئی اور نکلی تھین عورات مہاجرین کی ساتھ مسلمان عورتون لخم اور جذام کے اور قائم تھی لڑائی پہر کے بعد اور ظاہر ہوتین
نشانیان لگی پس بیان کرتی تھین عورتین اپنی قومیت اور نام اپنے باپ دادون اور اپنے قبیلونکو اور جان دینے کی لڑائی لڑتی تھین اور مارتی تھین
گھوڑونکو منہ مین چوبون کو اور ظاہر کرتی تھین اولاد دون کو اور بعض اُنمین کی لڑتی تھین مشرکین سے اور بعض لڑتی تھین مسلمانون سے
یہان تک کہ پھیر مسلمان بجانب لڑائی کے اور حمایت کی اور بچایا اُنھون نے لوگون کو تا اینکہ شکست اُٹھائی مسلمان عورتون
لخم اور جذام اور خذلان نے پس نکلین اُنکی طرف خولہ بنت الازور بن طارق اور ام حکیم بنت الحرث اور لبنی بنت سالم اور سلمی
بنت لوہی بن عاصم الیربوعی اور مارتی تھین وہ اُنکے منہ اور سرون پر چوبونکو اور کہتی تھین کہ نکل جاؤ تم ہمارے بیچ سے
کہ تمنے سست کر دیا ہماری جماعت کو پس پھرین عورتین لخم اور جذام کی اور وہ جان دینے کی لڑائی لڑین اور لڑین ام حکیم
بنت اعوث تلوار سے آگے لشکر کے اور پھیرتی تھین وہ مشرکین کو واقدی بن ابی عون نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے
ہند بنت عتبہ کو کہ اُنکے ہاتھ مین ہندی تلوار تھی اور وہ شمشیر زنی کرتی تھین مشرکین مین اور پکار کر کہتی تھین اپنی بلند آواز سے
کہ اے گروہ عرب کاٹ ڈالو تم کیرون بے ختنہ بریدہ کو ساتھ تلوارونکے اور اُسوقت سے آواز ابو سفیان کی اور کسی کی آواز نہین سنی جاتی
اور وہ نصیحت کرتے تھے اپنی بلند آواز سے اور کہتے تھے کہ اے گروہ مسلمانونکے یہ ایکدن ہے اللہ تعالے کے دنون سے پس آزمائش نیک مین آؤ تم

ذکر لڑائی عورتون کا ساتھ مشرکین کے

اللہ کے کام مین اور اسما بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا کا یہ حال تھا کہ مار دیا تھا اُنھون نے اُنہی بالکو ساتھ باگ اپنے شوہر زبیر
بن العوام کے پاس پہنچن ہاتے تھے زبیر بن العوام کو کوئی وار تلوار کا مگر یہ کہ مارتی تھین اسما مثل اُنکے اور پھرے مسلمان بجانب لڑائی
جسوقت دیکھا اُنھون نے عورتون کو کہ جان دینے کی لڑائی لڑتی ہین اور کہتے تھے مرد اپنے نزدیک واسطے کہ اگر نہ لڑینگے ہم تو
عورتون سے زیادہ مستحق ہین ہم پردہ نشینی کے پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری عورتون کی یرموک کے دن واقدی رحمہ اللہ
سلسلہ راویونکے بیان کیا ہی کہ لڑائی یرموک کی رجب کے مہینے سن پندرہ ہجری مین ہوئی تھی ابن عامر نے بیان کیا کہ حملہ کیا
خولہ بنت الازور اخت ضرار نے ایک گبر رومی پر جسنے حملہ کیا تھا ہی پس سامنا کیا خولہ نے اُسکا اور سبقت کرتی تھین وہ ساتھ
تلوار کے یہان تک کہ اُتر گئی تلوار اُنکے ہاتھ سے اور مار گبر نے اُنہی تلوار کو اُنکے سر پر پس جاری ہو لہو اور گر پڑین وہ زمین پر پس آئی اُن
دی عفرہ بنت غفار نے جسوقت دیکھا اُنکے گرنے کو اور پکار کر کہا کہ اندوہگین ہو قسم ہی خدا کی ضرار سبب اپنی بہن کے پھر حملہ کیا عفیرہ
نے گبر پر اور مار اُسپر ایسا وار تلوار کا کہ جدا کر دیا اُسکے سر کو اور آئین عفیرہ خولہ بنت الازور کے پاس اور اُٹھایا اُنکے سر کو اور خون سے
رنگین کر دیا اُنکے بالون کو مثل سرخ پھول لالہ کے پس کہا عفیرہ نے کہ تمھارا کیا حال ہی پس کہا خولہ نے کہ بخیر ہون و
ولیکن میرا گمان یہ ہی کہ مین ضرور مر جاونگی پس آیا تمکو میرے بھائی ضرار کا حال معلوم ہی پس کہا عفیرہ نے کہ مین نے تو اُنکو نہین دیکھا ہی پس کہا
خولہ نے اللھم اجعلنی فداء ولاخی ولاتفجع بہ الاسلام عفیرہ نے بیان کیا ہی کہ کوشش کی مین نے اُنکے اُٹھانے اور کھڑے کرنے مین
پس نہ کھڑی ہوئین وہ پس نہین ہوئی تھی رات تا انیکہ دیکھا مین نے گھومتی تھین وہ اور پانی پلاتی تھین لوگون کو اور گویا اُنکو
کوئی اذیت نہ تھی پس دیکھا اُنکو اُنکے بھائی نے اور زخم اُنکے سر مین تھا پس کہا بھائی نے کہ تمکو کیا ہوا ہی اُنھون نے کہا کہ یہ زخم
بسبب ایک گبر کے ہوا ہی جسکو عفیرہ نے مار ڈالا اُنھون نے کہا اے بہن خوش ہو تم کہ بتحقیق ایک زخم کے عوض مین نے بہت عو
دیے ہین اور مار ڈالا ہی مین نے اُنکے بیشمار لوگون کو اور برابر قائم تھی لڑائی آغاز روز سے اور جب رات قریب آئی لڑائی زیادہ ہوئی شعلہ زن
ہوئی گرمی لڑائی کی اور ابو عبیدہ بن الجراح لڑتے تھے اپنا نشان لیے ہوے اور سرداران مسلمان مثل اُنکے لڑتے تھے اور ارادہ کیا اور
ابو عبیدہ بن الجراح بجانب مسلمانون کے اور اُنکے ساتھ ہاشم مرقال اور بنی حمیر و لخم اور جذام تھے اور مارے گئے یوم التعویر کو چالیس
ہزار رومی یا کچھ زیادہ اس سے اور خالد بن ولید کے ہاتھ سے نو تلوارین اُس دن ٹوٹ گئین اور اُس لڑائی دیکھنے والون نے خالد بن ولید کو
مثل ایکسو بہادر شہسوار جوانون کی لڑائی کے روایت کیا ہی حازم بن معن نے بیان کیا ہی کہ نکلے لشکر سے بیچ لڑائی مین لشکری
والے لوگ سبز اور ابلق گھوڑون پر گویا وہ مثل پہاڑون قائم اور مضبوط کے تھے پس جب نکلے وہ در لیے بیچ لڑائی مین اور اُنکا
ساتھ حملہ کیا اُنھون نے اور بلندی کی اُنھون نے اپنے بیچ مین ایک بڑی صلیب جوہری کی اور حملہ کیا اُنکے میسرہ نے ہمارے میسرہ پر اور اُنکے میمنہ نے
ہمارے میمنہ پر پس قرار کیا ہی اُنکے سامنے سے گویا مثل جار دو تھے جنگل مین اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب
مسلمانون کے کہ بھاگے وہ عورتونکی طرف اور عورتین اُنکے منھ مین مارتی ہین پس آواز دیکر کہتے تھے اللہ اللہ یا حملۃ الاسلام
صبر تیکم واتقوا اللہ ربکم اور تھے ابو عبیدہ بن الجراح کے سامنے ایک شخص قوم بنی حمار سے جنکا نام نجو بن لیفری تھا

اور وہ بڑے حاضر جواب اور خوش بیان اور فصیح ترین عرب اور بلند آواز تھے یہی محارب ہین ایسے مشہور تھے کہ آئے تھے فصحاے عرب انکے پاس واسطے سماعت انکی نثر اور نظم کے واقدی رحمہ اللہ نے لیساہے اپنیکے صفوان بن راشد سے روایت کی ہی کہ نہین پھیرا لوگونکو ہزیمت اور شکست سے بعد حکم اور مدد اللہ تعالے کے یرموک کی لڑائی مین مگر کلام ایک مرد کا یہی محارب ہے جنکا نام مفرج تھا اور کوئی کلام انکا خالی از سجع و قافیہ نہین ہوتا تھا کہ وہ جمع کرتے تھے اس کلام کو نہی حسن ترتیب سے اور یاد کیا ہے انسے انکے کلام کو ہزیمت یرموک کے دن جسکا ذکر کرینگے ہم اور فصحاے متاخرین اصمعی اور ابو عبیدہ معمر بن المثنی انکے طرز کی پیروی کرتے تھے اور وعظ انکا بیچ مسلمانونکے بروز جنگ یرموک یہ ہی ایہا الناس ہذا یوم لہ ما بعدہ وقد جاءتکم قربۃ وبعدہ ولن تنالوا الجنۃ الا بالصبر علی المکارہ بالتہ

ما یدخلہا من ہو فی الجہاد کارہ ٭ وللہ فی عرض السموات جنۃ محفوفۃ بالمکارہ واعلی الدرجات درجۃ الشہادہ ٭ فاز ہو عالم الغیب والشہادۃ و جہاد قد قام علی ساقہ ٭ وبالشقاق فی اسواقہ ٭ واختفی نفاقہ فی انفاقہ ٭ اما انتم اصحاب نبی المصطفی ٭ افما فیکم من الشبات والدہر یتبعروع ثباتکم ٭ وقد موا الغرم لصفار نیاتکم ٭ وایاکم تولون الادبار ٭ یستوجب غضب الجبار ٭ اما والذی قدر الاقدار ٭ واجری الفلک الدوار وکل شی عندہ بمقدار ٭ لقد زینت لکم حور العین ٭ باباریق واباریق وکاس من معین ٭ فمن طلب الابقار ٭ نان علیہ الیوم ما بقی فسیحوا الملکم ٭ تنالوا ربکم ٭ وحققوا احوالکم ٭ تنالوا بغیتکم ٭ واطعنوا الصدور ٭ تنالوا الحور ٭ واشرعوا الاسنۃ تنالوا الجنۃ ٭ وعدوا عملی یکتب لکم الاجر ٭ بشر المومنین بحسن عملکم ٭ وایاکم ان تصلوا ولن سبیلکم لا تواخفوا الکفار فی جبالہم واعدلوا عن طبق قولہم ٭ دونفوا من سبق من اسلافکم فی فعلہم ٭ واسمعوا ما نزل فی القرآن من اجلہم ٭ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ثم وال مبینا وتمکین لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا ثم بین لعلیم السر المکنون فقال یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون ٭ سیر افد سبق المسدون احتمد و افقد فاذا المجتہدون یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون اور حملہ کیا خالد بن الولید نے اور وہ سرخ سر بند باندھے تھے اور ڈراتے تھے دشمنونکو اپنے نام سے اور کہتے تھے کہ مین خالد بن الولید ہون اور نکلا انکے مقابلے مین ایک بطریق جسکا نام نسطور اور وہ ریشمین کپڑے پہنے تھا اور آیا وہ درانحالیکہ طلب کرتا تھا خالد بن الولید کو بیابہ میدان لڑائی اور وہ تولا مین کہتا تھا اپنی زبان مین ملاقی ہوے دونون اور بڑی سخت لڑائی لڑے جیسا کہ چاہیے پس وہ نہایت لڑائی کی تیزی مین تھے کہ دفعۃً منہ کے بھل گرا گھوڑا خالد بن الولید کا اور جھکے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اسکے سر کی طرف اور دیکھا مسلمانون نے انکی جانب کہ وہ جھکے ہین پس کہا مسلمانون نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور خالد بن الولید کہتے تھے یہی اور بلند کیا بطریق نے اپنی تلوار کو خالد بن الولید کی پشت پر پس سست کر دیا انکی

انکی پشت کو اور کچھ کام نہین کیا اسنے بسبب تلوار کے اور اٹھا گھوڑا خالدؓ بن ابولید کا اپنی لغزش قدم سے اور گر پڑا تاج خالد بن
الولید کا انکے سر سے پس پکار کر کہا انھون نے کہ لو میرے تاج کو پس لیا تاج کو ایک شخص نے بنی مخزوم سے پس رکھ لیا خالدؓ بن الولید نے
اسکو اپنے سر پر پس کہا اس شخص نے کہ ای اباسلیمان تم اس حال لڑائی مین ہو اور تم تاج طلب کرتے ہو پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جس وقت منڈایا تھا اپنے سر مبارک کے بالون کو حجۃ الوداع مین لے لیا تھا مین نے کچھ مو مبارک انکے پیشانی کی پس فرمایا تھا
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ تم ان بالون کو کیا کروگے مین نے عرض کی تھی کہ بطور تبرک کے رکھونگا مین ای رسول اللہ کے اور اعانت طلب
کرونگا مین اُس سے اپنے دشمنون کی لڑائی مین پس فرمایا تھا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ ہمیشہ تم فتحیاب رہوگے جب تک یہ بال تمھارے
پاس رہینگے پس رکھ لیا تھا مین نے اُن بالون کو آگے کی طرف اپنے تاج مین پس نہین الاقی ہوا مین کسی جماعت کو کبھی حالانکہ وہ کلاہ سر پر تھا مگر یہ کہ
شکست دی مین نے اُس جماعت کو اور یہ سبب برکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ خالدؓ بن ابولید نے مضبوط
باندھا تاج کو اپنے سر پر ساتھ سربند سرخ کے اور حملہ کیا نسطور بطریق پر اور بلند کیا اپنی تلوار کو اُسکے شانے پر پس کاٹ ڈالا دوسرے
شانے تک اور ارادہ دوسرے سردار کا اسیر کیا پس حملہ کیا اُسکے ساتھیون نے اور کھینچ لے گئے اسکو اپنی طرف پس ہلاک ہوا وہ اُنکے بیچ مین اور
ٹوٹ گئین ہمتین اُن لوگون کی جو باقی تھے اُنکے ملوک سے اور برا جانا انھون نے پیش قدمی کو اور بعد میں مجاملہ کے خالدؓ بن الولید
بلاتے تھے اُنکو بجانب میدان جنگ کے پس نہین نکلتا تھا کوئی اُنمین سے اور برابر خالدؓ بن الولید شمشیر زنی کرتے تھے رومیون مین یہانتک
کہ تھک گئے بازو اُنکے پس مہربانی کی اُنپر حرث بن ہشام مخزومی نے اور کہا ابوعبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ ای سردار خالدؓ بن الولید نے
کیا جو کچھ اُنپر واجب تھا اور ادا کیا حق تلوار کا یہانتک کہ سست ہوگئے بازو اُنکے پس اگر تم اُنکو حکم استراحت کا دو تو بہتر ہی پس چلے ابوعبیدہؓ
بن الجراح اُنکی طرف اور قسم دلاتے تھے اُنکو کہ نہ پیشقدمی کرین وہ اور کہتے تھے اُنسے کہ باز رکھو تم اُنکو اپنی ذات سے خالد بن ابولید رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ ای سردار مین ہر طرح سے شہادت کو طلب کرتا ہون پس اگر خطا کرون مین تو اللہ تعالی جانتا ہی میری نیت کو اور حملہ کیا اُنھون نے پس
نہین پھرے وہ اپنے حملے سے یہانتک کہ ظاہر اور پورا کیا حملے کو اور مسلمانون نے قوت دی خالدؓ بن الولید کو اُنکے حملے مین اور پھر مسلمان
جانب لڑائی کے بعد اُٹھانے ہزیمت کے اور عورتین مردون کے آگے تھین اور برابر دونون مین لڑائی ہوتی رہی یہانتک کہ پھر سے وہ رومی
اپنی پشتون کی طرف اور مارے گئے اُنمین سے ہزارون گنتی مین اور زنجیر والے رومیون کا یہ حال ہوا کہ شکست دی انگرون نے اُنمین سے اور
بے سپر کیا اُنکو گھوڑون نے اپنے سمون سے اور برابر اُنمین لڑائی ہوتی رہی یہانتک کہ میل کیا آفتاب نے بجانب غروب کے اور جدا ہوئے بعض
اُنکے بعض سے اور بہ نکلا خون اُنکے بیچ مین اور فرش ہوگئی مین ساتھ مقتولین کے اور زخم ظاہر تھے دونون لشکرون مین مگر رومیون مین کثرت
تھی زخمیون کی اور پھر ہر قوم بجانب اصلاح اپنے حال اور معالجہ زخمون کے اور عورتین بہتر رکھتین واسطے درستی کھانے اور بندش خستگیون اور
علاج زخمیون کے اور جس چیز کی مردون کو ضرورت ہوئی عورتون نے اسکی درستی کی اور نہین کہا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے کسی ایک کو صاحب
نشانون سے واسطے نگہبانی مسلمانون کے بلکہ نگاہبانی کو اپنے ذمہ لیا ساتھ مہاجرین کے پس اسی حال مین کہ ابوعبیدہؓ بن الجراح گشت
کرتے تھے کہ دفعۃً دیکھا انھون نے دو سوارون کو کہ ملاقی ہوئے اُن سے اور وہ دونون سوار گشت کرتے تھے انکی گشت کے ساتھ پس جب کہا

ابو عبیدہ بن الجراح نے لا الہ الا اللہ کہا اُن دونون سے اور ان نے محمد رسول اللہ پس نزدیک ہوئے اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح اور دیکھا تو ایک
اُنمین سے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اور دوسری زوجہ اُنکی اسما بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین پس سلام کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے اُنپر اور کہا کہ اے ابن عمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کس چیز نے تمکو نکالا ہی اُنھون نے کہا کہ مین نگاہبانی
مسلمانون کی کرتا ہون اور سبب اُسکا یہ ہی کہ میری زوجہ اسماء نے مجھسے کہا کہ اے ابن عمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قریب ہی
کہ مسلمان باز رہینگے اس رات مین نگاہبانی سے پس آیا ہو سکتا ہی تمسے کہ مساعدت اور قوت دہی کرو تم میری مسلمانون کی نگاہبانی
پر پس منظور کیا مین نے اُنکی بات کو پس دعاے شکریہ کیا اُنکا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور قسم دلائی اُنکو پھر جانے کی اپنے گھربار کی طرف
پس نہین کیا اُنھون نے ایسا اور زبیر بن العوام اور زوجہ اُنکی تمام اس رات مین گشت کرتے رہی واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلۂ روایت
کے بیان کیا ہی کہ رومیون کے لشکر مین ایک شخص حمص کا تھا جسکو لوگ ابو الجعید کہتے تھے اور وہ رؤساے حمص سے تھا پس جب ملکی
رومی اور روانہ ہوے وہ مسلمانون کی طرف بجانب یرموک کے تو اُترے وہ کھیتون مین اور ابو الجعید نے اپنا مسکن اس جگہ مقرر کیا تھا
بسبب خوش ہونے آب و ہوا کے اور چلا حمص سے اور اُترا لشکر روم کا کھیتون مین اور رہبان درخت ابو الجعید کے تھے اور اُسکی زوجہ نگہبانی
کرتی تھی اُنکی پس ابو الجعید نے رومیون کو اپنا مہمان کیا اور سبز گندم کی اُنکی اور کھانا کھلایا اُنکو اور باقی بلایا پس جب فارغ ہوا اُنکے سب
کامون سے رومیون نے اُس سے کہا کہ لا تو اپنی عورت کو ہمارے پاس پس انکار کیا اُسنے اس امر سے اور گالیان دین تو وہ لوگ نہین چاہتے تھے
مگر اُسکی ہم بستری کو پس جب بخل کیا ابو الجعید نے اُنپر اس کام مین قصد کیا اُنھون نے ہم بستری کا پس لیا اس عورت کو اور تمام رات مصروف بازی
رہے اُسکے ساتھ پس رویا ابو الجعید اور شور کیا اُسنے اور دعاے بد کی اُنپر پس مار ڈالا اُنھون نے اُسکے بیٹے کو پس آئی اُسکی ماں اور لیا اُسنے سر
بیٹے کا اپنے دوپٹے مین اور لائی اُسکو بجانب بشیر والی لشکر کے اور شکایت کی اپنے حال کی اُس سے اور کہا اُس سے کہ دیکھ تو تیرے ساتھیون نے
میرے بیٹے کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہی پس حق بیانی کر تو میری پس نہین متوجہ ہوا وہ اُن دونون کے کلام پر اور عوض اُسکے بیٹے کا نہ لیا پس کہا
اس لڑکے کی ماں نے کہ قسم ہی خدا کی ہر آئینہ ضرور غالب ہونگے عرب تیرے اور پھر گئی وہ اور دعاے بد کرتی تھی اُنپر پس تھوڑا عرصہ نہین گذرا تھا کہ
اللہ تعالی نے مسلمانون کے ہاتھ سے اُنکو ہلاک کیا پس جب آیا دن یرموک کا بعد اسکے کہ مار ڈالا خالد بن الولید نے نسطور بطریق کو آیا ابو الجعید مسلمانون
کے لشکر مین اور کہا کہ یہ لشکر جو تمہارے سامنے اُترا ہی بڑا لشکر ہی اور اگر حملہ کرینگے وہ اپنے تئین تمکو واسطے قتل کے تو ہر آئینہ فراغت
نہ پاؤ گے تم اُنکے مار ڈالنے سے مدت کثیر مین پس اگر مکر و فریب کرون مین اُنکے ساتھ اس رات مین ایسا فریب کہ فتحیاب ہو جاؤ تم اُنپر تو
میرے ساتھ کیا کروگے اور کیا مجکو دوگے مسلمانون نے کہا کہ ہم یہ کچھ دینگے اور ہو تو فائدہ اور دور کر دینگے تجھسے یہ چیزین اور کبھی ہم خراج
نہ لینگے تجھسے نہ تیری اولاد سے اور اس بات پر ایک عہدنامہ ہم تجکو لکھ دینگے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب عہد لے لیا اور
مضبوطی حاصل کی اُسنے مسلمانون سے گیا وہ رومیون کی طرف وہ لوگ نہین آگاہ تھے یاقوصہ سے اور یاقوصہ ایک ندی ہی پس اُتارا
ابو الجعید نے اُنکو اُسکے پاس اور کہا اُنسے کہ امن جگہ ہے نہ دور ہو تم پس مین قریب ترتیب کرونگا تمہارے واسطے ساتھ عرب کے کہ اُسکے سبب سے وہ
ہلاک ہو جاوینگے اور کیا اُسنے یاقوصہ کو آگے اور عرب کے بیچ مین اور وہ لوگ نہین جانتے تھے کہ اُسکی پستی کس قدر ہی پس بعد یوم التعویر کے آیا ابو الجعید

قصہ ابو الجعید کا اور زوجہ ابو الجعید کا ساتھ رومیون کے

ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح کے پاس پہنچا یا انکو اسی حال مین کہ گشت کرتے تھے وہ اس رات مین مع جماعت مہاجرین کے پس کہا ابو الجعید نے کہ یہ توقف اور بیٹھ رہنا تمہارا کیا اور کس وجہ سے ہی انھون نے کہا کہ کیا کام کرین ہم اسنے کہا کہ جب کل کی رات آوے کثرت سے آگ روشن کرو تم پھر پلٹ گیا وہ رومیون کی طرف تاکہ خبر پہونچاوے وہ اونپر پس جب دوسری رات آئی روشن کیا مسلمانون نے دس ہزار سے زیادہ جگہون مین آگ کو پس جب روشن ہوئی آگ آیا ابو الجعید انکے پاس پس کہا انھون نے کہ ہمنے بموجب کہنے تیرے کے آگ روشن کی ہی پس بعد اسکے کیا تدبیر ہی اسنے کہا کہ مین پانچ سو آدمی تمہارے دلیر اور بہادرون سے چاہتا ہون تاکہ مشورہ دون مین انکو اس چیز کا جو وہ کرینگے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اختیار کیا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح نے پانچ سو مردون کو کہ بھیجا انکے عباس بن غنم بن طارق الہلالی اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور ضرار بن الازور اور عبد اللہ بن قرط اور عبد اللہ بن یاسر اور عبد اللہ بن اوس اور عبد اللہ بن عمر بن الخطاب اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور عاصم بن عبد اللہ اللیثی اور سوا انکے اور لوگ مثل انہیں کے تھے پس جب یکجا ہوئے یہ لوگ چلا ابو الجعید انکو لیکر غیر راہ مین اور قصد کیا اسنے ساتھ انکے لشکر روم کا پس جب نزدیک ہوئے وہ اور قریب تھا کہ ملجاوین وہ رومیون مین لیا ابو الجعید نے کچھ لوگون کو ان مین سے اور راہ بتلائی انکو ندی کے گھاٹ پر اور سوائے اسکے اور سکنہ پر سوک کے اور کوئی گھاٹ کو نہین جانتا تھا اور کہا انسے کہ ڈالو تم اپنے لڑائی کو پھر شکست اٹھاؤ تم اور چھوڑ دو مجکو اور انکو پس ایسا ہی کیا ان لوگون نے اور شور و حملہ کیا اور جاری ہوئی لڑائی انکے اور رومیون کے بیچ مین پھر شکست اٹھائی پانچ سو مسلمانون نے اور گئے گھاٹ کی طرف پس اسی وقت شور کیا ابو الجعید نے اپنی آواز بلند سے اور کہا کہ ای گروہ روم کے لو تم انکو جنہون نے شکست اٹھائی ہی پس ان مسلمانون نے روشن کیا ہی اپنی آگ کو واسطے تمہارے فریب ہی کے اور پس کہا ہی انھون نے بھاگ جانے کا پس چلے رومی بحالت جلدی کے دران حالیکہ وہ اس امر کو سچ جانتے تھے پس سوار ہوئے بعض انمین ننگی پیٹھ گھوڑون پر اور بعض پیدل تھے اور چلے وہ شکست اٹھانے والون کی طلب مین اور ابو الجعید جاتا تھا انکے سامنے یہانتک کہ ٹھہرا دیا اسنے انکو ندی پر اور کہا کہ یہ گھاٹ ہی لو تم اسکو پس آئے وہ دران حالیکہ اوقتے تھے پانی مین اور گرتے تھے مثل گرنے ٹڈیون کے یہانتک کہ مرگئی انمین سے ایک جماعت کثیر کہ جسکا احاطہ اور ادراک زبان اور دل سے نہین ہوسکتا ہی پس اہل عرب نے اس ندی کا نام یاقوصہ رکھا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ سرگذشت رومیون کی ہی اور نہین جانا آگے آنے والے نے کہ پیچھے والے پر کیا گذرا یہانتک کہ جب صبح کی انھون نے سنا انھون نے اس امر کو کہ مسلمان بدستور اپنے لشکر مین مین پس جانا انھون نے کہ مسلمانون نے سخت مصیبت ڈالی اونپر رات کے وقت اور گھٹ گئی تعداد انکے لشکر کی پس کہا بعضون نے بعض سے کہ وہ کون شخص تھا جو رات کو شور کرتا تھا پس کہا بعضون نے کہ وہ شور کرنے والا وہ مرد ہی جسکی زوجہ کے ساتھ تمنے ہم بستری اور زناہی کی تھی اور مار ڈالا تھا تمنے اسکے بیٹے کو اور یہ تحقیق لے لیا اسنے اپنا عوض تمسے راوی نے بیان کیا ہی کہ جبکو سنا ماہان نے حال جلنے ناذلہ کا اپنے ساتھیون پر پس جانا اسنے کہ بیشک وہ ہلاک ہوگا اور عرب ان پر فتحیاب ہونگے پس کہلا بھیجا اسنے قورین سے کہ کس کام کرنے کا مشورہ دیتا ہی تو مجکو پس تحقیق غالب ہوگئے ہین عرب ہمپر اگر وہ ایک ہی ساتھ حملہ کرینگے ہمپر تو ہم مین سے کوئی شخص نہ بچیگا پس آیا مناسب ہی تیرے نزدیک یہ کہ درخواست کرین ہم انسے اس امر کی کہ توقف اور تاخیر کرین وہ لڑائی مین یہانتک کہ کرین ہم کوئی فکر اور حیلہ اپنی جانون کے بچانے کا پس کہا قورین نے کہ تو اس کام کو کر پس بلایا ماہان نے ایک شخص کو قوم لخم سے اور بھیجا اسکو مسلمانون کی طرف

غرق ہوجانے اور بہت سے بہہ جانے اور رومیون کا غرق ہونا بمقام یرموک

اور یہ پیام دیا کہ لڑائی مثل ڈول کے ہی اور دنیا گھومنے والی ہی اور تحقیق فریب کیا تمنے ہمارے ساتھ پس ظلم اور بغاوت کرو تم کہ ظلم کرنے والا آخر
الٹا مارا جاتا ہے اور تیغ کے دن تیغ تفرقہ مین ڈالو تم لڑائی کو ہمسے پس جب کل ہوگی تو ہمارے تمہارے فیصلہ ہو جائیگا پس آیا لخمی ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور ادا کیا پیام
اسنے پس قصد کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اسکی درخوست کی منظوری کا پس منع کیا انکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس امر سے اور کہا کہ ای امیر ایسا نکرو کہ تم
کہ بعد اسکے قوم کے واسطے اچھائی نہین ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے لخمی سے کہ جا تو اپنے ساتھی کے پاس اور کہدے تو اس سے کہ ہم لڑائی مین تاخیر نکرینگے اور ہمکو اپنے
کام مین جلدی ہی پس پھرا ایلچی باہان کے پاس اور آگاہ کیا اسکو ابو عبیدہ بن الجراح کے جواب سے پس رنج اور دشوار گذرا اسپر یہ امر اور ہراسیمہ ہوا وہ اور کہا اسنے کہ
عرب ہے اس امر مین چشم داشت صلح کی رکھتا تھا پس قسم ہی حق صلیب کی کہ نکلیگا انکے مقابلہ کو سوا میرے دوسرا کوئی شخص پھر آواز دی اسنے رومیون اور
ارکان تخت بادشاہ اور ان لوگون کو جنپر بھروسا کرتا تھا وہ سختیون مین اور حکم دیا اسنے کہ درست کرین وہ سامان کو واسطے لڑائی کے راوی نے
بیان کیا ہی کہ مستعد ہوئے وہ لوگ اور نکلا باہان آگے لشکر کے اور صلیب اسکے آگے تھی اور اسی وقت مسلمانون نے لیا اپنی جگہون کو واسطے
لڑائی کے اور صورت اسکی یہ ہوئی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے نماز صبح کی پڑھائی مسلمانون کو اور حکم کیا انکو جلدی کرنے کا
لڑائی مین اور لیا انھون نے اپنی جگہون کو واسطے لڑائی کے اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اس لشکر مین جو مشہور بلشکر
زحف تھا اور نکلا آفتاب پس اسی وقت نکلا جرجیر جو بعض ملوک رومیون سے تھا اور طلب کیا اسنے لڑنے والے کو اور کہا اسنے کہ نکلے
میرے مقابلہ کو مگر سردار لشکر کا پس جب سنا کلام اسکا ابو عبیدہ بن الجراح نے حوالہ کیا انھون نے نشان کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے
اور کہا تم اسکے مستحق ہو پس اگر پھرونگا مین اس بطریق کی لڑائی سے پس نشان تیرا ہی اور اگر مار ڈالیگا وہ مجکو پس تم متکفل سرداری کے رہنا یہانتک
کہ تجویز کرینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ موافق اپنی راے کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین اسکے مقابلہ کو جاؤنگا سواے تمہارے پس کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہ مین ایسا نکرونگا اور ضرور مین اسکی طرف جاؤنگا اور اگر مین تم میرے شریک ہو پھر نکلے ابو عبیدہ بن الجراح اور ہر مسلمان اس امر کو برا
جانتا تھا اور مسلمان انسے درخوست بازرہنے کی کرتے تھے پس مبالغہ کیا انھون نے نکلنے مین اور چھوڑ دیا مسلمانون نے انکی راے پر پس جب نزدیک ہوئے
ابو عبیدہ بن الجراح جرجیر سے اور دیکھا انکو اسنے کہا کہ تمہین لشکر کے سردار ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہان مین سردار ہون اور مین نے منظور کیا تیری
درخوست کو واسطے لڑائی کے پس تو ہی اور میدان لڑائی کا ہی پس نہین باقی ہی کوئی امر تمہاری شکست مین مگر یہ کہ مار ڈالون مین تجکو اور بعد تیرے باہان کو
جرجیر نے کہا کہ بحق صلیب کی تیر غالب ہو جائیگی پھر حملہ کیا جرجیر نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ پر اور حملہ کیا انھون نے جرجیر پر اور طول ہوئی
ان دونون کے بیچ مین لڑائی اور خالد بن الولید اور مسلمان لوگ دیکھتے تھے بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے اور دعاے سلامتی اور مدد کی
انکے واسطے کرتے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ دوری اختیار کی جرجیر نے ابو عبیدہ بن الجراح کے سامنے اور چلا سامنے لشکر کے اور طلب کیا اسنے
اپنے اس دوری مین ہمیشہ مشکرین کو اور پیچھا کیا اسکا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور یا نہ ہو وہ امید مدد و سلامتی کے رکھتے تھے اور چلے ابو عبیدہ بن الجراح اسکے پیچھے
پس اسی وقت پھرا اسپر جرجیر مثل بجلی کے اور ملاقی ہوئے دونون سلامت دو ضرب شمشیر کے پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے سبقت کی اپنے دامین ہاتھ ہی ضرب
انکی جرجیر کے ایک شانہ پر کہ جانکلی اسکے دوسرے شانہ سے پس تکبیر کہی اسی وقت ابو عبیدہ بن الجراح نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے اور ٹھہرے ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ اسکی لاش پر اور تعجب کرتے تھے اسکے بھاری ڈیل ڈول سے اور نہین لی انھون نے کوئی چیز اسکے اسباب سے پس پکارا انکو خالد بن الولید

له الحرب سجال یعنی لڑائی مثل ڈول کے ہی اور ڈول ہوکی اگر دو دو ڈول ایک رسی مین باندھے جاتے ہین ایک بھرا اور دوسرا خالی اور پانی ایک سے دوسرے مین آتا ہی کبھی پہلا بھرا اور دوسرا خالی اور دوسرا بھرا اور پہلا خالی ۱۲

ذکر لڑنے ابو عبیدہ بن الجراح کا ساتھ جرجیر سپہ سالار کے

رضی اللہ عنہ نے کہ واسطے اللہ کے ہی نیکوکاری تمہاری ای سردار پھرو تم اپنے نشان کی طرف کہ تحقیق گر چلے تم جو تم پر واجب تھا پس پھر ابو عبیدہ
بن الجراح پس قسم دلائی مسلمانون نے انکو انکی جگہ پر پھرنے کی پس پھرے وہ اور لیا اپنے نشان کو خالد بن ابو لید سے اور دیکھا باہان نے
بجانب جرجیر کے کہ مارڈالا گیا ہی پس دشوار گذرا اُسپر یہ امر کہ جرجیر ایک رکن تھا اُسکے ارکان سے اور قصد کیا اُسنے بھاگنے کا پھر کہا اُسنے
اپنے دل مین کہ نہین لیے جاتا ہون مین کسی عذر کو نزدیک ہرقل بادشاہ کے اور نکلون مین واسطے لڑائی کے پس اگر مارڈالا گیا مین تو راحت پاؤنگا
مین عار ننگ سے اور اگر صحیح و سالم رہا مین تو ہو گا میرے تئین بادشاہ کے نزدیک نیک عذر بھاگنے اور پیٹھ پھیرنے سے پس آگاہ کیا اُسنے
لوگون کو کہ وہ بذات خود ارادہ لڑائی کا رکھتا ہی پھر لیا اُسنے اپنا سامان جنگ و رپہنا اُسنے اپنا لباس پر تکلف اپنا اور نکلا گویا وہ بالکل چھپا ہوا
سونا تھا پس بلا بھیجا اُسنے اپنے پاس بطارقہ اور قسیسون اور راہبون کو اور کہا اُنسے کہ ہرقل بادشاہ تم لوگون سے زیادہ اس حال کا دانا تھا پس ارادہ کیا اُسنے
قوم مسلمانون سے صلح کا پس مخالفت کی تمنے اُسکی اور آگاہ ہو تم کہ مین بذات خود لڑنے کو جاتا ہون پس آگے آیا اُسکے ایک بطریق بطارقہ تخت بادشاہ
اور اُسمین ایک طریقہ عبادت اور دین کا تھا اور وہ کنائس اور راہبون کی تعظیم کرتا تھا اور تبعیت کرتا تھا اُس چیز کی جو اللہ تعالی نے فرض
کی تھی اُسپر انجیل مین اور نسب مین جرجیر سے قریب تھا پس جب جانا اُسنے حال جرجیر کے مارے جانے کا دشوار گذرا اُسپر یہ امر اور کہا اُسنے کہ قسم ہی
حق صلیب کی کہ مین لڑنے کو نکلونگا بجانب مسلمانون کے اور عوض لونگا پس جا ملونگا جرجیر مین یا مارڈالونگا اُسکے مارنے والے کو پھر کہا اُسنے باہان
سے کہ مقرر ہو گیا مجھپر جہاد اور یہ کہ ادا کرون مین فرض مسیح کو اور مجھکو ضرور کرنا ہی پس چھوڑا اُسکو باہان نے اُسکی رائے پر پس نکلا وہ اور نام اُسکا
سرجیس تھا اور وہ زرہ پہنے تھا اور زرہ پر لوہا تھا اور لوہے کے مانند پہنے تھا اور حمائل کر لیا تھا اُسنے تلوار کو اور لٹکایا تھا اُسنے بچھوے کو اور پناہ
مانگی اُسکے واسطے قسون نے اور کنیسون کی دھونی اُسکو دی اور آیا اُسکے سامنے راہب عموریہ کا اور دی اُسکو ایک صلیب بیچ اُسکے گردن مین تھی اور کہا
کہ یہ صلیب مسیح کے زمانے سے راہبون کی وراثت مین چلی آتی ہی اور راہب لوگ مس کرتے ہین اُسکو اور چومتے ہین پس لے تو اسکو کہ یہ مدد دیگی تجھکو پس لیا اُسکو
سرجیس نے اور نکلا وہ اور پکارا اُسنے لڑنے والے کو ساتھ کلام عربی فصیح کے تا اُنکے گمان کیا لوگون نے کہ وہ عرب متنصرہ سے ہی پس نکلے اُسکی طرف ضرار
بن الازور مثل شعلہ آگ کے پس جب نزدیک گئے اور دیکھا اُسکے بھاری ڈیل ڈول کو خوفناک ہوا اور نادم ہوئے وہ اپنے نکلنے پر اُسکے مقابلہ مین پھر کہا
کہ قریب ہی کہ نہ بے نیاز کریگا یہ لباس اگر آگئی ہی موت پھر پلٹے ضرار پیچھے کو پس جانا مسلمانون نے کہ ڈر گئے ہین پس کہا ایک شخص نے کہنے والون سے
کہ ضرار نے شکست اُٹھائی گبر سے حالانکہ نہیں تھا انکو ایسا کبھی نہین دیکھا تھا اور نہین کلام کیا ضرار نے کسی سے یہانتک کہ گئے وہ اپنے خیمہ مین
اور نکالا اپنے کپڑون کو بدن سے اور باقی رکھا صرف ازار کو اور لیا اپنے ساتھ کمان کو اور حمائل کر لیا تلوار اور ڈھال کو پھر پلٹے بجانب لڑائی کے
بقصد قتال بطریق کے پس پایا اُنھون نے مالک نخعی کو کہ سبقت کی تھی اُنھون نے بجانب بطریق کے اور تھے مالک دراز قامت کہ جبکہ
سوار ہوتے تھے تو کھنچتے تھے اپنے دونون پیرون کو زمین پر پس دیکھا ضرار نے کہ مالک نخعی پکارتے ہین گبر کو ان الفاظ سے تقدم یا عباد الصلیب
الی الرجل النجیب ناصر محمد الحبیب پس نہ جواب دیا انکو گبر نے بسبب لاحق ہونے خوف کے پس گرد گھومے اُسکے مالک نخعی اور ارادہ کیا
اُسپر نیزہ مارنے کا اور آگے کیا اُسکی طرف اپنے نیزے کو پس نہ دیکھا اُسکے بدن مین کوئی جگہ نیزہ مارنے کی بسبب زرہ وغیرہ کے جو اُسپر تھی پس
قصد کیا اُسکے گھوڑے کا اور نیزہ مارا اُسکے چوتڑ مین کہ نکلی نوک نیزے کی دوسری جانب سے پس چلا گھوڑا بسبب گرمی ضرب نیزے کے اور اُڑ رہا تھا

اپنے ہاتھ پیرون کو زمین پر اور ارادہ کیا مالک نے نیزے کے نکالنے کا پس نکال سکے اسواسطے کہ نیزہ در آیا تھا گھوڑے کی پسلیون
مین پس ٹوٹ گیا نیزہ اور گر پڑا گھوڑا مع بطریق کے اور وہ اسکی پشت پر تھا اور نہین قادر ہوسکا بطریق گھوڑے کی پشت سے اترنے پر
اسواسطے کہ وہ ساتھ زنجیرون کے بندھا تھا اپنے زین مین پس دیکھا مسلمانون نے بجانب ضرار بن الازور کے کہ وہ دوڑے بطریق کی طرف
مشغول ہو بار یک کرکے یہانتک کہ پہونچے گیر تک پس مارا اپنی تلوار کو اسکے سر پر پس دو ٹکڑے کر دیا اسکے سر کو اور اترے اور لے لیا اسکے اسباب
کو پس ہٹ آئے سامنے مالک نخعی اور کہا یہ کیا بات ہے اے ضرار کہ شریک ہوتے ہو تم میرے شکار مین ضرار بن الازور نے کہا مین تمہارا شریک نہین
بلکہ مین اسکا مالک ہون پس کہا مالک نخعی نے کہ تم نہین مالک ہوسکتے ہو مین نے مارا ہے اسکے گھوڑے کو ضرار نے کہا رب صاع لقاعد الکل غیر حامد
مالک نخعی اور کہا کہ لو تم اپنے شکار کو گوارا کرے اللہ اسکو تمہارے تئین ضرار بن الازور نے کہا کہ مین نے یہ کلام نہین کیا تھا مگر بطور مزاح کے
لو تم اس اسباب کو پس قسم ہے خدا کی نہ لونگا مین اس مین سے کسی چیز کو اور وہ حق تمہارا ہے اور تم مجھسے زیادہ مستحق ہو پس اٹھا لیا ضرار نے
اس اسباب کو اپنے کاندھے پر اور نہین قریب تھا یہ امر کہ اٹھاوین وہ اسباب کو بسبب گران باری کے اور پسینا ٹپکتا تھا انکے بدن سے
بسبب بار کے زبیر بن عائد نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین ضرار کو کہ اسوقت وہ پیدل چلتے تھے اور مالک نخعی سوار تھے یہانتک کہ پہونچایا
اور ڈالدیا ضرار نے اس اسباب کو مالک نخعی کی فرودگاہ مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھکر کہ قسم ہے خدا کی کہ یہ وہ
قوم مین جنھون نے ہبہ کر دیا ہے اپنی جانون کو واسطے اللہ کے اور نہین چاہتے ہین وہ دنیا کو راوی نے بیان کیا ہے کہ جب مارا گیا جرجیس
بطریق ٹوٹ گئے بازو باہان کے پس آواز دی اسنے اپنی قوم کو اور بلا لیا انکو اپنے پاس اور کہا انسے کہ سنو تم اے ہمراہیان بادشاہ کے
اور پہونچاؤ تم اسکو میرا پیام کہ مین نے نہین اٹھا رکھا کسی طرح کی کوشش کو اس دین کی مدد دہی مین اور حمایت کی مین نے بادشاہ کی اور
لڑا مین اسکی نعمتون کے سبب سے اور میرے نہین قوت اور طاقت رکھتا ہون غالب ہوجانے کی آسمان کے پروردگار پر اسواسطے کہ اسنے راہ بتلادی
ہر عرب کو ہم پر اور مالک کر دیا ہے انکو ہمارے شہرون کا اور اب مین کیا منھ لیکر بادشاہ کے پاس جاونگا یہانتک کہ نکلونگا مین واسطے لڑائی کے اور جاؤنگا
مین نیزہ بازی اور شمشیر زنی کی جگہ مین اور مین نے ارادہ کیا ہے کہ سپرد کرون مین صلیب کو تم مین سے کسی کو اور نکلون مین واسطے لڑائی مسلمانون کے پس اگر
مارڈالا جاونگا مین تو جنت پاؤنگا مین عار اور ننگ اور بادشاہ کی سرزنش سے اور اگر نصیب ہوگا غلبہ اور عوض لونگا مین مسلمانون سے اور پھرونگا
مین صحیح اور سالم تو جانیگا بادشاہ اس امر کو کہ نہین کمی کی ہے مین نے اسکی مدد دہی سے پس کہا ان لوگون نے کہ اے بادشاہ نہ جا تو بجانب میدان
جنگ کے یہانتک کہ جاوینگے ہم لوگ بجانب لڑائی کے تیرے پیشتر پس اگر مارڈالے جاوینگے ہم لوگ تو اختیار ہے تجھکو اس کام کے کرنے کا جو تجھکو منظور
ہو گا پس قسم کھائی باہان نے چارون کنیسون کی اس امر پر کہ اسکے پیشتر کوئی لڑنے کو نہ جاوے پس جب قسم کھائی باہان نے باز رہے وہ لوگ
اسکے پھیرنے سے پس بلایا باہان نے اپنے بیٹے کو جو اسکے ساتھ تھا پس دے دی صلیب اسکو اور کہا اس سے کہ ٹھہر تو میری جگہ مین اور سامنے
لایا گیا باہان کے سامان جنگ پس پہن لیا اسنے اسکو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ وہ سامان جنگ جسکو باہان پہنکر لڑنے کو
نکلا تھا ساٹھ ہزار کے برابر تخمینہ کیا گیا کہ وہ سب جڑاؤ تھا موتی اور یاقوت سے اور جب قصد کیا اسنے بجانب میدان کے نکلنے کا آیا اسکے
سامنے ایک راہب عموریہ کا پس کہا اسنے اے بادشاہ مین نہین دیکھتا ہون تیرے واسطے کوئی راہ میدان جنگ مین جانے کی اور نہین دوست

رکھتا ہون مین اس بات کو تیرے واسطے باہان نے کہا کس وجہ سے تو کہتا ہی اُسنے کہا کہ مین نے تیری نسبت ایک خواب دیکھا ہی پھر تو اس لیے
سے اور چھوڑ تو دوسرے کو سوا اسکے اپنے واسطے نکلنے میدان جنگ کے باہان نے کہا کہ مین تو یہ نہ کرونگا اور جانا مجھکو دوست تر ہی عار و ننگ
سے پس رخصت دی انہون نے اسکو اور پناہ اور دعا مانگی اسکے واسطے اور نکلا باہان بجانب لڑائی کے اور گویا وہ ایک چمکتا ہوا پہاڑ
سونے کا تھا پس آیا میدان تک کہ ٹھہرا وہ دونون صفون کے بیچ مین اور طلب کیا اُسنے لڑنے والے کو اور ڈرایا اپنے نام سے پس جسنے
پہلے اسکو پہچانا وہ خالد بن الولید تھے پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ باہان سردار قوم کا ہی اور قسم ہی خدا کی کہ وہ نہین نکلا ہی مگر یہ کہ اُسکے
نزدیک کوئی بات ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ باہان خوف دلاتا تھا اپنے نام سے پس نکلا اُسکے مقابلہ کو ایک جوان قوم دوس سے اور کہا
اُس جوان نے کہ مین مشتاق بہشت کا ہون اور باہان کے ہاتھ مین ایک عمود سونے کا تھا پس مارا اُسنے عمود ایسی شدت سے جوان دوسی کو
کہ قتل کیا اسکو اور جلدی لے گیا اللہ تعالی اسکی روح کو بجانب بہشت کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے اس جوان دوسی کو
کہ جس وقت گرا وہ گھوڑے سے اشارہ کرتا تھا اپنی انگلی سے بجانب آسمان کے اور نہین ڈر آیا تھا اسکو اس چیز نے جو لاحق ہوئی تھی
پس جانا مین نے کہ یہ امر بسبب خوشی اور سرور کے ہی دیکھنے حوران بہشتی سے اور گھمنڈ باہان اسکے گرنے اور قوی ہوا دل اسکا بسبب ڈالنے اُس
دوسی کے اور طلب کیا اُسنے لڑنے والے کو پس دوڑے اسکی طرف مسلمان در آنحالیکہ وہ سب دعا مانگتے ہین اللہم اجعل قتلہ علی یدی پس سبکے
پہلے مالک نخعی نکلے اور برابری کی اُسکے میدان مین اور مباورت کی باہان سے ساتھ کلام کے اور کہا کہ اے گبر غرور کر تو اُس شخص کے
مار ڈالنے پر جو واسطے کہ وہ ساتھی ہمارا مشتاق ملاقات اپنے پروردگار کا تھا اور نہین ہی کوئی ہم مین مگر یہ کہ وہ مشتاق ہی بہشت کا پس اگر
چاہتا ہی تو سما جائیگی ہماری بہشت مین پس کہہ تو کلمہ شہادت کو پس اگر نہین منظور ہی یا تو جزیہ دے ورنہ تو بیشک ہلاک ہوگا پس کہا باہان نے
کہ آیا تم میرے ساتھی خالد بن الولید ہو پس کہا انہون نے کہ نہ بلکہ مین مالک نخعی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون پس کہا باہان نے
ضرور ہی لڑائی پھر حملہ کیا اُسنے مالک نخعی پر اور تھا وہ ملعون اہل شجاعت سے اور پھر وسا کیا اُسنے اپنے عمود پر اور مارا مالک نخعی کے خود پر پس در آیا
خود انکی پیشانی مین پس پھر گئی ہڈی انکی آنکھ کے اوپر کی پس اُس دن سے نام انکا مالک اشتر رکھا گیا اور ارادہ کیا مالک اشتر نخعی نے بسبب صدمہ
ضرب باہان کے پھر نیکا پھرنا کیا اپنے ارادہ فرار مین پس نظر رکھا انہون نے اپنے نفس کو اور جانا انہون نے یہ امر کہ اللہ تعالی مدد کرنے والا ہی انکا اور خون
جاری تھا انکے زخم سے اور دشمن خدا جانتا تھا کہ مین نے مار ڈالا ہی مالک اشتر کو پس وہ منتظر تھا اس امر کا کہ گر پڑے اپنے گھوڑے سے گرتے
ہین اور اسی وقت حملہ کیا مالک اشتر نے اُسپر اور پہونچین انکو آوازین مسلمانون کی اس کلام سے کہ اے مالک اللہ تعالی سے اعانت طلب کر تم
کہ وہ اعانت کریگا تمہاری نزدیکی پر مالک اشتر نے بیان کیا ہی کہ اعانت طلب کی مین نے اللہ تعالی سے اور درود بھیجا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس امید نے اسکے ایک برا والا ہیبت کا تاسیری تلوار نے لیکن وہ پر ہیبت کرنے والی تھی پس جانا مین نے
کہ موت مشغول شہر پناہ کے ہی پس جب جانا اور پایا باہان نے قطرات زخم کا پھرا اُسنے اپنے منہ کو اور ڈالا خلق وہ اپنے لشکر مین واقدی رحمۃ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ جب بھاگا باہان مالک اشتر کے سامنے سے شکست اٹھا کر پکار کر کہا خالد بن الولید نے مسلمانون کو کہ اے اہل مدد وہی اور سختی
حملہ کرو تم قوم پر جب تک کہ وہ خوف مین ہین پھر حملہ کیا خالد بن الولید اور انکے ہمراہی لشکر نے اور حملہ کیا ہر سردار نے ساتھ اپنے ہمراہیون کے

اور تعیت کی انکی مسلمانون کی جماعت نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے پس کچھ تھوڑا صبر کیا رومیون نے انکے مقابلے مین یہانتک کہ جب غائب ہوا آفتاب اور
تاریک ہو گیا کنارہ آسمان کا چھوڑ دیا رومیون نے اپنی جگہ کو درآنحالیکہ وہ شکست اٹھانے والے اور بھاگنے والے تھے اور تعاقب کیا انکا مسلمانون نے
درآنحالیکہ قتل کرتے تھے اور گرفتار کرتے تھے انکو پس مارے گئے انمین سے قریب ایک لاکھ کے اور گرفتار ہوئے چالیس ہزار اور ڈوب مرے ندی مین ایک
جماعت کثیر جنکا شمار نہین ہو سکتا ہی اور نکر امرے اور ہلاک ہوئے بعض انمین کے پہاڑون اور جنگلون مین اور گروہ مسلمانون کے انکے پیچھے تھے کہ
لاتے تھے انکو پہاڑون سے گرفتار کر کے اور برابر مسلمان انکو قتل اور قید کرتے تھے یہانتک کہ گذری کچھ تھوڑی رات پس کہلا بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے
مسلمانون کے پاس کہ چھوڑ دو تم انکو صبح تک پس مسلمان لوگ پھرتے تھے اپنے لشکر کی طرف اور ہاتھ لگے پر تھے غنائم اور طرفات اور سونے چاندی کے
برتنون اور زلالی اور نمارق اور طنافس سے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لوگون کو واسطے یکجا کرنے غنائم کے
اور رات گذرانی مسلمانون نے درآنحالیکہ وہ خوشی و سرور مین تھے بسبب شامل ہونے مدد اللہ تعالی کے انپر یہانتک کہ جب وقت صبح کی انھون نے پس نہ
معلوم ہوئی رومیون کی کوئی خبر اور جا پڑے اکثر رومی یرموک کے غارون اور گڑھون مین راوی نے بیان کیا ہی کہ ارادہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے
شمار کرنے تعداد مقتولین مشرکین کا پس قادر ہو سکے وہ اسکے شمار پر ساتھ لکڑی کے پس حکم کیا انھون نے کاٹنے لکڑی کا جنگل سے اور رکھتے
شمار کرنے والے ہر مقتول پر ایک لکڑی کو پس شمار کیا لکڑیون کو تو معلوم ہوا کہ تعداد مقتولین کی ایک لاکھ پانچ ہزار ہی اور قیدی چالیس ہزار تھے اور
مارے گئے مسلمانون سے چار ہزار کچھ زیادہ اور پایا ابو عبیدہ بن الجراح نے کچھ سرون کو یرموک سے پس نہین پہچانے جاتے تھے کہ آیا وہ عرب متنصرہ
کے ہین یا مسلمانون کے پس حکم کیا انکے غسل دینے کا پھر نماز پڑھی انپر اور ان لوگون پر جو مارے گئے تھے اور حکم کیا انکے دفن کرنے کا اور جدا ہوئے
گروہ مسلمانون کے تلاش رومیون کے پہاڑون اور جنگلون مین اور اسی قصد مین دیکھا انھون نے ایک چرواہے کو کہ سامنے آیا انکے پس کہا انھون نے
اس سے کہ آیا گذرا ہی تیری طرف ہو کر کوئی شخص رومیون سے پس اسنے کہا ہان گیا ہی میری طرف ہو کر ایک بطریق اور اسکے ساتھ قریب چالیس ہزار آدمی تھے
واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یہ بطریق جسکا حال چرواہے نے بیان کیا باہان ملعون تھا پیچھا کیا انکا خالد بن الولید نے اور ڈھونڈھتے جاتے تھے
وہ انکے نشان قدم رومیون کو اور انکے ساتھ لشکر زحف کا تھا پس پایا انکو دمشق مین پس جب نزدیک ہوئے انسے تکبیر کہی مسلمانون نے اور حملہ کیا خالد بن الولید رض نے
اور رکھا تلوار کو انمین پس مار ڈالا انمین سے بہتون کو اور باہان پاپیادہ ہو گیا تھا اپنے گھوڑے سے اور یہ کام اسنے اپنی جان بچانے کے واسطے
کیا تھا پس سامنے آیا ایک شخص مسلمانون سے پس حمایت کی باہان نے اپنی جان کی پس مار ڈالا اسکو اس شخص نے اور قاتل باہان کے نعمان بن انوی
یا عاصم بن خول الیربوعی تھے اور اختلاف کیا ہی راویون نے اس باب مین کہ ان دونون سے کس شخص نے باہان کو قتل کیا ہی اور اللہ تعالی
بڑا جاننے والا ہی واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نکلے اہل دمشق اور آئے وہ خالد بن الولید کے پاس اور کہا انھون نے کہ آیا
ہم اپنے اسی عہد پر ہین جو ہمارے تمہارے بیچ مین ہوا ہی کہا خالد بن الولید نے کہ تم اپنے اسی عہد پر ہو پھر چلے خالد بن الولید تعاقب
قوم مین پس مار ڈالا انکو جہان کہین پایا انکو یہانتک کہ پہونچے وہ ثنیۃ العقاب تک پس اقامت کی وہان ایکدن پھر واپس آئے اپنی راہ مین بجانب
حمص کے پس ٹھہرے وہان اور پہونچی خبر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس روانہ ہوئے وہ یہانتک کہ آملے وہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے مع
ہمراہی مسلمانون کے راوی نے بیان کیا ہی کہ سرداران مسلمین تلاش رومیون کے ہر طرف ملک شام کے گئے تھے پس جب یکجا ہوئے وہ سب بجانب دمشق کے اور مقیم ہوئے

له وادی ابیت رومیون کا مقام یرموک ۱۲
سله زلالی بمعنی دری و فرش ۱۲
سله نمارق گدے
[illegible]
ہامان کا ۱۲

اور ریک جا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم اور نکالا اُسمین سے پانچوان حصہ اور لکھا خط بشارت اور فتح کا نام حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلوۃ علی نبیہ المصطفے ورسولہ المجتبی من ابی عبیدہ عامر بن الجراح فانی احمد اللہ
الذی لا الہ الا ہو واشکرہ بما اولی علی من نعمتہ وخصنا بہ من کرمہ برکۃ نبی الرحمۃ وشفیع الامۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم واعلمک انی نزلت الیرموک ونزل باہان بالقرب منا ولم یر المسلمون اکثر منہ جمعا ولا عددا فعفر اللہ
تلک الجموع ونصرنا علیہم بمنہ وفضلہ فقتلنا منہم زہاء علی مائۃ الف وخمسۃ آلاف واسرنا اربعین الفا وقتل المسلمین
اربعۃ الاف ختم اللہ لہم بالشہادۃ ووجدت رؤسا قطعت لم اعرف صحابہا فصلیت علیہا ودفنتہا وقتل باہان علی
دمشق قتلہ عاصم بن خول الیربوعی مکان قبل الوقوع مغضب علیہم رجل منہم یقال لہ ابو الجعید من اہل حمص فالتقاہم فی موضع
من الیرموک یقال لہ الیاقوصۃ فغرق منہم ما لا احصیہم الا اللہ تعالی واما من قتل فی الاودیۃ والجبال من المنہزمین وغیرہم فاخذت
سبعون الفا وقد ملکنا اللہ اموالہم واخوالہم وحصونہم وبلادہم وکتبنا الیک فی ہذا بعد الفتح من دمشق وقد جمعت الغنائم
وخمستہا وانا منتظر امرک فی الخمس والغنائم والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلی جمیع المسلمین اور لپیٹا خط کو ابو عبیدہ بن الجراح
اور مُہر کی اُسپر اپنی اور بلایا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کو اور دیا خط اُنکو اور ساتھ کئے اُنکے دس مسلمان مہاجرین
اور انصار سے اور کہا حذیفہ سے کہ روانہ ہو تم ساتھ خط فتح اور بشارت کے بجانب امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے اور مدد دی تمہاری
اللہ تعالے نے پس لیا حذیفہ نے خط کو اور روانہ ہوئے وہ اُسی وقت اور اُسی ساعت مین اور وہ دس مسلمان اُنکے
ساتھ تھے دران حالیکہ وہ کوشش کرتے تھے چلنے مین دن اور رات کو تا اینکہ پہونچے مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مین واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جب شکست دی اللہ تعالی نے رومیون کو یرموک کے دن اور ہوا معاملہ
مطابق اُسکے جو اللہ تعالی نے مقدر کیا تھا دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شب ہزیمت روم کو یہ خواب کہ گویا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے روضہ مقدس مین ہین اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اُنکے ساتھ ہین اور عمر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا
اور کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا دل مسلمانون سے متعلق ہے اور مین نہین جانتا ہون کہ اللہ تعالی نے اُنکے
ساتھ کیا کیا اُنکے دشمنون کے معاملہ مین اور مین نے سنا ہے کہ ادمی اُٹھ لاکھ ہین پس ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ اے عمر خوش ہو تم کہ تحقیق فتح دی اللہ تعالی نے مسلمانون کو اور شکست دی اُنکے دشمنون کو اس قدر اُنمین سے
مارے گئے پھر پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلک الدار الآخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض
ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین راوی نے بیان کیا ہے کہ جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگون کو
اور آگاہ کیا مسلمانون کو اپنے خواب سے پس خوش ہوئے مسلمان اُسکے سبب سے اور جانا اُنھون نے کہ شیطان خواب مین صورت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہین بن سکتا ہے

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب آئے حذیفہ بن الیمان اور دس مسلمان مع خط ابو عبیدہ بن الجراح کے مشعر فتح شام کے پس تھا مضمون اس خط کا مطابق ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پس سجدہ شکر ادا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور پڑھکر سنایا خط لوگون کو پس بلند ہوئین آوازین مسلمانون کی ساتھ شکر اور تعریف پروردگار عالم کے پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حذیفہ سے کہ آیا تقسیم کر دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم کو انھون نے کہا نہین یا امیر المومنین بلکہ انھون نے جدا کیا پانچوین حصہ کو اور وہ منتظر تمھارے حکم کے ہین پس منگایا حضرت عمر رضی اللہ نے قلم دوات کو اور لکھا خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر بن الخطاب الی عاملہ بالشام سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو و اصلی علی نبیہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم و قد فرحت بما فتح اللہ علی المسلمین من نصرہ و انہزام عدوہم فاذا وصل الیک کتابی ہذا فاقسم الغنائم علی المسلمین و فضل اہل السیف و اعط کل شی حق حقہ و احفظ المسلمین و اکلعہم و اشکر لہم صبرہم افعالہم و اقم لموضعک حتی یاتیک امری و السلام علیک و علی من معک و رحمۃ اللہ و برکاتہ پھر لپیٹا خط اور دیا حذیفہ بن الیمان کو پس لیا حذیفہ نے خط کو اور روانہ ہوے وہ تا انیکہ پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس پایا انکو دمشق مین پس سلام کیا انکو اور دیا خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس جب پڑھکر سنایا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خط مسلمانون کو حکم کیا لانے غنائم کا پس لائے گئے غنائم انکے سامنے پس تقسیم کیا اسکو مسلمانون پر پس ہوا ہر سوار کے حصہ مین چودہ ہزار مثقال سرخ سونا اور ہر پیدل کے حصہ مین آٹھ ہزار اور اسی طرح سے چاندی بھی تقسیم ہوئی اور دیا فرس ہجین کو ایک سہم اور فرس عتیق کو دو سہم اور ملا دیا براذین کو عرب مین پس جب اس طرح سے تقسیم کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا اصحاب الہجن نے کہ ملا دو تم ہمکو ساتھ عرب کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین نے تقسیم کیا ہی غنائم کو تمپر جیسا کہ تقسیم فرمایا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اپنے صحابہ کے غنیمت کو پس نہ مانا انھون نے انکے قول کو اور لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حال اختلاف لوگون کا بیچ خیل اور ہجین اور عرب کے پس لکھا انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط اس عبارت سے اما بعد فانک فعلت سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و لم تعد حکمہ فاعط الفرس العربی سہمین و الہجین سہما و اعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اعرب العربی و ہجن الہجین فجعل للہجین سہم و للعربی سہمین پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور پڑھکر سنایا مسلمانون کو انھون نے کہا کہ قسم ہی خدا کی نہین ارادہ کیا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ناچیز کرنے کسی مرد کا تم مین سے ولیکن تبعیت کی تھی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب تقسیم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم کو مسلمانون پر کہا انسے خالد بن الولید نے کہ ایک شخص مسلمانون سے خواہش کرتا ہی میرے واسطے سے اس امر کی کہ ملا دو تم اسکے ہجین گھوڑے کو عربی گھوڑے میں اور دو تم اسکو دو سہم پس انکار کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا کہ جھانا منی کا مجھکو دوست تر ہی اس سے غنم بن میرنے روایت کی ہی کہ موجود تھے میرے جد زبیر بن العوام یرموک کی لڑائی مین اور انکے پاس دو گھوڑے تھے کہ ایکدن ایک پر سوار ہوتے تھے اور ایکدن دوسرے پر پس جب آیا وقت تقسیم غنائم کا دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکو تین سہم اور انکے گھوڑے کو دو سہم پس کہا زبیر بن العوام نے کہ آیا تم میرے ساتھ اس طرح سے نکروگے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروز حنین کے میرے ساتھ کیا تھا اور میرے ساتھ دو

گھوڑے تھے پس دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو پانچ سہم اور میرے گھوڑے کو چار سہم مجکو ایک سہم مقداد بن عمرو نے کہا کہ تھا میں
اور تم بدر کی لڑائی میں اور میرے ساتھ دو گھوڑے تھے پس دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو ایک ایک حصہ واسطے میرے دونوں گھوڑوں
کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم سچے ہو ای مقداد اب میں کام کرونگا مثل کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو کیا تھا انھون نے
بدر حنین کے دن میں اور آئے جابر بن عبد اللہ انصاری پس گواہی دی انھون نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر بن العوام کو حنین کے دن پانچ سہم عطا فرمائے تھے پس دیئے ابو عبیدہ بن الجراح نے پانچ سہم زبیر بن العوام کو پس جب
ایسا کیا انھون نے تو آئے عرب کے لوگ جنکے پاس چار گھوڑے اور پانچ گھوڑے تھے پس کہا انھون نے کہ ملاؤ تم ہمکو ساتھ زبیر بن العوام کے
پس اجازت طلب کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پس جواب لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ
سچے ہیں زبیر بن العوام بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن انکو پانچ سہم عطا فرمائے تھے پس دو تم اور کسی کو سوائے انکے مثل انکے راوی نے
بیان کیا ہی کہ جب شکست دی اللہ تعالی نے رومیون کو یرموک کی لڑائی میں مسلمانوں کے ہاتھ پر پہونچی خبر ہزیمت لشکر اور قتل ماہان کی ہرقل کو
اسنے کہا کہ میں جانتا تھا کہ معاملہ ایسا ہی ہوگا پھر توقف کیا اسنے بانتظار دیکھنے اس امر کے کہ اب مسلمان لوگ کیا کام کرینگے واقدی رحمہ اللہ
نے بیان کیا ہی کہ مسلمانوں کا حال یہ گذرا کہ اقامت اختیار کی انھون نے ایک مہینا برابر دمشق میں اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے
مسلمانوں کو اپنے پاس اور کہا انسے کہ مشورہ دو تم مجکو اس امر کا کہ میں کون کام کرون اور کس طرف جاؤں اسواسطے کہ میری رائے تو اس امر پر قرار
پائی ہی کہ یا بجانب قیساریہ کے کوچ کرون یا بطرف بیت المقدس کے پس تم لوگون کی کیا رائے ہی پس کہا مسلمانوں نے کہ تم مرد امین ہو اور تم جہان
کہیں جاؤگے ہم تمہاری متابعت کرینگے پس کہا معاذ بن جبل نے کہ ای سردار لکھو تم امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کو پس وہ جہان کہیں جانیکا حکم تمکو دیوین پس
طلب اعانت کرو تم اللہ سے اور روانہ ہو تم اس طرف کو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تمہاری رائے صائب ہی توفیق خیر دے اللہ تعالی ہمکو اور تمکو پھر
لکھا انھون نے خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس مضمون سے کہ میں ارادہ قیساریہ یا بیت المقدس کا رکھتا ہوں اور تمہارے حکم کا منتظر ہوں اور بھیجا خط ساتھ
عرفجہ بن ناصح نخعی کے اور حکم روانگی کا انکو کیا پس روانہ ہوئے وہ یہانتک کہ پہونچے مدینہ طیبہ میں اور دیا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس پڑھا حضرت عمر نے
خط کو اور مشورہ کیا اس امر میں مسلمانوں سے پس کہا حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے کہ ای امیر المومنین حکم کرو تم ابو عبیدہ بن الجراح کو یہ کہ جاویں وہ
بجمعیت لشکر مسلمانوں کے بیت المقدس میں پس گھیر لیوین اسکو اور لڑیں وہان کے لوگون سے کہ یہ بہتر اور مبارک رائے ہی پس جس وقت فتح کریگا اللہ تعالی
بیت المقدس کو پھیرین وہ اپنے لشکر کو بجانب قیساریہ کے کہ وہ اسکے بعد فتح ہو جاویگی اگر چاہا اللہ تعالی نے ایسی ہی خبر دی تھی مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حضرت عمر نے کہا کہ سچ فرمایا تھا مصطفی صلوات اللہ علیہ نے اور سچے ہو تم ای ابا الحسن پھر منگایا دوات کاغذ اور لکھا خط اس عبارت سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المومنین الی عاملہ بالشام ابی عبیدة فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ وقد وصلنی کتابک تستشیرنی الی
ای ناحیة تتوجہ وقد اشار ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالمسیر الی بیت المقدس فان اللہ یفتحہا علی یدیک والسلام علیک وعلی من معک
من المسلمین ورحمة اللہ وبرکاتہ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل پھر لپیٹا خط اور دیا عرفجہ بن ناصح نخعی کو اور حکم کیا بعجلت روانگی کا پس روانہ ہوئے عرفجہ یہانتک کہ پہونچے وہ
ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس دیا انکو جابیہ میں اور دیا خط انکو پس پڑھکر سنایا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط مسلمانوں کو پس خوش ہوئے وہ بسبب اسی

فصل در ذکر فتح کرنے لشکر مسلمانون کا بیت المقدس کے اور فتح ہونا بیت المقدس کا ساتھ صلح کے

نو میمنت سے بجانب بیت المقدس کے پس بلایا اُسی وقت ابو عبیدہ بن الجراح نے یزید بن ابی سفیان کو اور بنایا اُنکے واسطے ایک نشان مربع اور سپرد کیا اُنکو وہ نشان اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار مسلمانون سے اور روانہ کیا اُنکو اور کہا کہ ای بیٹے ابی سفیان کے مین نہین جانتا ہون تمکو مگر خیر خواہ دین کا پس جب قریب ہو تم شہر ایلیا کے پس بلند کرو تم اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور سوال کرتا ہون مین اللہ سے بواسطہ مرتبہ اُسکے نبی اور صالحین سکنا سے بیت المقدس کے اس امر کا کہ آسان کرے اللہ تعالی اُسکی فتح کو مسلمانون پر پس لیا یزید نے نشان کو اور روانہ ہوئے وہ بارادہ بیت المقدس کے پھر بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور بنایا اُنکے واسطے ایک نشان سیاہ اور سپرد کیا اُنکو اور ہمراہ کیے اُنکے پانچہزار سوار اہل یمن حضرموت اور کہلان اور طی اور خولان اور سنبس و مراد سے اور کہا روانہ ہو تم یہانتک کہ پہونچو تم بیت المقدس کو پس اترو تم مع اپنے لشکر کے اور نہ ملاو تم اپنے ساتھیون کو یزید بن ابی سفیان کے ساتھیون مین پھر بنایا تیسرا نشان اور وہ نشان سفید تھا اور سپرد کیا مرقال ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص کو اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار عرب قوم سفر وغیرہ سے اور روانہ کیا اُنکو پیچھے شرحبیل بن حسنہ کے اور کہا کہ اترو تم بیت المقدس کی شہرپناہ پر اور ہو جگہ تمھاری اُترنے کی دور تمھارے دونون ساتھیون سے اور بنایا چوتھا نشان اور سپرد کیا مسیب بن نجبۃ الفزاری کو اور کہا اُسے کہ جا ملو اپنے بھائیون مین اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار قوم نخع اور خثعم اور غطفان اور فزارہ سے اور بنایا پانچوان نشان اور سپرد کیا قیس بن ہبیرۃ المرادی کے اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار کو اُنکی قوم سے اور بنایا چھٹوان نشان اور سپرد کیا عروہ مہلہل بن زید الخیل کے اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار اُنکی قوم سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ تمام وہ لشکر جو روانہ کیا تھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بجانب بیت المقدس کے تیس ہزار تھا اور روانہ ہوے سرداران لشکر چھ دن مین اس طرح سے کہ ہر سردار ایک دن مین روانہ ہوتا کہ ڈراوین وہ دشمنان خدا کو ہر روز پہونچنے ایک سردار مع لشکر کے اور جو پہلے ظاہر ہو اُنپر یزید بن ابی سفیان تھے پس جب قریب ہوے اُنسے تکبیر کہی اُنھون نے اور اُنکے ساتھیون نے اور سنا اہل بیت المقدس نے شور اُنکی آوازون کا پس ہل گئے دل اُنکے اور چڑھے وہ شہرپناہ کے اوپر پس جب دیکھا اُنھون نے بجانب قلت ہمراہیان یزید بن ابی سفیان کے نا خبر جانا اُنکو اور سمجھے کہ یہ کل تعداد لشکر مسلمانون کی ہی پس اُترے یزید بن ابی سفیان مع اپنے ہمراہیون کے قریب باب اریحا کے اور آئے دوسرے دن شرحبیل بن حسنہ اور تیسرے دن مرقال ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص پس اُترے وہ باب غربی پر اور آئے چوتھے دن مسیب بن نجبۃ الفزاری پس اُترے اُسطرف بیت المقدس کے اور آئے بعد اُنکے قیس بن ہبیرۃ المرادی پس اترے ساتھ اُسکے اور عروہ بن مہلہل بن زید الخیل پس اترے وہ قریب دروازہ سامنے محراب داود علیہ السلام کے عبد اللہ بن عامر ربیعۃ الغطفانی نے بیان کیا ہی کہ نہین آیا اور اُترا کوئی شخص مسلمانون سے بیت المقدس پر مگر یہ کہ اُتر کر نماز پڑھی اُسنے بیت المقدس کے سامنے اور تکبیر کہی اور دعا مانگی مدد اور فتح کی دشمنون پر اور پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اور باقی لوگ اور اولاد اور عورتین اور جانور اور جو چیزین اللہ تعالی نے جانورون اور مال سے دی تھین اور نہین جدا ہوے اپنی جگہ سے اور ٹھہرے اور توقف کیا مسلمانون نے تین دن اور اترے بیت المقدس پر دروازہ کیا کہ نہین اُبلتے تھے لڑائی کو اور راہ دیکھتے تھے اُنکی طرف سے ایلچی کی پس نہین کلام کیا مسلمانون سے کسی نے وہان کے لوگون سے

مگر یہ کہ مضبوط کین انھون نے دیوارین شہرپناہ کی ساتھ ڈھلواہیون اور تلوارون اور سپرون اور جوشن اور ساتھ بڑے تکلفات کے
مسیب بن نجبۃ الفزاری نے بیان کیا ہی کہ نہین تھا کوئی شہر بلاد شام سے جہان ہم نہین اُترے پس نہین دیکھا ہمنے زیادہ تر
پر تکلف اور باسامان کسی شہر کو بیت المقدس سے اور نہین اُترے ہم کسی قوم پر مگر یہ کہ فروتنی اور عاجزی کی انھون نے ہمارے مقابلے مین اور
داخل ہوا انھین رنج اور خوف مگر اہل ایلیا کے کہ ہم اترے اُنکے مقابلے مین تین دن پس کچھ بات چیت اُنھون نے ہمسے نہین کی پس جب چوتھا دن
ہوا کہا ایک مرد بدوی نے شرحبیل بن حسنہ سے کہ اے سردار آیا یہ قوم بہرے ہین جو نہین سنتے ہین یا گونگے ہین جو کلام نہین کرتے ہین یا
اندھے ہین جو نہین دیکھتے ہین چلو تم ہمکو لیکر اُنکی طرف اور ناگہان در آؤ تم اُنپر پس جب ہوا چوتھا دن اور نماز صبح کی پڑھی مسلمانون نے
پہلے جو شخص سوار ہوا سردارون سے واسطے لڑائی بیت المقدس کے یزید بن ابی سفیان تھے اور ظاہر کیا اُنھون نے اپنے ہتھیارون کو اور نزدیک
ہوے وہ اُنکے شہرپناہ کے سامنے اور تحقیق لیا تھا اُنھون نے اپنے ہمراہ ایک مترجم کو کہ بیان کرتا تھا اُنسے جو کچھ وہ لوگ کہتے تھے پس ٹھہرے
یزید بن ابی سفیان سامنے شہرپناہ کے اس حیثیت سے کہ سنتے تھے وہ کلام اُنکا اور وہ خاموش تھے پس کہا یزید نے اپنے ترجمان سے کہ کہہ تو
اُنسے کہ سردار عرب کے تمسے کہتے ہین کہ کیا کہتے ہو تم قبول کرنے دعوت حق اور کلمہ صدق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مین تاکہ بخشے ہمارا پروردگار
تمہارے گذرے ہوے گناہون کو اور بچاؤ تم اپنے خونون کو پس اگر انکار کرتے ہو تم اسکے کہنے سے اور نہین قبول کرتے ہو دعوت
اسلام کو پس تمہارے شہر کے واسطے صلح ہوسکتی ہی جیسا کہ صلح کی تمہاری غیرون نے جو سامان اور قوت مین تمسے بڑے ہین پس اگر انکار
کروگے ان دونون باتون سے پس آویگی تمپر بلا کی اور ہوگی بازگشت تمہاری بجانب آتش دوزخ کے پس پڑھا مترجم نے اُنکی طرف اور کہا کہ
کون شخص مخاطب ہوتا ہی تم مین سے پس کلام کیا اُس مین سے ایک قس نے جو بالون کا بنا ہوا کپڑا پہنے تھا اور کہا اُسنے کہ مین مخاطب ہون اُنکی طرف سے
پس تم لوگ کیا چاہتے ہو پس کہا مترجم نے کہ یہ سردار ایسی ایسی باتین تمسے کہتے ہین اور بلاتے ہین تمکو بجانب دین اسلام کے پس اگر
انکار کرتے ہو تو تم قبول کرنے دین اسلام سے پس مصالحہ کرلو اپنے شہر اور جانون کے واسطے ساتھ ادا ے جزیہ کے ورنہ ہمارے تمہارے
بیچ مین لڑائی ہی پس پہونچایا قس نے اہل بیت المقدس کو گفتگو مترجم کی پس شور کیا اُنھون نے ساتھ اپنے کلمہ کفر کے اور کہا ہم اپنے دین سے
نہ پھرینگے اور مرجانا ہمکو آسان تر ہی پھر جانے دین سے پس آگاہ کیا مترجم نے یزید بن ابی سفیان کو اُنکی گفتگو سے پس آئے یزید بن ابی سفیان
سردارون کے پاس اور آگاہ کیا اُنکو جواب قوم سے اور کہا کہ کس امر کے تم منتظر ہو اُنکے معاملہ مین انھون نے کہا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے
ہمکو اُنسے لڑنے کا حکم نہین دیا ہی بلکہ اترنے کا حکم دیا ہی مگر ہم لکھتے ہین امین الامۃ کو پس اگر وہ حکم دینگے ہمکو لڑنے کا قوم سے تو ویسا ہی
کرینگے ہم پس لکھا یزید بن ابی سفیان نے ابو عبیدہ بن الجراح کو کیفیت جواب اہل بیت المقدس کی اور درے ا طلب کی اُنسے پس لکھا ابو عبیدہ
بن الجراح نے اُنکو حکم لڑائی کا قوم سے اور یہ کہ مین بھی خط کے پیچھے تمہارے پاس روانہ ہوتا ہون اور بھیجا خط ساتھ میسرہ بن ناصح کے
پس جب پڑھا مسلمانون نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا خوش ہوے وہ اور رات گذرانی بانتظار صبح کے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی
کہ مجھکو روایت پہونچی ہی کہ مسلمانون نے اُس شب کو ایسی خوشی مین گذرا کہ گویا وہ منتظر کسی آنے والے کے اپنے پاس ہین بسبب لڑائی
اہل بیت المقدس کے اور ہر سردار اپنے ہاتھ پر فتح بیت المقدس کی چاہتا تھا پس جب روشن ہوئی صبح اذانین کہین موذنون نے اور نماز صبح کی

ذکر لڑائی بیت المقدس کا

پڑھی مسلمانوں نے پس پڑھی یزید بن ابی سفیان نے ساتھ اپنے ہمراہیوں کے یہ آیت یا قوم ادخلوا الارض المقدسة التی کتب اللہ لکم
آخر تک پس روایت کی گئی ہے کہ ہر سردار نے اپنے ہمراہیوں کے ساتھ یہی آیت نماز میں پڑھی گویا وہ ایک وقت پڑھے پس جب
فارغ ہوئے وہ نماز سے پکارا اُنھوں نے کہ چلو اے مخلوق خدا کی پس چلے سب بنو حمیر اور مذحج لوگ نکلے واسطے لڑائی کے اور نکلے مسلمان
مثل شیر حملہ آور کے اور دیکھا اہل بیت المقدس نے مسلمانوں کو اور ظاہر ہوئے وہ واسطے لڑائی مسلمانوں کے اور چڑھایا اُنھوں نے اپنی کمانوں کو
اور چلایا مسلمانوں پر اپنے تیروں کو اور تھے وہ تیر مثل پھیلی ہوئی ٹڈی کے پس بچاتے تھے مسلمان تیروں کو ساتھ سپروں کے اور صبح سے
غروب آفتاب تک ان میں سخت لڑائی ہوتی رہی اور نہیں ظاہر کرتے تھے وہ مسلمان کی طرف سے کسی طرح خوف اور دہشت کو اور نہیں
امیدوار کرتے تھے مسلمانوں کو اپنے شہر میں پس جب غروب ہوا آفتاب پھرے مسلمان اپنے لشکر کی طرف اور نماز پڑھی اُنھوں نے اور
اصلاح طعام شبینہ کیا پس جب فارغ ہوئے وہ اُس سے کثرت سے روشن کیا آگ کو کہ لکڑیاں انکو بہم اور موجود تھیں پس بعض قوم نماز
پڑھتے تھے اور بعض قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے اور بعض جناب باری کی درگاہ میں دعا اور زاری کرتے تھے اور بعض سوتے تھے بسبب
پہونچنے مشقت لڑائی کے پس جب صبح ہوئی چلے مسلمان انکی طرف اور آمادہ ہوئے واسطے انکی لڑائی کے اور بکثرت ذکر اور تعریف اللہ تعالی
کی کی اور درود بھیجا اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اور آگے بڑھے چلانے والے تیروں کے اور وہ تیر چلاتے تھے اور
ذکر اللہ تعالی کا اور تسبیح اُسکی کرتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مسلمان دس دن لڑائی اہل بیت المقدس میں مصروف رہے
اور اہل بیت المقدس ظاہر کرتے تھے سرور کو اور اُنکے دلوں میں مسلمانوں کیطرف سے کچھ جنبش اور گھبراہٹ نہ تھی پس جب ہوا گیارھواں دن
ظاہر ہوا ایک نشان ابو عبیدہ بن الجراح کا جسکو سالم بن سالم لیے تھے اور نشان کے پیچھے شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین گرد ابو عبیدہ رض
بن الجراح کے تھے اور خالد بن الولید اُنکی داہنی جانب اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اُنکے بائیں جانب تھے اور آگے عورتیں اور
مال پس بڑا شور کیا مسلمانوں نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے پس جواب دیا اُنکو تمام قبائل نے اور واقع ہوا رعب اہل بیت المقدس کے دلوں میں اور
رجوع کیا اُنکے رئیسوں اور بطارقہ نے بجانب اُس کنیسہ کے جو اُنکے نزدیک معزز اور نام اُسکا قمامہ تھا پس جب پہونچے وہ اپنے بطریق کے
سامنے سلام اور سجدہ تعظیمی کیا اُسکو پس کہا اُسنے کہ یہ کیا شور ہے جو میں سنتا ہوں پس کہا اُنھوں نے کہ تحقیق آئے ہیں سردار قوم کے
ہماری طرف اور نزدیک ہوئے ہیں ساتھ باقی مسلمانوں کے ہم سے پس یہ شور اُنکے سبب سے ہے پس جب سنا بطریق نے یہ کلام اُنسے بدل گیا
رنگ اور متغیر ہو گیا چہرہ اُسکا اور کہا اُسنے ہے ہے پس کہا اُنھوں نے کہ یہ کیا بات ہے اُسنے کہا کہ قسم ہے حق انجیل کی کہ اگر ہے وہ سردار اُنکا
پس دیکھو تم ہلاکی تمھاری اُنھوں نے کہا کہ یہ معاملہ کیونکر ہے بطریق نے کہا کہ جو علم ہمکو متقدمین سے بطور وراثت کے چلا آتا ہے اُس سے ہمکو
معلوم ہوا ہے کہ جو شخص فتح کریگا زمین کو طول اور عرض میں وہ سرخ رنگ صحابی اُنکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونگے پس اگر
وہی آئے ہیں تو کوئی راہ تمھارے واسطے انکی لڑائی اور تمکو طاقت مقابلہ انکے کا ہرگز نہیں ہے اور ضرور ہے کہ قریب ہوں میں اُنسے
اور دیکھوں اُنکی صفت کو پس اگر وہی ہیں تو میں اُنسے مصالحہ کرونگا اور قبول کرونگا جس امر کا وہ ارادہ کرینگے اور اگر اُنکے سوا
کوئی اور ہیں پس نہ سپرد کرونگا میں شہر کو کبھی اس واسطے کہ ہمارا شہر نہ فتح ہوگا مگر اُس شخص کے ہاتھ سے جسکا ذکر میں نے تم سے کیا ہے

پھر اُٹھ کھڑا ہوا قس اور راہب اور شماسہ اسکے گرد تھے اور بلند کی تھین صلیبان اُسکے سر پر اور کھولا تھا انجیل کو سامنے اُسکے اور گھیرے
تھے بطارقہ گرد اُسکے اور چڑھے وہ شہر پناہ کی دیوار پر یہانتک کہ آئے وہ اس رستہ کے نزدیک جس راہ سے ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ آئے تھے پس دیکھا بطریق نے مسلمانون کی طرف اور مسلمان دیکھتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح کو اور سلام کرتے تھے انپر اور
تعظیم کرتے تھے اُنکی پھر رجوع کی آنکھون نے بجانب لڑائی کے گویا کہ وہ شیر حملہ آور تھے پس پکارا مسلمانون کو ایک شخص رومی نے جو بطریق کے
سامنے چلتا تھا بموجب حکم بطریق کے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ مسلمانون کے باز رہو تم لڑائی سے یہانتک کہ سوال کرلین ہم اور طلب خبر کی
کرین ہم تمسے پس توقف کیا مسلمانون نے لڑائی مین پس پکار کر کہا اُسنے اس شخص رومی نے زبان عربی مین کہ جانو تم اس امر کو کہ صفت اس
شخص کی جو فتح کریگا ہمارے اس شہر اور شہرون اور زمین کو ہمارے پاس موجود ہے اور ہمکو معلوم ہے پس اگر وہی تمہارے سردار ہین تو ہم تمسے
نہ لڑینگے بلکہ سپرد کردینگے ہم شہر تمکو اور اگر وہ نہین ہین پس نہ باز رہینگے ہم تمسے اور نہ سپرد کرینگے ہم شہر تمکو کبھی واقدی رحمہ اللہ نے بیان
کیا ہے کہ جب سنا مسلمانون نے کلام اُنکا مترجم کہ آئے کچھ لوگ اُنمین سے ابو عبیدہ رضی بن الجراح کے پاس اور آگاہ کیا اُنکو اس گفتگو سے جو اُنھون نے سنی تھی
پس نکلے اور چلے اُنکی طرف ابو عبیدہ رضی بن الجراح یہانتک کہ اُنکے سامنے آئے اور دیکھا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور تحقیق کیا اُنکی صورت کو
پس کہا بطریق نے اہل بیت المقدس سے کہ یہ وہ شخص نہین ہین خوش ہو تم اور لڑو اپنے دین کے واسطے پس جب سنا اُنھون نے اُسکے کلام کو بلند کیا
اُنھون نے اپنی آوازون کو اور آشکارا کیا اُنے کلمہ کفر کو اور متوجہ ہوئے وہ بجانب لڑائی کے درانحالیکہ لڑتے تھے وہ سخت لڑائی اور چلا گیا
بطریق بجانب کنیسہ قمامہ کے اور کچھ کلام نہین کیا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح سے بلکہ حکم کیا اُسنے اپنی قوم کو لڑائی کا اور پھرے اُسی وقت
ابو عبیدہ بن الجراح بجانب اپنے ہمراہیون کے پس کہا خالد بن ابو لید نے کہ کیا حال گذرا تمہارا اے سردار ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین کچھ نہین
جانتا ہون سوا اسکے کہ مین گیا تھا اُنکی طرف جیسا کہ تمنے دیکھا ہے اور قریب ہوا اور دکھائی دیا مجھکو ایک شیطان اُنکے شیاطین سے جو اُنکو گمراہ
کرتے ہین پس نہین تھا وہ مگر یہ کہ دیکھا اُسنے میری طرف یہانتک کہ اُنکی ساتھ اُن سبھون نے شور کیا پھر چلا گیا وہ اُنکے پاس سے اور کچھ
کلام نہین کیا اُسنے مجھسے پس کہا خالد بن ابولید نے کہ قریب ہے کہ اس بات مین اُنکے نزدیک کوئی تجویز اور رائے ہو کہ واقف ہونگے ہم پھر بعد اسکے
اور جانینگے ہم خبر اسکی بعد اس وقت کے پھر پکارا خالد بن ابولید اور ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کو اور حکم کیا اُنکو لڑنے کا واقدی رحمہ اللہ
نے بیان کیا ہے کہ آنا اور اُترنا مسلمانون کا بیت المقدس پر ایام جاڑون اور سردی مین تھا اور جانتا تھا رومیون نے کہ مسلمان نہ طاقت رکھینگے
ٹھہرنے کی راوی نے بیان کیا ہے کہ چلے مسلمان اُنکی طرف اور حملہ کیا اُنپر اور نکلے تیر انداز لوگ اہل یمن سے اور تھین کمانین اُنکی درختان کوہی کی
جنکا تیر بہت ہلاک کرتا تھا اور لپیٹ لئے وہ درانحالیکہ کھینچنے والے کمانون کے تھے جنسے کے بھل اور چلایا اُنپر تیرون کو اور رومی کم احتیاط
کرنے والے تھے تیرون سے بسبب اپنی بے پروائی کے تیرون سے یہانتک کہ دیکھا مسلمانون نے تیرون کو کہ اوندھا کردیتے تھے اُنکو سرون کے
بھل اور نکلتے تھے اُنکی پشتوان سے عون بن ملیل نے بیان کیا ہے کہ واسطے اللہ کے مخفی نہ تھی کاری عرب یمن کی اور تحقیق دیکھا مین نے اُنکو کہ
وہ تیر چلاتے تھے اور رومی نیچے گرتے تھے شہر پناہ کی دیوار سے مثل بارش قطرات پانی کے پس جب دیکھا اُنھون نے تیرون کے کارگر ہونے کو احتیاط کی
تیرون سے اور مضبوط کیا اُنھون نے واسطے تیرون کے شہر پناہ کو ساتھ ڈھالون اور چمڑون اور نمدے وغیرہ کے جو باز رکھتے تھے اُنسے تیرون کو اور

در بیان لڑائی تیر اندازان
بسبب صفت امام
بیت المقدس کے

دیکھا مین نے ضرار ابن الازور کو کہ آئے بجانب بُرے دروازے شہر پناہ کے اوُپر ایک بڑا بطریق تھا جسکے سر پر سونے کی صلیب تھی اور گرد اسکے غلام کرتے پہنے ہوئے اور اُنکے ہاتھون مین عمود اور کمانین چڑھی ہوئی تھین اور بطریق لوگون کو لڑائی پر ترغیب دیتا تھا پس دیکھا مین نے ضرار کو کہ قصد کیا اُسکی طرف اور وہ چھپتے تھے اپنی ڈھال کے نیچے یہانتک کہ وہ نزدیک پہونچے اُس برج کے جسپر وہ بطریق تھا پھر چلایا اُنھون نے اپنے تیر کو بطریق پر پس دیکھا مین نے تیر کو کہ نکلا اور برج اونچا تھا پس کہا مین نے کہ کیا کام کریگا یہ تیر تا ہنگام پہونچنے کے اس دیوار تک اور کیا کارگر ہوگا اس گبر پر حالانکہ اسپر زرہ وغیرہ سامان جنگ ہی پس قسم کہتا ہون مین کہ پڑا تیر اُسپر پس پھیر دیا اُسکو بجانب اسفل اُنکی شہر پناہ کے پس سنا مین نے درمیان قوم کے ایک بڑی آواز ڈرانے والی کو پس جانا مین نے کہ مار ڈالا ضرار نے اس بطریق کو اپنے تیر سے اور برابر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ لڑتے رہے اہل بیت المقدس سے چار مہینے کامل اور کوئی دن ایسا نہ تھا جسمین سخت لڑائی نہین ہوتی تھی اور مسلمان صبر کرنے والے تھے سردی اور پانی اور برف پر پس جب دیکھا اہل بیت المقدس نے شدت محاصرہ اور اس چیز کو جو نازل ہوئی اُنپر مسلمانون سے گئے وہ لوگ بجانب قمامہ کے اور ٹھہرے وہ سامنے اپنے بطریق کے اور سجدہ تعظیمی کیا اُسکے سامنے اور کہا کہ ای ہمارے سردار ابھی ہوگیا ہمپر محاصرہ ان عرب کا اور ہم امید رکھتے تھے کہ آویگی ہمارے پاس کمک بادشاہ کی اور بتحقیق بار ہا بادشاہ ہمسے بیشک بذات خود بسبب شکست اُٹھانے اپنے لشکر کے اور کوئی دن ہمپر ایسا نہین گذرا ہی جسمین بہت لوگ ہمارے مارے نہین جاتے ہین اور انکے بھی لوگ مارے جاتے ہین مگر یہ کہ وہ لوگ زیادہ تر خواہش مند لڑائی کے ہمسے بیچ زندگانی کے اور جس دن سے کہ وہ ہمپر اُترے ہین کوئی ایک کلام بھی ہمنے اُنسے نہین کیا ہی اور نہ اُنکے کلام کا جواب دیا ہی بسبب ناچیز جاننے کے اُنکو اور بتحقیق دور ہوئی چھپانا حال کا اور سخت دشوار ہوگیا کام ہمارا اور ہم چاہتے ہین تجھسے کہ چل تو قریب قوم مسلمانون کے اور دیکھ اور دریافت کر تو کہ وہ ہمسے کس امر کے خواہان ہین پس اگر ہوگا امر دشوار تو کھولدینگے ہم دروازون کو اور نکلینگے ہم اُنکے مقابلے کو پس یا تو سب ہم مار ڈالے جائینگے یا شکست دیوینگے ہم اُنکو پس منظور کیا بطریق نے اُنکی درخواست کو اور ظاہر کیا اُسنے اپنے لباس کو اور چڑھا وہ شہر پناہ کی دیوار پر اور اُٹھائی گئی صلیب اُسکے سامنے اور بجائے ہوئے قس اور راہب لوگ گرد اُسکے جنکے ہاتھون مین انجیلین کھلی ہوئی ہین اور انگیٹھیان دھونی کی تھین اور آیا بطریق اُسجگہ پر جہان ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اُترے تھے اور پکار کر کہا اُنمین سے ایک مرد فصیح زبان نے ساتھ زبان عربی کے کہ ای گروہ عرب کے عمدہ شخص دین نصرانیت اور خالص شریعت اس دین کا آیا ہی تمسے گفتگو کرنے کو پس نزدیک ہمارے آوے سردار تمہارا پس آگاہ کیے گئے ابو عبیدہ بن الجراح اُنکے کلام سے پس پھر آئے وہ چلتے ہوئے اُسکی طرف اور ایک جماعت صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گرد اُنکے تھی اور مترجم اُنکا اُنکے ساتھ تھا پس جب آکر ٹھہرے وہ سامنے اُنکے کہا ابو عبیدہ بن الجراح کے مترجم نے کہ کیا چاہتے ہو تم اور کیا مانگتے ہو تم یہ سردار عرب کے ہین جو تمہاری طرف آئے ہین بطریق نے مترجم سے کہا کہ کہہ تو اُنسے کہ ہمسے تم کیا چاہتے ہو پس یہ شہر ارض مقدس ہی اور جسنے اُسکا ارادہ کیا قریب ہی کہ اللہ تعالی اُسپر غضب اور اُسکو ہلاک کریگا پس آگاہ کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس گفتگو سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مترجم سے کہ کہہ تو اُنسے کہ ہم جانتے ہین اس امر کو کہ یہ شہر بزرگ ہی اور اسی شہر سے تشریف لے گئے تھے معراج کو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نزدیک ہوئے تھے اپنے پروردگار سے پس قریب ہوئے تھے وہ بقدر دو گوشہ کمان کے بلکہ کمتر اُس سے اور یہ شہر معدن انبیا اور اُنکی قبرین اسمین ہین اور ہمکو نسبت تمہارے اس شہر کے ساتھ زیادہ استحقاق ہی اور ہم برابر اُترے رہینگے یا مالک کردیگا اللہ تعالی ہمکو اس شہر کا جیسا کہ مالک کردیا ہی اُسنے ہمکو

ذکر دوبارہ جانے اہل بیت المقدس کا پاس بطریق جانیکے ۱۰

پھر اس شہر کا بطریق نے کہا کیا چیز تم ہم سے چاہتے ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں وہ ایک بات ہی تین باتوں سے پہلے یہ ہی
کہ کہو تم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس اگر قبول کرو گے تم اس کلمہ کو تو ہمارا تمہارا حال یکساں ہو جاویگا بطریق نے
کہا کہ یہ کلمہ بڑا ہی اور ہم قائل ہیں اسکے مگر یہ کہ تمہارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم مقر نہیں کہ وہ رسول اللہ کے ہیں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا
کہ جیسا تم نے کہا ہی تو اے دشمن خدا اور تو کبھی اللہ کی وحدانیت کا قائل نہیں ہی حالانکہ خبر دی ہی ہمکو اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اس امر کی کہ تم یہ
کہتے ہو ان المسیح ابن اللہ لا الہ الا اللہ سبحانہ وتعالی عما یقولون الظالمون علوا کبیرا بطریق نے کہا کہ اس بات کو ہم کبھی منظور نہ کرینگے پس
دوسری بات کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ دوسری بات یہ ہی کہ مصالحہ کرو تم اپنے شہر کے واسطے اور دو ہمکو جزیہ ورنہ خالیہ تم حقیر اور
ذلیل ہونے والے ہو جیسا کہ تمہارے سوا اور شام کے سب لوگوں نے ہمکو جزیہ دیا ہی بطریق نے کہا کہ یہ بات پہلی بات سے زیادہ بڑی ہی اور دشوار ہی
ہمپر اور کبھی ذلت اور حقارت گوارا نہ کرینگے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا پس نہ جدا ہونگے ہم تمہاری لڑائی سے یا فتحیاب کریگا اللہ تعالی ہمکو تمپر پس
لونڈی غلام بناوینگے ہم تمہاری عورتوں اور اولاد کو اور مار ڈالینگے ہم تم میں سے اُس شخص کو جو مخالفت کریگا کلمہ حق سے اور قیام کریگا
کلمہ کفر پر بطریق نے کہا کہ ہم اپنا شہر نہ سپرد کرینگے یا ہم سب کے سب ہلاک ہو جاوینگے اور کیونکر ہم سپرد کرینگے اپنے شہر کو حالانکہ اسمیں مہیا کیا ہی
ہمنے سامان حصار کا اور ہمیں اچھا سامان اور سخت اور شدید لوگ ہیں اور نہیں ہیں مثل ان لوگوں کے جنسے ملاقی ہوے تم اہل شہروں سے اور
انھوں نے اقرار ادائے جزیہ کا تمسے کر لیا کہ اس قوم پر مسیح نے غضب کیا ہی پس داخل ہو گئے وہ تمہاری اطاعت میں اور ہم اپنے شہر میں بیٹھے ہیں و
سوال اور دعا کرتے ہیں مسیح سے قبول کرتے ہیں وہ ہماری دعا کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تو جیسا کہا ہی اے دشمن خدا کے ما المسیح
ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقہ کانا یاکلان الطعام خلقہ اللہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون پس کہا بطریق نے کہ ہم اپنے دین اور
اعتقاد سے نہ پھرینگے پس کہا اس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرین بطریق نے کہا کہ میں قسم مسیح کی کھا کر کہتا ہوں
کہ اگر تم تیس برس ہمپر اُترے رہو گے تو کبھی ہمارے شہر کو نہ فتح کر پاؤ گے اور نہ فتح کریگا ہمارے شہر کو مگر ایک مرد جسکی تعریف ہم اپنی کتاب میں لکھی ہوئی
پاتے ہیں اور وہ صفات تم میں نہیں ہیں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیا صفت ہی اُسکی جو تمہارا شہر فتح کریگا بطریق نے کہا ہم اسکی صفت کو
تمسے نہ بیان کرینگے مگر ہم پاتے ہیں اسکو اپنی کتاب اور علم میں اس طرح سے کہ جو شخص فتح کریگا اس شہر کو وہ صحابی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور
نام اُنکا عمر بن الخطاب اور وہ مشہور بہ فاروق اور وہ بڑے سخت مرد ہونگے کہ نہ ڈراویگی اُنکو اوپر اللہ کے کاموں میں ملامت کسی ملامت
کرنے والے کی اور ہم اُنکی صفت تم میں نہیں دیکھتے ہیں پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس بات کو بطریق کی گفتگو سے ہنسے اور
کہا انھوں نے فتحنا البلد ورب الکعبة پھر کہا بطریق سے کہ اگر انکو دیکھے تو پہچان سکتا ہی اُسنے کہا ہاں اور کیونکر نہیں اُنکو پہچانونگا
حالانکہ صفت اُنکی اور شمار اُنکے نسب کے اور نشانیاں اُنکی ہمکو معلوم ہیں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہی خدا کی وہی ہمارے خلیفہ اور
صحابی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں بطریق نے کہا کہ جب یہ بات ہی اور تمکو معلوم ہو گئی تو حقیقتاً ہمارے قول کی تصدیق کرو اور
خونریزی کو اور کہلا بھیجو اپنے خلیفہ کو کہ وہ یہاں آویں پس جس وقت ہم اُنکو دیکھینگے اور ثابت اور تحقیق ہو جاویگی ہمکو پہچان اور صفت انکی کھولدینگے
ہم انکے واسطے دروازہ شہر کو اور جزیہ دینگے ہم انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو میں قریب انکے پاس یہاں آنے کے واسطے کہلا بھیجونگا

آیا تم دوست رکھتے ہو لڑائی کو اپنے ساتھ یا باز رہنے کو تم سے بطریق نے کہا کہ ای گروہ عرب کے تم نہین چھوڑتے ہو اپنے ظلم اور جبر کو کہ ہمنے یہی بات کہدی واسطے بچانے خونون کے اور تم لڑائی کے خواہان ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ لڑائی مرغوب تر ہی ہمارے دلون کو زندگانی سے امید رکھتے ہین ہم لڑائی کے سبب سے بڑے مرتبہ اور بخشش کی اپنے پروردگار کی طرف سے پھر رجعت کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور حکم کیا انھون نے مسلمانون کو باز رہنے کا لڑائی سے پھر لکھا اور آگاہ کیا انکو بطریق کی گفتگو سے اور بلند کیا مسلمانون نے اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور کہا انھون نے کہ ای سردار تم ایسا ہی کرو اور لکھو تم امیر المومنین کو یہ حال پس شاید وہ روانہ ہون ہماری طرف کو اور فتح کرے اس شہر کو اللہ پس اسی وقت لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لعبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب من عاملہ علی الشام ابی عبیدۃ عامر بن الجراح اما بعد سلام اللہ علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ واعلم یا امیر المومنین انا منازلون لاہل مدینۃ ایلیا نقاتلہم کل یوم ویقاتلونا ولقد یلقی المسلمون مشقۃ عظیمۃ من البرد والامطار الا انہم صابرون علی ذلک یرجون رحمۃ اللہ عز وجل بذلک فلما کان فی الیوم الذی کتبت الیک انہ اشرف علی بطریقہم الذی یعظمونہ قال انہ یجد فی کتبہم لا یفتح بلدہم الا صاحب امرنا وانہ یعرفہ بصفتہ وقد سالنا حقن الدماء وان تیسر العناء وتجئنا بنفسک فلعل اللہ ان یفتح ہذہ البلدۃ علی ایدیکم والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلی جمیع المسلمین پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کون شخص لیجائیگا میرے خط کو بجانب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور ضروری اسکی اللہ پر ہی پس جلدی آکی جواب مین میسرہ بن مسروق العبسی نے اور کہا انھون نے کہ ای سردار مین ایلچی ہونگا اور واپس آؤنگا ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کے اگر چاہا اللہ تعالی نے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ لو تم خط کو برکت دیوے اللہ تعالی تم مین پس لیا خط کو میسرہ بن مسروق نے اور سوار ہوئے وہ اپنی اونٹنی پر اور برابر کوشش کرتے رہے چلنے مین یہانتک کہ آئے مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس داخل ہوئے وہ رات کے وقت اور آئے مسجد شریف مین اور سلام کیا قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قبر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر پھر آئے وہ ایک جگہ مسجد مین اور سو رہے حالانکہ کئی راتین انکو گذری تھین کہ وہ نہین سوئے تھے پس لگ گئین آنکھین انکی پس نہین بیدار ہوئے وہ مگر حضرت عمر کی اذان سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اعلان کرتے تھے اذان مین پس جب اذان کہی انھون نے داخل ہوئے وہ مسجد مین اور وہ یہ کہتے تھے الصلوۃ رحمکم اللہ میسرہ نے بیان کیا ہی کہ اٹھ کھڑا ہوا مین اور وضو کیا مین نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز صبح کی پڑھی مین نے پس جب پھرے وہ نماز سے کھڑا ہوا مین انکے سامنے اور سلام کیا مین نے انکو پس جب دیکھا انھون نے مجکو مصافحہ کیا مجھسے اور خوش ہوئے اور کہا انھون نے کہ میسرہ ہین قسم پروردگار کعبہ کی اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہی ای بیٹے مسروق کے مین نے کہا کہ ای امیر المومنین بہتری اور سلامتی ہی پھر دیا مین نے انکو خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا پس بوسہ دیا انھون نے خط کو اور پڑھکر سنایا مسلمانون کو پس خوش ہوئے مسلمان اسکے مضمون سے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کیا رائے دیتے ہو تم رحمت کرے اللہ تمپر اس بارہ مین جو مجکو امین الامۃ نے لکھا ہی پس سبکے پہلے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کلام کیا اور کہا انھون نے کہ ای امیر المومنین اللہ تعالی نے ذلیل کیا رومیون کو اور نکالا انکو ملک شام سے اور مدد و غلبہ دیا مسلمانون کو انپر اور محاصرہ کیا ہی ہمارے ساتھیون نے ایلیا کا اور تنگی مین ڈالا ہی انکو اور ہر روز انکی ذلت اور سستی اور دہشت بڑھتی جاتی ہی پس اگر ٹھہرے رہوگے

تم یہان اور بجاؤ گے تم انکی طرف جاؤ نگے وہ کرتے انکے کام کو خفیف اور سبک جانا ہی پس پھر نیگے وہ مگر اندک مدت یہانتک کہ اختیار
کرینگے وہ ذلت اور حقارت کو ادا کرینگے جزیہ کو پس جب سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکے کلام کو دعاے جزاے خیر دی انکو اور کہا
مسلمانون سے کہ آیا اس راے کے سوا اور کوئی راے بھی تم لوگون کے نزدیک ہی پس کہا حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے
کہ ہان میری راے اس راے کے خلاف ہی اور مین ظاہر کرتا ہون اسکو رحمت کرے اللہ تمپر پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یا ابا الحسن
وہ کیا راے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قوم نے درخواست کی ہی تمہارے آنے کی اور انکی درخواست مین فتح ہی اور شاید کہ مسلمانون کے
واسطے صورت فتح کی ہو اور بتحقیق اٹھایا ہی مسلمانون نے بڑی سختی کو سردی اور لڑائی اور طول مقام سے اور میری راے یہ ہی کہ اگر تم روانہ ہوگے
انکی طرف کو تو فتح کریگا اللہ تعالی شہر کو تمہارے ہاتھون پر اور ہوگا تمہارے چلنے مین بڑا اجر ہر پیاس اور بھوکھ مین اور ہر جنگل کے کاٹنے اور
پہاڑ کے چڑھنے مین یہانتک کہ پہونچو گے تم انپر پس جس وقت نہ پہونچو گے تم انپر ہو گی تمہارے اور مسلمانون کے واسطے اطمینان اور آرام اور بہتری اور
فتح اور مین بے خوف نہین ہون اس امر سے کہ اگر مایوس ہو جاوینگے وہ لوگ تمہارے آنے اور قبول کرنے صلح سے تو جنگل مارینگے اور پکڑینگے وہ اپنے
شہرون کو اور آویگی مدد انکی بطارقہ اور طاغیہ کے پاس سے پس آویگی اسوجہ سے مسلمانون پر سختی اور بلا اسواسطے کہ بیت المقدس انکے
نزدیک بزرگ اور معظم ہی اسی کا وہ حج کرتے ہین اور نہین پھرتے ہین وہ اس سے اور بہتر یہی ہی کہ تم روانہ ہو انکی جانب کو پس خوش ہوے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشورے سے اور کہا انھون نے کہ نظر کی عثمان رضی اللہ عنہ نے بجانب مکر کے واسطے
دشمن کے اور نظر کی علی رضی اللہ عنہ نے مسلمانون کے حال مین اور دعاے جزاے خیر دی انکو اور کہا انھون نے کہ نہ اختیار کرونگا مین مگر علی رضی اللہ
عنہ کے مشورے کو کہ نہین دیکھا مین نے انکو مگر نیک مشورہ اور مبارک صورت پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم کیا لوگون کو واسطے درستی سامان
روانگی کے اپنے ساتھ پس خوش ہوے مسلمان اس سبب سے اور درستی سامان کی مسلمانون نے اور آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد شریف مین
پس چار رکعت نماز کی پڑھی اسمین پھر آئے بجانب قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے اور چھوڑا اپنی طرف سے مدینہ طیبہ مین حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کو اور رخصت ہوکر چلے وہ مدینہ منورہ سے اور لوگ انکی مشایعت کرتے تھے اور رخصت کرتے تھے انکو اور سوار تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے
سرخ اونٹ پر جسپر دو تھیلیے تھے ایک مین ستو دوسرے مین چھوہارے بھرے تھے اور انکے سامنے ایک مشک بھری ہوئی پانی کی تھی اور پشت پر انکے
ایک بڑا کاسہ کھانے کا تھا اور نکلی انکے ساتھ ایک جماعت صحابہ کی جو تبوک کی لڑائی مین حاضر ہوئی تھی پھر پلٹ گئے تھے بجانب مدینہ منورہ کے اور منجملہ
انکے زبیر بن العوام اور عبادہ بن صامت تھے اور روانہ ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بجانب بیت المقدس کے اور وہ جب کسی منزل مین پہونچتے تھے تو نہین
کوچ کرتے تھے وہان سے مگر بعد نماز صبح کے پس جب فارغ ہوتے تھے نماز سے متوجہ ہوتے تھے بجانب مسلمانون کے اور حمد و ثنا اللہ کی بیان کرتے تھے ان
کلمات سے الحمد للہ الذی اعزنا بالاسلام وخصنا بنبیہ علیہ السلام وہدانا من الضلالۃ وجمعنا من بعد الشتات علی کلمۃ التقوی والف بین قلوبنا ونصرنا
علی عدونا ومکن لنا فی بلادہ وجعلنا اخوانا متحابین فاحمدوا اللہ عباد اللہ علی ہذہ النعمۃ واسالوہ المزید منہا والشکر علیہا وعلی ما اصبحتم تتقلبون فیہ
من النعمۃ السابغۃ والمنن الظاہرۃ فان اللہ یزید المستزیدین والراغبین فیما لدیہ ویتم نعمتہ علی الشاکرین پھر لیتے تھے حضرت عمر کاسے کو اور
بھرتے تھے اسکو ستو سے اور بچھاتے تھے گرد اسکے خرمون کو اور کہتے تھے مسلمانون سے کہ کھاؤ تم لوگ اور رحمت کرے اللہ تمپر اور کھلاتے تھے خود اور

کھاتے تھے مسلمان ساتھ اُنکے پھر کوچ کرتے تھے پس برابر اسی طرح سے وہ کوچ کرتے تھے عمرو بن مالک عبسی نے **بیان** کیا ہی کہ تھا مین ہمراہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کے جس وقت کہ وہ روانہ ہوتے تھے بجانب ملک شام کے پس گذرے اثنائے راہ مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک پانی پر جسکی
مالک قوم جذام تھی اور اُسپر ایک گروہ جذام کا اترا تھا اور جگہ پانی کی ذات المنار کے نام سے پکاری جاتی تھی پس اُترے مسلمان اُسپر
پس اسی حال مین کہ تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہان اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گرد اُنکے تھے کہ آئی اُنکے پاس ایک قوم جذام کی
پس کہا اُنھون نے کہ ای سردار ہمارے نزدیک ایک مرد ہی جسکی دو زوجہ ہین اور وہ دونون بہنین ہین ایک مان باپ سے پس خشمناک ہوئے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کہا کہ لاؤ تم اُس مرد کو پس کہا حضرت عمر نے کہ یہ دونون عورتین کون ہین اُسنے کہا میری زوجہ ہین حضرت نے کہا کیا ان
دونون مین کوئی قرابت ہی اُسنے کہا ہان وہ دونون حقیقی بہنین ایک مان باپ سے ہین پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ دین تیرا کیا ہی آیا تو مسلمان
نہین ہی اُسنے کہا کہ مین مسلمان ہون حضرت عمر نے کہا آیا نہین جانا تو نے کہ یہ صورت حرام ہی تجپر آیا نہین فرمایا ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین وان
تجمعوا بین الاختین الا ما قد سلف اس مرد نے کہا کہ قسم ہی خدا کی مین اس امر کو نہین جانتا ہون کہ وہ دونون مجھپر حرام ہین پس خشمناک ہوئے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ اور کہا تو جھوٹا ہی قسم ہی خدا کی کہ وہ تجپر حرام ہین تم البتہ چھوڑ دی راہ ایک کی ان دونون سے ورنہ مین تیری گردن مارونگا
اُس مرد نے کہا کہ آیا آغاز کار تمھارا مجھی پر ہی میری زوجہ کے مقدمہ مین یہ ایسا دین ہی کہ نہین پہونچا مین اُسمین کسی بہتری کو بر آئینہ تھا مین
بے نیاز اسمین داخل ہونے سے پس کہا حضرت عمر نے اُس سے کہ نزدیک آ تو میرے پس نزدیک ہوا وہ اُنسے پس مارے حضرت عمر نے چند درّے اُسکے
سر پر اور کہا آیا گالی دیتا ہی اور برا کہتا ہی تو اسلام کو ای دشمن خدا کے اور دشمن اپنی جان کے حالانکہ یہ وہ دین ہی جسکو پسند کیا ہی اللہ تعالے نے
اپنے فرشتون اور پیغمبرون اور بہترین لوگون کے واسطے چھوڑ دے تو ٹھیک ہو تجپر راہ ایک کی ان دونون سے ورنہ مین حد افترا کی تجپر جاری
کرونگا اُس مرد نے کہا کہ مین کیا کرون حالانکہ مین ان دونون کو دوست رکھتا ہون مگر قرعہ ڈالو تم دونون کے بیچ مین پس جسپر قرعہ پڑے وہ
میری ہی اور مین اسکا ہون اگرچہ مین دونون کا دوست رکھنے والا ہون پس قرعہ ڈالا حضرت عمر نے ان دونون عورتون پر اور پڑا قرعہ تین مرتبہ ایک پر
ان دونون سے پس کہا اس مرد نے ایک کو اور چھوڑا دوسری کو پھر آئے حضرت عمر اُسکے سامنے اور کہا کہ سُن ای مرد اور نگاہ رکھ اس امر کو جو مین تجھسے
کہتا ہون کہ جو شخص داخل ہو ہمارے دین مین پھر رجوع کرے اُسنے دین سے تو ہم اسکو مار ڈالتے ہین اور دور تو جدا ہونے اسلام اور اس امر سے کہ خبر پہونچی
مجھکو تیری بارہ مین یہ کہ شب گذرانی تو نے ساتھ بہن اپنی زوجہ کے پس اگر تو ایسا کریگا تو مین تجھکو سنگسار کرونگا **راوی نے بیان** کیا ہی
کہ روانہ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس مقام سے یہانتک کہ پہونچے ایک قبیلہ پر بنی عذرہ سے پس اُسی وقت دیکھا اُنھون نے ایک قوم کو
کہ کھڑے کیے گئے ہین وہ آفتاب مین درین حالیکہ سختی کیجاتی ہی اُنپر حضرت عمر نے کہا کہ ان قوم کا کیا حال ہی جو اُنپر سختی کیجاتی ہی لوگون نے کہا
کہ اُنکے ذمہ خراج ہی پس اُسی کے مطالبہ مین اُنپر سختی کیجاتی ہی پھر حکم کیا حضرت عمر نے اُنکے چھوڑ دینے کا اور کہا کہ وہ لوگ کیا کہتے ہین لوگون نے
کہا کہ وہ لوگ عذر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم نہین پاتے ہین کہ جو ادا کرین ہم خراج کو حضرت عمر نے کہا کہ چھوڑ دو انکو اور نہ تکلیف دو انکو
اُس چیز کی کہ جسکی وہ طاقت نہین رکھتے ہین پس بتحقیق مین نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے لا تعذبوا الناس فان الذین
یعذبون الناس فی الدنیا یعذبہم اللہ یوم القیامۃ پھر روانہ ہوئے حضرت عمر یہانتک کہ جب آئے وہ وادی القری مین آگاہ کیا لوگون نے

انکو اس حال سے کہ یہان ایک پیرمرد ہی اور اسکی ایک زوجہ ہی اور اس بوڑھے کا ایک شخص دوست ہی پس کہا اس بوڑھے سے اسکے دوست نے کہ آیا
ہو سکتا ہی تجھسے یہ امر کہ مقرر کرے تو اپنی زوجہ مین میرے واسطے حصہ کو اور مین تیرے اونٹون کو چراؤنگا اور پانی پلاؤنگا اور انکی نگہبانی کرونگا
اور زوجہ تیری ایک دن رات میرے حصہ مین رہیگی اور ایک دن رات تیرے حصہ مین پس کہا اس بوڑھے نے کہ منظور کیا مین نے اس امر کو پس جب خبر
پہنچی اس حال سے حضرت عمرؓ کو حکم دیا حضرت عمرؓ نے انکے حاضر کرنے کا پس حاضر کیے گئے وہ دونون پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ سختی ہو تم دونون پر تمھارا
دین کیا ہی انھون نے کہا کہ ہم مسلمان ہین پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ یہ کیا بات ہی تم دونون کی جو مین نے سنی ہی انھون نے کہا کہ وہ کون بات ہے پس خبر دی
عمرؓ نے جو سنا تھا اس سے انکو آگاہ کیا پس کہا بوڑھے نے کہ سچ ہی حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آیا نہین جانا تمنے کہ یہ امر حرام ہی دین اسلام مین افسوس ہی تجھپر اور
اس خبر پر جسنے اس امر قبیح کی طرف تجھکو بلایا ہی پس کہا اسنے کہ مین مرد بوڑھا مسن ہون اور ضعیف ہو گیا ہون اور میرے کوئی اولاد نہین جسپر
اعتماد اور بھروسا کرون اور کہا مین نے کہ یہ شخص کفایت کریگا میرے اونٹون کے چرانے اور پانی پلانے کو اور اعانت کریگا میری پر جاماندگی
اور مقرر کرونگا مین اسکے واسطے حصہ اپنی زوجہ سے اور اب کہ مین واقف ہو گیا ہون اس امر کے حرام ہونے سے پس البتہ کرونگا مین حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لے تو ہاتھ اپنی زوجہ کا نہین ہی کسی کو تجھپر کوئی راہ اس باب مین پھر کہا حضرت عمرؓ نے اس جوان سے کہ ڈر تو اس عورت کے
نزدیک جانے سے پس اگر خبر پہونچیگی مجھکو اس امر کی تو مین تیری گردن مارونگا پھر کوچ کیا حضرت عمر نے بارادہ بیت المقدس کے یہانتک کہ پہونچے
آغاز ملک شام سے اسلم بن برقان نے جو حضرت عمر کے غلام تھے بیان کیا ہی کہ جب پہونچے ہم شام مین دفعتہ دیکھا ہمنے ایک چھوٹی جماعت کو
مسلمانون سے پس کہا حضرت عمرؓ نے زبیر سے کہ اے عبد اللہ جلد جاؤ تم اور دیکھو کہ یہ گروہ کیسا ہی پس جلد گئے زبیر اس گروہ کی طرف پس جب
نزدیک گئے تو دیکھا اس گروہ کو کہ وہ اہل یمن ہین جنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے واسطے دریافت خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بھیجا تھا زبیر نے
بیان کیا ہی کہ سلام کیا ان لوگون نے مجھکو اور کہا انھون نے کہ اے جوان تم کہان سے آتے ہو مین نے کہا کہ مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
آتا ہون انھون نے کہا کیونکر چھوڑا ہی تمنے وہان کے لوگون کو مین نے کہا ساتھ نیکی اور بہتری کے انھون نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کیا کام کیا
آتے ہین وہ ہماری طرف گویا نہین ہین پہلے کہا کہ تم کون لوگ ہو انھون نے کہا کہ ہم قوم عرب ہین اور بھیجا ہی ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے تاکہ
دریافت کرین اور پہونچا دین ہم انکو خبر حضرت عمرؓ کی راوی نے بیان کیا ہی کہ پھرے زبیر بعد اس گفتگو کے بجانب حضرت عمرؓ کے اور بیان کیا
ان سے پس کہا حضرت عمر نے کہ خاموش ہو اے عبد اللہ اور آئے بعد انکے انکے پیچھے والے لوگ پس سلام کیا انھون نے ہمپر اور پوچھا حال
حضرت عمرؓ کا پس کہا ہمنے انسے کہ یہ حضرت عمر ہین پس کیا تم چاہتے ہو انھون نے کہا کہ اے امیر المومنین تحقیق بیدار ہوئین آنکھین اور بلند ہوئین
گردنین بسبب طول مدت کے بجانب تمھارے آنے کے پس شاید کہ اللہ فتح کرے ہمپر بیت المقدس کو راوی نے بیان کیا ہی کہ پھر پلٹے وہ لوگ
اپنی پشتون کی طرف یہانتک کہ پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح کے لشکر مین اور پکار کر کہا بلند آوازون سے کہ خوش ہو اے گروہ مسلمانون کے
حضرت عمر کے آنے سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جنبش مین آئے لوگ اور قصد کیا سبھون نے سوار ہونے کا واسطے استقبال حضرت عمر کے پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ قسم ہی میری طرف سے ہر مرد کو کہ نہ نکلے کوئی اپنی جگہ سے پھر چلے ابو عبیدہ بن الجراح ساتھ تھوڑے لوگون کے مہاجرین
اور انصار سے یہانتک کہ پہونچے وہ اور ہمراہی انکے قریب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور دیکھا حضرت عمرؓ نے بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے کہ

وہ سوار تھے ایک مادہ شتر جوان پر جو ٹیپی گئی تھی گلیم فطوالی سے اور باگ اُسکی بالون کی تھی اور ابو عبیدہ بن الجراح بھی ہتھیارون سے مسلح تھے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے حضرت عمر کو بٹھایا اُنھون نے اونٹنی کو اور بٹھایا حضرت عمر نے اپنے اونٹ کو اور سلام کیا بعض نے بعض پر اور سامنے آئے مسلمان درانحالیکہ سلام کرتے تھے حضرت عمر کو پھر سوار ہوئے حضرت عمر اور ابو عبیدہ بن الجراح اور روانہ ہوئے آگے لوگون کے اور آپسمین باتین کرتے تھے اور اسی طرح چلے جاتے تھے یہانتک کہ اُترے وہ دونون اور نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانون کو پھر بہت اچھا خطبہ سنایا مسلمانون کو ان الفاظ سے الحمد للہ الحمید القوی المجید الفعال لما یرید بعد اسکے کہا ان اللہ تعالیٰ اکرمنا بمحمد علیہ السلام فازاح عنا الضلالۃ وجمعنا بعد الفرقۃ والف بین قلوبنا من بعد البغضاء فاحمدوہ علی ہذہ النعم تستوجبون منہ المزید لان اللہ عزوجل قال لئن شکرتم لازیدنکم پھر پڑھا اس آیت کو من یہدی اللہ فہو المہتد ومن یضلل فلن تجد لہ ولیا مرشدا پس جب پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو اٹھ کھڑا ہوا ایک قسیس نصرانی جو اُنکے سامنے بیٹھا تھا اور کہا اُسنے کہ اللہ تعالیٰ تو کسی کو گمراہ نہین کرتا ہی پس جب مکرر کہا اُسنے اس کلام کو کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہ دیکھتے رہو تم لوگ اگر پھر کہے یہ شخص ایسی کلام کو تم گردن مارو اُسکی اور جان لیا قسیس نے جو حضرت عمر نے کہا تھا پس ٹھہر گیا وہ اور خاموش ہو رہا اور پڑھنا شروع کیا حضرت عمر نے اپنے خطبہ کو ان الفاظ سے اما بعد فانی اوصیکم بتقوی اللہ عزوجل الذی یبقی ویفنی ما سواہ الذی ینتفع بطاعتہ اولیاءہ وبمعصیتہ تشقی اعداءہ ایہا الناس ادوا زکوۃ اموالکم طیبۃ بہا انفسکم لا تریدون بہا جزاء من مخلوق ولا شکرا افہموا ما توعظون بہ فان الکیس من احرز دینہ وان السعید من وعظ بغیرہ الا وان شر الامور مبتدعاتہا وعلیکم بالسنۃ سنۃ نبیکم والزموہا فان الاقتصاد فی السنۃ خیر من الاجتہاد فی البدعۃ والزموا القرآن فانکم تجدون فیہ الشفاء والنور ایہا الناس انہ قد قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کقیامی فیکم وقال الزموا اصحابی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یظہر الکذب حتی یشہد من لا یستشہد ویحلف من لا یستحلف فمن اراد بحبوحۃ الجنۃ فلیلزم الجماعۃ وان الفرقۃ من الشیطان ولا یخلون احدکم بامراۃ فانہن حبائل الشیطان ومن سرتہ حسنتہ وساءتہ سیئتہ فہو مومن والصلوۃ ثم الصلوۃ پس جب فارغ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ سے اٹھے وہ اور ابو عبیدہ بن الجراح بیان کرتے تھے اُنسے سب کیفیات رومیون کی لڑائی کی اور حضرت عمر خاموش تھے پس کبھی وہ روتے تھے اور کبھی سکون مین آتے تھے یہانتک کہ آیا وقت نماز ظہر کا پس کہا لوگون نے کہ یا امیر المومنین درخواست کرو تم ہمارے واسطے بلال موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ وہ اذان کہین اور بلال رضی اللہ عنہ ملک شام مین مقیم تھے پس جسوقت سے اُنھون نے کہ مسلمان اُترے ہین بیت المقدس پر آئے وہ مسلمانون کے پاس اور حاضر ہوئے لڑائی مین اور لڑتے تھے اُنکی معیت مین پس جسوقت سنا اُنھون نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس آئے ہین آئے بلال اور سلام کیا حضرت عمر کو اور تعظیم کی اُنکی بزرگی مرتبہ کی پس جب آیا وقت ظہر کا سوال کیا مسلمانون نے حضرت عمر سے کہ درخواست کرین وہ بلال سے اذان کہنے کی پس بلایا اُنکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور کہا کہ ای بلال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم سے درخواست رکھتے ہین کہ اذان کہو اُنکے واسطے اور یاد دلاؤ تم اُنکو وفات اُنکے نبی کی بلال رضی اللہ عنہ نے کہا ہان مین اذان کہونگا پس جب کہا اُنھون نے اللہ اکبر اللہ اکبر تھرتھری کی مسلمانون نے اور کپکپانے لگے بدن اُنکے پس جب کہا بلال نے

اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ بہت شدت سے روئے مسلمان یہانتک کہ قریب پھٹ جانے کے ہوئے
مسلمانوں کے وقت ذکر اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قریب تھا کہ بلال قطع کر دیوین اذان کو بسبب لاحق ہونے خوف اور
درد اور رونے کے مسلمانوں کو اور ذکر مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب فارغ ہوئے بلال رضی اللہ عنہ اذان سے نماز پڑھائی
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو پس جب فارغ ہوئے حضرت عمر نماز سے اور بیٹھے کہا بلال نے کہ یا امیر المومنین سرداران لشکر شام کے
کھاتے ہین تازہ گوشت چڑیوں اور صاف روٹی کو اور وہ چیزین جو ضعیف مسلمانوں کو نہین ملتی ہین اور نہین پہونچتے ہین ضعیفوں کے ہاتھ
ان چیزون تک پس پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیفیت اس امر کی پس کہا یزید بن ابی سفیان نے کہ نرخ ہمارے اس ملک کا ارزان ہے اور ہم
پہونچتے ہین اس چیز کو جو کہا ہے بلال نے یہان جیسا کہ ہم کھاتے تھے اور قوت دیتے تھے اپنی جانوں کو حجاز مین پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
کہ اگر یہی بات ہے تو کھاؤ گوارا ہو تمکو اور مین نہ جدا ہونگا اپنی اس جگہ سے یہانتک کہ یکجا کرو تم میرے پاس ان لوگون کو جو اپنی جگھون مین
ہین یعنی لکھو تم محتاج مسلمانوں کو جو شہروں مین اور گانوں مین ہین پس مقرر کرون مین واسطے ہر ایک گھر بار والے کے وہ چیز جو کفایت
کرے انکو گیہوں اور جو اور شہد اور زیت اور عدس اور سرکہ اور سوائے اسکے اور جو کچھ انکو ضرور ہو پھر کہا حضرت عمر نے ضعفا
مسلمین سے کہ یہ چیزین تمہارے واسطے تمہارے سرداروں سے ملینگی اور سوائے اسکے جو دونگا مین تمکو بیت المال سے پس اگر ہو قوف اور
منقطع کر دیوین یہ چیزین تمسے سردار تمہارے آگاہ کرو تم مجکو یہانتک کہ معزول کرونگا مین انکو پھر حکم دیا حضرت عمر نے مسلمانوں کو
کوچ کرنیکا پس جب ارادہ کیا حضرت عمر نے اپنے اونٹ پر سوار ہونے کا اور جو لباس بکری کے بالوں کا بنا ہوا وہ پہنے تھے وہ ٹکڑوں
سے تہ بتہ سیا ہوا تھا اور جو اسمین چودہ پیوند اور بعض پیوند چمڑے کے تھے پس کہا مسلمانوں نے کہ یا امیر المومنین اگر سوار ہو تم عوض
اپنے اونٹ کے کسی گھوڑے پر اور پہنو تم کپڑوں کو یہ باعث بڑی ہیبت کا ہوگا تمہارے دشمنوں کے دل مین پس آئے
مسلمان آگے انکے درانحالیکہ درخواست کرتے تھے اور نرمی کرتے تھے انکے ساتھ یہانتک کہ منظور کیا حضرت عمر نے انکی درخواست
کو اور نکال ڈالا اپنے لباس کو اور پہنا سفید کپڑوں کو زبیر نے بیان کیا ہے کہ مین جانتا ہوں کہ وہ کپڑے مصر کے تھے اور قیمت
اسکی پندرہ درہم تھی اور ڈال لیا تھا انھوں نے اپنے شانہ پر ایک رومال کتان کو کہ نہ وہ نئی تھی اور نہ بہت پرانی اور دیا تھا انکو ابو عبیدہ
بن الجراح نے اور لایا گیا انکے سامنے ایک برذون سبزہ رنگ برذون روم سے پس جب سوار ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسکی
پشت پر خوش رفتاری کی برذون نے انکی سواری مین پس جب دیکھا حضرت عمر نے اسکی چال ڈھال کو جلد اترے اسکی سواری
سے اور کہا کہ چھوڑ دو تم میری لغزش کو روز قیامت کے قریب تھا کہ بھائی تمہارا ہلاک ہو جاوے
بسبب اسکے کہ داخل ہوا میرے دل مین کبر اور مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے لا یدخل الجنۃ من
کان فی قلبہ وزن مثقال حبۃ من خردل من کبر ولا یدخل النار من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان اور قریب تھا کہ ہلاک کرے
مجکو سپید لباس تمہارا اور برذون خوش رفتار تمہارا پھر نکال ڈالا حضرت عمر نے ان کپڑوں کو اور پہن لیا اپنے پھٹے لباس کو راوی نے
بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے بارادہ گھاٹی پہاڑ اور اسکے چڑھنے کے بیت المقدس کی راہ مین پس ملاقی ہوئے انسے ایک

لف ذکر لباس حضرت عمر رضی اللہ عنہ ... ترجمہ: نہ داخل ہوگا جنت مین وہ شخص کہ جسکے دل مین بقدر ایک دانہ رائی کے برائی ہوگی اور نہ داخل ہوگا دوزخ مین وہ شخص جسکے دل مین بقدر ایک دانہ رائی کے ایمان ہوگا

قوم مسلمانون کی جو کپڑے دیباج کے پہنے تھے جسکو انھون نے یرموک سے پایا تھا پس حکم کیا حضرت عمرؓ نے مٹی ڈالنے کا انکے منھون پر اور پھاڑ ڈالنے کا
انکے کپڑون کو اور برابر چلتے تھے وہ گھاٹی پہاڑ پر یہانتک کہ قریب بیت المقدس کے پہونچے پس جب دیکھا بیت المقدس کو کہا انھون نے اللہ اکبر
اللہ اکبر اللھم افتح لنا فتحا یسیرا واجعل لنا من لدنک سلطانا نصیرا اور استقبال انکا کیا گروہ مسلمانون اور سردارانشانون نے اور چلے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ یہانتک کہ پہونچے وہ اس جگہ مین جہان ابو عبیدہ بن الجراح اترے تھے پس کھڑا کیا گیا انکے واسطے ایک خیمہ
بنا ہوا بالون کا پس بیٹھے اسکے کنارے کی جانب مین مٹی پر پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور چار رکعت نماز کی پڑھی انھون نے راوی نے
بیان کیا ہی کہ بلند ہوا واسطے مسلمانون کے ایک بڑا شور جنبش دینے والا ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور سنا اہل بیت المقدس نے شور کو
بدون لڑائی کے پس چڑھ گئے وہ شہر پناہ پر پس کہا انسے ایک بطریق نے کہ سختی ہی تمپر دیکھو تم کہ عرب کا کیا حال ہی جو بلند ہوئین ہین
آوازین انکی بدون لڑائی کے پس قریب ہوا ایک مرد عرب متنصرہ سے اور کہا اسنے کہ ای گروہ عرب کے آگاہ کرو تم ہمکو کہ تمہارا قصہ
کیا ہی مسلمانون نے کہا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ آئے ہین ہمارے پاس مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پس شور مسلمانون کی
خوشی کا بسبب انکے آنے کے ہی پس پھرا وہ متنصرہ اور آگاہ کیا اسنے بطریق کو مسلمانون کے کلام سے پس چپ ہو رہا وہ اور کچھ کلام نہین کیا اسنے
پس جب صبح ہوئی اور نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانون کو کہا انھون نے کہ ای عامر جاؤ تم قوم کی طرف اور آگاہ کرو
انکو اس امر سے کہ مین آیا ہون پس گئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور پکارا انکو اور کہا انسے کہ ای لوگو اس شہر کے ہمارے سردار امیر المومنین
عمر بن الخطاب آئے ہین پس کیا کروگے تم اس امر مین جو تمنے کہا تھا پس آگاہ کیا لوگون نے بطریق کو پس نکلا وہ اپنے گرجے سے اور وہ لباس
بنا ہوا بالون کا پہنے تھا اور گرد اسکے راہب اور قسیس اور اساقفہ تھے اور اٹھائی گئی تھی اسکے سامنے بڑی صلیب جسکو وہ نہین نکالتا تھا
اہل شہر کے واسطے مگر انکی عید مین اور چلا اسکے ساتھ بطلیق جو حاکم بیت المقدس کا تھا اور وہ کہتا تھا بطریق سے کہ اگر تو انکی صفت کو
پہچانتا ہی تو خیر والا نہ کھولین گے ہم انکے واسطے دروازے کو اور چھوڑ دے توہمکو اور عادات ان عرب کو پس مٹا دینگے وہ ہمکو یا
مٹا دینگے ہم انکو بطریق نے کہا کہ مین ایسا ہی کرونگا اور بلند ہوا وہ شہر پناہ پر اور سامنے آیا ابو عبیدہ بن الجراح کے کہ کہو تم جو ہمکو منظور
ہو ای شیخ نیک و خوب سیرت ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ امیر المومنین جنکے اوپر کوئی سردار نہین ہی ابھی آئے ہین پس نکلو تم انکی طرف
اور لو تم انسے امان اور ذمہ داری مقرر کرو تم انکے واسطے جزیہ کو بطریق نے کہا کہ ای مرد اگر سردار تمہارے آئے ہین اور وہ ایسے ہین
جنپر کوئی سردار نہین ہی پس کہو تم انسے کہ قریب اور سامنے ہون وہ ہمارے پس پہچانین ہم انکی صفت اور نعت سے اور جدا کرو تم
انکو اپنے بیچ سے اور ٹھیرین وہ سامنے شہر پناہ کے تاکہ دیکھین ہم انکو پس اگر ہونگے وہ ساتھی ہمارے جنکی صفت ہم انجیل مین
پاتے ہین اترینگے ہم انکی طرف اور منعقد کرینگے ہم انسے امان اور ذمہ داری کو اور اقرار کرینگے ہم انکے واسطے جزیہ دینے کا اور اگر
وہ سوائے اس شخص کے ہین جنکی صفت اور نعت ہمکو معلوم ہی پس نہین ہی تمہارے واسطے ہماری طرف سے سوائے لڑائی کے پس
پھرے ابو عبیدہ بن الجراح بجانب حضرت عمرؓ کے اور آگاہ کیا انکو بطریق کے مقولہ سے پس قصد کیا حضرت عمرؓ نے کھڑے
ہونے اور چلنے کا پس کہا انسے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ یا امیر المومنین جاتے ہو تم انکی طرف تنہا اور نہین ہی تمہارے پاس

کوئی ساز وسامان لڑائی کا سواے اُس مُرقعے کے پس ہم ڈرتے ہین تمھارے واسطے اس امر کو کہ وہ تمھارے ساتھ بیوفائی کرین پس نہین

ادہر یا جاوین وہ تمکو پس کہا اور پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی آیت کو قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ہو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل المومنون

پھر طلب کیا انھون نے اپنے اونٹ کو پس لایا گیا اونٹ اُنکے پاس پس سوار ہوئے وہ اوپر اور لباس اُنکا وہی مرقع تھا اور سوا اُسکے اور کچھ نہ تھا

اور تھا اُنکے سر پر ایک ٹکڑا کملی قطوانی کا جسے باندھا تھا اپنے سر کو اور سوا ابو عبیدہ بن الجراح کے اور کوئی اُنکے ساتھ نہ تھا کہ چلتے تھے

ابو عبیدہ سامنے اُنکے یہانتک کہ نزدیک ہوئے وہ شہر پناہ سے اور ٹھہرے سامنے بطریق اور بطلیق کے اور کلام کیا اور کہا ابو عبیدہ

بن الجراح نے کہ اے لوگو یہ امیر المومنین آئے ہین پس بڑھایا بطریق نے اپنی نگاہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف پس شور کیا اور کہا ساتھ

اپنی بلند آواز سے کہ یہی قسم ہے خدا کی وہ شخص ہین جنکی صفت اور نعت ہم اپنی کتابون مین پاتے ہین اور یہی وہ شخص ہین کہ ہوگی فتح ہماری

شہر کی انکے ہاتھون پر اور ضرور یہ بات ہوگی پھر کہا اُسنے اہل بیت المقدس سے رنج کی ہو تمپر اترو اور جاؤ تم اُنکے پاس اور معقد کرو تم اُنسے

امان اور ذمہ داری کو پس یہی قسم ہے خدا کی صحابی محمد بن عبد اللہ ہین کے صلی اللہ علیہ والہ وسلم پس جب سنا رومیون نے کلام بطریق کا

چلے وہ اور اُترے جلد حالانکہ جان اُنکی ضیق مین تھی رنج محاصرہ سے اور کھولدیا اُنھون نے دروازے کو اور آئے حضرت عمر رضی اللہ

عنہ کے پاس اور التجا کیکہ درخواست کرتے تھے اُنسے عہد اور ذمہ کی اور اقرار کرتے تھے جزیہ دینے کو پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے انکو اس حال مین عاجزی کی اُنھون نے واسطے اللہ تعالی کے اور گر پڑے سجدے مین اونٹ کے پالان پر سامنے اُنکے رومیون کے اور کہا

اُنسے کہ پھر جاؤ تم اپنے شہر کی طرف اور تمھارے واسطے ذمہ اور عہد ہوگا اگر درخواست کروگے تم ہمسے اور اقرار کروگے ہمارے واسطے جزیہ

دینے کو راوی نے بیان کیا ہے کہ مراجعت کی قوم نے اپنے شہر کی طرف اور نہین بند کیا اُنھون نے دروازے کو اور پھرے حضرت

عمر رضی اللہ عنہ اپنے قیامگاہ اور لشکر کی طرف اور رات گذرانی وہان پس جب دوسرا دن ہوا اُٹھ کھڑے ہوے وہ پس داخل ہوے بیت المقدس

مین اور تھا داخل ہونا اُنکا دوشنبہ کے روز اور ٹھہرے وہان جمعہ تک اور ایک نشان محراب کا بنایا انھین اور وہ جگہ مسجد کی ہے اور آگے اُنھے

پس نماز جمعہ کی پڑھائی اپنے ہمراہیون کو پس قصد کیا رومیون نے انکے ساتھ بیوفائی کا اور تھا ابو الجعید جسنے رنج اور بلا مین ڈالا تھا

رومیون کو یہوک مین اہل بیت المقدس کے نزدیک بسبب اپنے اُنکے یالون اور مال کے پس کہا اُن لوگون نے ابو الجعید سے

کہ کیا رائے تیری ہے ہمارے غدر اور بیوفائی کرنے مین ان عرب کے ساتھ جس وقت کہ مشغول ہوون وہ اپنی نماز مین اور سجدہ کرین وہ

اور نہین ہین اُنکے پاس ہتھیار لڑائی کے پس کہا اُنسے اُنکے ساتھی ابو الجعید نے کہ اے قوم نہ کرو ایسا کام اور نہ بیوفائی کرو تم اُنکے ساتھ اگر

تم ایسا کروگے تو مغلوب کیے جاؤگے تم وقت بیوفائی اور غدر کے ولیکن ظاہر کرو تم اُنکے واسطے زینت دنیا کو اور چھوڑو اُنکو تم پس اگر وہ

اہل دنیا ہین اور اُسکے خواہان ہین سوائے عالم آخرت کے تو مین مشورہ دونگا اُس کام کا جو تم اُنکے ساتھ کرنا چاہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم کو

کام کرین ابو الجعید نے کہا کہ ظاہر کرو تم واسطے عرب کے اس چیز کو کہ جو تمھارے پاس زینت اور متاع دنیا اور دنیا کی اس چیز سے ہے جس سے ساتھی دنیا کا

صبر نہین کر سکتا ہے پس اگر طلب کیا اُنھون نے اُسکو اور قصد بیوفائی کا کیا پس تمکو اختیار ہے اس کام کے کرنے کا جسکا تم ارادہ رکھتے ہو راوی نے

بیان کیا ہے کہ اس قوم اُن چیزون پر جسکی وہ قدرت رکھتے تھے اچھے مال و متاع سے پس ظاہر کیا اُسکو اور آراستہ کردیا اُسکو

مسلمانون کی راہ مین پس مسلمان اسکو دیکھتے تھے ہنگام آنے بیت المقدس کے اور تعجب کرتے تھے اور یہ کہتے تھے الحمد للہ الذی اور تماد یار قوم ہم
مثل ہذا من الدنیا ولو سویت الدنیا عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی الکافر منہا شربۃ ۔ عون بن سالم نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی نہین تھا
کوئی مسلمان ایسا جسنے ہاتھ لگایا ہو کسی چیز پر انکی متاع سے اور ابو الجعید نے اُس سے کہا کہ یہ وُہی قوم ہین جنکی تعریف اللہ تعالے نے توریت اور انجیل مین
بیان کی ہی اور وہ ہمیشہ حق پر ہین اور کوئی شخص اُنکی لڑائی مین نہ ٹھہریگا جبتک کہ وہ قایم رہینگے اُس چیز پر جسپر قایم ہین واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دس دن بیت المقدس مین قیام کیا شہر بن خوشب نے روایت کی ہی کہ کعب بن احبار کہتے تھے
کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جس وقت مصالحہ کیا اہل بیت المقدس سے اور داخل ہوئے وہ وہان تو اقامت کی اُنھون نے وہان دس دن اور آیا مین
اُنکے پاس اور تھا مین ایک گانوئ مین دیہات فلسطین سے پس آیا مین انکے پاس تاکہ اسلام اختیار کرون مین اُنکے ہاتھون پر اور سبب اُسکا یہ تھا کہ
میرے باپ بڑے جاننے والے تھے اُس چیز کے جو نازل کی تھی اللہ تعالی نے موسی بن عمران علیہ السلام پر اور مجکو بہت دوست رکھتے تھے اور مجھپر
بہت شفقت کرتے تھے اور کوئی چیز اُنھون نے مجھسے نہین چھپائی تھی مگر یہ کہ تعلیم اور آگاہ کر دیا تھا مجکو اُس چیز سے پس جب اُنکی موت کا
وقت آیا بلایا اُنھون نے مجکو اپنے پاس اور کہا کہ ای میرے بیٹے تم جانتے ہو کہ مین نے نہین جمع کیا اور نہین اُٹھا رکھا تمسے کسی چیز کو جسکو مین جانتا تھا
مگر مین ڈرتا ہون تمھارے واسطے اس امر کو کہ خروج کرین بعض جھوٹھے لوگ پس متابعت کرو تم اُنکی اور مین لکھا ہوا ان دو ورقون کو اس طاق کے روزن مین جسکو
تم دیکھتے ہو پس متعرض ہونا اور نہ دیکھنا اُنکو مگر اُسوقت کہ سنو تم خبر نبی کی جو آخر زمانہ مین مبعوث ہونگے اور نام اُنکا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا پس اگر
چاہیگا اللہ تعالے تمھارے ساتھ نیکی و بہتری کو پس متابعت کروگے تم اُنکی پھر مرگئے میرے باپ بعد اس وصیت کرنے کے مجکو پس دفن کیا مین نے اُنکو پس
نہین تھی کوئی چیز دوست تر مجکو اس امر سے کہ گذر جاوین ایام تعزیت کے تاکہ دیکھون مین کہ اُن دو ورقون مین کیا ہی پس جب گذر گئے دن تعزیت
کے آیا مین روزن کی طرف پس کھولا مین نے اُسکو اور نکالا مین نے اُن دونون ورقون کو اور پھیلایا مین نے اُنکو اور نظر کی مین نے بجانب اُس چیز کے جو اُسمین تھی
اور دیکھا مین نے کہ اُسمین یہ لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین لا نبی بعدہ مولدہ بمکۃ ودار ہجرتہ طیبۃ الطیبۃ الا نبیۃ لیس
لفظ ولا غلیظ و اصحابہ الحامدون والذین یحمدون اللہ علی کل حال السنتہم الجنۃ بالتکبیر والتہلیل وہو منصور علی کل من ناواہ
من اعداء اجمعین یغسلون فروجہم ویتسترون اوساطہم اناجیلہم فی صدورہم وتراحمہم بینہم تراحم الانبیاء بین الامم وہم اول من یدخل
الجنۃ یوم القیامۃ من الامم وہم السابقون المقربون الشافعون المشفع لہم کعب نے بیان کیا ہی کہ جب پڑھا مین نے ہسکو کہا مین نے
دل مین کیا آیا کوئی چیز بھی میرے باپ نے مجکو تعلیم کی جو اس سے بہتر ہو پھر توقف کیا مین نے بعد موت اپنے باپ کے جبتک کہ اللہ تعالے نے
چاہا اتنے میں سنا مین نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوئے ہین مکہ معظمہ مین اور وہ مکرر ظاہر کرتے ہین اپنے کام کو پس کہا مین نے
اپنے دل مین کہ یہ وہی ہین لامحالہ قسم ہی خدا کی اور برابر مین فکر اور گفتگو کرتا تھا اُنکے حال و کلام سے یہانتک کہ بیان کیا لوگون نے
مجھسے کہ وہ مکہ کو چھوڑکر یثرب مین آئے ہین پس نگاہ رکھتا مین اُنکے معاملہ کی یہانتک کہ جہاد کیا اُنھون نے اور لڑے وہ لڑائیان اپنی اور غالب
ہوئے اپنے دشمنون پر پس قصد اور سامان کیا مین نے اُنکے پاس جانے کا پس سنا مین نے کہ اُنھون نے اس عالم سے انتقال فرمایا پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ شاید
یہ وہ نہین تھے جنکا مین انتظار کرتا ہون تا آنکہ دیکھا مین نے اپنے خواب مین کہ گویا دروازے آسمان کے کھولے گئے ہین اور فرشتے گروہ در گروہ اُتر رہے ہین

اور کہنے والا یہ کہتا ہے کہ انتقال فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور موقوف و منقطع ہوئی وحی اور پس میں بعد اس خبر کے
پھرا میں بجانب یمن اپنی قوم کے اور پہونچی مجکو یہ خبر کہ بعد آپکے ایک خلیفہ ہوئے ہیں آپکی امت سے جنکا نام ابوبکر صدیق ہے پس کہا میں نے
اپنے دل میں کہ جاؤنگا نہیں انکے پاس پس نہیں دیر ہوئی تھی کہ آیا ہماری طرف لشکر انکا ملک شام میں پھر آئی میرے پاس خبر انکی وفات کی
پھر سنا میں نے کہ انکے بعد ایک شخص خلیفہ ہوئے ہیں جنکا نام عمرؓ ہے پس کہا میں نے اپنے دل میں کہ نہ داخل ہونگا میں اس دین میں جبتک کہ معلوم
کرونگا میں حقیقت اسکی اور برابر میں امید رکھتا تھا یہانتک کہ آئے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیت المقدس میں اور صلح کیا انھوں نے
وہان کے لوگوں سے اور دیکھا میں نے وفاے عہد اور اس چیز کو جو اللہ تعالی نے انکے دشمنوں کے ساتھ کی تھی پس جانا میں نے کہ یہی لوگ امت
نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں اور ارادہ اور گفتگو کیا میں نے اپنے دل میں انکے دین میں داخل ہونے پر اور میں پس و پیش کرتا تھا اس میں
پس قسم ہے خدا کی کہ ایک رات میں کھڑا تھا اپنے کوٹھے کی چھت پر اور اسی وقت ایک مرد مسلمان یہ آیت پڑھتے تھے یا ایہا الذین اوتوا الکتاب
آمنوا بما نزلنا مصدقا لما معکم من قبل ان نطمس وجوہا فنردہا علی ادبارہا او نلعنہم کما لعنا اصحاب السبت وکان امر اللہ مفعولا پس جب سنا میں نے
اس آیت کو ڈرا میں قسم ہے خدا کی اس امر کو کہ صبح کرونگا میں تا آنکہ پھر جائیگا منہ میرا پس کوئی بات مجکو صبح کے پھرنے سے زیادہ دوست
نہ تھی پس جب صبح کی میں نے چلا میں اپنے گھر سے اور پوچھا میں نے حال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس کہا گیا مجھسے کہ وہ بیت المقدس
میں مقیم ہیں پس قصد کیا میں نے انکی طرف اور وہ اسی وقت نماز صبح کی پڑھ چکے تھے ساتھ اپنے ساتھیوں کے پس سامنے آیا میں انکے اور سلام کیا
میں نے انکو پس جواب سلام کا دیا انھوں نے اور کہا کہ تم کون ہو پس کہا میں نے کہ میں کعب احبار ہوں اور میں آیا ہوں بارادہ داخل ہونے کے
دین اسلام میں اسواسطے کہ میں نے دیکھا اور پایا ہے صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکی امت کی اتری ہوئی کتابوں میں بتحقیق اللہ تعالی نے وحی
کی تھی بجانب موسی علیہ السلام کے اپنی بعض کتاب میں اور یہ فرمایا ہے یا موسی انی ما خلقت خلقا اکرم علی من محمد ولولاہ لما خلقت جنۃ
ولا نارا ولا شمسا ولا قمرا ولا ارضا امتہ خیر الامم ودینہ خیر الادیان ابعثہ فی اخر الزمان امتہ مرحومۃ وہو نبی الرحمۃ النبی الامی التہامی القرشی
الرحیم بالمومنین الشدید علی الکافرین سریرتہ تشاکل علانیتہ وقولہ لا یخالف فعلہ القریب والبعید عندہ سواء امتہ یصلون الخمس
پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ آیا سچ ہے جو تم کہتے ہو اے کعب کہا کعب نے کہ ہاں قسم ہے اسکی جو سنتا ہے میرے اس کہنے کو اور جانتا ہے
اس چیز کو جو پوشیدہ ہے سینوں میں پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے الحمد للہ الذی اعزنا واکرمنا وشرفنا ورحمنا برحمتہ التی وسعت
کل شیء وبدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آیا ہو سکتا ہے تمسے اے کعب کہ داخل ہو ہمارے دین میں پس کہا کعب نے
تمہاری کتاب میں جو تمپر نازل ہوئی ہے ذکر تمہارے نبی کا ہے حضرت عمرؓ نے کہا ہاں پھر پڑھا انھوں نے اس آیت کو وہ بھی
یعقوب یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون ام کنتم شہداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی

فعبد الٰہک والٰہ آبائک ابراہیم الآیۃ پھر پڑھی حضرت عمرؓ نے آیت ماکان ابراہیم یہودیا ولا نصرانیا الآیۃ پھر پڑھی یہ آیت ومن یبتغ غیر الاسلام
دینا فلن یقبل منہ پھر پڑھی یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا پھر پڑھی یہ آیت وما جعل علیکم
فی الدین من حرج ملۃ ابیکم ابراہیم ہو سماکم المسلمین من قبل کعب احبار نے بیان کیا ہے کہ جب سنا مین نے یہ کہا کہ یا امیر المومنین
انا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ پس خوش ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بسبب مسلمان ہونے کعب کے پھر کہا انھون نے
کعب سے کہ آیا ہو سکتا ہی تمسے کہ چلو تم میرے ساتھ مدینۂ طیبہ کو پس زیارت کرو تم قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور فائدہ حاصل کرو تم
قبر شریف کی زیارت سے پس کہا مین نے کہ ہان یا امیر المومنین مین ایسا ہی کرونگا راوی نے بیان کیا ہی کہ کوچ کیا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے بعد ازینکہ لکھدیا اہل بیت المقدس کو عہدنامہ اور ساکن کر دیا انکو انکے شہر مین اور واسطے جزیہ پر
اور روانہ ہوے مع اپنے لشکر کے بجانب جابیہ کے پس ٹھہرے وہان اور ترتیب دیا دفتر کو اور لیا خمس واسطے اللہ
غالب اور بزرگ کے اُس چیز سے جو دی اور پوری کی تھی اللہ تعالی نے مسلمانون پر پھر تقسیم کیا ملک شام کو دو قسمون پر
دیا ابو عبیدہؓ بن الجراح کو حوران سے حلب تک اور جو اُسکے قریب تھا اور حکم کیا انکو واسطے جہاد کے حلب اور وہان کے
لوگون سے لڑنے کا یہانتک کہ فتح کرے اللہ تعالی حلب کو انکے ہاتھون پر اور دیا ارض فلسطین اور ارض القدس
اور ساحل یزید بن ابی سفیان کو اور مقرر کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح کو حاکم اوپر اور حکم کیا انکو کہ لڑین وہ ساکنان
قیساریہ سے تا اینکہ فتح کرے اللہ اسکو انکے ہاتھون پر اور دیا اکثر ملک اجنادین کا ابو عبیدہؓ بن الجراح کو مع خالدؓ
بن الولید کے اور روانہ کیا عمروؓ بن العاص کو بجانب مصر کے اور مقرر کیا عہدۂ قضاے حمص پر عمرو بن سعید الانصاری
کو پھر روانہ ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بجانب مدینۂ طیبۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کعب کو اپنے ساتھ لیا
اور مدینۂ منورہ کے لوگ گمان کرتے تھے اِس امر کا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اقامت کرینگے ملک شام مین بسبب
دیکھنے کثرت بہتری اور پاکی اور ارزانی نرخون ملک شام کے اور اِسی وجہ سے کہ اُس ملک کو بلاد الانبیا کہتے ہین
اور وہ ارض مقدس ہے اور اُس سے محشر ہوگا پس ڈھونڈھتے تھے اُنکی خبر کو اور نکلتے تھے شہر کے باہر ہر روز بانتظار
اُنکے یہانتک کہ آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور جنبش مین آیا مدینۂ طیبہ اُنکے آنے کے دن مین اور خوش ہوے صحابۂ اُنکے
آنے سے اور سلام کیا اُنپر اور مرحبا کہا اور مبارکباد دی اُنکو اُس چیز پر جو فتح کیا اللہ تعالی نے اُنکے ہاتھون پر پس پہلے سب کے آئے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ اور چند رکعتین نماز کی پڑھین اُسمین اور بلایا کعبؓ احبار کو اور کہا اُنسے بیان کرو تم مسلمانون سے جو کہ دیکھا تھا
تمنے دو ورقون مین پس بیان کیا کعبؓ نے پس زیادہ کیا لوگون نے ایمان کو رضی اللہ عنہم اجمعین ؀

تمت

سفر كالخيار وقد تقدم اليها سلفك وانت منتظر رحيلا من دار صحت لنضارتها وذهبت زهرتها فاجرم الناس الراجل منها

الى غيرها ويكون زاده التقوى وراع المسلمين ما استطعت واما الحنطة والشعير الذى قد وجدت فى دمشق وكثر فيها متاجركم

فهو للمسلمين واما الذهب والفضة ففيه الخمس والسهام واما اختصامك انت وخالد فى الفتح والصلح فالفتح

بالصلح لا بالقتال لانك انت الوالى وصاحب الامر وان كان صلحك جرى على الحنطة انها للروم فسلمها اليهم والسلام

عليك وعلى جميع المسلمين واما سرية خالد خلف العدو الى مرج الديباج فانه غرر بدماء المسلمين وكان بها سخيا وانبته

هرقل دهدتها لا ابيها بعد اسرها فذلك لتفريط وقد كان ياخذ بها ما لا كثيرا يرجع على ضعفاء المسلمين ٥ پھر لپیٹا خط کو اور مہر کی اُسپر اور بلایا عامرؓ بن ابی وقاص برادر سعدؓ بن وقاص کو اور خط اُنکے سپرد کر کے کہا کہ روانہ ہو تم دمشق کو اور دو خط خالدؓ کو اور حکم کرو اُنسے لوگوں کے یکجا کرنے کا اُنکے پاس اور آگاہ کرو وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے اور کہو اُنسے کہ پڑھکر سناوین وہ خط لوگون کو اور بلایا شدادؓ بن اوس کو اور مصافحہ کیا اُنسے اور کہا جاؤ تم عامرؓ کے ساتھ شام کو پس جب پڑھیں عامرؓ خط کو پس حکم کرو تم لوگون کو کہ بیعت کرین تمسے تاکہ ہو جاوے تمہارے ساتھ بیعت کرنے سے میرے ساتھ بیعت کرنا پس روانہ ہوے دونون یار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے در آنحالیکہ کوشش کرتے تھے وہ چلنے مین یہان تک کہ وارد ہوے دمشق مین اور لوگ منتظر تھے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے دریافت حال اور اس امر کے کہ کیا حکم کرینگے وہ اُنکو پس جب سامنے ہوے وہ دونون یار مسلمانون کے دراز ہوئین گردنین مسلمانون کی انکی جانب کو اور دوڑے لوگ اُنکی طرف اور خوش ہوے اُنکے آنے سے یہان تک کہ اترے وہ دونون خالد بن الولید کے خیمے مین اور سلام کیا اُنپر اور پوچھا خالدؓ بن الولید نے کس حال مین چھوڑا تمنے خلیفہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو انھون نے کہا کہ چھوڑا ہمنے ساتھ خیر کے یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور میرے پاس خط لکھا ہے اور انھون نے مجکو حکم دیا ہے کہ پڑھکر سناؤن مین مسلمانون کو پس حکم دو تم اُنکو یکجا ہونے کا پس برا جانا خالدؓ بن الولید نے اس امر کو اور تنگ کیا انھون نے معاملے مین اور یکجا ہوے مسلمان اُنکے پاس اور کھڑے ہوے عامرؓ بن وقاص اور پڑھا خط کو پس جب پہنچے مضمون وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ تک شور کیا مسلمانون نے ساتھ بڑی آواز رونے کے اور روئے خالدؓ بن الولید اور کہا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی پس بتحقیق متولی خلافت ہوے عمر رضی اللہ عنہ اور بخوشی اطاعت آنکی منظور ہے قسم ہے خدا کی کہ نہ تھی کوئی چیز دوست زیادہ مجکو خلافت اور حکومت ابوبکر صدیقؓ سے اور نہ تھی کوئی چیز دشمن مجکو خلافت اور حکومت عمر رضی اللہ عنہ سے اور اب بخوشی اطاعت خدا اور عمرؓ کی اور جو حکم اُنھون نے کیا منظور ہے اور پڑھا خط کو آخر تک پس جب سُنا لوگون نے خط اور اسمین حکم بیعت کرنے کا تھا شداد بن اوس سے بعوض بیعت امیر المومنین کے اُٹھ کھڑے ہوے لوگ سامنے شدادؓ بن اوس کے اور بیعت کی اُنسے پس واقع ہوئی یہ بیعت دمشق مین تیسری تاریخ ماہ شعبان سن ۱۳ تیرہ ہجری کو واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے

کر لیا ابو عبیدہ رضی بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مال اور لشکر کو اپنے اختیار مین اور آگاہ کیا مسلمانون کو حکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
اور جانا ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے اس امر کو کہ گران گذریگا یہ امر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پر اور کمی کرینگے وہ مقابلے اور تلاش
دشمن مین اور سستی کرینگے بعد اسکے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ مجکو پہونچی ہے روایت اس امر کی کہ تھے خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ بعد معزولی کے دشمن پر زیادہ شدید اور سخت شکست دینے اور جہاد کرنے مین خصوصاً حصن ابی القدس کی لڑائی مین
واقدی رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ پوچھا مین نے اس شخص سے جسنے مجھسے بیان کی ہے کیفیت حصن ابی القدس کی کہ
کس جگہ تھا وہ ملک شام مین کہا اس شخص نے کہ وہ حصن درمیان عرقہ و طرابلس و مرج السلسلہ کے تھا اور اسکے مواجہے مین ایک دیر
اور اس دیر مین ایک صومعہ اور اسمین ایک راہب عالم دین نصرانیت کا رہتا تھا اور پڑھا ہوا تھا کتب گذشتہ اور حالات اگلی امتون کے
اور آتے تھے رومی اسکے پاس بغرض فائدہ لینے کے اسکے علم سے اور عمر اسکی زیادہ ایک سو سال سے تھی اور وہ ہر سال
اپنے دیر کے قریب ایک عید قائم کرتا تھا وقت آخر ہونے ایام صیام رومیون کے اور وہ عید شعانین کی تھی پس اکٹھا ہوتے تھے
رومی اور نصرانی وغیرہ سب اطراف اور کنارون دریا اور مصر کے قوم قبط اور آتے تھے یہ سب اسکے پاس اور گرد ہوتے تھے اسکے پس نکلتا اور
ظاہر ہوتا تھا وہ ان لوگون پر اپنے طاق سے اور سکھلاتا تھا انکو نصائح انجیل کی اور قائم ہوتی تھی اسکے دیر کے نزدیک ایک بڑی
بازار بعد ایک سال کے اور لاتے تھے لوگ مال اور متاع اور سونا اور چاندی اس بازار مین اور تین دن یا سات دن تک وہان خرید و فروخت
ہوا کرتی تھی اور مسلمان لوگ اس بازار کو نہین جانتے تھے یہان تک کہ راہ بتلائی انکو ایک عرب نصرانی معاہدی نے جسکے ساتھ ابو عبیدہ
بن الجراح نے نیکی کی تھی اور امان دی تھی اسکو اور اسکے گھر والون کو پس متولی ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مسلمانون کے
کام کے پس ارادہ کیا اس معاہدی نے کہ تقرب اور نزدیکی حاصل کرے ابو عبیدہ بن الجراح سے اور شاید کہ فتح ہو جاوے دیر اور بازار
انکے ہاتھون سے پس آیا وہ سامنے ابو عبیدہ رضی بن الجراح کے اور وہ اسی طرح اور فکر مین تھے کہ کیا کرنا چاہیے اور کس شہر کا شہرون روم کے
قصد کرنا چاہیے پس کبھی یہ کہتے تھے کہ بیت المقدس کی طرف جاونگا کہ وہ بہترین شہرون روم کا ہے اور وہ کرسی انکی بادشاہت کی
اور اسی سے ہے قیام انکے دین کا اور کبھی کہتے تھے کہ انطاکیہ جاؤن اور قصد ہرقل کا کرون اور فراغت حاصل کرون اس سے اور وہ
اندیشہ مند تھے اپنے کام مین ہرقل سے اور ایلچی کیا تھا مسلمانون کو واسطے مشورے کے کہ اسی وقت آیا وہ معاہدی اور تھا وہ نصاری
شام سے پس کہا اسنے کہ اے سردار تحقیق تمنے نیکی اور احسان کیا میرے ساتھ بسبب تخصیص دینے امان کے مجکو اور میرے لڑکے بالون کو اور
مین آیا ہون تمھارے پاس ساتھ خوشخبری اور اظہار مال غنیمت کے جسکو لوٹ لیوینگے مسلمان اور بھیجا ہے اللہ تعالے نے اسکو تمھاری
طرف پس اگر فتح دی اللہ تعالے نے مسلمانون کو اسپر تو ایسے مالدار ہو جاوینگے کہ بعد اسکے حاجتمند نہونگے کہا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہ بیان کر تو کہ یہ غنیمت کیا چیز اور کہان ہے کہ نہین جانتا ہون مین تجکو مگر نیکو خواہ پس کہا اسنے کہ اے سردار تحقیق تمھارے
بلاد اور محاذات مین کنارہ دریا پر ایک جائے استوار بطور قلعے کے ہے مشہور بہ حصن ابی القدس اور اسکے سامنے ایک دیر ہے جسمین ایک راہب رہتا ہے کہ نصرانی
بزرگداشت کرتے ہین اسکی اور برکت طلب کرتے ہین اسکے علم سے اور اسنے ہر سال ایک دن عید کا مقرر کیا ہے کہ اکٹھا ہوتے ہین